مشکوٰۃ شریف

مکمل مترجم

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمریؒ

المتوفی ۷۴۳ھ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

الله

مشکوٰۃ شریف مترجم

جلد سوم

صحاح ستہ کے علاوہ بہت سی مشہور و متداول کتبِ حدیث سے
منتخب چھ ہزار سے زائد احادیث کا بے نظیر اور مقبول مجموعہ

ذخیرہ

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری

متوفی ــــ ۷۴۳ھ

مترجم : مولانا عبدالحلیم علوی (فاضل عربی)

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر اردو بازار
۱۸ــ اردو بازار لاہور

Marfat.com

80961
v3

نام کتاب ـــــــ مشکوٰۃ مترجم جلد سوم
طابع ـــــــ مقبول الرحمان
مطبع ـــــــ لٹل سٹار پرنٹرز لاہور
طبع اول ـــــــ ایک ہزار
کتابت ـــــــ محبوب الٰہی خوشنویس

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشر

مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور

Marfat.com

ذخیرہ

کچھ اپنی زبان میں

زیرِ نظر کتاب مشکوٰۃ المصابیح مترجم ہدیہ قارئین شرق و غرب کے اہل علم طبقہ میں یہ کتاب اپنی...... تدوین کے یوم اول ہی سے یکساں طور پر مقبول ہے۔ اس کی غایت درجہ علمی افادیت کے پیش نظر اسے نہ صرف ہمارے قدیم نصاب درس میں شامل کیا گیا ہے بلکہ اس کے بعض اجزاء سرکاری کلیات و جامعات میں بھی شامل نصاب ہیں۔
کتب حدیث کے ضخیم اور مطول ذخیروں سے ایک عام قاری کے لئے براہ راست استفادہ بہت مشکل تھا۔ چنانچہ عام مسلمان طبقہ کو مصابیح نور ہدایت سے مستفیض کرنے کے لئے مشکوٰۃ المصابیح، ترتیب دی گئی۔ یہ کتاب احادیث نبویہ (علی صاحبہا الف الف تحیہ) کا ایک بہترین انتخاب ہے جو صحاح ستہ اور دیگر متداول کتب احادیث کی جملہ خصوصیات کو اپنے دامن میں لیئے ہوئے ہے یہی وجہ ہے کہ درس نظامی میں صحاح ستہ کی تعلیم و تدریس سے پیشتر مشکوٰۃ المصابیح کی تدریس لازمی قرار دیگئی ہے۔ گویا مشکوٰۃ المصابیح کتب احادیث کا ایک عمومی تعارف بھی ہے۔ اور احادیث نبویہ کا ایک عمومی مطالعہ بھی۔
مشکوٰۃ المصابیح کی جمع و تدوین میں دو بزرگوں کی علمی کاوشوں کو دخل حاصل ہے۔ ابتداء میں "مصابیح" کے نام سے محی السنہ امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغویؒ نے احادیث کی چودہ کتابوں کا ایک مجموعہ مدون کیا۔ مصابیح کے ہر باب کے تحت دو فصلوں کا التزام کیا گیا فصل اول کیلئے صحیحین (بخاری و مسلم) سے احادیث منتخب کی گئیں جب کہ فصل ثانی میں دیگر بارہ جوامع و مسانید کا انتخاب درج کیا گیا۔ "مصابیح" میں درج شدہ احادیث کی سند کا ذکر مفقود تھا جب کہ علمائے حدیث کے ہاں مراتب حدیث سے واقفیت کیلئے سند حدیث سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزیؒ نے اس علمی ضرورت کی شدت کا احساس کرتے ہوئے "مصابیح" کی ہر حدیث کی سند کا بحوالہ ماخذ ذکر کیا اور ساتھ ہی ہر باب میں فصل ثالث کا اضافہ کیا جس میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر کتب احادیث

Marfat.com

کا انتخاب درج کیا گیا اس نو ترمیم شدہ مجموعے کو انہوں نے "مشکوٰۃ المصابیح" کے نام سے موسوم کیا۔

بلا شبہ رسوخ فی العلم کیلئے عربی زبان میں مہارت تامہ ضروری ہے۔ لیکن اکابر کے علمی شاہپاروں بالخصوص تفسیر و حدیث کا مطالعہ کسی خاص طبقے تک محدود نہیں - بلکہ دین کے اہم احکام و مسائل کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کی دینی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر ملک میں قومی اور علاقائی زبانوں میں ان علمی ذخیروں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح ایسی اہم علمی اور احادیث کی بنیادی کتاب کا اردو ترجمہ ایک علمی اور دینی ضرورت تھی جسے ہم پوری کر کے عند اللہ اور عند الناس سرخرو ہو رہے ہیں۔ بلا شبہ علوم عالیہ کی اشاعت ہماری قوت لایموت کا ذریعہ بھی ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر اسے ہم ایک دینی خدمت کے طور پر بھی اپنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہماری اس خدمت سے کسی ایک بھی کلمہ گو کی دینی ضرورت پوری ہو گئی تو یقیناً ہمارے لئے یہ سعادت دارین کا باعث بنے گی۔

وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ

مقبول الرحمان عفی عنہ

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 'انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طباعت' تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

Marfat.com

فہرست مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ سوم

مضامین	صفحات
کتاب الفتن	
فتنوں کا بیان	۷
لڑائیوں کا بیان	۱۶
علامات قیامت کا بیان	۲۴
دجال کا بیان	۳۱
ابن صیاد کے قصہ کا بیان	۴۳
نزول عیسیٰ علیہ السلام کا بیان	۴۸
قرب قیامت کا بیان	۵۰
شریر لوگوں پر قیامت کے قائم ہونے کا بیان	
صور پھونکنے کا بیان	۵۳
حشر کا بیان	۵۶
حساب اور قصاص اور میزان کا بیان	۶۱
حوض کوثر اور شفاعت کا بیان	۶۷
جنت اور جنتیوں کی صفات کا بیان	۸۵
اللہ تعالیٰ کی رؤیت (دیدار) کا بیان	۹۶
دوزخ اور دوزخیوں کا بیان	۹۹
جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان	۱۰۶
مخلوق کی پیدائش کی ابتداء اور حضرات انبیاء علیہم السلام کا بیان	۱۰۸

مضامین	صفحات
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان	۱۲۰
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں اور آپ کی صفات کا بیان	۱۲۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات مبارکہ کا بیان	۱۲۷
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث (نبی) ہونے اور ابتداء وحی کا بیان	۱۴۵
علامات نبوت کا بیان	۱۵۲
معراج کا بیان	۱۵۸
معجزات کا بیان	۱۶۶
کرامات کا بیان	۲۰۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان	۲۰۵
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ (چھوڑے ہوئے مال) کا بیان	۲۱۳
قریش کے مناقب (فضائل) اور دیگر قبائل کا ذکر	۲۱۵
مناقب صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا بیان	۲۲۱
مناقب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیان	۲۲۵
مناقب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان	۲۲۹

Marfat.com

مضامین	صفحات
مناقب ابوبکرؓ اور عمرؓ کا بیان	۲۲۴
مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان	۲۲۸
مناقب اصحاب ثلثہ (تینوں خلیفوں) کا بیان	۲۴۲
مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان	۲۴۴
عشرہ مبشرہ (وہ دس اصحابؓ جن کو جنت میں داخلہ کی بشارت دنیا میں دی گئی) کے مناقب کا بیان	۲۴۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب کے بیان میں	۲۵۴
ازواج مطہرات (بیویوں) کے مناقب کا بیان	۲۶۶
جامع مناقب یعنی مختلف صحابہ کے فضائل	۲۶۹
صحیح بخاریؒ کے مطابق ان صحابہ کرامؓ کے نام جو بدر میں شریک ہوئے کا بیان	۲۸۶
حضرت اویس قرنی تابعی کے حالات کا بیان	۲۸۸
یمن اور اہل شام کا تذکرہ	۲۸۸
امت مرحومہ کے ثواب کا بیان	۲۹۱

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

پہلی فصل

٥١٤٤ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلیے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونا تھا اس کا ذکر کیا جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا وہ بھول گیا ہے میرے ساتھی اس بات کو جانتے ہیں ان میں سے کوئی چیز ظہور پذیر ہوتی ہے جس کو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو اس کو دیکھ کر مجھے یاد آجاتا ہے جیسے ایک آدمی کسی آدمی کا چہرہ یاد رکھتا ہے پھر وہ غائب ہو جاتا ہے پھر جب اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

(متفق علیہ)

٥١٤٥ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے فتنے دلوں پر پیش کئے جاتے ہیں جس طرح بوریہ پر ایک ایک تنکا پیش کیا جاتا ہے جس دل میں وہ ملا دیا گیا اس میں ایک سیاہ نکتہ ڈال دیا جاتا ہے اور جو دل اس کا انکار کرے اس کے دل میں ایک سنگ مرمر کی طرح سفید نشان لگایا جاتا ہے جب تک آسمان و زمین موجود ہیں اس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا دل راکھ کی طرح الٹے برتن کی مانند ہے کسی نیک کام کو وہ پہچانے گا نہیں اور نہ کسی برے کام کو برا جانے گا مگر خواہش نفس جو اسکو پلا دی گئی ہے

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥١٤٦ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ہم کو دو حدیثیں بیان کی ہیں ان میں ایک کو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں ہم کو آپ نے حدیث بیان کی کہ امانت لوگوں

Marfat.com

جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ
عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ
الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ
فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ
فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ
دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا
وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ
وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ
بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا
اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ
قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے دلوں کی جڑمیں اتری پھرانہوں نے قرآن سے اور سنّت سے اسکو جانا پھراس کے اٹھ جانے کے متعلق آپ نے بیان فرمایا کہ آدمی سوئے گا کہ اس کے دل سے امانت اٹھالی جائیگی اس کا نشان اس کے دل میں تل (خال) کی طرح رہ جائیگا۔ پھرایک دفعہ کا سونا سوئیگا کہ اس کو بھی قبض کرلیا جائے گا۔ اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائیگا جیسے انگارہ ہے جس کو پاؤں پر لڑھکائے پس آبلہ ہو جائے وہ پھول جائے اسکو تو ابھرا ہوا دیکھے گا اور اس میں کچھ بھی نہ ہوگا لوگ بیع وشرا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کریگا۔ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کہا جائے گا فلاں آدمی کس قدر عقلمند اور خوشگو ہے کس قدر چالاک حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا
متفق علیہ

۵۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَ
كُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ
قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ
وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ
الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَ
مَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَ
يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ
قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ
نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ
اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا
قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ
تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا اس بات کے خوف سے کہ مجھ کو پہنچے سب نے کہا اے اللہ کے رسول ہم جاہلیت اور شر میں تھے اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لایا۔ پس کیا اس خیر کے بعد کچھ شر ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی فرمایا ہاں اور اس میں کدورت ہوگی میں نے کہا اور اس کی کدورت کیا ہے فرمایا کچھ لوگ ہونگے جو میری راہ کے سوا اور راہ اختیار کریں گے اور میری راہ کے علاوہ اور راہ دکھلائیں گے ان کے بعض کاموں کو تو پہچانے گا بعض کا انکار کرے گا میں نے کہا اس خیر کے بعد شر ہوگی، فرمایا کہ ہاں جہنم کے دروازے کی طرف بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو دوزخ میں ڈالیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ان کی صفت بیان کریں۔ فرمایا وہ ہماری قوم میں ہوں گے اور ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں اگر مجھ کو ایسا وقت پالے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ۔ سب نے کہا اگر ان کا امام اور ان کی جماعت نہ ہو۔ فرمایا ان سب فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگر تو درخت کی جڑ چبا وے یہاں تک کہ تجھ کو موت پالے اور تو اس حالت پر ہو (متفق علیہ) مسلم کی روایت

Marfat.com

حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ ـ

میں سے میرے بعد امام ہونگے جو میری راہ پر نہیں چلیں گے اور نہ میرے طریقے کو اختیار کریں گے اس زمانے میں کتنے ہی لوگ ہونگے جن کے دل شیطانوں کے کے ہونگے انسانی جسموں میں حذیفہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اس وقت میں کیا کروں اگر ایسا وقت میں پالوں، فرمایا تو اپنے امیر کی اطاعت کر اور جو کچھ وہ کہے اس کو سن اگرچہ تیری پیٹھ پر مارا جائے اور تیرا مال پکڑا جائے پھر بھی تو سمع وطاعت اختیار کر۔

۵۱۴۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فتنوں سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے نیک اعمال میں جلدی کر لو ایک شخص صبح مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے سامان کے بدلے میں بیچ ڈالے گا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے ۔

۵۱۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ ـ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہونگے ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے چلنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص اسکی طرف جھانکے گا اس کو کھینچ لے گا جو شخص خلاصی یا پناہ کی جگہ پائے اسکو چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑ لے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے فتنے ہونگے ان میں سونے والا بیدار سے بہتر ہے اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے جو شخص بھاگنے کی جگہ یا پناہ پائے پس چاہیئے کہ اس کے ساتھ پناہ پکڑ لے ۔

۵۱۵۰ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ فتنے پیدا ہونگے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہونگے خبردار بہت سے فتنے پیدا ہونگے پھر ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا خبردار جس وقت فتنہ واقع ہو جائے جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کو جا ملے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ جا ملے جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین کو جا ملے ایک آدمی نے کہا اللہ کے رسول جس کے پاس اونٹ

Marfat.com

أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِيْ إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۱۵۱/۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۱۵۲/۹ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنِّيْ لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۵۳/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۱۵۴/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۱۵۵/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ

یا بکریاں اور زمین نہ ہو فرمایا وہ اپنی تلواروں کی طرف قصد کرے اور تلوار کی تیز دھار پر پتھر مارے پھر جلد بھاگ جائے اور نجات حاصل کرلے اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ خبر دیں اگر مجھ کو مجبور کرکے دونوں صفوں میں سے کسی ایک کی طرف نکالا جائے کوئی آدمی مجھ کو تلوار مارے یا کوئی تیر آکر مجھ کو لگے اور قتل کر ڈالے۔ فرمایا وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ پھرے گا اور دوزخیوں سے ہوگا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے قطرات گرنے کی جگہوں پر ان کے پیچھے جائے گا اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے ٹیلوں کی طرف جھانکا فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں اس طرح گر رہے ہیں جس طرح بارش گرتی ہے

متفق علیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔

روایت کیا اس کو بخاری نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم اٹھایا جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے بخل ڈالا جائے گا ہرج بہت ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہرج کیا ہے فرمایا قتل

متفق علیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ کس سبب سے اس نے قتل کیا اور مقتول کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اسے کس سبب سے قتل کیا گیا کہا گیا ایسا کس طرح ہوگا فرمایا کہ

Marfat.com

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہرج ہوگا اس میں قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں ہونگے۔ مسلم

۵۱۵۶ ۱۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت معقل بن یسار رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب رکھتی ہے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۱۵۷ ۱۴ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت زبیر رضی بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالک رضی کے پاس آئے اور ان سے حجاج کے برے سلوک کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے، فرمایا صبر کرو تم پر جو زمانہ بھی آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملوگے یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

دوسری فصل

۵۱۵۸ ۱۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ۔

حضرت حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے دوست بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے فتنے کے قائد جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی کا نام اس میں بتلا دیا اور اس کے باپ اور قبیلے کا نام بھی بتلایا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے

۵۱۵۹ ۱۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ثوبان رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف رکھتا ہوں جس وقت میری امت میں تلوار رکھ دی گئی۔ قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ترمذی

۵۱۶۰ ۱۷ وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

حضرت سفینہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خلافت تیس سال تک رہے گی پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی سفینہ رضی نے کہا ابوبکر رضی کی خلافت دو سال عمر رضی کی خلافت دس سال عثمان رضی کی خلافت بارہ سال علی رضی کی خلافت چھ سال کل تیس سال ہوئی

روایت کیا اس کو احمد ترمذی۔ ابوداؤد نے

۵۱۶۱ ۱۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ

حضرت حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی جیسا کہ اس سے پہلے بھی شر تھا فرمایا

Marfat.com

قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ
السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ
وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَاءُ
دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ
جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَ
اَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ
ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَّنَارٌ
فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ
وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ
قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا
يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ
هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ
اللّٰهِ اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَاهِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ
اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ
شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ وَصَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى
اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ
عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِّنْهُمْ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

٥١٦٢ / ١٩ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ
فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ
يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ
فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ
الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا
كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى
اَنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا
ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ

ہاں میں نے کہا اس میں بچاؤ کا کیا راستہ ہے فرمایا تلوار میں نے کہا تلوار
کے بعد اہل اسلام باقی رہیں گے فرمایا ہاں فساد پر امارت ہوگی اور کدورت
پر صلح ہوگی میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر گمراہی کیطرف بلانے والے
ہونگے اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے
اور تیرا مال پکڑلے پھر بھی تو اسکی اطاعت کر اگر خلیفہ نہ ہو تو اس
حال میں مر کہ کسی درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو میں نے کہا
پھر کیا ہوگا فرمایا پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ ہوگی
جو اسکی آگ میں گر پڑا اس کا اجر ثابت ہوگیا اور اس کا بوجھ اتارا گیا اور جو
کوئی اس کی نہر میں گر پڑا اس کے گناہ کا بوجھ واجب ہوا اور اس کا اجر
اتارا گیا حضرت حذیفہ رضؓ نے کہا میں نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا گھوڑی کا بچہ
پیدا ہوگا ابھی وہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی
ایک روایت میں ہے کہ کدورت پر صلح ہوگی اور ناخوش پر اجتماع ہوگا میں
نے کہا اے اللہ کے رسولؐ الھدنۃ علی دخن کا کیا مطلب ہے
فرمایا لوگوں کے دل اس حالت پر نہیں لوٹیں گے جس پر وہ پہلے ہونگے
میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی فرمایا اندھا بہرا فتنہ ہوگا کہ دوزخ
کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے اگر اے حضرت حذیفہ رضؓ تو
ایسی حالت میں مرے کہ تو درخت کی جڑ کو لازم پکڑنے والا ہو تو تیرے
لیے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی کی پیروی کرے۔ (ابوداود)

حضرت ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے
پر سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے بڑھے آپ نے فرمایا اے
ابوذر رضؓ جس وقت مدینہ میں ایسی بھوک ہوگی کہ تو اپنے بستر سے کھڑا ہو
کر مسجد نہیں جائے گا یہاں تک کہ بھوک تجھ کو مشقت میں ڈال دیگی
اس وقت تیرا کیا حال ہوگا میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے
فرمایا پارسائی اختیار کر اے ابوذر رضؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ میں موت
واقع ہوگی کہ ایک گھر غلام کی قیمت کا اور ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت
کو پہنچ جائے گی میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا
ہے۔ فرمایا صبر اختیار کر۔ اے ابوذر رضؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔
جب مدینہ میں قتل ہوگا کہ خون احجار الزیت کو ڈھانک لے گا۔
میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، فرمایا جس سے تو ہے

Marfat.com

الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَأْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَّبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

٥١٦٣ / ٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔

٥١٦٤ / ٢١ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے پاس چلا جا میں نے کہا اور میں اپنے ہتھیار پہن لوں فرمایا اس وقت تو ان لوگوں میں شریک ہو جائے گا میں نے کہا میں کیا کروں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تم پر روشن ہو اپنے چہرہ پر کپڑے کا کنارہ ڈال لے تاکہ وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے۔

روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو ناکارہ لوگوں میں رہنے لگے گا ان کے عہد اور امانتیں رل مل جائیں گے اور وہ اختلاف کریں پس اس طرح ہو جائیں گے آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں عبداللہ نے عرض کیا آپؐ مجھ کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا جس کو معروف سمجھتا ہے اس کو لازم پکڑ اور جس کو برا سمجھتا ہے اس کو چھوڑ دے اپنے نفس کے امر لازم پکڑ اور اپنے آپ کو عوام سے دور رکھ ایک اور روایت میں ہے اپنے گھر کو لازم پکڑ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھ جس کو نیک جانتا ہے اس کو پکڑ لے اور جس کو تو برا جانے اسکو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام کے کام کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور یہ حدیث صحیح ہے

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہونگے ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا شام کو مومن تو صبح کو کافر ہوگا ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے ان فتنوں میں کمانیں توڑ ڈالو اپنی کمان کے چلوں کو کاٹ ڈالو اپنی تلواروں کو پتھر پر مارو اگر کسی پر کوئی داخل ہو وہ آدم کے دو بیٹوں کے بہترین بیٹے کی طرح ہو جائے روایت کیا اس کو ابو داؤد نے ایک روایت میں ہے کہ ابو داؤد نے یہ حدیث خیرا من الساعی تک ذکر کی پھر صحابہؓ نے عرض کیا آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا اپنے گھر کے ٹاٹ بن جاؤ ترمذی کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے زمانے میں اپنی کمانوں کو توڑ دو ان کے چلے

Marfat.com

قَالَ فِی الْفِتْنَةِ کَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَکُمْ وَالْزَمُوْا فِیْهَا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ ۔

کاٹ ڈالو اپنے گھروں کو لازم پکڑ لو اور آدم کے بیٹے کی طرح ہو جاؤ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے ۔

٥١٦٥/٢٢ وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ نِ الْبَهْزِیَّةِ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَیْرُ النَّاسِ فِیْهَا قَالَ رَجُلٌ فِیْ مَاشِیَتِهٖ یُؤَدِّیْ حَقَّهَا وَیَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ یُخِیْفُ الْعَدُوَّ وَیُخَوِّفُوْنَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ۔

حضرت ام مالک بہزیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسے قریب ظاہر کیا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ اس میں بہتر کون ہوگا فرمایا وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں ہے ان کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی بندگی کرتا ہے اور ایک وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑ کر دشمنان دین کو ڈراتا ہے اور وہ اس کو ڈراتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

٥١٦٦/٢٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِی النَّارِ اللِّسَانُ فِیْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّیْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا جو تمام عرب پر غالب ہوگا اس کے مقتول دوزخ میں ہونگے اس میں زبان کو دراز کرنا تلوار کے مارنے سے سخت تر ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

٥١٦٧/٢٤ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِیْهَا کَوَقْعِ السَّیْفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گونگے بہرے اور اندھے فتنے ہونگے جو ان کی طرف دیکھے گا اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے اس فتنے میں زبان دراز کرنا تلوار مارنے کی مانند ہے ۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ۔

٥١٦٨/٢٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْفِتَنَ فَاَکْثَرَ فِیْ ذِکْرِهَا حَتّٰی ذَکَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِیَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّیْ وَلَیْسَ مِنِّیْ اِنَّمَا اَوْلِیَائِیَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ یَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰی رَجُلٍ کَوَرِكٍ عَلٰی ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَیْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِیْلَ انْقَضَتْ تَمَادَّتْ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ فتنوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ آپؐ نے فتنہ احلاس کا ذکر کیا ایک کہنے والے نے کہا احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ فرمایا وہ بھاگنا اور جنگ کرنا ہے پھر سراء کے فتنہ کا ذکر کیا فرمایا اس کا فساد ایک شخص کے دونوں قدموں کے نیچے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا وہ خیال کرتا ہوگا کہ مجھ سے ہے لیکن مجھ سے نہیں ہوگا میرے دوست تو پرہیزگار ہیں اس کے بعد لوگ ایک شخص کی بیعت پر جمع ہونگے جیسے کولھے پر پسلی ہوتی ہے پھر دہیماء کا فتنہ ہوگا اس امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا مگر اسکو طمانچہ مارے گا جس وقت خیال کیا جائیگا کہ فتنہ ختم ہوا اور بڑھ جائیگا آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں

Marfat.com

كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيْهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

میں تقسیم ہوجائیں گے ایک ایمان کا خیمہ ہوگا کہ اس میں نفاق نہ ہوگا ایک نفاق کا خیمہ ہوگا کہ اس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا ہوگا تو دجال کا انتظار کروگے اس دن یا اس کے اگلے دن۔

روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۶۹ (۲۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آگئی ہے اس شخص نے نجات پائی جس نے اپنے ہاتھ بند رکھے۔ ابوداؤد

۵۱۷۰ (۲۷) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا خوش نصیب ہے وہ شخص جسکو فتنوں سے دُور رکھا گیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا خوش نصیب وہ شخص جو فتنوں سے دور رکھا گیا اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا اور افسوس ہے اس شخص پر جو فتنہ سے دُور نہ ہُوا اور صبر نہ کیا۔

۵۱۷۱ (۲۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی پھر قیامت تک وہ اُٹھائی نہ جائیگی اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کو پوجیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک خیال کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر ہو گی اور ہمیشہ غالب ہو گی جو شخص مخالفت کرے گا وہ اُن کو نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے۔

روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے۔

۵۱۷۲ (۲۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلٰثِيْنَ فَإِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اسلام کی چکی پینتیس چھتیس یا سینتیس برس تک پھرتی رہے گی اگر ہلاک ہو جائیں تو یہ ان کی راہ ہے جو لوگ پہلے ہلاک ہوئے اگر ان کا دین ان کے لیے پورا قائم ہو تو ستر سال تک پورا قائم رہیگا میں نے کہا ستر برس ان سالوں کے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے فرمایا جو زمانہ گذرا اس کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

تیسری فصل

Marfat.com

٥١٧٣ ٣٠ وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْھَا اَسْلِحَتَھُمْ یُقَالُ لَھَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَھُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حنین کی جنگ کے لیے نکلے آپ مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے گذرے جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اس درخت کو ذات انواط کہتے تھے صحابہ نے کہا اللہ کے رسول جس طرح ان کا ذات انواط ہے آپ بھی ہمارے لیے ایک ذات انواط بنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہی بات ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا جس طرح ان کا معبود ہے ہمارا بھی معبود مقرر کر دیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم پہلے لوگوں کی راہ پر چلو گے۔ (ترمذی)

٥١٧٤ ٣١ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابن مسیب رض سے روایت ہے پہلا فتنہ یعنی واقعہ شہادت عثمان رض ہوا تو بدری صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر دوسرا فتنہ یعنی حرہ کا واقعہ ہوا تو حدیبیہ میں موجود ہونے والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر تیسرا فتنہ ظاہر ہوا وہ لوگوں میں قوت و فربہی رہنے تک نہ اٹھا۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے۔)

بَابُ الْمَلَاحِمِ

لڑائیوں کا بیان

پہلی فصل

٥١٧٥ ١ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَھُمَا مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَاھُمَا وَاحِدَۃٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْھَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْھَرْجُ وَھُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کے دو گروہ باہم جنگ کریں گے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ بپا ہوگی ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال اور کذاب ظاہر ہونگے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائیگا زلزلے بہت زیادہ آئیں گے زمانہ قریب قریب ہو جائے گا فتنے ظاہر ہونگے ہرج یعنی قتل بہت ہونگے تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا یہاں تک

Marfat.com

فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کہ مالدار شخص پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون لے کسی شخص کو وہ صدقہ دینا چاہے گا وہ کہے گا مجھے آج اس کی کچھ ضرورت نہیں لوگ بلند عمارت بنانے میں فخر کریں گے یہاں تک کہ ایک شخص کسی شخص کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کاش اس کی جگہ میں دفن ہوتا سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا جب وہ طلوع ہوگا لوگ اس کو دیکھ لیں گے سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی جان کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے سکے گا جب کہ پہلے ایمان نہ لائے یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کی اس قدر جلد قیامت قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھولا ہوگا وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے کہ قیامت آجائے گی ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہوگا اس کو پی نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا اس میں پانی نہیں چلائے گا کہ قیامت آجائے گی ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہو ہوگا اس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

۵۱۷۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرو گے جنکی جوتیاں بالوں کی ہونگی اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی چہرے سرخ ہونگے ناک بیٹھے ہوئے ہوں گے انکے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی طرح معلوم ہونگے (متفق علیہ)

۵۱۷۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الْأُنُوفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ۔

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم عجمیوں میں سے خوزا اور کرمان سے جنگ کرو گے جن کے چہرے سرخ ناک چپٹے آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں ان کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی مانند معلوم ہوتے ہیں انکی جوتیاں بالوں کی ہیں روایت کیا اسکو بخاری نے بخاری کی ایک روایت میں ہے جو عمروؓ بن تغلب سے ہیں مروی ہے کہ ان کے چہرے چوڑے چکلے ہیں

۵۱۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى

انہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے اور اگر کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ

Marfat.com

يَخْتَبِئُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدُ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

جائے گا تو وہ درخت یا پتھر کہے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے آکر اس کو قتل کر دے البتہ غرقد درخت نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے ۔ روایت کیا اس کو مسلم نے ۔

٥١٧٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ قحطان قبیلے میں ایک آدمی پیدا ہو گا وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا متفق علیہ

٥١٨٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہیں ہونگے یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ ہو گا جس کا نام جہجاہ ہو گا ایک روایت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ ہو گا جس کو جہجاہ کہا جائیگا ۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥١٨١ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کا خزانہ کھولے گی جو کہ اس کے سفید محل میں ہے روایت اس کو مسلم نے ۔

٥١٨٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب کسریٰ ہلاک ہو گا اور اسکے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور البتہ قیصر ہلاک ہو گا اور پھر کوئی قیصر نہ ہو گا اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیئے جائینگے اور آپؐ نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا ۔ (متفق علیہ)

٥١٨٣ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جزیرہ عرب سے جنگ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے فتح کر دیگا پھر فارس سے جنگ کرو گے اللہ تعالیٰ اسکو فتح کر دے گا پھر روم سے جنگ کرو گے اللہ اسکو فتح کر دیگا پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اللہ اس پر تم کو فتح دیگا ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے ۔

٥١٨٤ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپؐ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو گن لے ۔ میرا فوت ہونا بیت المقدس کا فتح ہونا ۔ پھر تم میں ایک

Marfat.com

فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

٥١٨٥ ۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥١٨٦ ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي

عام وبا پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری ہوتی ہے پھر مال بہت زیادہ ہوگا یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو دینار دیے جائیں گے وہ ناراض ہوگا پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہوگا پھر تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کریں گے اور اسی جھنڈوں کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے (روایت کیا اس کو بخاری نے)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق میں نہیں اتریں گے شہر سے ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ زمین کے بہترین لوگ ہونگے جب وہ صفیں باندھ لیں گے رومی کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کو جنہوں نے ہم میں سے قیدی پکڑے ہیں چھوڑ دو ہم ان سے جنگ کرتے ہیں مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان خالی نہیں کریں گے مسلمان رومیوں سے لڑیں گے ایک تہائی شکست کھا کر بھاگ جائیں گے اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہ کرے گا۔ ایک تہائی قتل ہو جائیں گے اللہ کے نزدیک وہ افضل ترین شہید ہیں ایک تہائی کو فتح حاصل ہوگی کبھی وہ فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے وہ قسطنطنیہ شہر کو فتح کریں گے اسی اثنا میں کہ وہ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے انہوں نے زیتون کے ساتھ اپنی تلواریں لٹکا رکھی ہوں گی شیطان ان میں آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں آچکا ہے وہ نکل جائیں گے اور یہ بات جھوٹی ہوگی وہ شام آئیں گے کہ وہ نکل آئے گا لڑائی کے لیے وہ تیار ہونگے اور صفیں باندھ لی ہوں گی جب نماز کی اقامت کہی جائے گی عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے ان کی امامت کرائیں گے جب اللہ کا دشمن (دجال) آپ کو دیکھے گا پگھلے گا جس طرح نمک پانی گھل جاتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو وہ گل جاوے یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں قتل کروائیگا حضرت عیسیٰ اپنے نیزے میں اس کا خون دکھلائیں گے (روایت کیا اس کو مسلم نے)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے اور غنیمت سے خوش ہوا جائیگا پھر فرمایا دشمن اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوں گے اہل اسلام ان آدمیوں کے لیے اکٹھے ہوں گے مسلمان اپنے لشکریں سے ایک فوج منتخب

Marfat.com

الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ
لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ
اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ
وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ
بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ
غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ
حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ
غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ
نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ
اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ
يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنْبَاتِهِمْ فَلَا
يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُوا الْاَبِ
كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ
الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيِّ مِيْرَاثٍ
يُقَسَّمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ
اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ
قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ
وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ
اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ
هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ
الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کریں گے جو مرنا قبول کریں گے اگر غالب فتحیاب ہو کر واپس لوٹیں گے وہ جنگ کریں گے رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت ماری جائے گی پھر مسلمان اپنے لشکر سے ایک فوج موت کے لیے منتخب کریں گے کہ وہ غالب ہو کر ہی لوٹیں گے یا مارے جائیں گے وہ جنگ کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ مسلمان و کافر ہر ایک غیر غالب اپنے اپنے ڈیروں کی طرف لوٹیں گے اور وہ جماعت سوار ہو جائیگی پھر مسلمان موت کے لیے ایک جماعت نکالیں گے کہ وہ کامیاب واپس آئیں گے شام تک وہ لڑتے رہیں گے مسلمان و کافر دونوں اپنے اپنے ڈیروں کی طرف غیر غالب واپس آئیں گے اور وہ جماعت فنا ہو جائے گی جب چوتھا دن ہو گا سبھی مسلمان ان کی طرف نکل کھڑے ہوں اللہ تعالےٰ کفار کو شکست دے دیگا وہ اس طرح لڑیں گے کہ اس جیسا لڑنا نہیں دیکھا پرندہ ان کی جوانب سے اڑ کر گزرنا چاہے گا ان کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے مر کر گر پڑیگا ایک باپ کے بیٹوں کو گنا جائے گا کہ سو تھے ان میں سے ایک ہی باقی بچے گا پس کس غنیمت کے ساتھ خوش ہوا جائے اور کونسی میراث تقسیم کی جائے وہ اس حالت میں ہوں گے کہ وہ اس سے بھی بڑی جنگ کے متعلق سنیں گے مسلمانوں کو ایک آواز سنائی دے گی کہ ان کے اہل وعیال میں دجال آچکا ہے وہ اس چیز کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہو گی اور دجال کی طرف متوجہ ہوں گے دجال کے حالات سے مطلع ہونے کے لیے وہ دس سوار بھیجیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے نام جانتا ہوں ان کے باپ دادوں کے نام بھی اور ان کے گھوڑوں کے نام رنگ کو بھی جانتا ہوں۔ بہترین سوار ہوں گے یا فرمایا روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۱۸۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي
الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ
اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ایک شہر سن رکھا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی کی جانب ہے اور ایک کنارہ دریا کی جانب ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی جب تک اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی جنگ نہ کریں گے جب

Marfat.com

يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيُّ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وہاں پہنچیں گے وہاں اتریں گے کسی ہتھیار سے وہ نہ لڑیں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے بلکہ کہیں گے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اس کا ایک کنارہ گر جاتے گا پھر دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسرا کنارہ گر جائے گا پھر تیسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے ان کے لیے راستہ نکل آتے گا وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے وہ ابھی غنیمت کے مال کو تقسیم کرتے ہوں گے کہ ایک آواز آتے گی کہ دجال نکل آیا ہے وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور واپس لوٹ آئیں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۱۸۸/۱۴ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینہ کا ویران ہونا جنگ عظیم کا سبب ہے اور جنگ عظیم قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا سبب ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۱۸۹/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت اسی (معاذ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہو جائے گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے۔

۵۱۹۰/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہے ساتویں سال دجال نکلے گا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث بہت صحیح ہے۔

۵۱۹۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہا قریب ہے کہ مسلمان ایک شہر میں محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کی دور ترین سرحد سلاح ہوگا سلاح خیبر کے نزدیک ایک موضع ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۱۹۲/۱۸ وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ذی مخبر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا
فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ
وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا
بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ
الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَ
تَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ وَزَادَ بَعْضُھُمْ فَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ
اِلٰی اَسْلِحَتِھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَۃَ
بِالشَّھَادَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۱۹۳/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُکُوا الْحَبَشَۃَ مَا تَرَکُوْکُمْ فَاِنَّہٗ
لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ
الْحَبَشَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۱۹۴/۲۰ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَۃَ مَا وَدَعُوْکُمْ وَاتْرُکُوا
التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۱۹۵/۲۱ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُقَاتِلُکُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْیُنِ
یَعْنِی التُّرْکَ قَالَ تَسُوْقُوْنَھُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
حَتّٰی تُلْحِقُوْھُمْ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِی السِّیَاقَۃِ
الْاُوْلٰی فَیَنْجُوْ مَنْ ھَرَبَ مِنْھُمْ وَاَمَّا فِی الثَّانِیَۃِ
فَیَنْجُوْ بَعْضٌ وَیَھْلِکُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِی الثَّالِثَۃِ
فَیُصْطَلَمُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

۵۱۹۶/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ
یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَھْرٍ یُّقَالُ لَہٗ دِجْلَۃُ
یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَّکْثُرُ اَھْلُھَا وَیَکُوْنُ مِنْ
اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ

سے سنا فرماتے تھے قریب ہے کہ تم رومیوں سے صلح کرو گے صلح باامن۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک تیسرے دشمن کے ساتھ جنگ کرو گے تم فتحیاب ہوگے اور غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے حتیٰ کہ ایک سرسبز اور ٹیلوں والی زمین پر اترو گے تو ایک عیسائی صلیب اٹھائے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی مسلمانوں کا ایک آدمی غضبناک ہو جائیگا وہ صلیب توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائیں گے بعض نے الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے پھر جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے ساتھ عزت بخشے گا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

عبداللہ بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں۔ کیونکہ کعبہ کا خزانہ ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی نکالے گا۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے فرمایا حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں اور ترکوں کو چھوڑو جب تک وہ تم کو چھوڑیں۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

بریدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک حدیث میں فرمایا ایک قوم تمہارے ساتھ جنگ کرے گی ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی یعنی ترک۔ تین مرتبہ تم ان کو ہانکو گے یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ عرب میں پہنچا دو گے۔ پہلی مرتبہ ہانکنے میں ان سے وہ نجات پا جائیں گے جو بھاگ نکلے دوسری مرتبہ بعض نجات پا جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ تیسری مرتبہ جڑ سے اکھاڑے جائیں گے یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت ایک پست زمین میں اترے گی اس شہر کا نام وہ بصرہ رکھیں گے وہ ایک دریا کے پاس ہے جس کا نام دجلہ ہے اس پر پل ہوگی اس کے رہنے والے بہت زیادہ ہو جائیں گے اور وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ اخیر زمانہ میں قنطورا کے بیٹے آئیں گے جن کے چہرے چوڑے اور ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔

80961

Marfat.com

الْأَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ
أَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ فِيْ أَذْنَابِ
الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ
لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ
خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

٥١٩٧ (٢٣) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا
وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ
مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّاءَهَا
وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ
بِضَوَاحِيْهَا فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ
وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً
وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

٥١٩٨ (٢٤) وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا
حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ
يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ
مِنْكُمْ أَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ
أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ
خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ
بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا
الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ
أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ
ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہاں تک کہ وہ نہر کے کنارے پر اتریں گے اس شہر کے لوگ تین فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک فرقہ بیلوں کی دموں میں پناہ پکڑے گا اور جنگل میں چلے جائیں گے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک فرقے کے لوگ امان طلب کریں گے پس ہلاک ہو جائیں گے ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈالدیگا اور اُنسے جنگ کرینگے وہ شہید ہونگے (ابوداؤد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ لوگ ایک شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ ہوگا اگر تو وہاں سے گذرے یا اس میں داخل ہو تو اس کی شور والی زمین سے بچنا اور اس کے سبزہ سے اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازاروں اور اُمراء کے دروازوں سے۔ اسکے کناروں کو لازم پکڑو کیونکہ وہاں صورتوں کا بدل جانا پتھروں کا پڑنا اور زلزلوں کا آنا ہوگا وہاں ایک قوم رات گزارے گی اور صبح وہ بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

حضرت صالحؒ بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حج کے لیے نکلے وہاں ایک آدمی تھا اس نے کہا تمہارے علاقہ میں ایک بستی ہے جس کا نام ابلہ ہے ہم نے کہا ہاں اس نے کہا مجھے اس بات کی کون ضمانت دیتا ہے کہ وہاں کی مسجد عشار میں میرے لیے دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت اور پھر کہے یہ نماز ابوہریرہؓ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید اُٹھائے گا۔ بدر کے شہیدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہ کھڑے ہوں گے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد نہر کی جانب ہے ہم ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین باب ذکر الیمن والشام میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

٥١٩٩ (٢٥) عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ
فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت شقیقؒ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے پاس تھے وہ کہنے لگے فتنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ إِنَّمَا أُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں نے کہا مجھے یاد ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہنے لگے لاؤ بیشک تو دلیر تھا آپ نے کس طرح فرمایا تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی آزمائش اس کے اہل، مال اور اس کی ذات، اسکی اولاد اسکے ہمسایہ میں ہوگی جس کا کفارہ روزے نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں۔ عمرؓ کہنے لگے میری مراد اس فتنہ سے ہے جو دریا کی طرح موجیں مارے گا۔ حذیفہؓ نے کہا میں نے عمرؓ سے کہا تجھ کو اس سے کیا غرض تیرے اور اس کے درمیان ایک دروازہ بند ہے اس نے کہا دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائے گا۔ میں نے کہا توڑا جائے گا کہنے لگے پھر یہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ کیا جا سکے۔ ہم نے حذیفہؓ سے کہا عمرؓ جانتے تھے وہ دروازہ کون ہے کہنے لگے ہاں جس طرح دن کے بعد رات آنے کا ان کو یقین تھا میں نے ان کو حدیث بیان کی تھی کوئی غلط بات نہیں بتلائی تھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ ہم ڈر گئے کہ حذیفہؓ سے پوچھیں کہ دروازہ کون تھا۔ ہم نے مسروق سے کہا اس نے پوچھا وہ کہنے لگے دروازہ عمرؓ تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۰۰/۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت کے قریب ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علامات قیامت کا بیان

پہلی فصل

۵۲۰۱/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے علامات قیامت سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا بہت ہوگا۔ شراب کا پینا بڑھ جائے گا آدمی تھوڑے ہو جائیں گے۔ عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ

Marfat.com

يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

پچاس عورتوں کے لیے ایک خبر گیری کرنے والا مرد ہوگا۔ ایک روایت میں ہے علم کم ہو جائیگا جہالت ظاہر ہوگی۔ (متفق علیہ)

٥٢٠٢/٢ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچو۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

٥٢٠٣/٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا قیامت کب آئے گی۔ فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی قیامت کا انتظار کر اس نے کہا اس کا ضائع ہونا کیسا ہے فرمایا جب حکومت کا کام نا اہلوں کے سپرد کیا جائے قیامت کا انتظار کر۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

٥٢٠٤/٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ۔

اسی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال زیادہ اور عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا اور کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہوں اور دریاؤں میں تبدیل ہو جائے گی (روایت کیا اسکو مسلم نے) ایک روایت میں ہے اسکی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔

٥٢٠٥/٥ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اسکو گنے گا نہیں۔ ایک روایت میں ہے میری امت کے اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

٥٢٠٦/٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک خزانے سے کھل جائیگا جو شخص وہاں موجود ہو اس سے کچھ نہ لے۔ (متفق علیہ)

٥٢٠٧/٧ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ

اسی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سونے کے ایک پہاڑ سے کھل جائے گا لوگ اس کے پاس جنگ کریں گے سو میں سے ننانوے وہاں مارے جائیں گے ہر آدمی کہے

Marfat.com

مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

گا شاید میں بھی وہ شخص ہوں گا جو نجات پاتے گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑے جو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے باہر نکال دے گی قاتل آئے گا کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا۔ قطع رحمی کرنے والا آئیگا کہے گا اسکی وجہ سے میں نے قطع رحمی کی تھی چور آئیگا کہے گا اسکی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اسکو چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ بھی نہ لیں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اس پر لوٹے گا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا وہ لوٹنا دین کے سبب سے نہ ہو گا بلکہ بلا کی وجہ سے ہو گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اسوقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ (متفق علیہ)

۵۲۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت یہ ہے کہ ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

دوسری فصل

۵۲۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا۔ سال مہینہ کی مانند ہو گا۔ مہینہ جمعہ کی مانند۔ جمعہ ایک دن کی مانند ہو گا۔ اور دن ایک ساعت کی طرح اور ساعت آگ کے شعلہ اٹھنے کی مانند ہو گا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

Marfat.com

۵۲۱۳/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ فَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ إِلٰى رَأْسِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت عبداللہؓ بن حوالہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیادہ جہاد کرنے کیلئے بھیجا تاکہ ہم غنیمت لائیں ہم واپس لوٹے اور کچھ غنیمت حاصل نہ ہوئی اور ہمارے چہروں میں آپ نے مشقت کا اثر دیکھا آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوتے فرمایا اے اللہ ان کے کام میری طرف نہ سونپ میں ضعیف ہو جاؤں گا اور ان کو ان کی جانوں کی طرف نہ سونپ وہ اس سے عاجز رہ جائیں گے ان کو لوگوں کی طرف نہ سونپ وہ ان کی حاجتوں پر اپنی حاجتوں کو مقدم رکھیں گے پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا فرمایا اے ابن حوالہ جسوقت تو دیکھے کہ خلافت مقدس زمین میں اتر چکی ہے اسوقت زلزلے فکروغم اور بڑے بڑے امور قریب آجائیں گے۔ قیامت اسوقت اسقدر قریب ہوگی جیسا کہ میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۲۱۴/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ وَأَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت غنیمتوں کو ذاتی دولت ٹھہرایا جاتے اور امانت کو غنیمت سمجھا جاتے۔ زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جاتے۔ بغیر دین کا علم پڑھا جاتے، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے، اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو نزدیک کرے اپنے باپ کو دور رکھے مساجد میں آوازیں ظاہر ہوں۔ فاسق و فاجر شخص اپنے قبیلہ کا سردار بن جاتے، قوم کا سردار ذلیل و کمینہ شخص ہو۔ آدمی کے شر سے ڈرتے ہوئے اس کی عزت کی جاتے۔ گانے بجانے والیاں اور باجے ظاہر ہوں اور شراب پی جاتے اس امت کے پچھلے اگلوں کو لعنت کریں اسوقت سرخ ہوا کا زلزلوں کا اور زمین میں دھنس جانے صورتوں کے تبدیل ہو جاتے پتھروں کے برسنے اور پے در پے نشانیوں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو جیسے جواہر کی لڑی کا ڈورا ٹوٹ جاتے اور اسکے دانے پیہم گرنے لگیں (ترمذی)

۵۲۱۵/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی ان پر بلا اور آزمائش اتر پڑے گی آپ نے ان خصلتوں کا شمار کیا اور اس میں یہ مذکور نہیں کہ غیر دین علم سیکھا جاتے گا اور فرمایا اپنے دوست سے نیک سلوک کرے گا اپنے باپ پر ظلم کرے گا۔

Marfat.com

الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۲۱۶/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

۵۲۱۷/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۱۸/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۵۲۱۹/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۲۲۰/۲۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى

اور فرمایا شراب پی جائیگی اور ریشم پہنا جائیگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک ہوگا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (روایت کیا اسکو ترمذی نے) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ گیا اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں سے یا فرمایا میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو مبعوث فرمادے گا جس کا نام میرے نام کے اور باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی والا ہوگا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی سات برس تک زمین میں حکومت کرے گا۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

انہی (حضرت ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ مہدی کے قصے میں آپ نے فرمایا ایک آدمی اس کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے مجھے دے آپؐ نے فرمایا وہ اسکو کپڑے میں لپ بھر کر دیگا کہ وہ اسکو اٹھا نہیں سکیگا۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں فرمایا ایک خلیفہ کے مرنے پر اختلاف پیدا ہوجائے گا اہل مدینہ کا ایک شخص بھاگ کر مکہ چلا آئے گا۔ اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے وہ اسکو نکالیں گے جبکہ وہ اسکو مکروہ سمجھتا ہوگا۔ رکن اور مقام کے درمیان وہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء مقام میں ان کو دھنسا دیا جائے گا جس وقت لوگ اس بات کو دیکھیں گے شام کے ابدال اور اہل عراق

Marfat.com

النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

۵۲۲۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَلْجَاُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

۵۲۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ

کے گروہ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے پھر قریش کا ایک آدمی جس کے ماموں کلب سے ہوں گے ظاہر ہوگا۔ وہ ان کی طرف اپنا ایک لشکر بھیجے گا۔ مہدی اس پر غالب آجائیں گے اور یہ مذکور لشکر کلب کا فتنہ ہوگا۔ مہدی لوگوں میں سنت نبویؐ کے مطابق عمل کریں گے اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا۔ سات سال تک وہ رہیں گے پھر فوت ہوجائیں گے۔ اور مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گا یہاں تک کہ کوئی آدمی پناہ گاہ نہیں پائے گا جس کی طرف ظلم سے پناہ پکڑے۔ اللہ تعالیٰ میری عترت اور اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا۔ جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوئی۔ آسمان اور زمین کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے۔ آسمان مینہ کا ایک قطرہ باقی نہ رکھے گا مگر اسکو زمین پر گرادے گا اور زمین پیداوار سے کچھ نہ چھوڑے گی مگر اسکو نکال دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی آرزو کریں گے سات سال یا آٹھ سال یا نو سال تک وہ اس حالت میں رہیں گے۔

(روایت کیا اسکو

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک آدمی ظاہر ہوگا اسکو حارث حراث کہیں گے اس کے مقدمۃ لشکر پر ایک آدمی ہوگا جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد کو جگہ اور ٹھکانا دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا۔ ہر مسلمان پر اسکی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اسکی بات قبول کرنا واجب ہے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ کوڑے کا پھندنا اور اس کی جوتی

Marfat.com

وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ يُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کا تسمہ آدمی سے کلام کریں گے۔ اس کی ران اسکو خبر دے گی جو کچھ اس کی غیر حاضری میں اس کے اہل وعیال نے کیا ہوگا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۲۲۴ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشانیاں دو سو برس بعد پیدا ہوں گی۔
(روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم سیاہ جھنڈے دیکھو کہ خراسان سے نکل آئے ہیں تم ان کے پاس آؤ کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ اِلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهٗ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ۔

حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے کہ علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو دیکھ کر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا یہ بیٹا سردار ہے اس کی پشت سے ایک آدمی ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق ہوگا جو خلق میں آپ کے مشابہ ہوگا اور خَلق میں مشابہ نہیں ہوگا پھر اس پورے قصہ کو بیان کیا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔ لیکن اس نے قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِيْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَاَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک سال جس میں آپ نے وفات پائی، ٹڈی گم ہوگئی۔ آپ کو اس بات کا سخت غم ہوا آپ نے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا۔ ایک سوار شام کی طرف بھیجا جو ٹڈی کے متعلق پوچھتے تھے کیا اس کو دیکھا گیا ہے یا نہیں وہ سوار جو یمن کی طرف گیا تھا ایک مٹھی بھر کر لایا اور حضرت عمرؓ کے آگے بکھیرا دیں جب انہوں نے دیکھا اللہ اکبر کہا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں اس امت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی جب ٹڈی ہلاک ہو جائے گی مخلوقات پے در پے ہلاک ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کی

Marfat.com

هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ فَاِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

ڈوری ٹوٹ جاتی ہے۔
(روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قیامت سے پہلے کی علامات اور دجال کا بیان

ذخیرہ حمیل احمد ترمذی

پہلی فصل

۵۲۲۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حذیفہؓ بن اُسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا ہم آپس میں ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کس بات کا ذکر کر رہے ہو انہوں نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت اسوقت تک ہرگز نہ آئے گی جب تک تم دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ دجال، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریمؑ کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا آنا، تین خسف ہوں گے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں سب کے آخر یمن سے ایک ہوا نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف دھکیلے گی۔ ایک روایت میں ہے قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی لوگوں کو محشر کی طرف چلائے گی۔ ایک روایت میں ہے دسویں علامت ایک آندھی آئے گی لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں سے پہلے پہلے نیک کاموں میں جلدی کر لو۔ دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور ایک عام اور خاص لوگوں کا فتنہ۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے سنا فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے پہلے سورج کا مغرب سے نکلنا ہوگا اور دابّہ کا لوگوں پر نکلنا چاشت کے وقت ہوگا۔ ان میں سے جونسی علامت پہلے وقوع پذیر ہوجائے دوسری اس کے بعد جلد ہی ظاہر ہوگی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۳۱ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِىْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةِ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین نشانیاں ظاہر ہوں گی اسوقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا نفع نہیں دیگا جو اس نشانی سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا جس شخص نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکی نہ کمائی ہوگی۔ سورج کا طلوع ہونا مغرب کی طرف سے اور دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۳۲ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِىْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِىْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت سورج غروب ہوتا ہے تو جانتا ہے کہ کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے اسکو اجازت دی جاتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور قبول نہ ہو۔ اجازت طلب کرے اور اسکو اجازت نہ دی جائے اس کے لیے کہا جائیگا واپس لوٹ جا۔ وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سورج اپنے مستقر کیلیے چلتا ہے کا یہی مطلب ہے اور اس کا مستقر عرش کے نیچے سے ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک دجال سے بڑا امر کوئی نہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے تحقیق اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال کانا ہے اسکی دائیں آنکھ کانی ہے اسکی آنکھ ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

٥٢٣٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے اعور کذاب سے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ خبردار وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے (متفق علیہ)

٥٢٣٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی خبر دوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں دی بیشک وہ کانا ہے اور بیشک اس کے ساتھ جنت اور آگ کی مثل ہوگی جسکو وہ جنت کہے گا آگ ہوگی میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں جسطرح نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

(متفق علیہ)

٥٢٣٧ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَءُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جسکو لوگ پانی دیکھ رہے ہوں گے وہ آگ ہوگی جلائے گی اور جسکو لوگ آگ دیکھ رہے ہوں گے وہ نہیں بلکہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ تم میں سے جو اسکو پالے وہ اس کی آگ میں واقع ہو کیونکہ وہ نہیں بلکہ ٹھنڈا عمدہ پانی ہے (متفق علیہ) اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجال کی آنکھ مٹی ہوگی اور اس پر ناخنہ ہوگا اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جس کو ہر کاتب اور غیر کاتب پڑھ سکے گا۔

٥٢٣٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

انہی (حضرت حذیفہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے اسکے بال کثرت سے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اسکی آگ جنت ہے اور اسکی جنت آگ ہے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٢٣٩ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ

حضرت نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اس کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دجال نوجوان ہوگا اسکے بال گھنگریالے ہوں گے اسکی آنکھ پھولی ہوئی ہے میں اسکو عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو اسکو پالے

Marfat.com

فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ
الْكَهْفِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ
سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهَا جَوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ
اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ
قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ
كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ
اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ
قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي
الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ
فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ
فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ
ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ
ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ
قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ
لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ
بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ
كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ
رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ
يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ
دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ
مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ
مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ
رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ

سورہ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے ایک روایت میں ہے سورۃ
کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ اس سے امان کا سبب ہیں۔ شام اور
عراق کے درمیان ایک راہ سے ظاہر ہوگا۔ دائیں جانب فساد کرے گا
اور بائیں جانب فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے
کہا اے اللہ کے رسول زمین میں کس قدر ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن ایک
دن سال کا ہوگا۔ ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اپنے
معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جو دن
سال کا ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا نہیں۔
نمازوں کے وقت کا اندازہ لگا لیا کرو۔ ہم نے کہا اے اللہ کے
رسول کس قدر جلدی زمین میں پھرے گا فرمایا جس طرح بادل کے
پیچھے ہوا لگے۔ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا۔ وہ
اس پر ایمان لے آئیں گے، آسمان کو حکم دے گا وہ بارش
برسائے گا۔ زمین کو حکم دے گا وہ اگائے گی۔ شام کو ان
کے پاس ان کے مویشی آئیں گے ان کی کوہانیں دراز ہوں گی
تھن خوب پورے اور کوکھیں خوب بھری ہوئی ہوں گی۔
پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا وہ
اس کا انکار کر دیں گے وہ ان سے پھرے گا وہ قحط میں مبتلا
ہو جائیں گے۔ ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی
نہ رہے گا۔ ایک ویرانہ کے پاس سے گزرے گا اس کو کہے گا
اپنے خزانے باہر نکال اس کے خزانے اس کے پیچھے چلنے
لگیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں۔
پھر ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا اسکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر
دے گا اور تیر کے نشانہ کی مسافت پر پھینک دے گا۔ پھر
اسکو بلائے گا وہ مسکراتا ہوا آئے گا اور اس کا چہرہ چمکتا ہوگا۔
وہ اس طرح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے
گا وہ دمشق کے مشرقی جانب بیضاء منارہ سے اتریں گے۔
دو زرد رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے اپنے
ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب اپنے سر کو نیچا کریں
گے اس سے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے چاندی کے

Marfat.com

يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ
مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى
عِيسٰى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ
لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ
اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ
فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ
كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا
إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ
مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ
فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا
وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى تَكُونَ رَأْسُ
الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ
لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَعِيسٰى
وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي
رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ
فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا
مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ
عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا
كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ
شَاءَ اللّٰهُ وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ
وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ
وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا
لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ
حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي

کے موتیوں کی مانند قطرے گریں گے۔ جس کافر تک ان کی خوشبو
پہنچے گی وہ مرجائیگا اُنکی خوشبو جہاں تک ان کی نظر پہنچتی ہے وہاں تک
پہنچے گی۔ آپ دجال کو طلب کریں گے یہاں تک کہ باب لد کے
پاس اسکو جالیں گے اسکو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک
جماعت کے لوگ آئیں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے بچالیا ہوگا ان کے
چہروں سے گرد وغبار صاف کریں گے اور جنت میں ان کے درجات
ان کو بتلائیں گے۔ وہ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف وحی کرے گا میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کر دیئے
ہیں کسی کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ——— میرے بندوں کو
طور کی طرف لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا وہ ہر بلند زمین
سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ بحیرہ طبریہ کے پاس سے ان کی اگلی جماعت
گذرے گی وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ پھر آخری جماعت گذرے
گی اور کہے گی کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا۔ پھر چلتے چلتے خمر پہاڑ کے
قریب پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ کہیں گے ہم نے
زمین والوں کو قتل کر دیا ہے آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں اپنے
تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے آلودہ کرکے
واپس لوٹائے گا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے۔
یہاں تک کہ بیل کا ایک سر سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔ اللہ کے نبی
عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں
کیڑے پیدا کردے گا وہ ایک جان کی طرح سب مردہ ہو جائیں گے پھر اللہ
کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے وہ زمین میں ایک
بالشت جگہ نہیں پائیں گے مگر اسکو ان کی چربی اور بدبو نے بھر دیا ہوگا۔
اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے
گا جنکی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی وہ ان کو اُٹھا کر جہاں اللہ
چاہے گا پھینک دیں گے۔ ایک روایت میں ہے ان کو نہبل مقام
میں پھینک دیں گے۔ مسلمان ان کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے
سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے
گا اس سے کوئی مٹی پتھر کا گھر یا روئی کا خیمہ چھپا نہیں سکے گا وہ تمام
زمین کو دھوڈالے گا۔ یہاں تک کہ صاف آئینہ کی مانند کردے گا پھر

Marfat.com

ثَمَرَتَكِ وَرُدِّىْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِى الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِى الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِى الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِى الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِىَ قَوْلُهٗ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهَا التِّرْمِذِىُّ۔

زمین کو کہا جائے گا اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال اس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اس کے چھلکے سے سایہ پکڑیں گے۔ دودھ میں برکت دی جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک اونٹنی آدمیوں کی ایک کثیر جماعت کو کفایت کرے گی۔ گائے ایک قبیلہ کو کافی ہو گی۔ بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہو گی۔ لوگ اسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا وہ ان کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے۔ ان پر قیامت قائم ہو گی (روایت کیا اسکو مسلم نے)، مگر دوسری روایت تطرحہم بالنہبل سے لے کر سبع سنین تک کے الفاظ ترمذی نے روایت کیے ہیں۔

٥٢٤٠ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ ڹ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِىْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهٰكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِىْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِىْ قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُوْشَرُ بِالْمِيْشَارِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلے گا اسکی طرف ایک مسلمان آدمی متوجہ ہوگا۔ دجال کے سپاہی اسکو ملیں گے اور اُسے کہیں گے تو کہاں جا رہا ہے وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے کیا تو ہمارے رب کے ساتھ ایمان نہیں رکھتا وہ کہے گا ہمارے رب کی صفات میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اسکو قتل کر دو ان کا بعض بعض سے کہے گا تمہارے رب نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی کو اسکی اجازت کے بغیر قتل کیا جائے وہ اس کو دجال کے پاس پکڑ کر لے جائیں گے جب وہ مومن اسکو دیکھے گا کہے گا یہی وہ دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجال اسکے متعلق حکم دے گا کہ اسکو چت لٹا دو پھر حکم دے گا پکڑ لو اور اس کا سر کچل دو۔ اسکی پیٹھ اور پیٹ مار مار کر فراخ کر دیا جائیگا پھر کہے گا تو میرے ساتھ ایمان نہیں لاتا وہ کہے گا تو مسیح کذاب ہے دجال کے حکم سے اس کو آرے کے ساتھ چیر دیا جائے گا۔ دجال اسکے دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر کہے گا کھڑا ہو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہے گا تو میرے ساتھ ایمان لاتا ہے؟

Marfat.com

مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۲۴۱ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۲۴۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ

وہ کہے گا تیرے پہچاننے میں میرا علم و یقین بڑھ گیا ہے پھر وہ کہے گا اے لوگو میرے بعد یہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ دجال اسکو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اسکی گردن اور سینہ کی درمیانی جگہ کو تانبا کی طرح بنا دیا جائے گا وہ اسکی راہ نہ پا سکے گا۔ وہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کو اس نے آگ میں پھینکا ہے دراں حالیکہ وہ جنت میں پھینکا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العلمین کے نزدیک سب لوگوں سے بڑھ کر یہ شہادت میں بڑھا ہوا ہوگا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں پر جا چڑھیں گے۔ ام شریک نے کہا۔ میں نے کہا اُس دن عرب کہاں ہوں گے فرمایا وہ اس وقت تھوڑے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ستر ہزار اصفہان کے یہودی دجال کی پیروی اختیار کریں گے اُن پر سیاہ چادریں ہوں گی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال آئے گا اس پر حرام ہے کہ مدینہ کے راستوں میں وہ داخل ہو۔ مدینہ کے قریب شور والی زمین میں وہ اترے گا ایک بہترین آدمی اسکی طرف نکلے گا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دجال کہیگا مجھے بتلاؤ اگر میں اسکو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو میرے معاملہ میں تم کسی قسم کا شک کرو گے لوگ کہیں گے نہیں وہ اس کو قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم آج سے بڑھ کر مجھے تیرے متعلق یقین حاصل نہیں ہوا۔ دجال

Marfat.com

أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

(متفق علیہ)

۵۲۴۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا احد کے پیچھے اُترے گا۔ فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف کر دینگے وہاں ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۲۴۳ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

حضرت ابوبکرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں مسیح دجال کا رُعب داخل نہ ہو سکے گا اس زمانہ میں اسکے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ پہ دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

دوسری فصل

۵۲۴۴ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍؓ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمَانِ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ أَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَؤُا إِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْا إِلٰى هٰذَا

حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن کو سُنا جو پکار رہا ہے کہ نماز جمع کرنے والی ہے میں مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے منبر پر بیٹھے اور آپ مسکرا رہے تھے۔ فرمایا ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے۔ میں نے تم کو کسی رغبت یا رہبت کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تم کو ایک واقعہ سُننے کیلیے جمع کیا ہے جو کہ مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے جو ایک عیسائی تھا۔ اور اب آکر مسلمان ہوا ہے اس کا وہ واقعہ میرے اس بیان کے مطابق ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق خبر دی تھی اس نے مجھے بتلایا ہے کہ ایک مرتبہ تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام قبیلہ سے تھے میں دریائی کشتی میں سوار ہوا ایک مہینہ تک سمندر کی موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں ایک دن سورج کے غروب کے وقت وہ ایک جزیرہ پہ لنگر انداز ہوئے۔ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر وہ جزیرہ میں داخل ہوئے ایک بہت زیادہ بالوں والا چارپایہ ان کو ملا بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے اور پیچھے کا کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ دیر میں ایک شخص ہے اس کے پاس چلو وہ تمہاری خبروں کے

Marfat.com

الرجل في الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق
قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها أن تكون
شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا
الدير فإذا فيه أعظم إنسان رأيناه
قط خلقا وأشده وثاقا مجموعة يداه إلى
عنقه ما بين ركبتيه إلى كعبيه بالحديد
قلنا ويلك ما أنت قال قد قدرتم على خبري
فأخبروني ما أنتم قالوا نحن أناس من
العرب ركبنا في سفينة بحرية فلعب
بنا البحر شهرا فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة أهلب فقالت أنا الجساسة اعمدوا
إلى هذا في الدير فأقبلنا إليك سراعا
فقال أخبروني عن نخل بيسان هل تثمر
قلنا نعم قال أما إنها توشك أن لا تثمر
قال أخبروني عن بحيرة الطبرية هل فيها
ماء قلنا هي كثيرة الماء قال إن ماءها
يوشك أن يذهب قال أخبروني عن عين
زغر هل في العين ماء وهل يزرع أهلها
بماء العين قلنا نعم هي كثيرة الماء وأهلها
يزرعون من مائها قال أخبروني عن نبي
الأميين ما فعل قلنا قد خرج من مكة
ونزل يثرب قال أقاتله العرب قلنا نعم
قال كيف صنع بهم فأخبرناه أنه قد ظهر
على من يليه من العرب وأطاعوه قال أما
إن ذلك خير لهم أن يطيعوه وإني مخبركم عني
أنا المسيح الدجال إني يوشك أن يؤذن لي
في الخروج فأخرج فأسير في الأرض فلا أدع
قرية إلا هبطتها في أربعين ليلة غير مكة و
طيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما أردت

سننے کا بہت شوق رکھتا ہے۔ جب اس نے آدمی کا نام لیا۔ ہم ڈر گئے کہیں یہ شیطان نہ ہو ہم جلد جلد چلے اور دیر میں داخل ہو گئے اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ کبھی اس قدر مضبوطی کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا ہے اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے کہا تیرے لیے افسوس ہو تو کون ہے اس نے کہا میری خبر پر تم نے قدرت پا لی ہے۔ تم کون ہو۔ انہوں نے کہا ہم عرب کے رہنے والے ہیں ایک سمندری جہاز میں ہم سوار ہوئے تھے۔ ایک مہینہ تک موجیں ہمارے ساتھ کھیلتی ہیں۔ ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے ہمیں ایک بہت بالوں والا چارپایہ ملا اس نے کہا میں جاسوس ہوں اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے ہم جلد تیرے پاس آ گئے ہیں۔ کہنے لگا مجھے نخل بیسان کے متعلق بتلاؤ کیا ان کو پھل لگتا ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا۔ قریب ہے کہ ان کو پھل نہ لگے پھر کہنے لگا مجھ کو بتلاؤ کیا بحیرہ طبریہ میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں بہت زیادہ پانی ہے کہنے لگا قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ پھر کہنے لگا مجھے بتلاؤ کہ زغر چشمہ میں پانی ہے اور اس چشمہ کے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور اسکے مالک اس سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا مجھے اُمیوں کے نبی کے متعلق بتلاؤ کہ اس نے کیا کیا ہے ہم نے کہا کہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں اور یثرب میں مقیم ہیں کہنے لگا کیا عرب نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے ہم نے کہا ہاں کہنے لگا پھر کیا ہوا ہم نے اسکو بتلایا کہ قرب و جوار کے عرب غالب آ چکے ہیں۔ اور انہوں نے آپ کی اطاعت کر لی ہے کہنے لگا ہاں یہ بات درست ہے اور اگر وہ اطاعت اختیار کریں ان کے لیے بہتر ہے میں تمہیں اپنے متعلق بتلاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے خروج کی اجازت ملے میں نکلوں گا اور زمین میں چلوں گا۔ اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ چالیس راتوں میں ہر قریہ اور بستی میں جاؤں گا۔ مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے۔ ان میں سے جس میں داخل ہونا چاہوں گا مجھے آگے سے ایک فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ

Marfat.com

أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَتْنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ
السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ
مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ
هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ
أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ
فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
مَا هُوَ أَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۴۷۷/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ
عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا
أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا
أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً
مُتَّكِئًا عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ
مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ
ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى
كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ
النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ
رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا
هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ
أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ
قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِي بَابِ قِصَّةِ
ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

میں سونتی ہوئی تلوار ہو گی مجھے اس سے روکے گا اور اس کے ہر راستہ پر فرشتے اسکی حفاظت کرتے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاٹھی منبر پر ماری اور فرمایا یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے۔ مراد اس سے آپ مدینہ لیتے تھے۔ کیا میں نے تم کو یہ حدیث بیان کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب میں ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کعبہ کے نزدیک میں نے ایک بہت خوبصورت گندم گوں رنگ کا آدمی دیکھا ہے جیسا کہ تو نے کبھی دیکھا ہے۔ کندھے تک اس کے بال ہیں بہت خوبصورت جو تو نے کبھی کسی کے کندھے تک کے بال دیکھے ہوں اس نے ان بالوں میں کنگھی کر رکھی ہے ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا یہ عیسیٰؑ بن مریمؑ ہے پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے بال سخت گھنگریالے ہیں اس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ اسکی آنکھ ایسے ہے جیسے پھولا ہوا انگور کا دانہ۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں ابن قطن کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے دجال بھاری بھر کم سرخ رنگ کا مڑے ہوئے بالوں والا ہے اور اسکی بائیں آنکھ کانی ہے اور لوگوں میں وہ ابن قطن کے بہت مشابہ ہے۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث جسکے الفاظ ہیں لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا باب الملاحم میں گذر چکی ہے اور ہم ابن عمرؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں۔ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس باب قصہ ابن صیاد میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

Marfat.com

٥٢٤٨ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت فاطمہؓ بنت قیس تمیم داری کی حدیث میں ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا ناگہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچتی ہے اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جاسوسی کرنے والی ہوں اس محل میں جا میں محل میں آیا۔ وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچتا ہے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کودتا ہے میں نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں دجال ہوں۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

٥٢٤٩ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَآءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت عبادہؓ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے دجال کے متعلق تمہیں خبر دی ہے یہاں تک کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں اس کے متعلق سمجھ نہ آئے۔ مسیح دجال ٹھگنے قد کا چھدرا مڑے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ہے اگر پھر بھی تم کو شک پڑ جائے تو یاد رکھو یہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

٥٢٥٠ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ آپ نے اسکی صفت ہمارے لیے بیان کی فرمایا شاید کہ اسکو کوئی ایسا شخص پالے جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس روز ہمارے دل کیسے ہوں گے فرمایا جیسا کہ ہیں آج کے دن یا اس سے بھی بہتر ہوں گے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٥٢٥١ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے وہ ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق باتیں کیں فرمایا وہ مشرق سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔ بہت سی قومیں اسکی پیروی اختیار کریں گی اُن کے چہرے تہ بتہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٢٥٢ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے متعلق جو شخص سُنے اس سے دور بھاگے بخدا ایک آدمی اس کے پاس آئیگا اور وُہ خود کو مومن سمجھتا ہو گا لیکن شبہات

Marfat.com

اَنَّہٗ مُؤْمِنٌ فَیَتَّبِعُہٗ مِمَّا یُبْعَثُ بِہٖ مِنَ الشُّبُہَاتِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ۔

۵۲۵۳/۲۶ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ قَالَتْ
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ الدَّجَّالُ
فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً اَلسَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ
کَالْجُمُعَۃِ وَالْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَالْیَوْمُ کَاضْطِرَامِ
السَّعَفَۃِ فِی النَّارِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۲۵۴/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ
مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْھِمُ السِّیْجَانُ رَوَاہُ
فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

۵۲۵۵/۲۸ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَذَکَرَ الدَّجَّالَ
فَقَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ سِنِیْنَ سَنَۃٌ تُمْسِكُ
السَّمَاءُ فِیْھَا ثُلُثَ قَطْرِھَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِھَا وَ
الثَّانِیَۃُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَیْ قَطْرِھَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ
نَبَاتِھَا وَالثَّالِثَۃُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَھَا کُلَّہٗ وَالْاَرْضُ
نَبَاتَھَا کُلَّہٗ فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ
مِنَ الْبَھَائِمِ اِلَّا ھَلَكَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِہٖ اَنَّہٗ
یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ
اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیُمَثِّلُ
لَہُ الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِہٖ کَاَحْسَنِ مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعًا
وَاَعْظَمِہٖ اَسْنِمَۃً قَالَ وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ
اَخُوْہُ وَمَاتَ اَبُوْہُ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ
لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ فَیَقُوْلُ
بَلٰی فَیُمَثِّلُ لَہُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْہِ وَنَحْوَ اَخِیْہِ
قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِیْ اِھْتِمَامٍ وَغَمٍّ
مِمَّا حَدَّثَھُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ

دیکھ کر وہ اسکی پیروی اختیار کرلے گا۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

حضرت اسماءؓ بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال زمین میں چالیس برس تک ٹھہرے گا سال مہینہ کا ہوگا مہینہ جمعہ کا جمعہ دن کی مانند اور دن تنکوں کے آگ میں جلنے کی مانند ہوگا۔
(روایت کیا اس کو شرح السنہ میں)

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی دجال کی پیروی اختیار کریں گے ان پر سبز چادریں ہوں گی۔
(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

حضرت اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے دجال کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا اس کے ظہور سے پیشتر تین سال ہوں گے پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین ایک تہائی روئیدگی بند کردے گی دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش اور زمین دو تہائی انگوری بند رکھے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی پوری بارش اور زمین اپنی پوری روئیدگی روک لے گی وحشی چارپایوں میں سے ہر کھری والا اور دانت والا ہلاک ہو جائے گا اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ وہ اعرابی کے پاس آئیگا کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے اونٹ زندہ کردوں تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں وہ کہے گا کیوں نہیں۔ شیطان اسکے اونٹوں کی صورتیں بنا لاتے گا بہت عمدہ تھنوں والے اور بہت بڑے کوہانوں والے۔ ایک آدمی آئے گا جس کا بھائی یا باپ مرگیا ہوگا وہ کہے گا مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے باپ یا بھائی کو زندہ کردوں کیا تو نہیں جانے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ شیطان اس کے بھائی اور اس کے باپ کی صورت بنا دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے باہر تشریف لیگئے پھر واپس آئے اور لوگ فکر و غم میں تھے اسوجہ سے جو آپ نے ان کو دجال کے متعلق بتلایا تھا، کہا پس آپ نے دروازے کی دونوں طرفوں کو پکڑا اور فرمایا اسماء کیا ہے میں نے

Marfat.com

فَقَالَ مَهْبَجٌ اَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

کہا اے اللہ کے رسول دجال کے ذکر سے آپ نے ہمارے دلوں کو نکال ڈالا ہے فرمایا اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا میں اس کے ساتھ جھگڑنے والا ہوں ورنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم ہم آٹا گوندھتے ہیں ہم روٹیاں نہیں پکاتے کہ ہم کو بھوک لگ جاتی ہے اسوقت ایماندار کیا کریں گے۔ فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کفایت کرے گی جس طرح آسمان والوں کو کرتی ہے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

تیسری فصل

۵۲۵۶/۲۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق اس قدر نہیں پوچھا جسقدر میں نے پوچھا ہے آپ نے مجھے فرمایا وہ تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے کہا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔ فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے (متفق علیہ)

۵۲۵۷/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا اسکے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے قصہ کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۸/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں بیشک عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے صحابہ کی ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف نکلے یہاں تک کہ اسکو بنو مغالہ محلہ کے ایک ٹیلے میں

Marfat.com

يلعب مع الصبيان في اطم بني مغالة وقد قارب
ابن صياد يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم
قال اتشهد اني رسول الله فنظر اليه فقال
اشهد انك رسول الاميين ثم قال ابن صياد
اتشهد اني رسول الله فرفضه النبي صلى الله
عليه وسلم ثم قال امنت بالله وبرسله
ثم قال لابن صياد ماذا ترى قال ياتيني صادق
وكاذب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خلط عليك الامر قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اني خبأت لك خبيئا وخبأ له
يوم تأتي السماء بدخان مبين فقال هو الدخ
فقال اخسأ فلن تعدو قدرك قال عمر يا رسول
الله أتأذن لي فيه أن اضرب عنقه قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يكن هو لا تسلط
عليه وان لم يكن هو فلا خير لك في قتله قال
ابن عمر انطلق بعد ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم وابي بن كعب الانصاري يؤمان
النخل التي فيها ابن صياد فطفق رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتقي بجذوع النخل
وهو يختل ان يسمع من ابن صياد شيئا قبل
ان يراه وابن صياد مضطجع على فراشه
في قطيفة له فيها زمزمة فرأت ام ابن صياد
النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع
النخل فقالت اي صاف وهو اسمه هذا
محمد فتناهى ابن صياد قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لو تركته بين قال عبد الله
ابن عمر قام رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الناس فاثنى على الله بما هو اهله ثم ذكر

دیکھا ابن صیاد اسوقت تک بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا وہ
سمجھ نہ سکا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت
پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں
اس نے آپ کی طرف دیکھا کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اُمیوں کا
رسول ہے پھر ابن صیاد نے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول
ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بھینچا پھر فرمایا میں اللہ کے ساتھ اور
اسکے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا پھر آپ نے فرمایا تجھے کیا دکھائی
دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ تجھ پر مشتبہ کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لیے اپنے سینہ میں کچھ چھپایا ہے اور
آپ نے اس آیت کو چھپایا تھا یوم تاتی السماء بدخان مبین کہنے لگا۔
دُرخ ہے فرمایا دور ہو تو اپنے قدر سے تجاوز نہ کرے گا۔ عمرؓ نے کہا
اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔
آپ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تو اس پر مسلط نہ کیا جائے گا اور اگر یہ وہ
نہیں ہے اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا اس کے
بعد آپ ابی بن کعبؓ انصاری کو لے کر ابن صیاد کی طرف نکلے۔ آپ ان
کھجوروں کے درختوں کا قصد کرتے تھے جن میں وہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کھجور کے تنوں سے بچاؤ پکڑتے۔ آپ اسکو فریب دیتے تھے اور
چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے کچھ سنیں اس سے پہلے کہ آپ کو دیکھے ابن صیاد
اپنی چادر اوڑھ کر اپنے بستر پر سویا ہوا تھا اور ایک پوشیدہ آواز نکالتا
تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہنے لگی اے صاف
اور صاف اسکا نام تھا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں۔ ابن صیاد رُک
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ چھوڑ دیتی معاملہ ظاہر ہو جاتا
عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے
لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جسکا وہ اہل ہے۔ پھر دجال
کا ذکر کیا فرمایا میں نے تم کو اس سے ڈرایا تھا اور کوئی ایسا
نبی نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوحؑ نے
اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ لیکن اس کے متعلق میں تم کو
ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی۔

Marfat.com

الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۵۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ یَعْنِیْ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْهِ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ابن صیاد کو مدینہ کے کسی راستہ میں ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا تو بھی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ، اسکے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں پانی پر ایک تخت بچھا ہوا دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں دو سچے اور ایک جھوٹا اور دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَیْضَآءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اسی (حضرت) ابوسعید سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا، فرمایا سفید میدہ مشک خالص سے ہے

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن صیاد مدینہ کے ایک راستہ میں ابن عمرؓ کو ملا ابن عمرؓ نے اسکو ایسی بات کہہ دی جس سے وہ ناراض ہو گیا وہ پھول گیا۔ یہاں تک کہ اس نے راستہ کو بھر دیا۔ ابن عمر حضرت حفصہؓ کے گھر گئے۔ انہیں اس واقعہ کی اطلاع مل گئی تھی وہ کہنے لگی اللہ تجھ پر رحم کرے ابن صیاد سے تو کیا چاہتا تھا کیا تجھے علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال ایک غصہ کیوجہ سے نکلے گا جو اسکو ناراض کر دے گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

Marfat.com

۵۲۶۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَا لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ ھُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَہٗ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ھُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ قَالَ فَلَبَّسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَہٗ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیْلَ لَہٗ اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذَاکَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِھْتُ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکہ کی طرف گیا کہنے لگا لوگوں کی باتوں سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا نہیں۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اسکی اولاد نہ ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپؐ نے فرمایا نہیں تھا کہ وہ کافر ہوگا۔ حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے فرمایا نہیں تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کی طرف جا رہا ہوں۔ پھر آخر میں کہنے لگا خبردار اللہ کی قسم میں اس کی جائے پیدائش اس کا مکان جانتا ہوں۔ اور میں اس کے والد اور والدہ کو بھی جانتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا اس نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا کہا میں نے اس سے کہا باقی دنوں میں تیرے لیے ہلاکت ہو اور اُسے کہا گیا کیا تو اس بات سے خوش ہوگا کہ تو ہی دجال ہو۔ کہنے لگا اگر مجھ پر پیش کیا جائے تو میں اس بات کو ناپسند نہ رکھوں گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۶۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیْتُہٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہٗ فَقُلْتُ مَتٰی فَعَلَتْ عَیْنُکَ مَا اَرٰی قَالَ لَا اَدْرِیْ قُلْتُ لَا تَدْرِیْ وَھِیَ فِیْ رَاْسِکَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ خَلَقَھَا فِیْ عَصَاکَ قَالَ فَنَخَرَ کَاَشَدِّ نَخِیْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں اسکو ملا اسکی آنکھ پھولی ہوئی تھی میں نے کہا تیری آنکھ کو کیا ہوا ہے کہنے لگا میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا تو نہیں جانتا جبکہ وہ تیرے سر میں ہے۔ کہنے لگا اگر اللہ چاہے تو اسکو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے کہا اس نے گدھے کی طرح سخت آواز نکالی میں نے کبھی ایسی آواز نہیں سُنی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ الصَّیَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت محمدؒ بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے میں نے کہا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے۔ کہنے لگا میں نے عمرؓ کو سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس پر قسم اٹھاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکار نہیں کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

دُوسری فصل

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا اَشُکُّ اَنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَیَّادٍ

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے اللہ کی قسم مجھے اس بارہ میں کوئی شک نہیں ہے کہ ابن صیاد مسیح دجال ہے (روایت کیا

Marfat.com

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

کیا اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

۵۲۶۶ (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا ہم نے ابن صیاد کو حرہ کے دن گم پایا روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۲۶۷ (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُوالدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِی الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس سال تک دجال کے ماں باپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہو گی۔ پھر ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہوگا جس کا نفع کم ہوگا۔ اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کی ہمارے لیے صفت بیان کی فرمایا اسکا باپ لمبے قد کا تھوڑے گوشت والا اسکی ناک چونچ کی طرح معلوم ہوگی۔ اسکی ماں موٹی اور چوڑی چکلی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ ابوبکرہؓ نے کہا ہم نے سُنا کہ مدینہ میں یہود کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں اور ابن زبیر اس کے ماں باپ کے گھر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ نشانیاں ان دونوں میں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے ان کو کہا تمہارا کوئی لڑکا ہے۔ کہنے لگے تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کانا اور بڑے دانتوں والا ہے اسکی منفعت کم ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل نہیں سوتا اس نے کہا ہم ان کے پاس سے باہر نکلے وہ چادر لپیٹے دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اس کی خفیہ آواز تھی اس نے اپنے سر سے چادر اتاری کہنے لگا تم دونوں نے کیا کہا ہے ہم نے کہا تو نے سُن لیا ہے جو ہم نے کہا ہے کہنے لگا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۲۶۸ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةً نَابُهٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهٗ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوالْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت کے ہاں مدینہ میں لڑکا پیدا ہوا جسکی آنکھ مٹی ہوئی تھی اور دانت ابھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ آپ نے اسکو چادر کے نیچے سوتا دیکھا خفیہ آواز نکال رہا تھا۔ اسکی ماں نے اسکو آواز دی اے عبداللہ یہ ابوالقاسم آ رہے ہیں وہ چادر سے نکل آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کیا ہے اللہ اسکو ہلاک کرے اگر وہ اسکو

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَہَا فَاتَلَہَا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ ھُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْعَھْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ھُوَ الدَّجَّالُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

چھوڑ دیتی اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد اس نے ابن عمر کی حدیث کے مطابق بیان کیا۔ عمرؓ بن خطاب کہنے لگے۔ مجھ کو اجازت دیں کہ میں اسکو قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو اس کا صاحب نہیں ہے اس کے بعد صاحب عیسیٰ بن مریم ہیں اگر وہ نہیں ہیں تو یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایک ذمی آدمی کو قتل کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے رہے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

تیسری فصل

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۶۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰؑ ضرور تم میں نازل ہوں گے اور عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ معاف کریں گے مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اسکو قبول نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ کہتے اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو "نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر اس کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئے گا۔" (متفق علیہ)

Marfat.com

٥٢٧٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مریم عادل حاکم بن کر تم میں اتریں گے وہ صلیب توڑیں گے خنزیر قتل کریں گے جزیہ معاف کر دیں گے۔ جوان اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائیں گی۔ ان پر سواری نہ کی جائے گی۔ دلی دشمنی کینہ حسد ختم ہو جائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے۔ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے) بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے فرمایا تمہارا حال کیا ہو گا جبکہ تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہو گا۔

٥٢٧١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گی۔ فرمایا عیسیٰؑ ابن مریم نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر کہے گا آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر امام ہے اس امت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے

تیسری فصل

٥٢٧٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰؑ ابن مریم زمین میں نازل ہوں گے شادی کریں گے ان کی اولاد ہو گی۔ پینتالیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں داخل ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے۔ (ابن جوزی نے اس روایت کو کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے)

Marfat.com

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قیامت کے نزدیک ہونے کا بیان

اور یہ کہ جو شخص مر گیا اس کی قیامت شروع ہو گئی

پہلی فصل

۵۲۷۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت شعبہؒ، حضرت قتادہؓ سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہؒ نے کہا اور میں نے قتادہؓ سے سنا اپنے وعظ میں کہتے تھے جس طرح ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس بات کو انسؓ سے روایت کیا ہے یا قتادہؓ نے اپنی طرف سے کہی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۲۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اس کا علم تعالیٰ کے نزدیک ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی نفس زمین پر پیدا نہیں کیا گیا کہ اس پر سو برس گذریں اور وہ اس روز زندہ ہو۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۷۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا سو سال نہیں گذریں گے کہ زمین پر اس دن کوئی شخص زندہ ہو۔ جو آج ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۷۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بہت سے اعرابی آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ بوڑھا نہیں ہو گا کہ تمہاری قیامت قائم ہو چکی ہو گی

(متفق علیہ)

Marfat.com

دوسری فصل

۵۲۷۷ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت مستوردؓ بن شداد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں قیامت کی ابتداء کار میں بھیجا گیا ہوں میں اس سے سبقت کر آیا ہوں جس طرح یہ انگلی اس انگلی سے سبقت لے گئی ہے یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور وسطی کی طرف اشارہ کرتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۲۷۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ ان کو نصف یوم کی تاخیر دے۔ سعد سے کہا گیا نصف یوم سے کیا مراد ہے اس نے کہا پانچسو برس۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

۵۲۷۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا کی مثال کپڑے کی مانند ہے جسے اول سے لے کر آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور وہ آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کے شریر لوگوں پر قائم ہونے کا بیان

ذخیرہ

پہلی فصل

۵۲۸۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت نہیں قائم ہوگی حتی کہ زمین میں اللہ اللہ کی صدا نہ رہے اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

Marfat.com

۵۲۸۱ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق رواہ مسلم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت بدترین مخلوق پر قائم ہو گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۲۸۲ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وذو الخلصۃ طاغیۃ دوس التی کانوا یعبدون فی الجاھلیۃ متفق علیہ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اسوقت تک قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ اوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ دوس کا ایک بت ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں جسکی وہ عبادت کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۲۸۳ وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائھم رواہ مسلم۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے رات اور دن اسوقت تک ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی پوجا کی جائیگی۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ بت پرستی ختم ہو جائے گی۔ اللہ وہ ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ اپنا رسول بھیجا تاکہ وہ سب دینوں پر اسکو غالب کر دے اگرچہ مشرک لوگ اس بات کو ناپسند سمجھیں۔ آپ نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسی طرح ہو گا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت کر دیا جائے گا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی کوئی بھلائی نہ ہو گی وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۸۴ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او شھرا او عاما فیبعث اللہ عیسی بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیھلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال خروج کرے گا چالیس سال کا عرصہ وہ زمین میں ٹھہرے گا مجھے علم نہیں کہ آپ نے چالیس دن یا ماہ یا سال کہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو مبعوث فرمائے گا وہ شکل وصورت میں عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں وہ اسکو طلب کریں گے اور اُسے ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد لوگوں میں حضرت عیسیٰ سات برس تک ٹھہریں گے کسی بھی دو شخصوں کے درمیان عداوت نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ ہوا اسکو مار دے گی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص پہاڑ کے اندر داخل ہو جائے وہ ہوا وہاں پہنچ کر اس کی روح کو قبض کرے گی۔ کہا بدترین لوگ باقی رہ جائیں

Marfat.com

فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَأْمُرُوْنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ۔

ہوں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور درندوں کی طرح گرانی رکھتے ہوں گے کسی نیک بات کو نہ جانیں گے اور نہ کسی نامشروع امر سے رکیں گے شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے وہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم کرتے ہو۔ وہ اُن کو بتوں کے پوجنے کا حکم کرے گا۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے ان کا رزق بکثرت ہوگا اور ان کی معیشت اچھی ہوگی کہ صور پھونک دیا جائے گا اس کی آواز جو شخص بھی سُنے گا گردن ایک طرف جھکا دے گا اور دوسری طرف بلند کرے گا۔ فرمایا سب سے پہلے اسکی آواز ایک شخص سُنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض لیپتا ہوگا وہ مرجائے گا اور دوسرے لوگ بھی مرجائیں گے پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی مانند بارش برسائے گا اس کے سبب لوگ اُگیں گے پھر صُور میں پھونکا جائے گا۔ ناگہاں لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے پھر کہا جائیگا اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف چلو۔ فرشتوں کے لیے کہا جائیگا ان کو ٹھہراؤ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کہا جائیگا کہ آتش دوزخ لشکر نکالو کہا جائیگا کتنوں میں سے کتنے کہا جائیگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے فرما یہ وہ وقت ہے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا اور اس دن پنڈلی کھولی جائے گی (روایت کیا اسکو مسلم نے) معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جسکے الفاظ ہیں لا تنقطع الہجرۃ باب التوبہ میں ذکر کی جاچکی ہے۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صُور پھونکنے کا بیان

پہلی فصل

۵۳۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

دونوں نفخوں کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں نہیں جانتا لوگوں نے کہا چالیس مہینے ہیں کہا میں نہیں جانتا۔ لوگوں نے کہا چالیس برس ہے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا۔ لوگ اس طرح اُگ آئیں گے جس طرح سبزہ اُگتا ہے۔ انسان کے جسم کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ایک ہڈی باقی رہ جاتی ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کے تمام اعضا اس سے ترکیب دیئے جائیں گے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے انسان کا تمام جسم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی سالم رہتی ہے اس سے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی سے اسکو ترکیب دی جائے گی۔

۵۲۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کیدن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمان کو دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا پھر فرمائے گا بادشاہ میں ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں (متفق علیہ)

۵۲۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹے گا پھر ان کو دائیں ہاتھ میں پکڑ لیگا پھر فرمائیگا۔ میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں ظالم۔ متکبر کہاں ہیں پھر بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹے گا۔ ایک روایت میں ہے پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا پھر فرماتے گا میں بادشاہ ہوں جبار کہاں ہیں متکبر کہاں ہیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى وَسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے یہود کا ایک عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر اُٹھائے گا۔ زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں درختوں کو ایک انگلی پر۔ پانی اور نمناک خاک کو ایک انگلی پر باقی مخلوق کو ایک انگلی پر۔ پھر ان کو حرکت دے گا فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں اللہ ہوں۔ یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب سے مسکرائے جو وہ عالم کہہ رہا تھا اور آپ نے اسکی تصدیق کی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور ان مشرکوں نے اللہ کی قدر نہیں کی

Marfat.com

تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جیسا کہ اسکی قدر کرنے کا حق ہے اور زمین سب کی سب قیامت کے دن اسکے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اسکے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ اور بلند ہے اس چیز سے جسکو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا "اس روز تبدیل کی جائیگی زمین سوائے اس زمین کے اور آسمان۔ سوال کیا گیا کہ لوگ کہاں ہوں گے فرمایا وہ پلصراط پر ہوں گے (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیئے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

دوسری فصل

۵۲۹۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے چین سے رہ سکتا ہوں جبکہ اسرافیل نے صور کو منہ میں لے لیا ہے۔ کان جھکا دیا ہے اور پیشانی جھکائی ہوئی ہے۔ منتظر ہے کہ اسکو کس وقت پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا تم کہو ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صور ایک سینگ ہے اس میں پھونکا جائے گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی ابوداؤد اور دارمی نے۔

تیسری فصل

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ الصُّورُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق کہا اذا نقر فی الناقور میں ناقور سے مراد صور ہے اور الراجفہ سے مراد نفخہ اولیٰ اور الرادفہ سے مراد نفخہ ثانیہ ہے (روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمۃ الباب میں۔

۵۲۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَائِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ۔

صاحب صور کا ذکر کیا اور فرمایا اسکی دائیں جانب جبرئیل ہیں اور بائیں جانب میکائیل۔

۵۲۹۵ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُعِیْدُ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِکَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِہٖ یَھْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْکَ اٰیَۃُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ کَذٰلِکَ یُحْیِی اللّٰہُ الْمَوْتٰی (رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ)۔

حضرت ابورزین عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ زندہ کرے گا اور مخلوق میں اسکی نشانی کیا ہے فرمایا کبھی تو اپنی قوم کے جنگل میں قحط کے زمانہ میں گذرا ہے؟ پھر کبھی تو سرسبزی وشادابی میں گذرا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اس کی مخلوق میں یہ اس بات کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو رزین نے۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

پہلی فصل

۵۲۹۶ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ میدہ کی روٹی کی مانند سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیے جائیں گے کسی کے لیے اس میں نشان نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّأُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہوگی جبار اس کو الٹ پلٹ کرے گا جس طرح تم میں سے ایک سفر میں اپنی روٹی کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔ اہل جنت کے لیے مہمانی ہوگی۔ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم رحمٰن تجھ پر برکت بھیجے قیامت کے دن میں آپ کو بتلاؤں اہل جنت کی مہمانی کیا ہوگی۔ فرمایا ہاں بتلاؤ کہنے لگا زمین ایک روٹی بن جائے گی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے پھر کہنے لگا میں اہل جنت کا سالن بتلاؤں وہ بالام اور نون ہے انہوں نے کہا وہ کیا ہے کہنے لگا بیل اور مچھلی اس کے گوشت کا ٹکڑا جو جگر پر

Marfat.com

بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَاكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بڑھ رہا ہے۔ ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ (متفق علیہ)

۵۲۹۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسموں پر لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ رغبت کرنے والے ہوں گے اور ڈرنے والے۔ دو ایک اونٹ پر ہوں گے۔ چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ایک اونٹ پر باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی اور جہاں وہ رات گذاریں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ان کے ساتھ شام کرے گی (متفق علیہ)

۵۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا لوٹائیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے ہم کرنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو بائیں جانب پکڑا جائے گا میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب سے تو ان سے جدا ہوا ہے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرنے والے ہیں میں کہوں گا جس طرح کہ عبد صالح حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا جب تک میں ان میں رہا میں ان پر گواہ تھا۔ اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مرد عورتیں سب اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ معاملہ اس دن اس بات سے سخت تر ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول

Marfat.com

كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کافر منہ کے بل کیسے اکٹھا کیا جائے گا فرمایا جس ذات نے اسکو دونوں قدموں سے دنیا میں چلنے کی قدرت دی ہے اس بات پر قادر ہے کہ قیامت کے دن چہرہ کے بل چلائے۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ اپنے باپ آزر کو قیامت کے دن ملیں گے آزر کے چہرہ پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم اُسے کہیں گے میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر اسکا باپ کہے گا میں آج تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے اے میرے پروردگار تو نے میرے ساتھ اس بات کا وعدہ نہیں کیا کہ جس روز لوگ اٹھائے جائیں گے تجھ کو ذلیل اور رسوا نہ کروں گا۔ اس بات سے بڑھ کر اور کونسی ذلت ہے کہ میرا باپ رحمت سے دور ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔ پھر ابراہیم کے لیے کہا جائے گا اپنے قدموں کے نیچے دیکھو وہ دیکھیں گے مٹی میں آلودہ ایک کفتار ہوگا اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈالدیا جائے گا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۳۰۳/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ پسینہ گرائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک جائے گا اور ان کو لگام کرے گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۴/۹ وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ الْمِيْلِ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے قیامت کے دن سورج مخلوق کے نزدیک کردیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے۔ ان میں سے بعض کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا بعض کے گھٹنوں تک۔ بعض کے تہبند باندھنے کی جگہ تک۔ بعض کو لگام کرے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۰۵/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آدم سے کہے گا اے آدم وہ کہے گا حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ کا لشکر نکال۔ آدم کہیں گے آگ کے لشکر کی مقدار کیا ہے فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے اسوقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو مست دیکھے گا لیکن وہ مست نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ایک ہم میں سے کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا تم کو خوش ہونا چاہیے کہ تم میں ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی چوتھائی ہوگے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی تہائی ہوگے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کے نصف ہوگے۔ ہم نے اللہ اکبر کہا۔ فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اس قدر ہے جسقدر سفید بیل کی کھال میں سیاہ بال ہوتے ہیں یا سیاہ بیل کی کھال میں سفید بال ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

٥٣٠٦ ۱۱ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انہی (حضرت ابو سعید) خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہمارا رب اپنی پنڈلی کھولے گا ہر مومن مرد اور عورت اسکو سجدہ کریں گے دنیا میں جو دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے ایسا شخص سجدہ کرنا چاہے گا اسکی پیٹھ ایک ہڈی بغیر جوڑ کے ہو جائے گی۔ (متفق علیہ)

٥٣٠٧ ۱۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بڑا موٹا فربہ شخص قیامت کے دن آئے گا۔ اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا اور فرمایا اسکی تصدیق میں یہ آیت پڑھو۔ ہم ان کافروں کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٥٣٠٨ ۱۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اس دن زمین اپنی خبریں بیان کریں گی آپ نے فرمایا تم جانتے

Marfat.com

أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَّأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ہو اسکی خبریں کیا ہیں انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر مرد اور عورت نے اس کی سطح پر جو کام کیا ہے اسکی گواہی دے گی اور کہے گی فلاں روز اس نے ایسا ایسا عمل کیا۔ یہ اسکی خبریں دینا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد، ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح، غریب ہے۔

۵۳۰۹ ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مرتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ نادم کیوں ہوتا ہے فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی زیادہ کیوں نہ کر لی۔ اگر بدکار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ وہ کیوں نہ برائی سے باز رہا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۳۱۰ ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلَى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین قسموں پر لوگ اکٹھے کئے جائیں گے ایک قسم پیادہ چلیں گے۔ دوسری قسم سوار اور تیسری منہ کے بل چلیں گے صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے اس بات پر قادر ہے کہ منہ کے بل چلائے آگاہ رہو وہ اپنے چہرے کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۳۱۱ ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن کو اس طرح دیکھے گویا کہ اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہا ہے وہ سورۃ اذا الشمس کورت اور سورۃ اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۳۱۲ ۱۶ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا صادق اور مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ لوگ تین قسموں پر اکٹھے کئے جائیں گے ایک قسم سوار کھانے والے۔ پہننے والے۔ ایک قسم فرشتے ان کو چہروں کے

Marfat.com

كَاسِيْنَ وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

بل کھینچتے ہوں گے اور آگ ان کو اکٹھا کرے گی۔ ایک قسم چل رہے ہوں گے اور دوڑتے ہوں گے اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈالدیگا کوئی سواری باقی نہ رہے گی۔ حتیٰ کہ آدمی اونٹ کے بدلے میں باغ دے گا پھر بھی اس پر قادر نہ ہوگا۔

(روایت کیا اسکو نسائی نے)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب اور قصاص اور میزان کا بیان

پہلی فصل

٥٣١٣ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس شخص کا بھی حساب ہوا ہلاک ہوگا۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کہ عنقریب آسان حساب کیا جائے گا۔ فرمایا اس سے مقصود صرف بیان کرنا ہے۔ لیکن حساب میں جس سے مناقشہ کیا گیا اور کرید کا ذکر کی گئی ہلاک ہوگا۔

(متفق علیہ)

٥٣١٤ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ ہم کلام ہوگا اس بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور نہ حجاب اور پردہ ہوگا جو اسکو چھپا سکے وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا۔ اس کو اپنے اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے بائیں جانب دیکھے گا اس کو اپنے اعمال جو اس نے آگے بھیجے ہیں نظر پڑیں گے۔ اپنے آگے دیکھے گا اسکو سامنے آگ نظر آئے گی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہو۔

(متفق علیہ)

٥٣١٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اس پر اپنا کنارہ رکھے گا اور اس کو

Marfat.com

عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِىْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٣١٦ وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٣١٧ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

٥٣١٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِىْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّىْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِىْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّىْ

ڈھانکے گا۔ فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے وہ کہے گا ہاں اے میرے رب یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور وہ اپنے نفس میں خیال کرتا ہوگا کہ وہ ہلاک ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں میں نے ان گناہوں کو ڈھانکے رکھا تھا آج میں ان کو معاف کرتا ہوں۔ اسکی نیکیوں کی کتاب اسکو دے دی جائے گی۔ اور جو کافر اور منافق ہیں بر سر مخلوقات ان کے متعلق اعلان کر دیا جائے گا یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ بولا خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے ایک یہودی یا عیسائی حوالے کرے گا اور فرمائیگا یہ آگ سے تیری خلاصی کا سبب ہے۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوحؑ کو لایا جائے گا ان سے کہا جائے گا کیا تم نے اپنی امت کو پیغام رسالت پہنچا دیا وہ کہیں گے ہاں اے میرے پروردگار ان کی اُمت سے سوال کیا جائے گا وہ کہے گی ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ان سے کہا جائے گا آپ کے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمدؐ اور ان کی امت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ نوحؑ نے پیغام رسالت پہنچا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور اس طرح ہم نے تم کو افضل امت بنایا تاکہ تم گواہی دو لوگوں پر اور رسولؐ تم پر گواہ ہونگے۔"
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ مسکرائے فرمایا تم جانتے ہو میں کس چیز سے ہنستا ہوں ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا ایک بندے کے اپنے رب کے ساتھ رُو در رُو کلام کرنے کی وجہ سے وہ کہے گا اے میرے رب کیا تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں وہ کہے گا میں اپنے نفس پر کوئی اور گواہ قبول کرنے پر راضی نہیں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ فِيْ بَابِ

فرمائے گا آج تیرا نفس ہی تجھ پر گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین گواہ کافی ہیں اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اسکے کانوں کیلیے کہا جائیگا بولو۔ وہ اس کے اعمال بتلائیں گے۔ پھر اس کے اور اسکے کلام کرنے کے درمیان چھوڑا جائیگا وہ کہیگا تمہارے لیے ہلاکت اور دُوری ہو میں تمہاری طرف سے جھگڑتا تھا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں سورج کے دیکھنے میں تم اختلاف کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں فرمایا کیا تم چودھویں کا چاند دیکھنے میں باہم اختلاف کرتے ہو جبکہ بادل بھی نہ ہو عرض کی نہیں فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تم اختلاف نہیں کرتے اسی طرح اپنے رب کے دیکھنے میں بھی تم اختلاف نہیں کروگے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ملے گا اسکو کہے گا اے فلاں شخص کیا میں نے تجھ کو بزرگی نہ دی تھی اور کیا تجھ کو سردار نہ بنایا تھا اور کیا میں نے تجھ کو بیوی نہ دی تھی اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہ کیے تھے اور میں نے تجھ کو رئیس بنا کر نہ چھوڑا تھا کہ تو بٹائی کی چوتھائی لے گا وہ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا تو گمان کرتا تھا کہ مجھ کو ملے گا وہ کہیگا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ کو بھلا دیا ہے جس طرح تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا۔ پھر دوسرے شخص کو ملے گا اس کے مطابق بیان کیا پھر تیسرے شخص کو ملے گا اسی طرح اس سے کہے گا۔ وُہ کہیگا اے میرے رب میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے رسولوں کے ساتھ ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا اور میں نے صدقہ کیا۔ وُہ بھلائی کی جسقدر ہو سکے تعریف کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہاں ٹھہر پھر کہا جائیگا ہم تیرے گواہ لاتے ہیں وہ اپنے دل میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دے گا اس کے منہ پر مہر لگا دی جائیگی اور اسکی ران کیلیے کہا جائیگا کہ بول اسکی ران اسکا گوشت اسکی ہڈیاں اسکے عمل بتلادیں گے اور یہ اسلیئے ہے کہ بندہ اپنے نفس سے عذر کا ازالہ کر سکے۔ یہ منافق ہوگا اور یہ وہ شخص ہوگا جسپر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا (روایت کیا اسکو مسلم نے) ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل میں ابن عباسؓ کی روایت

Marfat.com

التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔ سے ذکر ہو چکی ہے ۔

دوسری فصل

٥٣٢٠ ٨ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتِ رَبِّيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا نہ ان کا حساب ہوگا نہ ان کو عذاب ہوگا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور آدمی ہوں گے اور میرے رب کی لپوں سے تین لپیں۔ روایت کیا اسکو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

٥٣٢١ ٥ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِيْ فَآخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَآخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ۔

حضرت حسنؒ ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کیے جائیں گے۔ دو مرتبہ جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا۔ تیسری مرتبہ ہاتھوں میں نامۂ اعمال اُڑ رہے ہوں گے۔ بعض دائیں ہاتھ میں لیں گے اور بعض بائیں ہاتھ میں۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث اس لحاظ سے صحیح نہیں کہ ابو ہریرہؓ نے حسنؒ سے نہیں سنا۔ بعض نے اس روایت کو حسن بصری عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔

٥٣٢٢ ١٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ أُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن برسر مخلوقات ایک ایک آدمی کو الگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر ننانوے طومار پھیلائے گا ہر طومار حد بصر تک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان میں سے کسی چیز کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے کہے گا نہیں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ایک چھٹی نکالے گا جس میں لکھا ہوگا اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنا وزن دیکھ کر وہ کہے گا اے میرے رب یہ چھٹی کیا ہے اور اس چھٹی کو ان طوماروں کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔

Marfat.com

هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

اللہ تعالیٰ فرمائیگا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا طومار ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور چھٹی ایک پلڑے میں رکھ دی جائے گی وہ طومار ہلکے ہو جائیں گے۔ اور چھٹی بھاری ہو جائیگی۔ اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

٥٣٢٣ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ اَفِيْ يَمِيْنِهِ اَمْ فِيْ شِمَالِهِ اَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آگ کا ذکر کیا اور رو پڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے کہنے لگیں میں نے آگ یاد کی میں رو پڑی کیا آپ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین جگہوں میں کوئی شخص کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔ میزان کے پاس یہاں تک کہ جان لے کہ اسکی میزان ہلکی ہوتی ہے یا بھاری دوسرے اعمال نامہ کے وقت جب کہا جائیگا آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ یہاں تک کہ جان لے اس کا عمل نامہ کہاں واقع ہوتا ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے اور پلصراط کے نزدیک جبکہ وہ جہنم کی پیٹھ پر رکھی جائیگی۔

(روایت کیا اسکو ابو داؤد نے)

تیسری فصل

٥٣٢٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میرے دو غلام ہیں مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میری خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میرا اور ان کا حساب کیسے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت قیامت کا دن ہوگا۔ انہوں نے جسقدر تیری خیانت کی، تجھ سے جھوٹ بولا اور تیری نافرمانی کی اس کا حساب لگایا جائے گا اور جسقدر تو نے ان کو سزا دی اسکا حساب کیا جائیگا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے مطابق ہوئی تو نہ تجھ کو ثواب ہوگا اور نہ عذاب۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم ہے تو زائد حق تیرے لیے ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زائد ہوئی ان کے لیے زائد کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا وہ آدمی علیحدہ ہو کر رونے اور چلانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے فرمایا کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا قیامت کے دن ہم

Marfat.com

نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

انصاف کی ترازو رکھیں گے کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا اگر عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوا ہم اسکو لائیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں وہ آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول اپنے اور ان کے لیے اس سے بڑھ کر میں کوئی اور بات بہتر نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٣٢٥ (١٣) وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

انہیں (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنی ایک نماز میں فرماتے تھے اے اللہ میرا حساب آسان کرنا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آسان حساب سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسکے عمل نامہ کو دیکھے اور درگذر کردے۔ لیکن اے عائشہ جس سے حساب میں کد وکاوش کی گئی ہلاک ہوگا۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

٥٣٢٦ (١٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ بتلائیں کہ قیامت کے دن اس قیام کی کون طاقت رکھ سکے گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جسدن لوگ ربّ العلمین کے لیے کھڑے ہوں گے فرمایا مومن پر قیام ہلکا کر دیا جائیگا یہاں تک کہ اسکو فرض نماز کی مانند معلوم ہوگا۔

٥٣٢٧ (١٥) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

انہی (حضرت ابوسعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسدن کے متعلق دریافت کیا گیا جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس کی درازی کیا ہے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز سے بھی آسان ہو گی جسکو وہ دنیا میں پڑھتا رہا ہے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٣٢٨ (١٦) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

حضرت اسماءؓ بنت یزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک فراخ چٹیل میدان میں جمع کیے جائیں گے ایک منادی ندا کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جنکے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوجاتے تھے وہ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ پھر تمام لوگوں کے حساب لینے کا حکم کیا جائے گا۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں)

Marfat.com

ذخیرہ
کتب خانہ ... جمیل احمد ... لاہور پاکستان

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان

پہلی فصل

۵۳۲۹ (۱) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِى الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِىْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں جنت سے گذرا ناگہاں میرا گذر ایک نہر پر ہوا جس کے کنارے اندر سے خالی موتیوں کے بنے ہوئے ہیں میں نے کہا اے جبریلؑ یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے ناگہاں اسکی مٹی مشک تیز خوشبودار ہے۔ (بخاری)

۵۳۳۰ (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِىْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اسکی خوشبو مشک سے زیادہ ہے اسکے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اس میں سے جو ایک مرتبہ پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

۵۳۳۱ (۳) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِىْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّىْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِى اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اس قدر بڑا ہے جسقدر ایلہ اور عدن کا فاصلہ ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے ہوئے دودھ سے زیادہ شیریں ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہیں۔ میں لوگوں کو اس سے روکوں گا جس طرح ایک آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو روکتا ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول اس روز آپ ہم کو پہچان لیں گے فرمایا ہاں تمہاری ایسی علامت ہو گی جو کسی امت کی نہ ہو گی۔ تم میرے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں لیکر آؤ گے جو وضو کی نورانیت کے سبب ہوگا۔ انسؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے اس میں سونے اور چاندی کے آبخورے ہیں جسقدر آسمان کے ستارے ہیں ایک دوسری روایت میں ثوبان سے ہے کہ آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے

Marfat.com

اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

زیادہ شیریں ہے جنت سے اسکے دو پرنالے نکلتے ہیں ان میں ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک پرنالہ چاندی کا ہے۔

٥٣٣٢ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَأَقُوْلُ إِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا امیر ساماں ہوں جو میرے پاس سے گذرے گا اس سے پیئے گا اور جو اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ بہت سی قومیں میرے پاس آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان حائل ہوا جائے گا میں کہوں گا وہ مجھ سے ہیں کہا جائے گا تو نہیں جانتا انہوں نے بعد میں کیا پیدا کر دیا میں کہوں گا دُوری اور دُوری ہو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد تغیر کر دیا۔ (متفق علیہ)

٥٣٣٣ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان قیامت کے دن روک لیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اسکی فکر کریں گے وہ کہیں گے اگر ہم اپنے پروردگار کی طرف کسی کی شفاعت طلب کریں جو ہم کو ہمارے اس غم و محنت سے راحت دے۔ سب لوگ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تو آدم لوگوں کا باپ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اپنی جنت میں تجھ کو ٹھہرایا اپنے فرشتوں سے تجھ کو سجدہ کرایا ہر چیز کے نام تجھے سکھلائے اپنے رب کے نزدیک ہمارے لیے سفارش کریں تاکہ ہم کو اس تکلیف سے راحت دے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو درخت سے کھا لیا تھا جبکہ اس سے روک دیئے گئے تھے۔ لیکن تم نوحؑ کے پاس جاؤ وہ پہلے نبی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اہل ارض کی طرف بھیجا سب لوگ نوحؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اسبات کا حق نہیں رکھتا اور اپنا گناہ یاد کریں گے کہ جس قسم کا سوال نہیں کرنا چاہیے تھا بغیر علم کے سوال کر دیا۔ لیکن تم ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اسبات کا حق نہیں رکھتا اور تین جھوٹ یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ ایسا بندہ ہے اللہ نے اسکو تورات دی اس سے کلام کیا اور سرگوشی کے لیے ان کو قریب کیا وہ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں

Marfat.com

الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَہُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی
عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ
فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا
مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی
رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ
تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ
وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُھُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ
ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ
فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ
ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ
تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ
وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا
فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُھُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ
ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ
فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ
اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ
تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ
یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُھُمْ
مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ
قَدْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ
تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا قَالَ وَھٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ
وَعَدَہٗ نَبِیَّکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ہوں اپنا گناہ یاد کریں گے کہ قبطی کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن تم عیسٰی کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ اس کا رسول اور اس کی روح اور کلمہ ہے لوگ عیسٰی کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں فرمایا سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آنے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اسکی اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسکو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ سر اُٹھا لے اور کہہ تیری بات سُنی جائیگی اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائے گی اور مانگ دیا جائیگا فرمایا میں اپنا سر اُٹھاؤنگا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو مجھ کو وہ سکھلائیگا۔ پھر میں شفاعت کرونگا میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں نکلوں گا اور انکو آگ سے نکال لاؤں گا اور انکو جنت میں داخل کر دونگا۔ پھر دوبارہ واپس جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ سے اسکے گھر آنے کی اجازت طلب کرونگا مجھے اسکی اجازت دیجائیگی جب میں اسکو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤنگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑے رکھے گا پھر کہیگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا بات کہہ اسکو سُنا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی اور مانگ دیا جائیگا میں اپنا سر اُٹھاؤنگا اور اپنے رب کی ایسے کلمات سے حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھ کو سکھلائیگا پھر میں سفارش کروں گا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں نکلوں گا اور انکو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔ پھر تیسری بار واپس آؤں گا اللہ تعالیٰ سے اسکے گھر آنیکی اجازت طلب کرونگا مجھے اسکی اجازت دی جائیگی۔ جب میں اسکو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا جب اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھ کو چھوڑ رکھے گا پھر فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا بات کہہ اسکو سُنا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی اور مانگ دیا جائیگا۔ فرمایا میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور ایسے کلمات کیساتھ حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھ کو سکھائیگا پھر میں سفارش کرونگا میرے لیے ایک حد مقرر کر دیجائیگی میں نکلونگا اور انکو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کردوں گا۔ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنکو قرآن روک لیگا یعنی جن پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہو گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود پر اُٹھائے اور فرمایا یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ کر رکھا ہے۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

٥٣٣٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهٗ

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کیدن لوگ آمد ورفت کریں گے۔ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش کریں وہ کہیں گے میں اس بات کا حق نہیں رکھتا لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ رحمٰن کے خلیل ہیں لوگ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اسکا اہل نہیں ہوں لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے پاس جاؤ وہ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں ہی اس کا اہل ہوں پھر میں اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں ایسے ایسے کلمات حمد ڈالے گا میں حمد کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا لو کہیں آپ کی بات سُنی جائیگی اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی میں کہوں گا اے میرے پروردگار میری امت کو بخش دیں میری امت کو معاف کر دیں مجھے کہا جائے گا۔ جاؤ جسکے دل میں جَو کے برابر ایمان ہے اسکو نکال لاؤ میں جاؤں گا ایسا کرنے کے بعد پھر آؤں گا اور انہی تعریفی کلمات کے ساتھ اسکی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا لو۔ کہیں آپ کی بات سنی جائیگی مانگیں آپ کو دیا جائیگا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی۔ میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو معاف کر دے میری امت کو بخش دے کہا جائیگا جاؤ جس کے دل میں ذرّہ یا رائی کے برابر ایمان ہے اسکو نکال لاؤ میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا پھر واپس آؤنگا۔ میں اسکی ان تعریفی کلمات کے ساتھ تعریف کروں گا پھر اس کیلیے سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائے گا اے محمدؐ اپنا سر اٹھا لو آپ کہیں آپ کی بات کو سُنا جائیگا۔ مانگیں دیا جائیگا۔ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو معاف کر دے میری امت کو بخش دے کہا جائیگا جاؤ جسکے دل میں ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ رائی کی مقدار ایمان ہے اسکو نکال لاؤ۔ میں جاؤں گا پھر چوتھی مرتبہ ان محامد کے ساتھ اسکی تعریف کروں گا اور اسکے لیے سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائیگا اے محمدؐ اپنا سر

Marfat.com

ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك قل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا إله إلا الله فقال ليس ذلك لك ولكن وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي لأخرجن منها من قال لا إله إلا الله متفق عليه۔

۵۳۳۵ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا إله إلا الله خالصا من قلبه أو نفسه رواه البخاري۔

۵۳۳۶ وعنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع إليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة ثم قال أنا سيد الناس يوم القيامة يوم يقوم الناس لرب العالمين وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون فيقول الناس ألا تنظرون من يشفع لكم إلى ربكم فيأتون آدم وذكر حديث الشفاعة وقال فأنطلق فآتي تحت العرش فأقع ساجدا لربي ثم يفتح الله علي من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على أحد قبلي ثم قال يا محمد ارفع رأسك سل تعطه واشفع تشفع فأرفع رأسي فأقول أمتي يا رب أمتي يا رب أمتي يا رب فيقال يا محمد أدخل من أمتك من لا حساب عليهم من الباب الأيمن من أبواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الأبواب ثم قال والذي نفسي بيده إن ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين

اٹھاؤ کہیں آپ کی بات کو سنا جائیگا مانگیں آپ کو دیا جائیگا سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائیگی میں کہونگا اے میرے پروردگار مجھ کو اجازت دیں کہ جن لوگوں نے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا ہے انکو آگ سے نکال لاؤں اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ آپ کا کام نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم مجھ کو اپنی عظمت اور کبریائی کی قسم میں ان لوگوں کو ضرور نکالوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر وہ شخص ہے جس نے خالص دل یا خالص نفس کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

انہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ کی طرف دست کا گوشت اٹھایا گیا۔ دست کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا آپ نے نوچ نوچ کر اسکو کھایا پھر فرمایا قیامت کے دن جس وقت لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔ سورج نزدیک ہو جائے گا لوگوں کو اسقدر غم اور شدید فکر پہنچے گا جس کی طاقت نہیں رکھیں گے لوگ کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتے جو تمہارے لیے تمہارے رب کے ہاں سفارش کریں وہ آدم کے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے شفاعت کی پوری حدیث ذکر کی اور فرمایا میں چل کر عرش کے پاس آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ میرے دل میں اپنی ذات کیلئے حسن ثنا اور تعریفوں کے ایسے ایسے الفاظ الہام کرے گا کہ کسی پر مجھ سے پہلے نہیں کھولے۔ پھر فرمائیگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ مانگیں آپ کو دیا جائیگا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخش دے اے میرے رب میری امت کو معاف کر دے۔ کہا جائیگا اے محمد اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے جنت میں داخل کر دے اور یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔

Marfat.com

مَكَّنَهُ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٥٣٣٧/٩ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٣٣٨/١٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَقَالَ عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٣٣٩/١١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہؓ شفاعت کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں فرمایا امانت اور رشتہ داری کو چھوڑ دیا جائیگا وہ پلصراط کی دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جو حضرت ابراہیمؑ کی درخواست کے متعلق ہے۔ "اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا جو شخص میری تابعداری کرے وہ مجھ سے ہے اور عیسٰی علیہ السلام نے کہا۔" اگر تو ان کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندے ہیں۔" آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ میری امت اور میری امت کو بخش دے اور ساتھ ہی رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کیلئے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب خوب جانتا ہے لیکن ان سے پوچھو کیوں روتے ہو جبرئیل آئے آپ سے سوال کیا آپ نے اسکو اس چیز کی خبر دی جو کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرئیل محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو تیری امت کے بارہ میں ہم تجھ کو راضی کردیں گے اور غمگین نہ کریں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! دیکھو گے۔ کیا کھلی دوپہر کے وقت آفتاب دیکھنے میں تمہیں تکلیف اور دقت محسوس ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل بھی نہ ہوں۔ کیا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں صحابہ نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا (اسی طرح) اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں قیامت کے دن تمہیں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا ایک پکارنے والا پکارے گا ہر گروہ جسکی عبادت کرتا تھا اسکے پیچھے چلا جائے۔ اللہ کے سوا جو بھی بتوں اور تھانوں کی عبادت کرتے تھے آگ میں گر جائیں گے یہاں تک کہ باقی وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک بھی اور بد بھی۔ رب العلمین ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا تم کس کا انتظار

Marfat.com

مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا
تَنْظُرُوْنَ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا
يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا
اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا
رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ
اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ
تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ
سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى
مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ
وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ
ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ
خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجَسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ
وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ
سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَ
كَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ
الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّمَخْدُوْشٌ
مُّرْسَلٌ وَّمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا
خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي
الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ
فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ
صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا
بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ

کر رہے ہو۔ ہر امت جس کی عبادت کرتی تھی اسکے پیچھے چلی گئی ہے وہ کہیں گے اے ہمارے رب دنیا میں جب ہم ان کی طرف بہت محتاج تھے ان سے جدا رہے اور ان کی مصاحبت اختیار نہیں کی۔ ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے وہ کہیں گے ہم اس جگہ ٹھہرے رہیں گے یہانتک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے جب وہ آئے گا ہم اسکو پہچان لیں گے ابو سعیدؓ خدری کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی نشانی ہے وہ عرض کریں گے ہاں۔ پس پنڈلی کو کھولا جائے گا۔ اپنے نفس کی جانب سے جو بھی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تھا اسکو سجدہ کی اجازت مل جائے گی اور جو شخص ریا اور دکھلاوے کے طور پر سجدہ کرتا تھا اسکی کمر تختہ بن جائیگی جسوقت سجدہ کرنا چاہے گا گدی کے بل گر پڑے گا۔ پھر جہنم پر پل رکھ دیا جائے گا اور شفاعت واقع ہو گی لوگ کہیں گے اے اللہ سلامتی سے گذار بعض ایماندار آنکھ جھپکنے کی مانند گذر جائیں گے بعض بجلی کی مانند بعض ہوا کی طرح بعض پرندے کی طرح اور بعض عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح بعض اونٹوں کی مانند۔ بعض مومن نجات پانیوالے ہوں گے اور بعض زخمی ہو جائیں گے لیکن خلاصی پالیں گے۔ بعض صدمہ کھا کر آگ میں گر جائیں گے۔ جب ایماندار آگ سے خلاصی پالیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس قدر جھگڑنے والا نہیں ہے جسقدر ایماندار اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے متعلق جھگڑا کریں گے جو آگ میں چلے جائیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے ساتھ وہ روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے ان کو کہا جائیگا جنکو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو۔ ان کی صورتیں آگ پر حرام کر دی جائیں گی وہ بہت سی خلق کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم دیا ہے ان میں سے کوئی باقی نہیں رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہو اسکو نکالو وہ بہت سی خلق کو نکالیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا جاؤ جسکے دل میں نصف دینار کی مقدار ایمان ہے اسکو نکالو وہ مخلوق کثیر کو نکالیں گے پھر فرمائے گا جاؤ جسکے دل میں ذرہ کی مقدار ایمان ہے اسکو نکالو

Marfat.com

فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِیْنَارٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا کَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْھَا خَیْرًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ شَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَ شَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْھَا قَوْمًا لَّمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْھِمْ فِیْ نَھْرٍ فِیْ اَفْوَاہِ الْجَنَّۃِ یُقَالُ لَہٗ نَھْرُ الْحَیٰوۃِ فَیَخْرُجُوْنَ کَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ فَیَخْرُجُوْنَ کَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِھِمُ الْخَوَاتِمُ فَیَقُوْلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ ھٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَھُمُ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْہُ وَلَا خَیْرٍ قَدَّمُوْہُ فَیُقَالُ لَھُمْ لَکُمْ مَّا رَاَیْتُمْ وَ مِثْلُہٗ مَعَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

وہ خلق کثیر کو نکالیں گے۔ پھر کہیں گے ہم نے آگ میں نیکی کو نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ فرشتوں، نبیوں اور ایمانداروں نے شفاعت کرلی اب ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسی جماعت کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی نہیں کی وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں کے پاس ہوگی۔ اسکا نام نہر حیٰوۃ ہے وہ اس سے اس طرح تر و تازہ نکلیں گے جس طرح کوڑے کرکٹ سے گھاس کا دانہ نکلتا ہے وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوگی اہل جنت کہیں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بغیر کسی عمل کرنے کے اور بغیر کسی نیکی کے آگے بھیجنے کے جنت میں داخل فرمادے گا۔ ان کے لیے کہا جائیگا تمہارے لیے وہ چیز ہے جو تم نے دیکھی اور اسکی مانند اس کے ساتھ ہے۔

(متفق علیہ)

٥٣٢٠ / ١٢ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَ اَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِیَۃً (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔)

انہی (حضرت ابو سعید رضؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ میں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کی مقدار ایمان ہے اسکو دوزخ سے نکال لاؤ ان کو نکالا جائے گا جو جل چکے ہوں گے۔ اور کوئلہ بن چکے ہوں گے ان کو نہر حیٰوۃ میں ڈالا جائیگا وہ اس طرح اُگ آئیں گے جسطرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

(متفق علیہ)

٥٣٢١ / ١٢ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَذَکَرَ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ غَیْرَ کَشْفِ السَّاقِ وَ قَالَ یُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ جَھَنَّمَ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِہٖ وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے۔ پنڈلی کے کھولنے کے علاوہ حضرت ابو سعید رضؓ خدری کی طرح روایت کی اور کہا دوزخ کے درمیان صراط قائم کردی جائے گی۔ رسولوں میں سب سے پہلے میں اپنی امت کو لیکر پل عبور کروں گا۔ رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر رہا

Marfat.com

إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ

ہوگا اور رسول بھی کہہ رہے ہوں گے اے اللہ سلامت رکھ۔ اے اللہ سلامت رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہوں گے جنکی بڑائی کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے بُرے اعمال کے مطابق اچک لیے جائیں گے۔ ان میں بعض کو ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ ان میں سے بعض ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے پھر نجات پالیں گے جسوقت اللہ تعالی اپنے بندوں کے درمیان حساب سے فارغ ہو جائے گا اور ارادہ کرے گا کہ ان کو دوزخ سے نکالے جن کے متعلق ارادہ کرے گا جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوں گے۔ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو نکالیں جو اللہ کی عبادت کرتے تھے وہ ان کو نکالیں گے اور سجدوں کے نشانوں سے ان کو پہچان لیں گے۔ اللہ تعالی آگ پر حرام کر دے گا کہ سجدوں کے نشانات کو کھائے۔ انسان کے سب اعضا کو آگ کھا لے گی مگر سجدوں کے نشانوں کو۔ ان کو آگ سے نکال دیا جائے گا وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا وہ اسطرح اگ آئیں گے جسطرح گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں اُگ آتا ہے ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہے گا اور وہ آخری اہل دوزخ ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ اس نے اپنا منہ دوزخ کی طرف کیا ہوگا عرض کرے گا اے میرے پروردگار میرے منہ کو دوزخ سے پھیر دے مجھ کو اس کی بو نے ہلاک کیا ہے اور اسکے شعلوں نے جلا ڈالا ہے اللہ تعالی فرمائیگا شاید کہ میں ایسا کروں تو اسکے سوا کچھ اور مانگنے لگ جائے وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ایسا نہیں کرونگا اور اللہ تعالی کو عہد و پیمان دیگا اللہ تعالی اسکے چہرے کو آگ سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور اسکی خوبی اور تروتازگی کو دیکھے گا جب تک اللہ چاہیگا وہ چپ رہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنت کے دروازے کے آگے کر دے۔ اللہ تعالی فرمائیگا کیا تو نے مجھ سے عہد و پیمان نہیں کیا کہ تو مجھ سے اسکے سوا کوئی سوال نہیں کریگا جو تو نے کر لیا۔ وہ کہیگا اے اللہ میں تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدبخت نہ ہوؤں۔ اللہ تعالی فرمائیگا اس بات کی توقع ہے اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو اور سوال کرنے لگ جائیگا وہ کہیگا تیری عزت وجلال کی قسم میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور اللہ تعالی کو جو چاہے گا عہد و پیمان دیگا

Marfat.com

الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا
مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ
مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَ
الْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا
يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ
أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى
حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى تَمَنَّ
مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا
انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ
مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى
لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ
النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ
تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِيَ
اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ
رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ
بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللّٰهُ يَا
ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا
فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا
وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ
فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ
الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ

اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے دروازے کے پاس کر دے گا جب جنت کا دروازہ دیکھے گا تو جنت کی شادابی تر و تازگی پر اسکی نظر پڑے گی چپ رہیگا جب تک اللہ چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے آدم کے بیٹے تیرے لیے ہلاکت ہو تو کسقدر بدعہد ہے کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیئے کہ جو چیز تجھ کو مل چکی ہے اسکے سوا کوئی اور سوال نہیں کریگا وہ کہیگا اے میرے رب مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے بڑھ کر بدبخت نہ بنا ہمیشہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جسوقت وہ ہنس پڑے گا اسکو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا آرزو کر وہ آرزو کرے گا جب اسکی آرزو ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا ایسی ایسی آرزو کر اس کا رب اسکو یاد دلانا شروع کردیگا۔ جب اسکی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ سب کچھ اور اسکی مثل تیرے لیے ہے۔ ابو سعیدؓ کی ایک روایت میں ہے یہ اور اسکی مثل دس گنا تیرے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ایسا آدمی ہوگا کہ وہ ایک بار چلتا گا اور کبھی منہ کے بل گر جائیگا کبھی آگ اسکو جھلسے گی جب وہ آگ سے گذر جائیگا اسکی طرف دیکھے گا اور کہیگا وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی۔ اللہ نے مجھ کو ایسی چیز عطا کی ہے جو اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ ایک درخت اس کیلئے ظاہر کیا جائے گا وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو درخت کے قریب کر دے تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم شاید کہ اگر میں تجھ کو یہ دیدوں تو اور مانگنے لگے وہ کہیگا نہیں۔ اے میرے پروردگار اور اس سے وعدہ کریگا کہ اسکے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا اس کا رب اسکو معذور سمجھے گا کہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اسکو درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سایہ میں سایہ پکڑے گا اور اس سے پانی پیئے گا پھر اس کیلئے پہلے سے زیادہ خوبصورت ایک درخت ظاہر کیا جائے گا۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے

Marfat.com

الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ
لَا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ
غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْأَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ
لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا
فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ
لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ
الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ
بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْأَلَنِيْ
غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ
فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا
مَعَهَا قَالَ اَيْ رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْأَلُوْنِيْ
مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ
تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ
قَدِيْرٌ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا
يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ
اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ
يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ
الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَ

تاکہ اس کا سایہ پکڑوں اور اسکا پانی پیوں۔ اس کے سوا کچھ نہ مانگوں گا
اللہ تعالیٰ فرماتے گا اے آدم کے بیٹے تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ
اس کے سوا کوئی سوال نہ کروں گا اس کا رب اسکو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ
ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر اسکو صبر نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسکے قریب کر دیگا
وہ اس کے سایہ میں بیٹھے گا اس کا پانی پیئے گا۔ پھر جنت کے دروازے
کے پاس پہلے دونوں درختوں سے خوبصورت ایک اور درخت ظاہر ہوگا
پھر وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو اس درخت کے قریب کر دے
تاکہ اسکے سایہ میں بیٹھوں اس کا پانی پیوں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں
گا اللہ تعالیٰ فرماتے گا اے ابن آدم تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس
کے سوا اور نہیں مانگوں گا وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار
میں اسکے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا اس کا رب اسکو معذور سمجھے
گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس سے وہ صبر نہیں کر سکے گا اللہ تعالیٰ
اس کے قریب کر دیگا جب وہ اسکے قریب کر دیگا جنت والوں کی آوازیں
سُنے گا کہیگا اے میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ
فرمایئگا اے ابن آدم تجھ سے کونسی چیز میرا پیچھا چھڑا دے کیا تو اس بات
پر راضی ہے کہ میں تجھ کو دنیا اور اسکی مثل دیدوں وہ کہے گا اے میرے رب
تو مجھ سے استہزا کرتا ہے جبکہ تو رب العلمین ہے یہ کہہ کر ابن مسعودؓ ہنس پڑے اور
کہا تم مجھ سے پوچھو میں کیوں ہنسا ہوں انہوں نے کہا آپ کیوں ہنسے ہیں کہنے لگے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ہنسے تھے انہوں نے پوچھا تو فرمایا کہ اس آدمی کی یہ بات سنکر کہ مجھ سے استہزا کرتا ہے حالانکہ تو رب العلمین
اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے میں ہنسا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمایئگا میں تجھ سے استہزا نہیں
کر رہا لیکن میں جو چاہوں اس پر قادر ہوں (روایت کیا اسکو مسلم نے) مسلم
ہی کی ایک روایت میں ابو سعیدؓ سے ایسی ہی روایت آئی ہے مگر انہوں نے
فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث کے الفاظ روایت نہیں کیے اور
اس میں یہ زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو یاد دلاتے گا کہ یہ سوال کر اور وُہ
سوال کر جب اسکی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسقدر تیرے
لیے ہے اور اس سے دس گنا پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا اس کی
دو بیویاں حور عین سے داخل ہوں گی اور وہ دونوں کہیں گی سب
تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لیے پیدا کیا
اور ہم کو تمہارے لیے پیدا کیا۔ وہ کہے گا جو کچھ میں دیا گیا ہوں

Marfat.com

اَحْيَانًا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِيْتُ۔

کوئی بھی نہیں دیا گیا۔

۵۳۴۴ (۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی بہت سی جماعتوں کو گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر آگ پہنچے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انکو جنت میں داخل کر دے گا اُن لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۳۴۵ (۱۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا اُنکو جہنمی کہا جائے گا (روایت کیا اسکو بخاری نے) ایک روایت میں ہے میری اُمّت میں سے ایک جماعت میری سفارش کے ساتھ جہنم سے نکلے گی۔ ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

۵۳۴۶ (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ اَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ اَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دوزخ سے نکلنے والے آخری آدمی اور آخری جنتی آدمی کو جانتا ایک آدمی دوزخ سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ آئے گا اسکو ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اُسے بھرا ہوا دیکھا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا جا اور جنت میں داخل ہو جا تیرے لیے دنیا اور اسکی مثل دس گنا ہے وہ کہے گا کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے استہزاء کرتا ہے جبکہ تو بادشاہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ یہ کہہ کر مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جائے گا کہ یہ شخص ادنیٰ جنتی ہو گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۴۷ (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس شخص کا علم ہے جو سب سے آخر دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں داخل ہو گا اس شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا کہا جائے گا، اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ اٹھا رکھو۔ اس کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے کہا جائے گا فلاں دن تو نے ایسا ایسا کام کیا

Marfat.com

ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۴۸/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۴۹/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۵۰/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۵۱/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

وہ کہے گا ہاں اور انکار کی طاقت نہیں رکھ سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہو گا کہ کہیں وہ اس پر پیش نہ کر دیئے جائیں اُسے کہا جائیگا تیرے لیے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھ دی گئی ہے وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے کچھ ایسے بھی گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں دیکھ رہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہوئے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے چار شخص نکالے جائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر انکو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا ان میں سے ایک جھانکے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار مجھے امید تھی کہ نکالنے کے بعد تو مجھ کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے نجات دیدے گا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ ایمانداروں کو آگ سے نکالا جائے گا ان کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر کھڑا کیا جائے گا وہ ایک دوسرے سے دنیا کے مظالم کا بدلہ لیں گے جب پاک صاف کر دیئے جائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائیگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنا گھر خوب جانتا ہو گا جس طرح دنیا میں اپنا مکان جانتا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہو گا مگر اسکو دوزخ کی جگہ دکھائی جاتی ہے اگر وہ برائی کرتا تو اس میں داخل ہوتا۔ تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کر سکے اور کوئی دوزخ میں داخل نہیں ہوتا۔ مگر اپنی جگہ جنت سے دکھلایا جاتا ہے اگر وہ نیکی کرتا تو یہ جگہ پاتا۔ تاکہ اسکی حسرت بڑھ جاتے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس وقت جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے موت کو لایا جائے گا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کے درمیان رکھی جائیگی پھر اسکو ذبح کیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے اہل جنت موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ موت نہیں آئے گی اہل جنت کی خوشی بڑھ جائیگی اور دوزخیوں کا غم زیادہ ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۳۵۲ (۲۳) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ثوبانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرا حوض عدن سے لیکر عمان بلقاء تک کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں جتنے ہیں جس نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا سب سے پہلے حوض کے پاس فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر پراگندہ کپڑے میلے کچیلے ہیں ناز و نعمت میں پروردہ عورتوں سے نکاح نہیں کیا جاتا اور دروازے ان کے لیے نہیں کھولے جاتے۔ (روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵۳ (۲۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِّائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ يَّرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ اترے آپ نے فرمایا تم لاکھ میں سے ایک جزو بھی نہیں ہو ان لوگوں کی نسبت سے جو حوض پر میرے پاس آئیں گے۔ کہا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی کہا سات یا آٹھ سو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

۵۳۵۴ (۲۵) وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حوض ہے اور انبیاء آپس میں فخر کریں گے کہ ان کے پاس آنے والے آدمی زیادہ ہیں اور میرے خیال میں میرے پاس آنے والے آدمی سب سے زیادہ ہوں گے (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۵۵ (۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش کریں آپ نے فرمایا میں ایسا کروں گا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ کو کہاں تلاش کروں

Marfat.com

تَطْلُبْنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ
فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ
فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۵۶/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ
يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ
الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ
أَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا
خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرِيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ
ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى إِثْرِهٖ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا
يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۳۵۷/۲۸ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۵۸/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ)

۵۳۵۹/۳۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ
بَيْنَ أَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ
فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ
شَيْئًا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۳۶۰/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔ (رَوَاهُ

فرمایا سب سے پہلے مجھ کو پل صراط کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں پلصراط پر آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر میزان کے پاس مجھ کو ڈھونڈنا۔ میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ کو نہ مل سکوں فرمایا پھر حوض کے پاس مجھے ڈھونڈنا۔ ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑنے کا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے . . . . . . آپ نے فرمایا اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اس سے اسطرح آواز نکلے گی جیسے نئے چمڑے کا زین تنگی کی وجہ سے آواز نکالتا ہے اسکی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ لایا جائے گا۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیلؑ کو لباس پہناؤ۔ جنت کی دو سفید کتان کی چادریں ان کو پہنائی جائیں گی اس کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ایک مقام پر کھڑا ہوں گا کہ اگلے اور پچھلے لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔
(روایت کیا اسکو دارمی نے)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پلصراط پر مومنوں کی علامت یہ ہوگی کہ وہ کہہ رہے ہوں گے رَبِّ سَلِّمْ اے میرے پروردگار ہم کو سلامت رکھ ہم کو سلامت رکھ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہوگی۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے جابر سے۔

حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا ہے اس نے مجھ کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ ان دو باتوں میں سے ایک پسند کر لیں یا تو آپ کی نصف امت جنت میں داخل کر دی جائیگی یا شفاعت اختیار کر لیں میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس شخص کیلیے ہے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کیساتھ شرک نہ کرتا ہو (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک شخص کی سفارش سے بنو تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ روایت کیا اس کو

Marfat.com

التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دارمی اور ابن ماجہ نے۔

٥٣٦١ / ٣٢ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے کچھ لوگ ایک جماعت کی اور کچھ ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٣٦٢ / ٣٣ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا ابوبکر نے کہا ہم کو زیادہ کریں اے اللہ کے رسول آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنائیں اور ان کو جمع کیا ابوبکر نے کہا اے اللہ کے رسول ہم کو زیادہ کریں حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ ہمیں چھوڑ دیں ابوبکرؓ نے کہا تجھے کیا ہے اگر اللہ تعالٰی ہم سب کو جنت میں داخل فرما دے۔ عمرؓ کہنے لگے بیشک اگر اللہ عزوجل چاہے تو اپنی سب مخلوق کو ایک ہی لپ سے جنت میں داخل کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

٥٣٦٣ / ٣٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ ایک جنتی ان کے پاس سے گذرے گا۔ دوزخی کہے گا اے فلاں شخص تو مجھ کو پہچانتا نہیں ہے؟ میں نے تجھ کو ایک بار پانی پلایا تھا۔ ایک دوسرا کہے گا میں نے تجھ کو ایک بار وضو کیلئے پانی دیا تھا وہ اسکی سفارش کرے گا اور اسکو جنت میں داخل کرے گا۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

٥٣٦٤ / ٣٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زیادہ چلائیں گے اللہ تعالٰی نے فرمائیگا ان دونوں کو نکالو اور ان سے کہیگا کہ تم اسقدر زیادہ کیوں چلاتے ہو وہ کہیں گے ہم نے وہ اسلیے کیا ہے کہ تو ہم پر رحم کر دے اللہ تعالٰی فرمائیگا میری رحمت تمہارے لیے یہ ہے کہ تم دونوں جاؤ اور اپنے نفسوں کو آگ میں ڈال دو ایک شخص اپنے نفس کو آگ میں ڈال دے گا اللہ تعالٰی

Marfat.com

نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّ يَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٣٦٥/٣٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

آگ کو ٹھنڈی بنا دے گا دوسرا شخص کھڑا رہے گا اور اپنے نفس کو آگ میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تجھ کو اس بات سے کس چیز نے روکا ہے کہ تو اپنے نفس کو آگ میں ڈالے جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا ہے وہ کہیگا اے میرے رب مجھ کو امید تھی کہ نکالنے کے بعد دوبارہ آگ میں تو مجھ کو نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تجھ کو تیری امید دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے پھر نکل جائیں گے۔ ان میں سے افضل بجلی کے چمکنے کی مانند گذر جائیں گے پھر آندھی کی طرح پھر گھوڑے سوار کے دوڑنے کی طرح پھر اونٹ پر سوار کی مانند پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر اسکے چلنے کی مانند۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

تیسری فصل

٥٣٦٦/٣٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٣٦٧/٣٨ وَعَنْ حُذَيْفَةَؓ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے آگے میرا حوض ہے اسکی دونوں طرفوں کی مسافت اسقدر ہے جسقدر جرباء اور اذرح بستیوں کی مسافت ہے۔ ایک راوی نے کہا یہ دونوں شام کے علاقہ میں جنکے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔ ایک روایت میں ہے اسکے گلاس آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں جو کوئی اس میں آئے اور اس سے پیئے کبھی اسکے بعد اسکو پیاس نہیں لگے گی۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو جمع کرے گا۔ یہاں تک کہ جنت ان کے قریب کردی جائیگی لوگ آدم کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے جنت کھلوایئے وہ کہیں گے جنت سے تم کو میری ہی غلطی نے نکالا تھا میں اس لائق نہیں ہوں میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ ابراہیم کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں میں تو دور سے خلیل تھا لیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا وہ موسیٰ کے پاس آئیں گے

Marfat.com

بِصَاحِبِ ذَالِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا
اِلٰى مُوْسَى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى
فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ
اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ
فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ
وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَىِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّ
شِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ
وَاُمِّىْ اَىُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى
الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ
كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ
تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى
الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ
اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ
السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِىْ حَافَتَىِ الصِّرَاطِ كَلَا
لِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ
فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَّمَكْرُوْسٌ فِى النَّارِ وَالَّذِىْ
نَفْسُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ
خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں عیسٰی کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اسکی رُوح ہیں۔ عیسٰیؑ کہیں گے میں اس بات کے لائق نہیں ہوں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے ان کو اجازت دی جاتے گی۔ امانت اور ناتا بھیجی جائیگی وہ پلصراط کے دائیں اور بائیں کھڑی ہوں گی تم میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح گذر جائیگی میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں بجلی کی طرح کیسے گذرنا ہوگا فرمایا تم بجلی کو دیکھتے نہیں ہو آنکھ جھپکنے میں وہ گذر جاتی ہے اور لوٹ آتی ہے پھر ہوا کے گذر جانے کی مانند پھر پرندے کی طرح اور آدمی کے دوڑنے کی طرح۔ ان کے اعمال انکو جاری کریں گے اور تمہارا نبی پلصراط پر کھڑا کہہ رہا ہوگا اے رب سلامت رکھ سلامت رکھ۔ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے حتیٰ کہ ایک آدمی آئیگا وہ پل پر سے نہیں گذر سکے گا مگر اپنے سرینوں پر گھسٹتا ہوا اور صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکائے گئے ہوں گے اور وہ مامور ہوں گے جسکے متعلق انکو حکم دیا جائے گا اسکو پکڑیں گے کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر برس ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٣٦٨/٣٩ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ
كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ اِنَّهُ
الضَّغَابِيْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکلیں گے گویا کہ وہ ثعاریر ہیں ہم نے کہا ثعاریر کسے کہتے ہیں فرمایا ضغابیس۔ یعنی کھیرے یا ککڑی ہیں۔

(متفق علیہ)

٥٣٦٩/٤٠ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ
اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

(روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

Marfat.com

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا — جنت اور جنتیوں کی صفات کا بیان

پہلی فصل

٥٣٧٠ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ چیز تیار کی ہے جسکو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اسکا خیال گذرا ہے اسکی تصدیق میں یہ آیت پڑھو لیں نہیں جانتی کوئی جان جو اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

٥٣٧١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

٥٣٧٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں صبح کے وقت نکلنا یا پچھلے پہر جانا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانکے تو مشرق ومغرب کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اسکی اوڑھنی دنیا وفیہا سے بہتر ہے (روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٣٧٣ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جسکے سایہ میں ایک سوار آدمی سو برس تک چلتا رہے گا اسکو طے نہیں کر سکے گا اور کمان کی مقدار جنت کی جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

٥٣٧٤ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِیْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مومن کے لیے موتی کا بنا ہوا خیمہ ہوگا جو ایک ہی موتی سے جو اندر سے خالی ہے بنا ہوگا اسکی چوڑائی ایک روایت میں ہے اسکی لمبائی ساٹھ میل ہے اسکے ہر کونہ میں اہل خانہ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے

Marfat.com

يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مومن ان پر گھومے گا اور دو جنتیں ہوں گی اُن کے برتن اور ان میں جو کچھ ہے سب چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سونے کا ہوگا۔ ان کے رہنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف کبریائی کا پردہ ہوگا جنت عدن میں وہ رہیں گے

(متفق علیہ)

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ فردوس اعلیٰ درجہ ہے جنت کی چاروں نہریں اس سے پھوٹتی ہیں اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ جب اللہ سے مانگو جنت فردوس مانگو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ مجھے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں ملی۔

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جنتی ہر جمعہ اس میں آیا کریں گے شمالی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گی اس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے۔ ان کا حسن و جمال بھی بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے ان کو کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے۔ وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر انکے قریب ایسے لوگ ہونگے جو آسمان کے تیز ترین چمکتے ستارے کی طرح ہونگے انکے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہونگے ان میں اختلاف اور بغض و حسد نہیں ہوگا۔ ہر آدمی کی حور عین سے دو بیویاں ہوں گی ان کی ہڈیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے اندر سے نظر آرہا ہوگا۔ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے وہ بیمار نہیں ہوں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے انکی کنگھیاں

Marfat.com

وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہے۔ وہ ایک مرد کی سیرت پر ہیں۔ اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے ان کا طول ساٹھ گز آسمان کی جانب ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۳۷۸/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ ناک سنکیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا ڈکار آئے گا اور مشک کی طرح پسینہ آئے گا۔ ان کو تسبیح اور تحمید کا الہام کیا جائے گا جس طرح سانس لیے جاتے ہیں۔

روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۳۷۹/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ آسودہ حال رہے گا تنگ حال نہیں ہوگا اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اور اس کی جوانی ختم نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۳۸۰/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک منادی کرنے والا آواز دے گا۔ تمہارے لیے یہ ہے کہ تم تندرست رہو کبھی بیمار نہ ہو اور تم زندہ رہو کبھی نہ مرو اور تم جوان رہو کبھی بوڑھے نہ ہو اور تم عیش میں رہو کبھی تنگ حال نہ ہو۔

روایت کیا اس کو مسلم نے

۵۳۸۱/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی اپنے اوپر بالاخانوں والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ستارے کو دیکھتے ہو جو مشرق یا مغرب کے افق میں دور تک چمکتا ہو

Marfat.com

الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صحابہؓ نے عرض کیا یہ انبیاء کی منازل ہوں گی کوئی اور یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کی منازل ہو گی جو اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۲/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ داخل ہونگے جنکے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۸۳/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کے لیے فرمائیگا اے اہل جنت وہ کہیں گے حاضر ہیں ہم اے ہمارے پروردگار اور تیری خدمت میں موجود ہیں بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم راضی ہوگئے ہو وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں اے ہمارے پروردگار جبکہ تو نے ہم کو وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ عطا کروں وہ کہیں گے اس سے بڑھکر افضل چیز اور کون ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں تم کو اپنی خوشنودی عنایت کرتا ہوں اسکے بعد تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تم میں سے ادنیٰ ٹھکانا اس شخص کا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیگا آرزو کر وہ آرزو کریگا اور آرزو کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تو نے آرزو کرلی وہ کہیگا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائیگا تیرے لیے وہ ہے جو تو نے آرزو کی اور اسکی مثل اس کے ساتھ ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۳۸۵/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان نیل اور فرات سب جنت کی نہروں سے ہیں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۳۸۶/۱۷ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ

حضرت عتبہؓ بن غزوان سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک پتھر اگر جہنم کے کنارے سے پھینکا جاتے ستر سال تک اس کی

Marfat.com

خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گہرائی تک نہیں پہنچے گا اللہ کی قسم اسکو بھر دیا جائے گا اور ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے بازوؤں کے درمیان چالیس برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ کثرت ہجوم سے بھری ہوگی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

دوسری فصل

۵۳۸۷/۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے فرمایا پانی سے ہم نے کہا جنت کی تعمیر کیسی ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گارا خالص مشک سے ہے اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص اس میں داخل ہوا چین سے رہے گا مشقت نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا مرے گا نہیں ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی (روایت کیا اسکو احمد، ترمذی اور دارمی نے۔

۵۳۸۸/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۳۸۹/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فرق ہے

روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۳۹۰/۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں اگر تمام عالم ایک درجے میں جمع ہو جائیں ان کو کفایت کرے (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۹۱/۲۲ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

انہی (حضرت ابوسعیدؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ان کی بلندی زمین وآسمان کے درمیان کی مسافت یا پانچ سو برس کے

Marfat.com

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۹۲/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآئِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۳/۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۴/۲۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۹۵/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۳۹۶/۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَآءَ ثَلٰثِيْنَ أَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۷/۲۸ وَعَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ

برابر ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

انہی (حضرت ابو سعیدؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی۔ ہر بیوی ستر حلے پہنے ہوگی کہ اس کی ہڈیوں کا گودا اُن سے نظر آئیگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا مومن جنت میں اتنی اور اتنی قوت جماع کی دیا جائے گا۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ کیا اسکی طاقت رکھے گا فرمایا اس کو سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

حضرت سعدؓ بن ابی الوقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا اگر جنت سے اس قدر ظاہر ہو جائے جسکو ناخن اُٹھاتا ہے اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے اطراف زینت دار ہو جائیں اور اگر ایک جنتی آدمی زمین کی طرف جھانکے اور اسکے کنگن ظاہر ہو جائیں ان کی چمک اور روشنی سورج کی روشنی مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت بغیر بالوں کے اُمرد سرگین آنکھوں والے ہوں گے ان کی جوانی فنا نہیں ہوگی۔ ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہونگے۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے۔

حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے وہ بن بال امرد سرگین آنکھوں والے ہوں گے تیس یا تینتیس برس کے ہوں گے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جبکہ سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر آپ کے سامنے

Marfat.com

الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

5398/29 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ رض اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

5399/30 وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْاِبِلِ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

5400/31 وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ ۔)

ہوا آپ فرمانے لگے۔ اس کی شاخوں کے سایہ میں سوار سو برس تک چلتا رہے گا یا سو سوار اس کے سایہ میں بیٹھ سکیں گے۔ راوی کو اس میں شک ہے اس پر سونے کے ٹڈے ہیں اس کے میوے مٹکوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کوثر کیا ہے فرمایا وہ جنت کی نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس میں دراز گردن پرندے ہیں ان کی گردنیں اونٹوں کی طرح معلوم ہوتی ہیں حضرت عمرؓ کہنے لگے وہ پرندے بڑے متنعم ہوں گے آپ نے فرمایا ان کے کھانے والے متنعم تر ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے۔ فرمایا جب تجھ کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اگر تو چاہے گا کہ ایک سرخ یاقوت کا گھوڑا تجھ کو جنت میں لیکر اڑتا پھرے ایسا ہی ہو جائیگا۔ ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول جنت میں اونٹ بھی ہوں گے آپ نے اس کو پہلے شخص والا جواب نہ دیا بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ جب تجھ کو جنت میں داخل فرمادے گا تو تیرے واسطے سب کچھ ہوگا جو تیرا نفس چاہے گا اور تیری آنکھیں لذت پائیں گی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر جنت میں تجھے داخل کیا گیا تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تجھ کو اس پر سوار کیا جائیگا وہ تجھ کو لے کر اڑتا پھرے گا جہاں تو چاہے گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا اس کی سند قوی نہیں ہے اور ابو سورہ راوی روایت حدیث میں ضعیف سمجھا گیا ہے میں نے محمد بن اسمٰعیل سے سنا وہ کہتے تھے ابو سورہ راوی منکر حدیث ہے اور منکر احادیث بیان کرتا ہے۔

Marfat.com

٥٤٠١ / ٣٢ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی صفیں اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں دوسری امتوں سے روایت کیا اسکو ترمذی، دارمی اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

٥٤٠٢ / ٣٣ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی عمدہ خوب گھوڑا دوڑانے والے آدمی کی تین دن کی مسافت کی مقدار ہے۔ پھر دروازے پر تنگ کئے جاویں گے یہاں تک کہ ان کے کندھے اترنے کا اندیشہ ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا انہوں نے اسکو نہ پہچانا اور کہا خلد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٤٠٣ / ٣٤ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہے بلکہ اس میں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی تصویر کو پسند کرے گا وہی صورت اختیار کر لیگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٥٤٠٤ / ٣٥ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ ابوہریرہ کو ملے۔ ابوہریرہ کہنے لگے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم کو جنت کے بازار میں جمع کر دے سعید کہنے لگے جنت میں بازار ہوگا کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس بات کی خبر دی کہ جنت والے اپنے اپنے اعمال کے مطابق جس وقت جنت میں داخل ہوں گے ان کو دنیا کے ایک جمعہ کی مقدار اجازت دی جائیگی وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لیے اللہ کا عرش ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ان کے لیے ظاہر ہوگا۔ ان کے لیے نور، یاقوت، موتی، زبرجد سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں۔ ان میں سے ادنیٰ درجہ کا آدمی کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی بھی نہیں ہوگا۔ ان کو یہ گمان نہیں ہوگا کہ کرسیوں والے نشست گاہ

Marfat.com

وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ
دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ
أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا
قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَالِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ
فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَالِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ
إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ
مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا
وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ
يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي
بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَالِكَ
غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ
طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَ
يَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ
الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ
حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ
إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى
الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا
وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَالِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ
الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ
دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ
فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ
مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَالِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا
فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَّأَهْلًا
لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا

کے لحاظ سے ان سے افضل ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے کہا اے
اللہ کے رسول ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے فرمایا ہاں کیا تم سورج کو
دیکھنے اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک میں رہتے ہو ہم نے
کہا نہیں۔ فرمایا اسی طرح اپنے پروردگار کے دیکھنے میں تم شک نہیں کرو
گے۔ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ بلاواسطہ
کلام نہیں کریگا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص سے کہیگا اے فلاں
بن فلاں تجھے یاد ہے تو نے فلاں دن ایسا ایسا کہا تھا اسکو اسکی بعض
عہد شکنیاں یاد کرائے گا جو اس نے دنیا میں کی ہوں گی وہ کہے گا
اے پروردگار تو نے مجھ کو معاف نہیں فرمادیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیوں
نہیں پھر وسعت مغفرت کے ساتھ ہی اپنے اس مرتبہ کو پہنچ سکا ہے۔
وہ اس طرح گفتگو میں مصروف ہوں گے ان پر ایک ایسا ابر چھا جائیگا
اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ کبھی انہوں نے ایسی خوشبو نہ دیکھی ہو
گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا جو تمہارے لیے بزرگی میں نے تیار کی ہے اسکی طرف
اُٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ جو چاہتے ہو لے لو۔ ہم بازار آئیں گے۔ فرشتوں نے
اسکو گھیر رکھا ہوگا۔ آنکھوں نے ویسی چیزیں کبھی دیکھی نہیں کانوں نے کبھی
سنی نہیں اور دلوں پر ان کا کبھی خیال نہیں گزرا ہم جو چاہیں گے ہمیں اٹھوا دیا
جائے گا اس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ اس بازار میں جنتی ایک دوسرے
کو ملیں گے۔ ایک بلند مرتبہ جنتی اپنے سے کم درجہ والے جنتی کو ملے گا۔
جبکہ ان میں کوئی بھی کم درجہ کا نہیں ہے وہ اس کا لباس دیکھ کر خوش ہوگا
ابھی اسکی باتیں ختم نہ ہوں گی کہ اسکو خیال آئے گا کہ اس کا لباس اس سے
کوئی بہتر نہیں ہے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ کسی ایک کے لیے لائق نہیں
ہے کہ وہ غم کرے۔ پھر ہم اپنے اپنے گھروں میں واپس آئیں گے
ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور خوش آمدید کہیں گی
تم آئے ہو جبکہ تم حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر ہو جب
تم ہمارے پاس سے گئے تھے۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم
نے اپنے پروردگار جبار کے ساتھ ہمنشینی کی ہے۔ اس لیے
لائق ہے کہ اس کی شکل پھریں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ
نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

Marfat.com

الْجَنَّةِ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۳۵/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانُ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِّنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَّلٰكِنْ لَّا يَشْتَهِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْاَخِيْرَةَ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا ایک خیمہ اس کیلئے اسقدر بڑا گاڑا جائیگا۔ جس قدر جابیہ اور صنعاً کا فاصلہ ہے۔ اسی سند سے آپ نے فرمایا چھوٹے اور بڑے جو مرجاتے ہیں جنت میں ان کی عمر تیس سال کی ہو گی کبھی اس سے بڑے نہیں ہوں گے۔ اسی طرح دوزخی بھی اسی سند سے مروی ہے۔ فرمایا جنتیوں پر تاج ہوں گے اس کے ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ روشن ہو جائیگا۔ اسی سند سے مروی ہے جب کوئی مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا۔ اس کا حمل اور اس کا وضع ہونا اس کا سن ایک ہی گھڑی میں ہو جاتے گا جس طرح کہ چاہے گا۔ اسحاق بن ابراہیم نے اس روایت میں بیان کیا ہے کہ مومن جنت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا ایک گھڑی میں ایسا ہو جائے گا۔ لیکن وہ اس کی خواہش نہیں کرے گا۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ اور دارمی نے آخری فقرہ ذکر کیا ہے۔

۵۳۶/۳۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَّمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں جلسہ ہو گا اور حور عین اس میں اپنی بلند آوازوں کے ساتھ پڑھتی ہیں۔ مخلوق نے کبھی ایسی خوش آواز نہیں سنی۔ وہ کہتی ہیں ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔ ہم امن و چین میں رہنے والیاں ہیں کبھی شدت نہیں دیکھتے کی۔ ہم ہمیشہ راضی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی اس کیلئے خوشی ہے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۳۷/۳۸ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ

حضرت حکیم بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْھٰرُ بَعْدُ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ)

لے دریا
جنت میں ایک دریا پانی کا ہے اور ایک دریا شہد کا ہے۔ ایک دریا دودھ اور شراب کا ہے۔ ان دریاؤں سے پھر نہریں پھوٹتی ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو دارمی نے معاویہؓ سے)

تیسری فصل

٥٤٠٨ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِئُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَیَنْظُرُ وَجْھَہٗ فِیْ خَدِّھَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْھَا تُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُھَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُھَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْھَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا جنتی اپنی مجلس میں جگہ بدلنے سے پہلے ستر تکیوں پر تکیہ کرے گا پھر اس کے بعد اسکی بیوی آئے گی وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی۔ وہ اپنا چہرہ اسکے رخسار میں دیکھے گا جو آئینہ سے زیادہ شفاف ہوگا اس کے ایک ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیان روشن ہو جائے گا وہ اسکو سلام کرے گی وہ سلام کا جواب دے گا اس سے پوچھے گا تو کون ہے وہ کہے گی میں اس مزید نعمت سے ہوں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے اس پر ستر لباس ہوں گے وہ اس کی پنڈلی کا گودا ان کے اوپر سے دیکھے گا۔ اس پر تاج ہوں گے جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔ (روایت کیا اسکو احمد نے)

٥٤٠٩ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحَدِّثُ وَعِنْدَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاؤُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ فَکَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُہٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِکَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک بدوی بھی موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایک جنتی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اس حالت میں نہیں جو تو چاہتا ہے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشت کاری پسند کرتا ہوں وہ بیج بوئے گا آنکھ جھپکنے سے پہلے اس کی روئیدگی بڑھنا اور کاٹنا ہو جائے گا اور وہ پہاڑوں کی مانند ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم لے لے تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کرتی۔ بدوی کہنے لگا اللہ کی قسم ہمارے خیال میں وہ قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ وہی کاشت کار ہیں ہم تو کھیتی کرنے والے

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۱۰ / ۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیَنَامُ أَھْلُ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ أَھْلُ الْجَنَّۃِ۔
(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْإِیْمَانِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا اہل جنت سوئیں گے فرمایا سونا موت کا بھائی ہے اور اہل جنت مریں گے نہیں۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کی رُؤیت کا بیان

پہلی فصل

۵۴۱۱ / ۱ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ وَلَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جریرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو عیاں دیکھو گے۔ ایک روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے۔ چودھویں رات کے چاند کی طرف آپ نے دیکھا۔ فرمایا تم اپنے رب کی طرف دیکھو گے۔ جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے ہو اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پر غلبہ نہ کیے جاؤ تو ایسا ضرور کرو۔ پھر یہ آیت پڑھی اور تسبیح بیان کرو اپنے پروردگار کی سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے۔
(متفق علیہ)

۵۴۱۲ / ۲ وَعَنْ صُھَیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا أَزِیْدُکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْھَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَیُرْفَعُ الْحِجَابُ فَیَنْظُرُوْنَ إِلٰی وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَا أُعْطُوْا شَیْئًا أَحَبَّ إِلَیْھِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰی رَبِّھِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِیْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت صہیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کوئی اور چیز چاہتے ہو۔ وہ کہیں گے تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نجات نہیں بخش دی ہے فرمایا پردے اُٹھ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھیں گے۔ جنتی اپنے رب کے چہرہ کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں دیئے گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کیلئے ثواب ہے اور زیادتی ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

Marfat.com

دوسری فصل

۵۳۱۳ (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمَھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَءَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادنیٰ جنتی مرتبہ کے لحاظ سے وہ ہوگا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اور اپنی نعمتوں اور نوکروں خادموں اور اپنے تختوں کی طرف ہزار برس کی مسافت میں پھیلے ہوئے دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم وہ ہوگا جو اسکے چہرہ مبارک کی طرف صبح و شام دیکھے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ "کتنے ہی چہرے اُسدن تر و تازہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔"

(روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے)

۵۳۱۴ (۴) وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّؓ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ

(رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو رزینؓ عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے تنہا ہر ایک اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا اسکی نشانی اسکی مخلوق میں کوئی اور بھی ملتی ہے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک تنہا چودھویں رات کے چاند کو نہیں دیکھتا ہے کہا کیوں نہیں فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کامل اور بزرگ تر ہے۔

(روایت کیا اسکو ابو داؤد نے)

تیسری فصل

۵۳۱۵ (۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وُہ نور ہے میں اسکو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۳۱۶ (۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی قَالَ رَاٰہُ بِفُؤَادِہٖ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ اَلَیْسَ اللّٰہُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَیْحَکَ ذَاکَ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِہِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرُہٗ وَقَدْ رَاٰی رَبَّہٗ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا" دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا اور اسکو دوسری مرتبہ دیکھا فرمایا کہ آپ نے اپنے دل کے ساتھ دو مرتبہ دیکھا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ عکرمہؓ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسکو آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے کہنے لگے تیرے لیے افسوس ہو یہ اسوقت ہے جب وُہ اپنے نور خاص سے ظاہر ہوگا اور آپ نے

Marfat.com

مَرَّتَيْنِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهِ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي اَجْيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهُ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْاُفُقَ ۔

۵۴۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِي قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِي قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيهِمَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ

اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے ۔

حضرت شعبیؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ کعبؓ کو عرفات میں ملے ابن عباسؓ نے آپ سے کوئی چیز پوچھی پھر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ پہاڑ گونج اُٹھے ۔ ابن عباس کہنے لگے ہم بنو ہاشم ہیں کعب کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنی رؤیت اور کلام کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کردیا ہے ۔ موسیٰؑ سے دو مرتبہ کلام کیا اور محمدؐ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ۔ مسروق کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور اُن سے پوچھا کیا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے وہ کہنے لگیں تو نے ایک ایسی چیز مجھ سے پوچھی ہے کہ اسکی وجہ سے میرے بال جسم پر کھڑے ہوگئے ہیں ۔ میں نے کہا ذرا ٹھہریں پھر میں نے یہ آیت پڑھی ۔ تحقیق آپ نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں وہ کہنے لگیں تو کدھر جارہا ہے اس سے مراد حضرت جبریل ہیں جو تجھ کو بتلاتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا جن باتوں کے بیان کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے ان میں سے آپ نے کوئی بات چھپالی ہے یا آپ ان پانچ باتوں کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں کہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش اُتارتا ہے اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا بلکہ اس سے مراد جبریل ہیں انکی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ سدرۃ المنتہٰی کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد میں ان کے چھ سو پر تھے اور آسمان کا کنارہ روک لیا تھا (روایت کیا اسکو ترمذی نے بخاری و مسلم نے اس حدیث کو کچھ کمی و بیشی سے بیان کیا ہے) ان کی ایک روایت میں ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا پھر اس فرمان کا کیا مطلب ہوا "پس نزدیک ہوا اور اُتر آیا اور دو کمان کی مقدار یا اس سے بھی کم فاصلہ پر آگیا" حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے مراد حضرت جبریلؑ ہیں ۔ وہ آپ کے پاس انسانی صورت میں آیا کرتے تھے اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں آئے ۔ انہوں نے آسمان کا کنارہ روک لیا تھا ۔

حضرت ابن مسعودؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وُہ دو کمانوں کے فاصلہ پر آرہے یا اس سے بھی قریب ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان " دل نے جو دیکھا اس میں جھوٹ نہیں بولا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان آپ نے اپنے رب کی بڑی آیات دیکھیں ۔ فرمایا ان سب آیات میں مراد حضرت جبریلؑ ہیں ۔ ان کے چھ سو پر تھے ۔ (متفق علیہ) ترمذی کی

Marfat.com

الترمذي قال ما كذب الفؤاد ما رأى قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبريل في حلة من رفرف قد ملأ ما بين السماء والأرض وله وللبخاري في قوله لقد رأى من آيات ربه الكبرى قال رأى رفرفا أخضر سد أفق السماء وسئل مالك ابن أنس عن قوله تعالى إلى ربها ناظرة فقيل قوم يقولون إلى ثوابه فقال مالك كذبوا فأين هم عن قوله تعالى كلا إنهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون قال مالك الناس ينظرون إلى الله يوم القيامة بأعينهم وقال لو لم ير المؤمنون ربهم يوم القيامة لم يعير الله الكفار بالحجاب فقال كلا إنهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون۔

(رواه في شرح السنة)

ایک روایت میں ہے دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں بولا۔ اس کی تفسیر میں لکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کو رفرف کے حلہ میں دیکھا زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیا ہے۔ ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آیت کریمہ "اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں" کہ اس سے مراد ہے کہ آپ نے سبز لباس پہنے ایک شخص کو (حضرت جبرئیلؑ) کو دیکھا ہے کہ آسمان کا کنارہ روک رکھا ہے۔ مالکؒ بن انس سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کتنے ہی چہرے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ کہا گیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں مراد ثواب ہے امام مالک نے فرمایا وہ لوگ جھوٹے ہیں اس آیت سے مراد وہ کہاں ہیں کہ ہرگز نہیں بیشک وہ اپنے پروردگار کے دیکھنے سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالک نے فرمایا لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور فرمایا اگر ایماندار قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں گے اللہ تعالیٰ کفار کو روک دیئے جانے پر عار نہ دلاتے فرمایا ہے کہ ہرگز نہیں کافر اپنے رب سے اس روز منع کیے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو شرح السنۃ میں۔

5419/9 وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بينا أهل الجنة في نعيمهم إذ سطع لهم نور فرفعوا رؤسهم فإذا الرب قد أشرف عليهم من فوقهم فقال السلام عليكم يا أهل الجنة قال وذلك قوله تعالى سلام قولا من رب رحيم قال فينظر إليهم وينظرون إليه فلا يلتفتون إلى شيء من النعيم ما داموا ينظرون إليه حتى يحتجب عنهم ويبقى نوره۔ (رواه ابن ماجة)

حضرت جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں اہل جنت اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ ان پر ایک نور چھا جائیگا وہ اپنے سر اٹھائیں گے ناگہاں اللہ تعالیٰ اوپر سے ان کی طرف دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے اہل جنت تم پر سلامتی ہو۔ کہا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے سلامٌ قولاً من ربّ الرحیم فرمایا وہ انکو دیکھے گا اور وہ اسکو دیکھیں گے۔ وہ کسی اپنی نعمت کو نہیں دیکھیں گے جب تک وہ ان کو دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان سے چھپ جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

باب صفة النار وأهلها

دوزخ اور دوزخیوں کا بیان

پہلی فصل

5420/1 عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کا سترہواں حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہی آگ کافی تھی۔ فرمایا دوزخ کی آگ اُنہتر گنا زیادہ کردی گئی ہے۔ ہر جزو دنیا کی آگ کی گرمی رکھتا ہے (متفق علیہ) اور اس حدیث کے لفظ مسلم کے ہیں۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ نارکم التی یوقد ابن آدم اور اس میں علیہا کلہا۔ علیہن، کلہن کی جگہ ہے۔

۵۲۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس روز جہنم کو لایا جائیگا اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسکو کھینچتے ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۲۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَّاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہو گا جس کے لیے دو جوتیاں یا دو تسمے آگ کے ہیں ان سے اسکا دماغ اس طرح کھولتا ہو گا جس طرح ہنڈیا جوش مارتی ہے۔ وہ خیال کرے گا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں جبکہ اسکو سب سے ہلکا عذاب ہے۔

(متفق علیہ)

۵۲۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخیوں میں سے ابو طالب کو ہے وہ دو جوتیاں پہنے ہوئے ہیں اس کا دماغ جوش کھا رہا ہے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۲۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا سے ایک بڑے ناز و نعمت والا شخص لایا جائے گا جو دوزخی ہو گا اسکو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے کبھی تجھ پر نعمت گذری ہے وہ کہیگا نہیں۔ اے میرے پروردگار۔ اہل جنت کا ایک سخت ترین از روئے محنت کا ایک آدمی دنیا میں لایا جائے گا اسکو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اسے کہا جائیگا اے ابن آدم کبھی تو نے محنت دیکھی تھی کبھی سختی کا گذر تیرے پاس سے ہوا تھا وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار کبھی میرے

Marfat.com

قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پاس سے محنت نہیں گذری کبھی میں نے سختی نہیں دیکھی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۲۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو فرمائے گا جس کا عذاب سب دوزخیوں سے ہلکا ہے اگر تیرے لیے وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں ہے کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا۔ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے آسان تر بات کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو ابھی آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ تو نے انکار کیا۔ مگر یہ کہ تو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرۃؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض دوزخی ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو ٹخنوں تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے آگ ان کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض ایسے ہوں گے آگ ان کی کمر تک پکڑے گی۔ بعض ایسے ہوں گے کہ آگ ان کو گردن تک پکڑے گی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی اس کے جسم کی موٹائی تین دن کی مسافت کی مقدار ہوگی روایت کیا اسکو مسلم نے ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اشتکت النار الی ربہا باب تعجیل الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۴۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ ہزار برس تک جلائی گئی حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اسکو ہزار برس جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس اس کو جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

Marfat.com

اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۲۹/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۰/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۱/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۴۳۲/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۳/۱۴ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۳۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دانت کی موٹائی احد پہاڑ جتنی ہوگی۔ اسکی ران بیضاء مقام کی مقدار اور دوزخ میں اسکے بیٹھنے کی جگہ تین دنوں کی مسافت کی مانند ربذہ کی مسافت کی مقدار ہوگی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

اسی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے جسم کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی اسکا دانت احد پہاڑ کی طرح ہوگا۔ دوزخ میں اسکے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کی مسافت کی مقدار ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو دوزخ میں تین کوس اور چھ کوس تک کھینچے گا لوگ اسکو روندیں گے (روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے ستر سال تک اس میں چڑھایا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح اسمیں گرایا جائے گا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

انہی حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کالمہل کی تفسیر میں فرمایا کہ تیل کی تلچھٹ کی مانند جب اسکے چہرہ کے قریب کیا جائیگا اس کے چہرہ کی کھال اسمیں گر جائیگی (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا یہاں تک کہ اسکے پیٹ تک پہنچ جائے گا جو کچھ اسکے پیٹ میں ہے اسکو کاٹ ڈالے گا یہاں تک کہ اسکے قدموں سے نکل جائیگا اور یہ صہر ہے پھر جسطرح ہے اسی طرح کر دیا جائے گا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

Marfat.com

۵۴۳۵/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَہُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْہَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَۃُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَہٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَھُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ -
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوامامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں آپ نے فرمایا دوزخی زرد آب سے پلایا جائیگا اسکو گھونٹ گھونٹ پیئے گا فرمایا اسکے قریب کر دیا جائیگا وہ اسکو مکروہ جانے گا جب اس کے نزدیک کیا جائیگا اس کے چہرہ کو بھون ڈالے گا اس کے سر کی کھال گر جائیگی جب اسکو پیے گا اسکی انتڑیاں کاٹ دے گا یہاں تک کہ اسکی دُبر سے نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیگا انکو گرم پانی پلایا جائیگا وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالیگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ پیاس کی فریاد کریں گے ایسے پانی کیساتھ فریاد رس کیے جائیں گے جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا چہروں کو بھون ڈالے گا پینے کی بُری چیز ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۴۳۶/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَۃُ جُدُرٍ کِثَفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً -
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کی مقدار ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۳۷/۱۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ یُّھْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَھْلَ الدُّنْیَا -
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی (حضرت ابوسعید) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے اہل دنیا بدبو سے سڑ جائیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۳۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَۃً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَھُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ تَکُوْنُ طَعَامَہٗ - (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر جبکہ تم مسلمان ہو" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں گرے دنیا والوں پر اسباب زندگی تباہ کر دے اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا یہ کھانا ہوگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۵۴۳۹/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کٰلِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَہٗ -
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وہم فیہا کالحون کہ دوزخ کی آگ ان کے چہروں کو جھلس دیگی۔ اسکا اوپر کا ہونٹ سمٹ کر وسط سر تک پہنچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک پہنچ جائیگا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

Marfat.com

۵۴۴۰/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۴۴۱/۲۲ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے لوگو روؤ اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔ کیونکہ اہل دوزخ روئیں گے ان کے آنسو اُن کے رخساروں پر نالوں کی مانند بہیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے خون بہنے لگ جائیگا انکی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں چلنے لگ جائیں۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں پر بھوک ڈالی جائے گی وہ ان کے اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ ہونگے وہ فریاد کریں گے ان کی فریاد رسی ایسے کھانے کیساتھ کی جائے گی جو ضریع ہوگا نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک کو فائدہ دیگا۔ پھر وہ کھانے کی فریاد کریں گے ایسے کھانے سے ان کی فریاد رسی کیجائے گی جو گلوگیر ہوگا ان کو یاد آئے گا کہ وہ حلق میں اٹکے ہوئے کھانے کو پانی سے گزارا کرتے تھے۔ زنبوروں کے ساتھ پکڑ کر گرم پانی ان کے قریب کر دیا جائے گا جب انکے چہروں کے قریب کر دیا جائیگا ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا جب انکے پیٹوں میں داخل ہوگا جو اُن کے پیٹوں میں ہے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا وہ کہیں گے دوزخ کے دارغہ کو بلاؤ۔ وہ کہیں گے تمہارے پاس پیغمبر روشن دلائل لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں وہ کہیں گے تم دُعا کرو اور کافروں کا پکارنا زیاں کاری ہوگا۔ وہ کہیں گے مالک کو بلاؤ وُہ کہیں گے اے مالک تیرا رب ہم پر موت کا حکم لگا دے وہ ان کو جواب دے گا تم ہمیشہ رہو گے۔ اعمشؒ نے کہا مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کے بلانے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔ وُہ کہیں گے اپنے رب کو بلاؤ تمہارے رب سے کوئی بہتر نہیں ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ تھے۔ اے رب ہمارے ہم کو اِس سے نکال لے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا دوزخ میں دور ہو جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو اس وقت وُہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور نالہ و فریاد شروع کریں گے اور حسرت و واویلا

Marfat.com

وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کرنے لگیں گے (عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں اور لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۴۲/۲۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں آپ اس کلمہ کو بار بار کہتے رہے۔ اگر میری اس جگہ سے آپ کہتے تو بازار والے اس بات کو سن لیتے اور حتیٰ کہ آپ کے کندھوں پر جو چادر تھی وہ آپ کے پاؤں کے پاس نیچے گر پڑی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۴۴۳/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس قدر پتھر آسمان سے چھوڑا جاتے یہ کہہ کر آپ نے سر کی کھوپری کی طرف اشارہ کیا جبکہ پانچ سو برس کی مسافت ہے رات کے آنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا اگر اس کو زنجیر کے سر سے چھوڑ دیا جائے چالیس سال تک رات اور دن بھی اسکی جڑ یا اسکی تہہ تک پہنچنے کے لیے چلتا رہے

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۴۴۴/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوبردہؓ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے ہر متکبر اس میں رہے گا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

تیسری فصل

۵۴۴۵/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ ۔

حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخی دوزخ میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ کان کے لو اور اس کے کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اسکی جلد کا موٹا پا ستر گز کا ہوگا اور اسکا دانت احد پہاڑ جیسا ہوگا۔

Marfat.com

۵۴۴۶/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بختی اونٹوں کی مانند سانپ ہوں گے۔ ایک سانپ ایک مرتبہ کاٹے گا دوزخی اس کی سختی اور اس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا اور دوزخ میں پالان بند خچروں کی مانند بچھو ہیں ان میں سے ایک کاٹے گا وہ اُس کا زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا۔

(روایت کیا ان دونوں کو احمد نے)

۵۴۴۷/۲۸ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت حسن سے روایت ہے کہ ہم کو ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا سورج اور چاند قیامت کے دن دو ٹکڑے ہوں گے جو دوزخ کی آگ میں لپیٹے جائیں گے حسن نے کہا ان کا کیا گناہ ہوگا ابوہریرہ کہنے لگے میں تجھ کو ابوہریرہ کی حدیث بیان کر رہا ہوں حسن چپ کر گئے (روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۴۴۸/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں بدبخت ہی داخل ہوگا۔ کہا گیا اے اللہ کے رسول بدبخت کون ہے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے اطاعت نہ کرے اور اس کے لیے کسی معصیت کو ترک نہ کرے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنّت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

۵۴۴۹/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا۔ دوزخ کہنے لگی میں متکبروں اور جابروں کے ساتھ ترجیح دی گئی ہوں۔ جنت کہنے لگی مجھے کیا ہے کہ مجھ میں ضعیف لوگ نظروں سے گرے ہوئے فریب خوردہ لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہے میں جس کو چاہوں اسمیں داخل کردوں اور دوزخ کے لیے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہوں تیرے ساتھ عذاب کروں

Marfat.com

أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ يَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور تم میں سے ہر ایک کیلئے اس کا بھرنا ہے۔ دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھے گا دوزخ کہے گی بس بس اس وقت وہ بھر جائیگی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا لیکن جنت کے لیے اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا کرے گا۔ (متفق علیہ)

۵۲۵ ۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا دوزخ میں لوگ ہمیشہ ڈالے جائیں گے وہ کہے گی کیا اور ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا۔ پھر بعض بعض کی طرف اجزاء سمٹ جائیں گے پھر کہیگی بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم جنت میں ہمیشہ وسعت رہے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اور مخلوق پیدا فرمائے گا ان کی وسعت جنت میں ٹھہرائے گا (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق میں گزر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۲۵ ۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جسوقت اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا جاؤ اور اسکو دیکھو وہ گئے اور اسکو دیکھا اور جو کچھ اس میں رہنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اسکو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے پروردگار اسکو کوئی شخص نہیں سُنے گا مگر اس میں داخل ہوگا پھر مکروہاتِ طبیعت سے اسکو گھیرا پھر کہا اے جبرئیلؑ جاؤ اور اسکو دیکھو فرمایا وُہ گئے اسکی طرف دیکھا۔ پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا فرمایا اے جبرئیل جاؤ اسکو دیکھو وُہ گئے اور اسکو دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے رب تیری عزت کی قسم اسکو کوئی سُنے گا نہیں کہ اس میں داخل نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اسکو شہوات نفس کے ساتھ گھیرا پھر کہا اے جبرئیل جاؤ اسکو دیکھو وُہ گئے اور اسکو دیکھا پس کہا

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَىْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اے میرے رب تیری عزت کی قسم میں ڈرتا ہوں کہ کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔ مگر اس میں داخل ہو جائے گا۔
(روایت کیا اس کو ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے)

تیسری فصل

۵۲۵۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے مسجد کے قبلہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا جب میں نے نماز پڑھائی ہے جنت اور دوزخ کو میں نے دیکھا ہے کہ اس قبلہ کی دیوار میں ان کی صورت بنا دی گئی ہے۔ میں نے آج کی مثل نیکی اور بدی نہیں دیکھی۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ابتداء پیدائش مخلوق اور انبیاء کا بیان

پہلی فصل

۵۲۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا آپ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا آپ نے بشارت دی ہے ہم کو کچھ دیجیے۔ پھر اہل یمن کے چند لوگ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا اے اہل یمن بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے بشارت قبول نہیں کی۔ انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا۔ ہم تو آئے ہی اس لیے ہیں کہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس امر کی ابتداء کے متعلق سوال کریں کہ ابتداء میں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا پھر ایک آدمی

Marfat.com

كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۲۵۴ ۲ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۲۵۵ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۵۶ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۵۷ ۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۵۸ ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۵۹ ۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرٰهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ

میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ کہیں چلی گئی ہے میں گیا اور اسکو تلاش کرنا شروع کر دیا اور اللہ کی قسم میں چاہتا تھا کہ وہ چلی جاتی اور میں اس مجلس سے نہ اٹھتا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے ہم کو مخلوقات کے آغاز سے تمام حالات کی خبر دی یہاں تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے پس یہ لکھا ہوا عرش پر اسکے ہاں موجود ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں فرمایا فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جن شعلہ مارنے والی دھوئیں کی آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اور آدم جس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت انس سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم کی صورت بنائی اسکو جب تک چاہا چھوڑے رکھا۔ ابلیس نے اسکے گرد چکر لگانے شروع کیے دیکھتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے جب اسکو دیکھا کہ اندر سے خالی ہے اس نے معلوم کر لیا کہ یہ غیر مضبوط پیدا کیا گیا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا اسوقت آپ قدوم مقام میں رہائش رکھتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ان میں سے دو

Marfat.com

ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۰/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۱/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا

ذات خدا کے لیے ہیں۔ ایک ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ کہنا کہ بلکہ ان میں سے جو بڑا ہے اس نے یہ کیا ہے اور فرمایا ایک مرتبہ ابراہیمؑ اور سارہ جا رہے تھے۔ کہ ایک ظالم حاکم پر ان کا گذر ہوا اس کو کہا گیا یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ نہایت خوبصورت عورت ہے اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا یہ عورت کون ہے آپ نے فرمایا میری بہن ہے پھر آپ سارہ کے پاس آئے اور اس سے کہا اس ظالم کو اگر پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تیرے لینے میں مجھ پر غالب آجائے گا۔ اگر تجھ سے پوچھے تو کہنا کہ میں اسکی بہن ہوں کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اس نے اسکی طرف پیغام بھیجا حضرت سارہ کو اس کے پاس لایا گیا۔ ابراہیم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ جب حضرت سارہ اس پر داخل ہوئیں۔ اس نے اپنا ہاتھ لگانا چاہا وہ وہیں پکڑا گیا۔ ایک روایت میں ہے فغط یہاں تک کہ زمین پر پاؤں رگڑنے لگا کہنے لگا میرے لیے اللہ سے دعا کر میں تجھکو کوئی نقصان نہ دونگا اُس نے اللہ سے دعا کی وہ چھوڑا گیا پھر دوبارہ پکڑنا چاہا پھر پہلے کی طرح پکڑا گیا یا اس سے بھی زیادہ سخت کہنے لگا اللہ سے دعا کریں میں تجھے ضرر نہیں پہنچاؤں گا پھر چھوڑ دیا گیا اپنے ایک دربان کو بلایا اور کہنے لگا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے تو میرے پاس جن کو لایا ہے پس سارہ کو خدمت کیلئے ہاجرہ دی حضرت سارہ واپس آپکے پاس آئیں آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کیا ہے سارہ نے کہا اللہ نے کافر کی تدبیر اس کے سینے میں لوٹا دی ہے اور ہاجرہ خدمت میں دی ہے۔ اے بنو ماء السماء (آسمان کے پانی کے بیٹو) یہ تمہاری ماں ہے۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حقدار ہیں کہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر شک کریں جبکہ انہوں نے کہا تھا اے میرے رب مجھ کو دکھا تو مردوں کو کسطرح زندہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم کرے وہ سخت رکن کی طرف پناہ پکڑتے تھے۔ جیل میں جسقدر یوسف رہے میں اگر میں رہتا بلانے والے کی بات مان لیتا۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بڑے حیادار اور باپردہ تھے۔ حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا

Marfat.com

يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْٓ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۲/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۶۳/۱۱ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى

کوئی حصہ نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ بنی اسرائیل میں سے کسی شخص نے ان کو ایذا دی اور کہنے لگا حضرت موسیٰ کا اس طرح بدن ڈھانکنا کسی عیب کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا ادوہ ہے (خصیتین کا پھول جانا) اللہ تعالیٰ نے ان کو اس الزام سے بری کرنا چاہا۔ ایک دن علیحدگی میں نہانے لگے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ حضرت موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے کہتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دو۔ یہاں تک کہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ کو ننگا دیکھا کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر خوبصورت ہیں۔ کہنے لگے حضرت موسیٰ کو کوئی عیب نہیں آپ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کے مارنے کی وجہ سے پتھر پر تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر نہا رہے تھے کہ آپ پر سونے کے ٹڈی برسنے شروع ہو گئے۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اس کے رب نے اسکو آواز دی۔ اے ایوب میں نے تجھ کو غنی نہیں کر دیا کہنے لگے کیوں نہیں لیکن تیری برکت سے بے پرواہ نہیں ہوا جا سکتا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہان والوں پر برگزیدہ کیا۔ یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو جہان والوں پر فوقیت دی۔ مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ رسید کیا۔ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے اور مسلمان کے واقعہ کی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اسکے متعلق پوچھا اس نے پورا واقعہ بیان کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے میں بھی ان کے ساتھ بیہوش ہو جاؤں گا

Marfat.com

مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَصْعَقُ مَعَھُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْ مَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْ مَنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَۃِ یَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ۔

سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کی ایک جانب پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہو گئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے تھے یا اللہ نے ان کو ان سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ ایک روایت میں ہے میں نہیں جانتا کیا طور کے دن کی بیہوشی کا حساب کیا گیا ہے یا مجھ سے پہلے اٹھا دیئے گئے ہیں اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایک یونس بن متی سے افضل ہے۔ ابوسعید کی ایک روایت میں ہے انبیاءؑ کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے۔ انبیاء کے درمیان فضیلت نہ دو۔

۵۴۶۴/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لائق نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں۔ (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے جس شخص نے کہا میں یونس بن متی سے افضل ہوں اس نے جھوٹ بولا۔

۵۴۶۵/۱۳ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر نے جس لڑکے کو مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں ڈالتا۔ (متفق علیہ)

۵۴۶۶/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَاءَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ خضر ان کا نام اس لیے پڑ گیا تھا کہ وہ خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے ناگہاں وہ ان کے پیچھے سبز ہو کر لہلہانے لگی۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۶۷/۱۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَہٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَھَا فَقَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّکَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَہٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوۃَ تُرِیْدُ

اسی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بن عمران کے پاس ملک الموت آیا اور کہا اپنے رب کا حکم قبول کر۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مارا اور اسکی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ملک الموت واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور عرض کیا تو نے مجھ کو اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھ سالم کر دی اور فرمایا میرے بندے کے پاس جاؤ اور اسکو کہو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں

Marfat.com

فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جس قدر آپ کے ہاتھ کے نیچے بال آگئے اتنے سال زندہ رہو گے حضرت موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا۔ اس نے کہا پھر موت ہے، کہنے لگے پھر ابھی ٹھیک ہے اے میرے رب مجھ کو ارض مقدسہ کے پتھر پھینکنے کے اندازے کے برابر قریب کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں موجود ہوتا راستہ کے ایک طرف سُرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر میں تمکو دکھلاتا۔

(متفق علیہ)

۵۴۶۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے بےشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاءؑ مجھ پر پیش کیے گئے موسیٰ دبلے پتلے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلے کے آدمی ہیں۔ میں نے عیسیٰؑ بن مریم کو دیکھا میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں وہ عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہیں۔ میں نے ابراہیم کو دیکھا۔ میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں سے وہ تمہارے اس صاحب اپنے نفس کو مراد لیتے تھے کے مشابہ ہیں۔ میں نے جبریل کو دیکھا میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان سب میں وہ دحیہ بن خلیفہ کے مشابہ ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۶۹/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جس رات میں نے معراج کی موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم گوں رنگ کے لمبے قد کے گھنگھریالے بالوں والے ہیں گویا کہ شنوءۃ قبیلے سے ہیں میں نے عیسیٰؑ کو دیکھا وہ متوسط پیدائش والے۔ مائل سُرخی وسفیدی، سر کے سیدھے بالوں والے ہیں۔ میں نے مالک داروغہ جہنم کو دیکھا ہے اور دجال کو بھی دیکھا ہے ان نشانیوں میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھلائی ہیں۔ اس کے ملنے سے تو شک میں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۵۴۷۰/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو ملا آپؐ نے ان کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ درمیانے قد کے سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ آپؐ شنوءہ قبیلہ سے ہیں اور میں حضرت عیسیٰ کو ملا آپؐ درمیانہ

Marfat.com

اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قد سرخ رنگ کے ہیں۔ گویا کہ دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا میں ان کی اولاد میں سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا ان دونوں میں سے جسے چاہو لے لو میں نے دودھ لیکر پی لیا مجھے کہا گیا آپ فطرت کی طرف راہ دکھلائے گئے ہیں اگر آپ شراب لے لیتے آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(متفق علیہ)

۵۲۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا وَاضِعًا اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰى اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم نے مکہ سے مدینہ تک آپ کے ساتھ سفر کیا ہم ایک وادی کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا یہ کونسی وادی ہے۔ صحابہؓ نے کہا یہ وادئ ازرق ہے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان کا رنگ بتلایا ان کے بالوں کا ذکر کیا کہ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔ ہم پھر چلے حتیٰ کہ ہم ثنیہ پر آئے آپ نے فرمایا گویا یہ کونسا ثنیہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ ہرشیٰ یا لفت ہے۔ گویا کہ میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار ہیں صوف اون کا جبہ پہنے ہوئے ہیں ان کی اونٹنی کی نکیل پوست خرما سے ہے۔ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۲۵۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم فرماتے۔ زین کسے جانے سے پہلے ہی زبور پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھوں کے کسب سے کھاتے تھے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۲۵۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا کہ تیرا بیٹا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لیکر آئیں حضرت داؤد نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا وہ دونوں عورتیں

Marfat.com

عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۴۷۴/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَةً وَّفِیْ رِوَایَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ کُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۴۷۵/۲۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّا نَجَّارًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۷۶/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۴۷۷/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعُنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْهِ بِاِصْبَعَیْهِ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذَهَبَ یَطْعُنُ فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۵۴۷۸/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ

سلیمان بن داؤد کی طرف سے ہوتی ہوئی نکلیں۔ انہوں نے اسکو بھی اس فیصلہ کی خبر دی۔ حضرت سلیمان کہنے لگے میرے پاس چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کیئے دیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا ہے حضرت سلیمانؑ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دیدیا (متفق علیہ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان کہنے لگے میں آج رات اپنی نوے بیویوں سے صحبت کروں گا ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں سے صحبت کروں گا ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو اللہ کی راہ میں سوار ہو کر جہاد کرے گا۔ فرشتے نے کہا انشاء اللہ کہہ لیجیئے۔ انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا اور بھول گئے آپ نے ان سب سے جماع کیا۔ ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی اسکے ہاں بھی آدھا مرد پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب کے سب سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ دنیا اور آخرت میں سب لوگوں سے نزدیک تر ہوں سب انبیاء سوتیلے بھائی ہیں۔ ان کی مائیں مختلف ہیں اور سب کا دین ایک ہے۔ ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ جسوقت پیدا ہوتا ہے شیطان اسکے دونوں پہلوؤں میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ چوکتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم کے۔ ان کو چوکا مارنے لگا۔ اس کا چوکا پردے میں لگا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مردوں میں سے بہت کامل ہوئے ہیں۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ جو فرعون

Marfat.com

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ اٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ فِي الْمُفَاخَرَةِ وَ الْعَصَبِيَّةِ

کی بیوی نفیس ان دو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس قدر فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے (متفق علیہ) انسؓ کی حدیث جسکے لفظ ہیں یا خیر البریہ اور ابوہریرہؓ کی حدیث جسکے لفظ ہیں ای الناس اکرم اور ابن عمرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں الکریم بن الکریم باب المفاخرۃ والعصبیۃ میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۴۷۹/۲۷ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهُ، قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَآءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَآءٌ وَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ)

حضرت ابورزینؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہمارا رب مخلوق پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ فرمایا وہ عماء میں تھا نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اوپر ہوا تھی اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یزید بن ہارون نے عماء کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

۵۴۸۰/۲۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَآءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَ الْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّ اِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّ سَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَ اَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَ رُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهِ وَ اَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ

حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ میں بطحاء میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے ایک بادل ان پر سے گذرا انہوں نے اسکی طرف دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا کیا نام لیتے ہو انہوں نے کہا سحاب فرمایا اور مزن بھی اسکو کہتے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں مزن بھی اسکو بولتے ہیں۔ فرمایا اور اسکو عنان بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جی ہاں عنان بھی اس کو بولتے ہیں۔ فرمایا تم جانتے ہو زمین اور آسمان کے درمیان کسقدر بُعد ہے انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر سال کا فاصلہ ہے۔ اس کے اوپر کا آسمان بھی اسی قدر فاصلہ پر ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان شمار کیئے ساتویں آسمان پر ایک بہت بڑا دریا ہے جسکی گہرائی اور سطح کا فاصلہ ایک آسمان سے لیکر دوسرے آسمان تک کا ہے اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنکی صورت پہاڑی بکریوں ایسی ہے ان کے کھروں اور کولھوں کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر ان کی پشت پر عرش ہے اسکے اسفل اور اعلیٰ کے درمیان دو آسمانوں جتنا فاصلہ ہے پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی

Marfat.com

التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

اور ابوداؤد نے۔

۵۴۸۱/۲۹ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُہِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُہِکَتِ الْاَمْوَالُ وَہَلَکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَی اللّٰہِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذَالِکَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذَالِکَ وَیْحَکَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوَاتِہٖ ھٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلَ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَئِطُّ بِہٖ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا کہنے لگا جانیں مشقت میں ڈالی گئیں، اور اہل وعیال بھوکے ہیں۔ اموال نقصان کیے گئے اور مویشی ہلاک ہوگئے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں ہم آپؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر طلب شفاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ پر طلب شفاعت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ سبحان اللہ آپ دیر تک تسبیح پڑھتے رہے یہاں تک کہ صحابہؓ کے چہروں پر ایسا کلمہ کہنے والوں کیلئے غضب کے آثار ظاہر ہوگئے۔ پھر آپ نے فرمایا تیرے لیے افسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی پر طلب شفاعت نہیں کی جاتی اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے تیرے لیے افسوس ہو تجھے معلوم ہے اللہ تعالیٰ کیا ہے اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا قبہ کی طرح محیط ہے اس سے آواز پیدا ہوتی ہے جسطرح سوار ہونے سے اونٹ کے پالان سے آواز آتی ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۴۸۲/۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَّلَکٍ مِّنْ مَّلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِہٖ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِ مِائَۃِ عَامٍ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں عرش اٹھانے والوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق تم کو بتلاؤں کہ اسکی کانوں کی لو اور گردن کے درمیان سات سو برس کی مسافت کی مقدار فاصلہ ہے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۴۸۳/۳۱ وَعَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِّنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِہَا لَاحْتَرَقْتُ ھٰکَذَا فِی الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ۔

حضرت زرارہؓ بن اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا تو نے اپنے رب کو دیکھا ہے جبریل کانپے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے قریب پہنچ جاؤں تو جل جاؤں مصابیح میں اسی طرح مروی ہے ابونعیم نے حلیہ میں اس روایت کو انسؓ سے بیان کیا ہے لیکن یہ لفظ نہیں بیان کیے کہ فانتفض جبریلؑ

۵۴۸۴/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جب سے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اپنے پاؤں پر

Marfat.com

يَوْمِ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ ـ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

صف باندھے کھڑے ہیں اپنی نظر کو نہیں اٹھاتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور ان کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کے قریب ہوں جل اٹھیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

5785/33 وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ ـ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی اولاد کو پیدا کیا فرشتوں نے کہا اے رب تو نے ان کو پیدا کیا وہ کھاتے ہیں پیتے ہیں نکاح کرتے ہیں سوار ہوتے ہیں ان کے لیے دنیا رہنے دے اور ہمارے لیے آخرت کو بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسکو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اپنی روح اس میں پھونکی ہے ایسی مخلوق کی طرح نہیں کر سکتا جسے میں نے کہا ہو جا وہ ہو گیا
(روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں)

تیسری فصل

5786/34 عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهٖ ـ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے مکرم ہے۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے۔

5787/35 وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ ـ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کیے۔ درخت سوموار کے دن پیدا کیے بری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں نور بدھ کے دن پیدا کیا۔ جمعرات کے دن اس میں جانور پھیلائے۔ آدم جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری مخلوق اور دن کی آخری ساعت میں پیدا کیا عصر سے رات تک کے وقت میں۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

5788/36 وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے ایک بادل ان پر چھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور

Marfat.com

تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى

اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کا نام عنان ہے یہ زمین کے روایا ہیں (سیراب کرنے والے) ہیں اللہ تعالیٰ اسکو اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ شکر کرتے ہیں اور نہ اسکو پکارتے ہیں پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا تمہارے اوپر رقیع ہے جو ایک محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی موج ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کسقدر فاصلہ ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا دو آسمان ہیں ان کا درمیانی فاصلہ پانچسو برس کی مسافت ہے پھر اسی طرح بیان فرمایا یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان گنے ہر دو آسمانوں کے درمیان اس قدر مسافت ہے جسقدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اس کے اوپر عرش ہے اس کے اور آسمان کے درمیان دو آسمانوں کی مقدار مسافت ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا زمین ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے یہاں تک کہ آپ نے سات زمینیں شمار کیں۔ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم ایک رسی نچلی زمین پر لٹکاؤ وہ اللہ کے علم پر پڑے۔ پھر یہ آیت پڑھی وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ کی مراد یہ تھی کہ رسی کا پڑنا اللہ کے علم اس کی قدرت اور اسکی تصرف اور غلبہ پر ہے۔ اللہ کا علم اسکی قدرت اس کا تصرف ہر جگہ ہے اور وہ

Marfat.com

عِلْمِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَعِلْمُ اللّٰہِ وَقُدْرَتُہٗ وَسُلْطَانُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّھُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ۔

خود عرش پر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں اسکو بیان فرمایا ہے۔

۵۴۸۹/۳۷ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا۔

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔

۵۴۹۰/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلُ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول سب سے پہلے نبی کون تھے فرمایا آدم۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول وہ نبی تھے فرمایا ہاں وہ نبی تھے ان سے کلام کیا گیا ہے میں نے کہا اللہ کے رسول کسقدر رسول آئے ہیں فرمایا تین سو اور کچھ اوپر دس ایک بہت بڑی جماعت۔ ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے۔ ابوذر نے کہا میں نے کہا انبیاء کل کتنے تھے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں تین سو پندرہ رسول تھے جو ایک بہت بڑی جماعت تھے۔

۵۴۹۱/۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر کسی چیز کے دیکھنے کی مانند نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی کو جو کچھ اسکی قوم نے بچھڑے وغیرہ کی عبادت کی بتلا دیا تھا لیکن انہوں نے تختیاں نہیں پھینکیں۔ جب آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا۔ تختیاں ڈال دیں وہ ٹوٹ گئیں۔ تینوں حدیثوں کو احمد نے بیان کیا۔

بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ

سیّد المرسلین صلوٰتُ اللہ علیہ وسلامُہٗ کے فضائل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۹۲/۴۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد

Marfat.com

بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری صدی گذرتی گئی۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۴۹۳ / ۲ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ إِبْرٰهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چن لیا۔ کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا۔ اور بنو ہاشم میں سے محمد کو چن لیا (روایت کیا اس کو مسلم نے)

حضرت ترمذی کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد سے اسماعیل کو چن لیا اور اسماعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔

۵۴۹۴ / ۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَّأَوَّلُ مُشَفَّعٍ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا شخص ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۵ / ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب نبیوں سے بڑھ کر میرے تابعدار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۴۹۶ / ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَّا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہی (حضرت انس رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا۔ خازن کہے گا تو کون ہے میں کہوں گا بس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں وہ کہے گا مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا کسی کیلئے آپ سے پہلے نہ کھولوں۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۴۹۷ / ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ

انہی (حضرت انس رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں جسقدر میری تصدیق کی گئی ہے کسی نبی کی تصدیق نہیں کی گئی۔ ایک نبی ایسا بھی گذرا ہے جس کی امت میں سے صرف ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی ہے

Marfat.com

وَاحِدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۹۸/۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال اس طرح سمجھو کہ ایک محل ہے جسکی تعمیر نہایت عمدہ ہے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ دیکھنے والے اسکے گرد گھومتے ہیں اسکی عمدہ تعمیر سے متعجب ہوتے ہیں مگر اس ایک اینٹ کی جگہ کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ میں نے اس اینٹ کی جگہ پُر کر دی ہے میرے ساتھ عمارت مکمل کر دی گئی ہے اور میرے ساتھ رسول ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں ہے وہ اینٹ میں ہوں۔ اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔ (متفق علیہ)

۵۴۹۹/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں میں کوئی ایسا نبی نہیں مگر اسکو اسی قدر معجزات دیئے گئے ہیں جسقدر اس پر لوگ ایمان لائے۔ میں جو دیا گیا ہوں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَّمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچ خصلتیں دیا گیا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میں مدد کیا گیا ہوں۔ میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے۔ میری امت میں سے جس پر نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھ لے۔ میرے لیے غنائم حلال کر دی گئیں مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئی۔ مجھے شفاعت کا حق دیا ہے۔ اور پہلے نبی کسی خاص ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔ (متفق علیہ)

۵۵۰۱/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ باتوں کی مجھ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے۔ میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ غنائم میرے لیے حلال کر دی گئیں ہیں زمین میرے لیے مسجد اور پاکیزہ

Marfat.com

الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ ـ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۰۲ ۱۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ ـ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۳ ۱۲ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَّيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ـ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۰۴ ۱۳ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ

بنا دی گئی ہے میں سب لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

انہی (ابوہریرہ) سے روایت ہے۔ فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ میں فتح دیا گیا ہوں۔ ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹا میں نے اسکے مشرق و مغرب دیکھ لیے میری اُمت کی بادشاہت وہاں تک پہنچ جائیگی جس قدر میرے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ مجھے دو خزانے سُرخ و سفید عطا کیے گئے ہیں میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور مسلمانوں کے سوا کوئی ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرے جو اُن کے جمع ہونے کی جگہ لے لے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں وہ رد نہیں کیا جا سکتا میں نے تیری امت کو یہ بات عطا کر دی ہے کہ عام قحط سے ان کو ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے سوا کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جمع ہونیکی جگہ لے لے اگرچہ تمام رُوئے زمین کے لوگ ان پر جمع ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعت نفل پڑھے ہم نے بھی آپ کے ساتھ دو رکعت پڑھیں پھر آپ نماز سے پھرے فرمایا۔ تین باتوں کا میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا دو باتیں اللہ تعالیٰ نے منظور کر لی ہیں اور ایک منظور نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یہ اس نے مجھے عطا کر دی ہے اور میں نے سوال کیا تھا میری امت کو غرق نہ کرے یہ بات بھی اس نے منظور کر لی

Marfat.com

فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ وہ آپس میں لڑائی نہ کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ نے روک لیا ہے۔

۵۵۰۵ / ۱۴ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ الْمَوْصُوْفُ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَلَامٍ نَحْوَهٗ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ)

حضرت عطاءؒ بن یسار کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓو بن عاص کو ملا میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفت بیان کریں جو تورات میں ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم تورات میں ان کی صفت موجود ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ اے نبی ہم نے تجھ کو امت پر شاہد بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تو امیوں کی جائے پناہ ہے تو میرا بندہ اور رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے تو بدخو سخت گو اور بازاروں میں غل مچانے والا نہیں ہے تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخشش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نبی کو اس وقت تک نہیں مارے گا یہاں تک کہ اسکے سبب گمراہ قوم کو سیدھا کر دے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں اور اس کلمہ طیبہ کے ساتھ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور ایسے دلوں کو کھول دے جو پردے میں ہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ دارمی نے عطاء عن ابی سلام سے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہؓ کی حدیث جس کے الفاظ میں نحن الآخرون باب الجمعہ میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۵۰۶ / ۱۵ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَّاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک مرتبہ نماز پڑھائی اسے معمول سے کچھ زیادہ لمبا کر دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپؐ نے نماز پڑھائی ہے عموماً آپؐ ایسی نماز نہیں پڑھاتے فرمایا ہاں اس واسطے کہ یہ نماز امید اور ڈر کی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا تھا دو مجھ کو عطا کر دی ہیں اور ایک مجھ سے روک لی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے مجھ کو یہ بات عطا کر دی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ ان پر ان کے سوا کوئی اور دشمن مسلط نہ کرے یہ بھی مجھ کو عطا کر دی ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ ان کے بعض کو بعض کا عذاب نہ چکھائے یہ بات مجھ سے روک لی گئی۔ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے۔

Marfat.com

۵۵۰۷ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَّاَنْ لَّا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو مالکؓ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں سے تم کو بچایا ہے۔ تمہارا نبی تم پر بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ اہل حق پر اہل باطل غالب نہیں آسکیں گے۔ اور تم سب گمراہی پر جمع نہیں ہو گے

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

۵۵۰۸ / ۱۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا۔ کہ ایک تلوار اس کی ہو اور ایک اس کے دشمن کی۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

۵۵۰۹ / ۱۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَآئِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا گویا کہ عباسؓ نے دشمنوں کا کوئی طعن سن رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مجھ کو بہترین خلقت میں پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ بنا دیئے مجھ کو ان کے بہترین فرقہ میں کیا پھر ان کو قبائل میں تقسیم کر دیا مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا۔ میں بہترین ذات کا اور بہترین حسب والا ہوں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۱۰ / ۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نبوت آپ کے لیے کسوقت ثابت ہوئی۔ آپ نے فرمایا آدم اس وقت روح اور بدن کے درمیان تھے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۱۱ / ۲۰ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ

حضرت عرباضؓ بن ساریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ہاں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ میں تم کو اپنے امر کی ابتداء بتلاتا ہوں کہ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ کی بشارت

Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ)

۵۵۱۲/۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۱۳/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مُوسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللهِ وَلَا

ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا انہوں نے دیکھا کہ ایک نور اُن سے نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔

روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کو احمد نے ابوامامہ سے سَأُخْبِرُكُمْ سے آخر تک۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں ہے آدم اور ان کے علاوہ سب نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ہوں گا جس سے قبر پھٹے گی اور میں کوئی فخر کی بات نہیں کر رہا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے ان کے نزدیک ہوئے سُنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں ایک کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا۔ ایک کہہ رہا ہے عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک نے کہا آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نکلے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سُن لیا ہے اور تم تعجب کا اظہار کر رہے تھے کہ ابراہیمؑ خلیل ہیں یہ درست ہے اور موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرنے والے ہیں یہ بھی درست ہے اور عیسیٰؑ روح اللہ ہیں یہ بھی ٹھیک ہے اور آدم کو اللہ نے چن لیا۔ خبردار! میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور فخر سے نہیں کہتا آدمؑ اور دوسرے نبی اس کے نیچے ہوں گے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے اور فخر سے نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا۔ میرے لیے وہ کھولا جائے گا اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقراء مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں کوئی فخر نہیں ہے۔

Marfat.com

فَخْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے۔

۵۵۱۴/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِيْ فِيْ أُمَّتِيْ وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سبقت لینے والے ہیں۔ میں بغیر فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسکو بچایا ہے۔ عام قحط ان پر نہیں آئے گا کوئی دشمن اسکو جڑ سے نہ اکھیڑ سکے گا اور ان کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۵۱۵/۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء و مرسلین کا قائد ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا ہوں جسکی سفارش قبول کی گئی ہے اور کوئی فخر نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو دارمی نے۔

۵۵۱۶/۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اٹھائے جائیں گے میں پہلا قبر سے نکلنے والا ہوں جب وہ آئیں گے میں ان کا قائد ہونگا جب وہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونگے میں انکا خطبہ دینے والا ہونگا جب وہ چپ ہو جائیں گے میں ان کا سفارش کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ کرامت اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا۔ میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سے سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا پوشیدہ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۱۷/۲۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ

حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنت کے حلوں کا ایک جوڑا مجھ کو پہنایا جائے گا میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوقات میں میرے سوا کوئی اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ جامع الاصول کی ایک

Marfat.com

غبری۔ رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی)

روایت میں اُن سے ہے میں پہلا ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی۔ مجھے لباس پہنایا جائے گا۔

۵۵۱۸/۲۷ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد وارجوا ان اکون انا ھو۔

(رواہ الترمذی)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے وُہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا وسیلہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے صرف ایک آدمی ہی اسکو حاصل کر سکے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۱۹/۲۸ وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابی بن کعبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا میں امام النبیین ہوں گا اور ان کا خطیب ہوں گا اور ان کا صاحب شفاعت ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۲۰/۲۹ وعن عبد اللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین۔

(رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے نبیوں سے دوست ہے اور میرا دوست میرا باپ اور میرے رب کا خلیل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی بے شک لوگوں میں سے نزدیک ترین حضرت ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسکی پیروی کی اور یہ نبی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۲۱/۳۰ وعن جابرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

جابرؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مکارم اخلاق اور محاسن اخلاق تمام کرنے کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۵۲۲/۳۱ وعن کعبؓ یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ بمکۃ وھجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی

حضرت کعبؓ تورات سے حکایت بیان کرتے ہیں کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت گو ہیں نہ درشت خو۔ نہ بازاروں میں چلانے والے بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے لیکن معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اس کی بادشاہی شام ہے اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ شادی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ ہر منزل میں اللہ کی حمد بیان

Marfat.com

كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا يَتَّزِرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ

کرتے ہیں۔ ہر بلند جگہ پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں وہ سورج کی نگہداشت کرنے والے ہیں جب نماز کا وقت آتا ہے نماز پڑھتے ہیں آدھی پنڈلیوں پر تہبند باندھتے ہیں اور اپنے اطراف پر وضو کرتے ہیں ان کا پکارنے والا آسمانی فضا میں ندا کرتا ہے لڑائی میں ان کی صف نماز میں صف باندھنے کی طرح ہے رات کو انکی آواز پست ہوتی ہے جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارمی نے معمولی تغیر کے ساتھ اسکو روایت کیا ہے۔

۵۵۲۳/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍؓ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَّقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابو داؤد نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں جہاں آپؐ مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۵۲۴/۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاؑ اور آسمان کے رہنے والوں پر فضیلت بخشی ہے لوگوں نے کہا اے ابو عباس آسمان والوں پر کیسے فضیلت دی ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں کے لیے فرمایا ہے اور ان میں سے جو کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ہم اسکو جہنم میں ڈال دیں گے اور ظالموں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا ہے ہم نے آپؐ کو فتح مبین عطا کی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ لوگوں نے کہا انبیاؑ پر آپؐ کو کیسے فضیلت حاصل ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاؑ کے حق میں فرمایا ہے ہم نے ہر رسول اسکی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا ہے وہ ان کو بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے۔ آخر آیت تک۔ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سب لوگوں کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن و انس کی طرف مبعوث کیا ہے۔

۵۵۲۵/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا اے اللہ

Marfat.com

اللہِ کَیْفَ عَلِمْتَ اَنَّکَ نَبِیٌّ حَتّٰی اسْتَیْقَنْتَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِیْ مَلَکَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَوَقَعَ اَحَدُھُمَا اِلَی الْاَرْضِ وَکَانَ الْاٰخَرُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اَھُوَ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْہُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِہٖ فَوَزَنْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِعَشَرَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِمِائَۃٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْہُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِھِمْ فَرَجَحْتُھُمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَنْتَثِرُوْنَ عَلَیَّ مِنْ خِفَّۃِ الْمِیْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ لَوْ وَزَنْتَہٗ بِاُمَّتِہٖ لَرَجَحَھَا۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

کے رسول آپ کو کیسے آپ کی نبوت کا علم ہوا کہ آپ کو یقین حاصل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر میں مکہ کی کسی وادی میں تھا کہ دو فرشتے آئے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا زمین آسمان کے درمیان لٹکا رہا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا ان کا وزن ایک آدمی کے ساتھ کرو۔ میں ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا دس آدمیوں کے ساتھ آپ کا وزن کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں غالب رہا پھر اس نے کہا سو آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو مجھے سو کے ساتھ تولا گیا میں ان پر غالب آ گیا۔ پھر اس نے کہا ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو مجھے ان کے ساتھ تولا گیا میں ان پر غالب آ گیا مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ترازو ہلکا ہونے کی وجہ سے وہ مجھ پر گر پڑیں گے فرمایا انہیں ایک نے دوسرے کو کہا اگر تو اسکی تمام امت کیساتھ اسکا وزن کرے ان پر غالب آجائے (روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو دارمی

۵۵۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِھَا۔

(رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِیُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی مجھ پر فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی مجھے چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ تم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

(روایت کیا اسکو دارقطنی نے)

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور آپکی صفات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۲۷ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے کئی ایک نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں اور ماحی ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر مٹا دیتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد نبی نہ ہو۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

۵۵۲۸/۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی ایک نام بیان کرتے۔ فرمایا میں محمد ہوں اور احمد ہوں۔ میرا نام المقفی الحاشر نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۲۹/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں اور لعنتیں کسطرح پھیر دیتا ہے۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں میرا نام محمدؐ ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۳۰/۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَّرَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اگلے حصہ اور ڈاڑھی کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ جب آپؐ تیل لگا لیتے ظاہر نہیں ہوتے تھے۔ جب آپؐ کا سر پراگندہ ہوتا ظاہر ہو جاتے۔ آپؐ کی ڈاڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔ ایک آدمی نے کہا آپ کا چہرہ تلوار کی مانند ہوگا فرمایا نہیں چاند اور سورج کی طرح تھا اور آپؐ کا چہرہ گول تھا اور میں نے آپؐ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند تھی جس کا رنگ آپ کے جسم کے رنگ کے مشابہ تھا

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۳۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّاٰلِيْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپؐ کے ساتھ روٹی گوشت یا ثرید کھایا۔ پھر میں آپؐ کے پیچھے کی طرف گیا میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس تھی جو مٹھی کی مانند تھی اس پر مسوں کی طرح تل تھے

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۵۳۲/۶ وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ

حضرت ام خالدؓ بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے اس میں ایک سیاہ چھوٹی سی چادر تھی آپؐ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ وہ اٹھا کر آپ کے پاس لائی گئی آپؐ نے

Marfat.com

بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهٖ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ قَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اپنے ہاتھ مبارک سے اسکو ام خالد کو پہنایا اور فرمایا پرانا کر اور پھر پرانا کر اس میں سبز یا زرد دھاریاں تھیں۔ فرمایا اے ام خالد یہ کپڑا بہت خوبصورت ہے اور سَناہ کا معنیٰ حبشی زبان میں حَسَنَۃٌ کا ہے ام خالد نے کہا میں نے آپ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا میرے باپ نے مجھ کو روکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے۔
(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۵۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ سَبْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرٰى لَهٗ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قد۔ نہ آپ کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا اور نہ ہی نہایت گندمی۔ آپ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی نرم نیچے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں نبوت کے لیے مبعوث فرمایا مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں دس سال رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔ آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس سفید بال نہیں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ میانہ قد کے تھے نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ روشن رنگ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔ ایک روایت میں ہے آپ کے کانوں اور شانوں کے درمیان تھے (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے بڑے سر والے موٹے موٹے قدموں والے تھے۔ آپ جیسا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے نہیں دیکھا اور آپ فراخ ہتھیلیوں والے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ موٹی موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے تھے۔

۵۵۳۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهٗ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان فراخی تھی۔ آپ کے بال کانوں کی لَو تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلہ پہنے دیکھا۔ میں نے آپ سے پہلے آپ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے براءؓ نے کہا میں نے کوئی

Marfat.com

قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ
حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ
الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

شخص لمبے بالوں والا سرخ جوڑے میں آپ سے بڑھ کر خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فراخی تھی نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔

۵۵۳۵ ۹ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ
الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ
عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ
شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ
قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سماکؒ بن حرب سے روایت ہے وہ جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے۔ آنکھوں میں لال ڈورے تھے۔ ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔ سماک سے کہا گیا ضلیع الفم کیا معنی ہیں کہا بڑے منہ والے۔ کہا گیا اشکل العینین کا کیا معنی ہے کہا آنکھ کے دراز شگاف والے۔ کہا گیا منہوش العقبین کا کیا معنی ہے کہا ایڑیوں کے تھوڑے گوشت والے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۳۶ ۱۰ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوطفیلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفید نمکین رنگ کے میانہ قد تھے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۵۳۷ ۱۱ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ
لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ
فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ
شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ
فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

حضرت ثابتؓ سے روایت ہے کہ انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا کہا آپؐ اس عمر تک نہیں پہنچے کہ آپ خضاب لگائیں۔ انہوں نے کہا اگر میں آپؐ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا۔ ایک روایت میں ہے اگر میں گننا چاہتا وہ سفید بال جو آپ کے سر میں تھے تو شمار کر سکتا تھا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ کے ریش بچہ اور کنپٹیوں اور سر میں چند ایک سفید بال تھے۔

۵۵۳۸ ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤُ
إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا
أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ
مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید روشن رنگ والے تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا۔ جب چلتے تھے آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے تھے میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو اس قدر نرم نہیں چھوا جیسا کہ آپؐ کی ہتھیلیاں نرم تھیں اور میں نے کسی مشک اور عنبر میں اس قدر خوشبو نہیں پائی جس قدر آپؐ کے بدن مبارک سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

٥٥٣٩ / ١٣ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے ہاں تشریف لاتے اور میرے ہاں قیلولہ فرماتے میں آپ کے لیے چمڑے کا بچھونا بچھا دیتی آپؐ اس پر سوتے۔ آپ کو پسینہ بہت آتا تھا میں آپ کا پسینہ جمع کر لیتی اور خوشبو میں ملا دیتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے کہنے لگیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسکو خوشبو میں ملا دیتے ہیں اور وہ نہایت عمدہ خوشبو ہے۔ ایک روایت میں ہے ام سلیم نے کہا ہم اپنے بچوں کے لیے اس سے برکت کی امید رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو نے خوب کیا۔

(متفق علیہ)

٥٥٤٠ / ١٤ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ۔

حضرت جابرؓ بن سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ گھر جانے کے لیے باہر نکلے میں بھی آپؐ کے ساتھ نکلا۔ چھوٹے چھوٹے بچے آپ کو ملنے کے لیے آگے بڑھے۔ آپؐ ان میں سے ایک ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرتے۔ آپ نے میرے رخساروں پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپؐ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اور خوشبو اسطرح پائی جیسا کہ آپ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ نکالا ہے (روایت کیا اسکو مسلم نے) جابرؓ کی حدیث جس کے لفظ ہیں سموا باسمی باب الاسامی میں اور سائبؓ بن یزید کی حدیث جس کے لفظ ہیں نظرت الی خاتم النبوۃ باب احکام المیاہ میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

٥٥٤١ / ١٥ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا سر بڑا اور داڑھی گھنی تھی۔ ہاتھوں اور پاؤں کی ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے سینہ سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی جب چلتے آگے کی طرف جھکتے ہوئے چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپؐ کی وفات سے پہلے اور بعد آپؐ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

۵۵۴۲ / ۱۶ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً أَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (علیؓ) سے روایت ہے جب آپؐ کا وصف بیان کرتے کہتے کہ آپ نہ بہت زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ کوتاہ قامت۔ آپ لوگوں میں متوسط قد کے تھے نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپؐ کے بال قدرے خم دار تھے۔ آپؐ نحیف نہ تھے۔ آپؐ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ معمولی گولائی تھی آپ کا رنگ سفید مائل بسرخی دونوں آنکھیں سیاہ۔ پلکیں دراز ہڈیوں کے جوڑ موٹے موٹے صاحب مسربہ تھے (سینہ سے ناف تک بالوں کی لکیر) ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت۔ جب چلتے قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب متوجہ ہوتے پوری طرح متوجہ ہوتے آپؐ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے لوگوں میں از روئے سینہ کے سخی گفتگو میں سچے اور کھرے۔ طبیعت کے نرم قبیلہ کے لحاظ سے مکرم۔ جو آپ کو یکایک دیکھتا ڈر جاتا اور جو کوئی آپؐ کے ساتھ رہنے لگ جاتا آپؐ سے محبت کرنے لگتا۔ آپؐ کا مداح بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ آپؐ سے پہلے اور بعد میں نے آپؐ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۴۳ / ۱۷ وَعَنْ جَابِرٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهٖ أَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستہ میں چلتے آپ کی خوشبو کی وجہ سے آپؐ کے پیچھے جانے والا شخص معلوم کر لیتا کہ آپؐ یہاں سے گذرے ہیں یا راوی نے کہا آپؐ کے پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۴۴ / ۱۸ وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِيْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهٗ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے ربیعؓ بنت معوذ بن عفراء سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کریں وہ کہنے لگیں بیٹے اگر تم آپؐ کو دیکھتے تم کو ایسے معلوم ہوتا کہ سورج نکل آیا ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۵۴۵ / ۱۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں کبھی آپؐ کو دیکھتا کبھی چاند کی طرف دیکھتا آ

Marfat.com

فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ میرے نزدیک اسوقت چاند سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور دارمی نے۔

۵۵۴۶/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے چہرہ مبارک میں آفتاب جاری ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تیز رو نہیں دیکھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ زمین آپ کے لیے لپیٹی جاتی ہے۔ ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۴۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی تھیں۔ آپ کھل کر نہ ہنستے تھے بلکہ مسکراتے تھے جب میں آپ کو دیکھتا کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ ڈالا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں ڈالا ہوتا تھا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۵۴۸/۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں میں معمولی کشادگی تھی۔ جب آپؐ کلام کرتے آپ کے دانتوں سے نکلا ہوا نور دیکھا جاسکتا تھا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۵۴۹/۲۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت خوش ہوتے آپ کا چہرہ مبارک دمکنے لگتا ایسے معلوم ہوتا آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم اس بات کو جانتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۰/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا آپؐ اسکی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ اس کا باپ سرہانے بیٹھا تورات

Marfat.com

رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا فَقَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ أَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا أَخَاكُمْ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

پڑھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی میں تجھ کو اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰؑ پر تورات اتاری کیا تورات میں تو میری صفت پاتا ہے اور اس میں میرے ظہور کے متعلق پیش گوئی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا کیوں نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ہم تورات میں آپؐ کی صفت، نعت اور آپؐ کے ظہور کی خبر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے اُٹھادو اور اپنے بھائی کے تم والی بنو۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

۵۵۵۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں بھیجی گئی رحمت ہوں۔ روایت کیا اس کو دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ فِيْ أَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپؐ کے اخلاق اور عادات کا بیان

پہلی فصل

۵۵۵۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کبھی آپؐ نے مجھ کو اُف تک نہیں کہا اور کبھی نہیں کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا۔
(متفق علیہ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَإِذَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین خلق کے حامل تھے ایک دن آپ نے مجھ کو ایک کام کے لیے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کے لیے بھیجا ہے جاؤں گا وہ کام کے لیے نکلا راستہ میں لڑکے کھیل رہے تھے میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کی طرف دیکھا آپ مسکرا رہے تھے فرمایا اے انیس میں نے جو کام کہا تھا کر آئے ہو۔ میں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول میں جا رہا ہوں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۵۴ وَعَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَۃِ فَاَدْرَکَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبْذَۃً شَدِیْدَۃً وَّرَجَعَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَۃِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِھَا حَاشِیَۃُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْلِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (انس رض) سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ جا رہا تھا آپ پر نجران کے موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک اعرابی نے آپ کو پالیا اور چادر پکڑ کر زور سے کھینچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کے سینہ کی طرف پھرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ کی گردن کے کنارے پر سخت کھینچنے کیوجہ سے رگڑ کا نشان دیکھا۔ پھر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی کچھ دینے کا حکم دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور مسکرائے پھر اُسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۵ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَی الصَّوْتِ وَھُوَ یَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ مَا عَلَیْہِ سَرْجٌ وَّ فِیْ عُنُقِہٖ سَیْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّہٗ بَحْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

انہی (انس رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین سخی اور بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والے ڈر گئے لوگ آواز کی جانب نکلے۔ ان کو آگے سے آتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جو لوگوں سے پہلے اس آواز کی طرف پہنچ گئے تھے۔ آپ فرماتے تھے گھبراؤ نہیں اور آپ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے اس پر زین نہیں ڈالی ہوئی تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار حمائل تھی فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا کی مانند پایا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے اس کے جواب میں نہیں کہا ہو۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

٥٥٥٧ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ اِعْطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا ۔ آپ نے اسکو اسقدر بکریاں دیں جو پہاڑوں کے درمیان تھیں وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے ۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٥٥٨ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حنین سے واپسی پر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ بہت سے اعرابی آپؐ کو چمٹ گئے اور آپؐ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کو ایک کیکر کی طرف تنگ کر دیا کیکر سے آپؐ کی چادر چمٹ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے واپس کر دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کی تعداد اونٹ ہوں میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں پھر تم مجھ کو بخیل، جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے ۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٥٥٩ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کی نماز پڑھ لیتے، مدینہ والوں کے خادم آپ کے پاس پانی کے برتن لاتے جو برتن وہ لاتے آپ اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈال دیتے بعض اوقات صبح سردی میں وہ لے آتے آپ اس میں بھی اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے ۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٥٦٠ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے مدینہ کی جو لونڈی چاہتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی ۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

٥٥٦١ وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک سیاہ رنگ کی عورت تھی اس کی عقل میں کچھ فتور تھا وہ آئی اور کہنے لگی مجھ کو آپؐ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اے ام فلاں کونسے بازار میں تجھے کام ہے تاکہ میں تیرا وہ کام کروں ۔ آپؐ اسکے ساتھ ایک بازار میں تنہا ہوئے یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

Marfat.com

۵۵۶۲ / ۱۱ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمُعْتِبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو لعنت کرنے والے نہ تھے اور نہ گالی نکالتے تھے۔ ناراضگی کے وقت فرماتے اسے کیا ہے اسکی پیشانی خاک آلودہ ہو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۳ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ مشرکوں پر لعنت ڈالیں فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا ہوں۔ بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۶۴ / ۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس کو ناپسند فرماتے ہم آپ کے چہرہ سے کراہت کے آثار معلوم کر لیتے۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۵ / ۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ہنستے وقت ان کے حلق کا کوا نظر آئے۔ آپ مسکراتے تھے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۶ / ۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَّوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہؓ) سے روایت ہے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے باتیں نہیں کرتے تھے جسطرح تم کرتے ہو آپ اسطرح گفتگو فرماتے اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا گن سکتا۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۷ / ۱۶ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اسودؓ سے روایت ہے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے فرمایا اپنے گھر کی مہنت یعنی خدمت کرتے جسوقت نماز کا وقت آتا۔ نماز کی طرف نکل جاتے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۵۶۸ / ۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو کاموں میں سے ایک کو پسند کرنے کے متعلق نہیں کہا گیا مگر آپ آسان کو پسند فرماتے جب تک وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ دور ہو جاتے۔ آپ نے کبھی اپنے لیے کسی سے بدلہ

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ یُّنْتَہَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِہَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

نہیں لیا اور اگر اللہ کی کسی حرام کردہ شئی کا کوئی مرتکب ہو جاتا محض اللہ کی رضا کیلئے اس سے انتقام لیتے۔

(متفق علیہ)

۵۵۶۹ / ۱۸ وَعَنْہَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَاَۃً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاہِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَہَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اسی (حضرت) عائشہؓ سے روایت ہے کہا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت لونڈی اور نوکر کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر جبکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہوں۔ آپؐ کو اگر کبھی کسی کی طرف سے ضرر پہنچا ہے تو آپؐ نے اس کا انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمتوں کو بھاڑا جائے پس خدا کے لیے بدلہ لیتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۵۷۰ / ۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَہْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے میں اسوقت آٹھ سالی کا بچہ تھا۔ دس سال تک میں نے آپ کی خدمت کی ہے کبھی آپؐ نے میرے ہاتھوں کسی نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی اگر آپؐ کے گھر والوں سے مجھ کو کچھ کہتا فرماتے اسکو چھوڑو اگر کچھ مقدر میں ہے ہو جائیگی۔ یہ لفظ مصابیح کے ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں کچھ تبدیلی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۵۷۱ / ۲۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلف سے فحش گوئی کرتے نہ بازاروں میں چلانے والے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے لیکن معاف کر دیتے اور درگذر کرتے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۷۲ / ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ بیمار کی عیادت کرتے جنازہ کے پیچھے چلتے۔ غلام کی دعوت قبول کر لیتے گدھے پر سوار ہو جاتے۔ خیبر کے دن میں نے آپ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی باگ پوست خرما کی تھی۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

Marfat.com

۵۵۷۳/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں گانٹھ لیتے اپنے کپڑے سی لیتے اپنے گھریلو کام کاج کرتے جیسے تمہارا ایک گھر کا کام کرتا ہے۔ اور کہا حضورؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی ہی تھے۔ کپڑے سے جوئیں دیکھ لیتے بکریوں کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے نفس کی خدمت کرتے۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۷۴/۲۳ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت خارجہؓ بن زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ زید بن ثابت کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ وہ کہنے لگے میں آپؐ کا پڑوسی تھا جس وقت آپؐ پر وحی نازل ہوتی میری طرف پیغام بھیجتے میں آکر آپؐ کے لیے اسکو لکھ دیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپؐ بھی دنیا کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کا ذکر کرتے ہمارے ساتھ آپؐ بھی اسکا ذکر کرتے جب ہم کھانے کا ذکر کرتے آپؐ ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے۔ یہ سب احوال میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کر رہا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۷۵/۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی شخص سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ سے نہ کھینچتے۔ یہاں تک کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ کھینچتا اور اپنا رُخ مبارک اس سے نہ پھیرتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ پھیرتا۔ کبھی آپ کو نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہم نشینوں کے سامنے زانو آگے بڑھاتے ہوں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۷۶/۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کے لیے کوئی ذخیرہ جمع نہیں کرتے تھے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۷۷/۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت تھے۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۵۷۸/۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِي الْكَلَامِ رَسُوْلِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ وَّ تَرْسِیْلٌ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

میں ترتیل اور ترسیل تھی۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

۵۵۷۹ ۲۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنَۃٍ فَصْلٌ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح پے درپے باتیں نہ کرتے تھے لیکن آپ کی گفتگو کے کلمے جدا جدا ہوتے۔ جو آپ کے پاس بیٹھتا اسکو یاد رکھتا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۸۰ ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہؓ بن حارث بن جزء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تبسم کرنے میں نہیں دیکھا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۵۸۱ ۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہؓ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت باتیں کرنے کے لیے بیٹھتے آسمان کی طرف بہت زیادہ نگاہ اٹھاتے۔

(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

۵۵۸۲ ۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ اِبْنُہٗ مُسْتَرْضِعًا فِیْ عَوَالِی الْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ یَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَیَدْخُلُ الْبَیْتَ وَاِنَّہٗ لَیُدَّخَنُ وَکَانَ ظِئْرُہٗ قَیْنًا فَیَاْخُذُہٗ فَیُقَبِّلُہٗ ثُمَّ یَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرٰھِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ اِبْنِیْ وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَہٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رِضَاعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمروؓ بن سعید انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل وعیال پر مہربان نہیں دیکھا عوالی مدینہ میں آپ کا بیٹا دودھ پیتا تھا آپ اسکو دیکھنے کے لیے کبھی تشریف لے جاتے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوتے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا اور اس کا رضاعی باپ لوہار تھا۔ آپ حضرت ابراہیم کو گود میں لیتے اور بوسہ دیتے پھر واپس تشریف لے آتے۔ عمروؓ نے کہا جسوقت ابراہیم وفات پا گئے آپ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں۔ جو دودھ پینے کی مدت کو پورا کرتی ہیں۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۵۸۳ ۳۲ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَہُوْدِیًّا کَانَ یُقَالُ لَہٗ

حضرت علیؓ سے روایت ہے ایک یہودی عالم تھا اس کا نام فلاں

Marfat.com

فلان حبرٌ كان له على رسول الله صلى الله عليه وسلم دنانير فتقاضى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له يا يهودي ما عندي ما أعطيك قال فإني لا أفارقك يا محمد حتى تعطيني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أجلس معك فجلس معه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والغداة وكان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهددونه ويتوعدونه ففطن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الذي يصنعون به فقالوا يا رسول الله يهودي يحبسك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم منعني ربي أن أظلم معاهدا وغيره فلما ترحل النهار قال اليهودي أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أنك رسول الله وشطر مالي في سبيل الله أما والله ما فعلت بك الذي فعلت بك إلا لأنظر إلى نعتك في التوراة محمد بن عبد الله مولده بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام ليس بفظ ولا غليظ ولا سخاب في الأسواق ولا متزي بالفحش ولا قول الخنا أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله وهذا مالي فاحكم فيه بما أراك الله وكان اليهودي كثير المال۔

(رواه البيهقي في دلائل النبوة)

تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قرض لینا تھا جو کئی ایک دینار تھے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا آپؐ نے فرمایا اے یہودی میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں تجھ کو دوں وہ کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک میرا قرض مجھے نہ دو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں تیرے ساتھ ہی بیٹھا رہوں گا۔ آپؐ اسکے ساتھ بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب عشا اور صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اسکو ڈانٹتے اور دھمکیاں دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ وہ کر رہے تھے اس کو سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ایک یہودی نے آپؐ کو روک رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی یا کسی اور پر ظلم کروں۔ جب دن نکل آیا یہودی کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں نفقہ کرتا ہوں۔ بخدا میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تورات میں جو آپ کی صفت لکھی ہوئی ہے اس کو آزماؤں اس میں ہے محمد بن عبد اللہ ان کی جائے پیدائش مکہ ہے اور جائے ہجرت مدینہ ہے اُن کا ملک شام ہے۔ بد زبان اور فحش گو نہیں ہے۔ سخت دل اور بازاروں میں چلانے والا نہیں ہے اور نہ فحش کی وضع اختیار کرنے والا ہے اور نہ بیہودہ بات کہنے والا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور یہ مال ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کریں اور وہ یہودی بہت مالدار تھا۔

(روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں)

۵۵۸۷/۳۳ وعن عبد الله بن أبي أوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر الذكر ويقل اللغو ويطيل الصلوة ويقصر الخطبة ولا يأنف أن يمشي مع الأرملة والمسكين

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ ذکر کرتے اور دیگر باتیں کم کرتے اور نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے ان کا کام پورا کر دیتے۔ روایت کیا اسکو

Marfat.com

فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

نسائی اور دارمی نے۔

۵۵۸۵ (۳۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ جو چیز تو لایا ہے اس کی تکذیب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت نازل فرمائی۔ کہ وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۵۸۶ (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيْ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَّاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَّاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ. (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ اگر میں چاہوں سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اسکی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا تیرا رب تجھ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو بندہ پیغمبر ہونا پسند کرلیں اور یا بادشاہ پیغمبر۔ میں نے جبرئیلؑ کی طرف دیکھا انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کرو۔ ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کی غرض سے جبرئیلؑ کی طرف دیکھا انہوں نے کہا کہ تواضع اختیار کرو میں نے کہا میں بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔ عائشہؓ نے کہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے فرماتے میں اس طرح کھانا ہوں جس طرح غلام کھاتا ہے اور میں اسطرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔
(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

بعثت اور آغازِ وحی کا بیان

پہلی فصل

۵۵۸۷ (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے مکہ میں آپؐ تیرہ سال ٹھہرے آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپؐ کو ہجرت کا حکم ملا مدینہ میں دس سال اقامت گزیں رہے تریسٹھ برس کی عمر میں مدینہ ہی میں

Marfat.com

وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وفات پائی۔

(متفق علیہ)

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں پندرہ سال مقیم رہے آپ آواز سنتے۔ سات سال تک روشنی دیکھتے رہے اور آٹھ سال تک آپ کی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی

(متفق علیہ)

۵۵۸۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر میں آپ کو وفات دے دی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَّ سِتِّيْنَ اَكْثَرُ۔

حضرت انہی (انسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

(امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ تریسٹھ برس کی روایات بہت ہیں)

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو آپ وحی سے شروع کیے گئے سچے خوابوں کا دیکھنا تھا۔ آپ جو خواب بھی دیکھتے اسکی تعبیر صبح کی طرح نمودار ہوتی۔ پھر آپ کی طرف تنہائی پسند کر دی گئی آپ خلوت میں رہتے آپ غار حرا میں چلے جاتے۔ کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے۔ اس سے پہلے کہ اپنے گھر والوں کی طرف مائل ہوں اور اس مدت کیلئے زاد راہ لیجاتے پھر حضرت خدیجہؓ کیطرف لوٹتے اور اسی قدر زاد راہ لیجاتے یہانتک کہ آپ کے پاس حق آگیا آپ صلعم غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھ آپ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اسکے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی۔ پھر کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے مجھ کو پکڑا اور دوبارہ دبایا حتیٰ کہ اس کے دبانے سے مجھے مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھ کو دبایا کہ اس

Marfat.com

قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى
بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ
وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ
عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ
حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ
كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ
الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ
عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ
إِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ
لَهٗ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ
وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ
وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِيْ أَكُوْنُ
حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ
يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ إِلَّا عُوْدِيَ وَإِنْ
يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ
لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا
كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا
أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهٗ مِنْهُ
تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ

کے دبانے سے مجھ کو مشقت پہنچی پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے بزرگ تر ہے جس نے قلم کے واسطے سے انسان کو تعلیم دی وہ چیز کہ جانتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو لے کر لوٹے آپ کا دل کانپ رہا تھا آپ خدیجہؓ کے پاس گئے اور کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو انہوں نے آپ کو کپڑا اڑھا دیا۔ آپ سے خوف دُور ہوا۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا اور تمام واقعہ بتلا دیا کہ مجھ کو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے خدیجہؓ کہنے لگیں ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں باتیں سچی کرتے ہیں بوجھ اُٹھاتے ہیں محتاج کو کما کر دیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ حق کے حادثوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اُسے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سنیئے کیا کہتا ہے۔ ورقہ نے کہا اے بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا تھا اس کی خبر دی۔ ورقہ کہنے لگا یہ وُہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اترا تھا۔ اے کاش میں اسوقت جوان ہوتا۔ اے کاش میں اسوقت زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھ کو مکہ سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ اس نے کہا ہاں جس شخص کے پاس بھی ایسا کچھ آیا ہے جو تمہارے پاس آیا ہے وہ دشمنی کیا گیا ہے۔ اگر مجھ کو تمہارے اس دن نے پا لیا میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ تھوڑی دیر بعد ورقہ فوت ہو گئے اور وحی منقطع ہو گئی (متفق علیہ) اور بخاری نے زیادہ کیا ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وحی رُک جانے پر آپ کو نہایت غم ہُوا کئی بار غم کی وجہ سے صبح جاتے کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر سے گر پڑیں۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تاکہ اپنے نفس کو گرا دیں جبریلؑ ظاہر ہوتے اور کہتے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کا اضطراب ختم ہو جاتا

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا فَیَسْکُنُ لِذٰلِکَ جَاْشُہٗ وَتَقِرُّ نَفْسُہٗ۔

اور آپ کا نفس تسکین پاتا۔

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْہُ رُعْبًا حَتّٰی ھَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَھْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ وحی کے رُک جانے کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں چلا جا رہا تھا۔ آسمان کی جانب سے میں نے ایک آواز سُنی ناگہاں وہ فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں بہت خوف زدہ ہو گیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ میں اپنے گھر آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو۔ انہوں نے مجھ کو کپڑا اڑھا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ مخلوق کو ڈرا اپنے رب کی بڑائی بیان کر اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے پھر وحی پے در پے آنے لگی۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ ھِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ وَھُوَ اَشَدُّہٗ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْہُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَکُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ فِی الْیَوْمِ الشَّدِیْدِ الْبَرْدِ فَیُفْصِمُ عَنْہُ وَاِنَّ جَبِیْنَہٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی گھنٹال کی آواز کی طرح آتی ہے اور ایسی وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے وہ مجھ سے موقوف ہوتی ہے جب کہ میں اس کو یاد کر لیتا ہوں کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے سامنے نمودار ہوتا ہے وہ مجھ سے کلام کرتا ہے۔ میں یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے آپ کو دیکھا ہے سخت سردی کے دن آپ پر وحی اترتی جب موقوف ہوتی آپ کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ کُرِبَ لِذٰلِکَ وَتَرَبَّدَ وَجْھُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَکَسَ رَاْسَہٗ وَنَکَسَ اَصْحَابُہٗ رُءُوْسَھُمْ فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْہُ رَفَعَ رَاْسَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل ہوتی اسکی شدت کی وجہ سے آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ ایک روایت میں ہے آپ اپنا سر جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی سر جھکا لیتے۔ جب وحی آپ سے منقطع ہوتی اپنا سر اٹھاتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

Marfat.com

۵۵۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اِجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْلَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے جسوقت یہ آیت اتری کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ صفا پر چڑھ گئے اور بلانا شروع کیا اے بنو فہر، بنو عدی قریش کے قبائل کو پکارنے لگے وہ سب جمع ہو گئے جو شخص خود نہ آتا اپنا نمائندہ بھیج دیتا تاکہ دیکھے کیا ہے ابولہب آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی۔ فرمایا بتلاؤ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کی جانب سے سواروں کا ایک لشکر نکل رہا ہے ایک روایت میں ہے کہ جنگل میں سوار ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم میری اس بات کو سچ مان لو گے وہ کہنے لگے ہاں ہم نے ہمیشہ آپ پر سچ ہی کا تجربہ کیا ہے فرمایا سخت عذاب سے پہلے میں تم کو ڈرا رہا ہوں۔ ابولہب کہنے لگا تجھ کو ہلاکی ہو تو نے اس لیے ہم کو جمع کیا تھا اس وقت یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ -

(متفق علیہ)

۵۵۹۶/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَّكَانَ اِذَا دَعَا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے قریش کے سردار اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے ایک کہنے لگا تم میں سے کون فلاں آدمی کے ذبح کردہ اونٹ کے پاس جائے اس کی نجاست خون اور بچہ دانی لا کر جسوقت آپؐ سجدہ کریں آپؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دے ان میں سے ایک بدبخت شخص اٹھ کھڑا ہوا۔ جب آپؐ نے سجدہ کیا لا کر اس نے آپؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے رہے۔ وہ ہنس ہنس کر ایک دوسرے پر گرنے لگے ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو اطلاع کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ہی میں پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے آکر اسے آپ سے دور کیا اور ان کی طرف متوجہ ہوئیں ان کو گالیاں دیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی فرمایا اے اللہ قریش کو پکڑ لے تین بار یہ دعا کی جب آپؐ دعا کرتے تھے تین بار کرتے تھے اور جب مانگتے تین مرتبہ مانگتے اے اللہ ہشام بن عمرو کو

Marfat.com

وَعَائِشَةَ وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو
بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَوَلِيْدِ بْنِ
عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ
وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ
رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى
الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پکڑ۔ عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عقبہ کو امیہ بن خلف کو عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔ عبد اللہ نے کہا میں نے ان کو بدر کے دن دیکھا کہ قتل ہو کر گرے ہوئے ہیں ان کو کھینچ کر قلیب بدر میں ڈالا گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنوئیں والوں پر لعنت مسلط کر دی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ
أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ
أَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ
نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ
يُجِبْنِيْ إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ
عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ
فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ
فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ
إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ
وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا
شِئْتَ بِهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ
عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ
قَوْمِكَ أَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ إِلَيْكَ
لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ
الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ
أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ پر اُحد کے دن سے بڑھ کر بھی سخت دن آیا ہے فرمایا تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال پر اپنے نفس کو پیش کیا جو میں نے اس کو دعوت پیش کی اس نے قبول نہ کی۔ میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف منہ آیا جا رہا تھا۔ قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے پتہ چلا میں نے اپنا سر اُٹھایا ایک ابر نے مجھ پر سایہ کر لیا میں نے دیکھا ناگہاں اس میں جبریل تھے۔ انہوں نے مجھ کو آواز دی اور کہا اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات اور جو انہوں نے جواب دیا ہے سن لیا ہے آپؐ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ ان کے متعلق جس طرح چاہیں اس کو حکم دیں مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی مجھ کو سلام کہا پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کی بات سن لی ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اگر تو حکم دے میں دو اخشبین پہاڑوں کو ان پر ڈھانک دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ان کی پشتوں سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھرائیں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ أُحُدٍ وَّشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کا دانت مبارک اُحد کے دن توڑ دیا گیا اور سر زخمی ہو گیا آپ اس سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے وہ قوم کیسے فلاح پاتے گی جس نے اپنے نبی کا دانت توڑا اور سر زخمی کیا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۵۹۹/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہو گا جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کیا اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس کو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ کا رسول قتل کر دے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ.

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۰۰/۱۴ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَّنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ دَثِّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رض سے روایت ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا کونسا حصہ قرآن پاک کا سب سے پہلے نازل ہوا فرمایا یا ایہا المدثر میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے سورۃ اقرأ باسم ربک نازل ہوئی انہوں نے کہا میں نے جابر رض سے یہ سوال کیا تھا انہوں نے ایسا ہی جواب دیا تھا۔ میں نے بھی اُسے اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے کہا ہے۔ جابر رض نے مجھے کہا میں تجھے وہی حدیث بیان کر رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی آپ نے فرمایا ایک مہینہ میں حرا میں خلوت میں رہا جب میں اپنی خلوت پوری کر چکا نیچے اُترا مجھے آواز دی گئی میں نے اپنی دائیں جانب دیکھا مجھے کچھ نظر نہ آیا اپنی بائیں جانب دیکھا کچھ نظر نہ آیا پیچھے دیکھا کچھ دکھائی نہ دیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا میں نے ایک شئی دیکھی۔ میں خدیجہ کے پاس آیا میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا پھر یہ آیت اتری اے چادر اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر

Marfat.com

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذَالِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اپنے کپڑوں کو پاک وصاف کر اور ناپاکی کو چھوڑ۔ یہ نماز فرض ہونے سے پہلے تھا۔
(متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

علاماتِ نبوّت کا بیان

پہلی فصل

۵۶۰۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَآءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل آئے۔ آپؐ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرئیل نے آپ کو پکڑ کر چت لٹایا۔ آپؐ کے دل کو چیرا اور آپ کے دل سے علقہ نکالا اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے۔ پھر آپؐ کے دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر جبرئیل نے دل اپنی جگہ رکھ کر دوبارہ ملا دیا اور لڑکے آپؐ کی والدہ کی طرف آئے (والدہ سے مراد دایہ حلیمہؓ ہے) انہوں نے کہا محمد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ لوگ آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کا رنگ متغیر تھا۔ انسؓ نے کہا میں نے آپؐ کے سینہ میں سوئی کے سینے کا نشان دیکھا تھا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو مکہ میں میرے نبی بننے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۰۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے آپؐ سے کسی نشانی کا سوال کیا تو آپؐ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا اور انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔
(متفق علیہ)

۵۶۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا ان میں سے ایک پہاڑ پر رہا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے۔ آپؐ نے کافروں کو فرمایا گواہ ہو جاؤ
(متفق علیہ)

Marfat.com

اشْهَدُوْا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۰۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ محمدؐ اپنے چہرہ کو تمہارے سامنے خاک آلود کرتا ہے کہا گیا ہاں ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے اسکو یہ کام کرتے دیکھ لیا تو میں اسکی گردن روند ڈالوں گا۔ ابوجہل آپؐ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے اس نے آپؐ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا قصد کیا تو گھبراہٹ کی وجہ سے وہ جلدی جلدی اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا اور اپنے ہاتھوں سے بچاؤ کرتا تھا۔ کہا گیا تجھ کو کیا ہو گیا ابوجہل نے کہا میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق کھود دی گئی ہے اور خوف ہے اور بازو ہیں آپؐ نے فرمایا اگر ابوجہل میرے قریب ہو جاتا تو فرشتے اسکو ایک ایک ٹکڑا کر کے پکڑ لیتے
(روایت کیا اس کو مسلم نے)

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک دن میں آپ کے پاس تھا اچانک ایک شخص آیا اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ پھر آپ کے پاس ایک اور شخص آیا تو اس نے رہزنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اے عدی تو نے حیرہ شہر دیکھا ہے اگر تیری زندگی لمبی ہو تو تو ایک عورت کو دیکھے گا کہ وہ حیرہ سے کوچ کرے گی تاکہ بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ خدا کے سوا کسی سے خوف زدہ نہیں ہو گی اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے جائیں گے اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو ایسا زمانہ پائے گا کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر قبول کرنے والے کو تلاش کرے گا مگر اس کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ اور اللہ سے تم میں سے کوئی ملاقات کرے گا اللہ اور اس بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے کہ وہ تجھ کو میرے احکام پہنچائیں وہ بندہ کہے گا ہاں۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال نہیں دیا اور احسان نہیں کیا وہ کہے گا کیوں نہیں تو وہ اپنی دائیں بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ جو

Marfat.com

يَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کھجور نہ پائے تو وہ عمدہ کلام سے۔ عدی نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس نے حیرہ شہر سے کوچ کیا تا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اگر تمہاری عمر دراز ہو تو تم اس چیز کو دیکھو گے جو فرمائی نبی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونے یا چاندی کی مٹھی بھرے نکلے گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۰۷ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَّعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت خبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے شکوہ کیا آپ کی طرف اس حال میں کہ آپؐ کعبہ کے سایہ میں کمبل پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ہم نے مشرکوں سے بہت تکلیف پائی تھی۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا آپؐ اللہ سے دعا نہیں کرتے آپ اُٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ فرمایا پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے لیے گڑھا کھودا جاتا اور اسکو اس میں رکھ کر آرے سے چیرا جاتا تو یہ عذاب اس کے دین سے مانع نہ ہو سکتا۔ اور ایک شخص کو لوہے کی کنگھی کی جاتی ہڈیوں اور پٹھوں پر مگر یہ عذاب اسکو دین سے پھیر نہ سکتا۔ خدا کی قسم یہ دین اسوقت پورا ہو گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلے گا تو وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا بھیڑیئے سے اپنی بکریوں پہ لیکن تم بہت جلدی کرتے ہو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۰۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لاتے۔ ام حرام عبادہؓ بن صامت کی بیوی تھیں۔ ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا۔ پھر ام حرام آپؐ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھتی تھی۔ آپ سو گئے پھر آپ جاگے اور ہنستے تھے۔ ام حرام نے کہا اے اللہ کے رسول کس

Marfat.com

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۰۹/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ

نے آپ کو ہنسایا؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ دریا کی پشت پر سوار ہوتے ہیں بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہونے کی مانند میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے۔ حضرتؐ نے ام حرام کے لیے دعا فرمائی پھر اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے۔ پھر دوبارہ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے کہا آپ کو کس نے ہنسایا فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیے گئے۔ میں نے کہا میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو پہلوں میں سے ہے ام حرام حضرت معاویہؓ کے وقت دریا میں سوار ہوئیں۔ ام حرام سمندر سے نکلتے وقت گر کر ہلاک ہوئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد نامی ایک شخص مکہ میں آیا اور وہ ازد شنوءۃ سے تھا۔ وہ ضماد منتر پڑھتا آسیب سے۔ ضماد نے مکہ والوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہے۔ ضماد نے کہا اگر میں اس شخص کو دیکھوں تو شاید میں اس کا علاج کروں اور اللہ اسکو شفا عطا فرمائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد آنحضرت سے ملا اور کہنے لگا کہ اے محمدؐ میں آسیب کے لیے منتر پڑھتا ہوں کیا آپ بھی چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور ہم سب اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں جسکو اللہ راہ دکھاوے اسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے تو اسکو کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد ضماد نے کہا آپؐ یہ کلمات دوبارہ فرمایئے آپؐ نے دوبارہ انہی کلموں کو پڑھا تین دفعہ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں اور ساحروں اور شاعروں کا قول سنا ہے لیکن آپؐ کے ان کلموں جیسے

Marfat.com

مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ وَذُكِرَ حَدِيْثَا أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْأُخْرٰى لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ۔

کبھی نہیں سنے جو کہ بڑی فصاحت اور بلاغت کے حامل ہیں۔ آپ اپنا ہاتھ دراز فرمائیں تا کہ میں آپ کی بیعت کروں ابن عباسؓ نے کہا کہ ضماد نے بیعت کی (روایت کیا اسکو مسلم نے) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ہے کہ بلغنا قاموس البحر اور ابوہریرہؓ کی دونوں حدیثیں ذکر کی گئیں اور جابر بن سمرۃ کی روایت میں ہے کہ یہلک کسریٰ اور دوسری حدیث میں لتفتحن عصابۃ ہے باب الملاحم میں۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

٥٦١٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوْا أَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سفیان بن حرب نے مجھ کو حدیث بیان کی خود اپنی زبان سے ابوسفیان نے کہا کہ میں نے اس مدت میں سفر کیا جو کہ میرے اور آپؐ کے درمیان تھی یعنی صلح حدیبیہ میں شام میں تھا کہ آپؐ نے ہرقل کی طرف خط ارسال کیا حضرت ابوسفیان نے کہا کہ دحیہ کلبی وہ خط لائے۔ دحیہ کلبی نے امیر بصریٰ کو خط پہنچا دیا تو امیر بصریٰ نے وہ خط ہرقل کے پاس پہنچایا۔ ہرقل نے کہا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جو نبوت کا مدعی ہے لوگوں نے کہا ہاں میں قریش کی جماعت میں بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس آئے اور ہم ہرقل کے سامنے بٹھائے گئے۔ ہرقل نے کہا تم میں سے کون اس شخص کے نسباً قریب ہے۔ حضرت ابوسفیان نے کہا میں۔ مجھ کو اس نے اپنے ساتھ بٹھا لیا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر میرے لیے ترجمان کو بلایا۔ ہرقل نے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کے یاروں کو یہ بات بتا دے کہ اس نے ابوسفیان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا ہے جو کہ نبوت کا مدعی ہے۔ اگر ابوسفیان جھوٹ بولے تو تم سب اسکو جھٹلا دو۔ ابوسفیان نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے جھوٹ کو ظاہر کیا جائے گا تو میں اس پر جھوٹ بولتا۔ ہرقل نے اپنے ترجمان کو کہا کہ ابوسفیان سے آنحضرتؐ کے حسب نسب کے متعلق سوال کر۔ میں نے کہا وہ

Marfat.com

حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ
فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ
مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ
اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ
قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ
يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ
الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا
وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ
فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ
فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا
الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ
قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ
اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ
فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ
اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُهُمْ
اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ
اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ

صاحبِ حسب ہے۔ ہرقل نے کہا کہ اسکے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ کیا اس دعویٰ سے پہلے اس پر کبھی کسی نے جھوٹ کی تہمت لگائی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا اسکی اتباع اشراف لوگ کرتے ہیں یا ضعیف؟ ابوسفیان نے کہا ضعیف لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ہرقل نے کہا کیا ایمان لانے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا کم؟ ابوسفیان نے کہا بلکہ زیادہ ہوتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اس کے دین سے کوئی مرتد بھی ہوا ہے اس سے ناراض ہونے کی وجہ سے ابوسفیان نے کہا نہیں۔ ہرقل نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں۔ ہرقل نے کہا پھر تمہاری لڑائی کس طرح رہی۔ ابوسفیان نے کہا ہماری لڑائی کی مثال ڈول کی ہے۔ کبھی وہ کامیاب ہوتا ہے کبھی ہم۔ ہرقل نے کہا کیا کبھی اس نے عہد شکنی بھی کی میں نے کہا نہیں البتہ اس صلح میں ہم نہیں جانتے کیا کرے گا۔ ابوسفیانؓ نے کہا اللہ کی قسم مجھے کوئی ایسی بات جو آپ کے خلاف ہو کہنی ممکن نہ ہوئی اس کے سوائے۔ ہرقل نے کہا اس سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے اپنے مترجم کو کہا کہ ابوسفیان کو یہ بات کہہ دے کہ میں نے اس شخص کا حسب پوچھا تو تو نے کہا کہ وہ ہم میں حسب والا ہے تو اسی طرح سب پیغمبر اپنی قوموں کے حسب والوں میں مبعوث ہوتے اور میں نے تجھ سے اسکے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہونے کے متعلق پوچھا تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا اگر اس کے باپ دادا سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور میں نے اسکے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کیا ضعیف لوگ ہیں یا سردار تو نے کہا بلکہ ضعیف لوگ ہیں۔ میں نے کہا ہمیشہ ضعفاء نے ہی رسولوں کی تابعداری کی ہے۔ میں نے سوال کیا کیا تم نے کبھی اسکو متہم کیا ہے جھوٹ سے۔ اس کے یہ بات کہنے سے پہلے۔ تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ مجھ کو علم ہوا کہ جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا ہے وہ اللہ پر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میں نے سوال کیا کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی مرتد بھی ہوا تو تو نے کہا نہیں ایمان اسی طرح ہے جب اسکی لذت دلوں میں جگہ کر جائے۔ میں نے اس کے تابعداروں کے متعلق سوال کیا کہ وہ کم ہوتے ہیں یا زیادہ

Marfat.com

أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

تو نے جواب دیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ اسی طرح دین و ایمان زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو جاتے ہیں میں نے تجھ سے لڑائی کے متعلق سوال کیا تو نے جواب دیا کہ ہماری اور اسکی لڑائی ڈولوں کی مانند ہے۔ کبھی وہ غالب رہتا ہے اور کبھی تم غالب رہتے ہو۔ پیغمبروں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے پھر آخر کار پیغمبروں کے لیے ہی فتح ہوتی ہے۔ اور میں نے سوال کیا کیا کبھی اس نے عہد شکنی کی ہے تو نے جواب دیا نہیں تو پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ میں نے تجھ سے پوچھا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے تو نے جواب دیا کہ نہیں۔ اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کی ہوتی تو میں کہتا اس نے اسکی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ کس چیز کا حکم کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور صلہ رحمی اور حرام سے بچنے کے متعلق حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا اگر یہ بات سچ ہے جو تو کہتا ہے تو وہ سچا نبی ہے اور میں یہ جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم سے ہو گا۔ اگر میں جانتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں اس سے ملاقات کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے قدم دھوتا اور اس کی حکومت کو غلبہ حاصل ہو گا میرے پاؤں کے نیچے والی زمین پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اس کو پڑھا۔ متفق علیہ اور یہ حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گزر چکی۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۱/۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ

قتادہؓ سے روایت ہے اس نے انسؓ بن مالک سے اس نے مالکؓ بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی اس رات کی جب آپؐ کو لے جایا گیا۔ فرمایا ہو وقت میں حطیم میں تھا اور بعض وقت کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس آنے والا

Marfat.com

مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَیْنَ ھٰذِہٖ اِلٰی ھٰذِہٖ یَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَۃِ نَحْرِہٖ اِلٰی شِعْرَتِہٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ مَّمْلُوٍّ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِیْمَانًا وَّحِکْمَۃً ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَآبَّۃٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یُقَالُ لَہُ الْبُرَاقُ یَقَعُ خَطْوُہٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْہِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِیْھَا اٰدَمُ فَقَالَ ھٰذَا اَبُوْکَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الثَّانِیَۃَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی وَھُمَا ابْنَا خَالَۃٍ قَالَ ھٰذَا یَحْیٰی وَھٰذَا عِیْسٰی فَسَلِّمْ عَلَیْھِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الثَّالِثَۃِ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا یُوْسُفُ قَالَ ھٰذَا یُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ

آیا اس نے میرے سینہ کو نحر سے شعر تک چیر دیا اور میرے دل کو نکالا اور میرے پاس ایمان بھرا سونے کا طشت لایا گیا۔ میرے دل کو دھویا گیا اور ایمان سے بھرا گیا پھر اسی جگہ لوٹایا گیا۔ ایک روایت میں ہے میرے دل کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ایمان و حکمت سے بھرا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کا نام براق ہے۔ اس کا قدم رکھنا نظر کی انتہا تک تھا۔ اس پر مجھ کو سوار کیا گیا اور میرے ساتھ جبریلؑ بھی چلے جب آسمان دنیا تک پہنچے تو جبریلؑ نے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کی پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون جواب دیا میں جبریلؑ ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا گیا کوئی ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جبریلؑ نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا مرحبا کہ اچھا آنے والا آیا اور آسمان کا دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو اس میں حضرت آدمؑ تھے۔ جبریلؑ نے کہا یہ تمہارے باپ آدم ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور کہا نیک بیٹے کے لیے مرحبا اور صالح نبی کے لیے۔ پھر جبریلؑ دوسرے آسمان پر لے گئے پھر دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریلؑ نے کہا میں جبریلؑ ہوں اور میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ کہا گیا اس کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا جبریلؑ نے کہا ہاں۔ ان کو مرحبا اچھا ہے آنے والا کہ آیا پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں داخل ہوا وہاں حضرت یحییٰؑ اور عیسیٰؑ جو کہ خالہ زاد بھائی تھے۔ جبریلؑ نے کہا یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں۔ ان کو سلام کریں۔ میں نے ان کو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا۔ دونوں نے کہا کہ مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جبریلؑ مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے چڑھے پھر دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے۔ جبریلؑ نے کہا میں جبریلؑ ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا ہے۔ جبریلؑ نے کہا ہاں ان کو مرحبا کہا گیا اور اچھا آنا آیا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسفؑ تھے۔ جبریلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام

Marfat.com

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى
السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيْسُ فَقَالَ
هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى
حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا
يُبْكِيْكَ قَالَ أَبْكِيْ لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَ
مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا أَبُوْكَ
إِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا انہوں نے کہا صالح بھائی اور
صالح نبی کو مرحبا۔ پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔
دروازہ کھولنے کو کہا۔ کہا گیا کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے؟
جبریل نے کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
کہا کیا ان کی طرف کوئی بھیجا گیا تھا۔ کہا ہاں۔ ان کو مرحبا ہو۔ اچھا ہے
آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریسؑ
تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ ادریس ہیں ان کو سلام کہو میں نے سلام کیا
انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی صالح اور نبی صالح
کو۔ پھر مجھے اوپر لے جایا گیا پانچویں آسمان پر۔ جبریلؑ نے مطالبہ کیا
دروازہ کھولنے کا کہا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون؟ جبریل نے
کہا میں جبریل ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہا گیا کیا ان کی طرف
کوئی بھیجا گیا تھا؟ جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ کہا فرشتوں نے کہا مرحبا ہو اچھا آنا۔
دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں داخل ہوا وہاں حضرت ہارونؑ تھے۔
جبریل نے کہا یہ حضرت ہارونؑ ہیں انکو سلام کہو میں نے سلام کہا اور انہوں
نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا ہو بھائی اور نبی صالح کو پھر مجھے
چھٹے آسمان کی طرف لیجایا گیا اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تو کہا گیا تو کون
ہے اور تیرے ساتھ کون ہے کہا میں جبرئیلؑ ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں کہا گیا کہ اسکی طرف کوئی بھیجا گیا تھا جبریل نے کہا ہاں۔ مرحبا ہو اچھا
ہے آنا۔ دروازہ کھولا گیا جب میں اس میں داخل ہوا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام
تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں
نے اسکا جواب دیا۔ پھر یہ بات کہی بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ جب میں آگے
بڑھا موسیٰؑ رو پڑے موسیٰؑ کو کہا گیا تجھ کو کس چیز نے رلایا موسیٰ نے کہا میں اسلیے
رویا کہ میرے بعد ایک نوجوان لڑکا نبی بنا کر بھیجا گیا اسکی امت میری امت سے
زیادہ جنت میں داخل ہو گی۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو لیکر ساتویں آسمان کی طرف چلے
جبریل نے دروازہ کھلوانے کو کہا تو پوچھا گیا تو کون ہے اور تیرے ساتھ کون
ہے۔ جبریل نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا
کیا اسکی طرف کوئی بھیجا گیا ہے جبریل نے کہا ہاں۔ کہا گیا مرحبا ہو ان کو اچھا ہے
ان کا آنا۔ جب میں ساتویں آسمان تک پہنچا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ تھے جبریل
نے کہا یہ تمہارے باپ ابراہیم ہیں ان کو سلام کرو میں نے انکو سلام کیا

Marfat.com

السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ
قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ
نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ مَا
هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ
فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ
مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ
فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا
وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا
فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ
مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ
قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ
اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
وَاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ
اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

— اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ مرحبا بیٹے صالح اور نبی صالح پھر میں سدرۃ المنتہٰی کی طرف لیجایا گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اسکے بیر ہجر شہر کے مٹکوں کی مانند تھے اور اسکے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہٰی ہے تو وہاں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے کہا جبرئیل یہ کیا ہے۔ جبرئیل نے کہا یہ دو نہریں پوشیدہ جنت میں ہیں اور دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہے پھر مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا پھر میرے لیے ایک پیالہ شراب کا اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اور تیسرا شہد کا تو میں نے دودھ والے پیالے کو پکڑ لیا۔ جبرئیل نے کہا یہ فطرت ہے تو اس پر ہو گا اور تیری اُمت پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں اپنے پروردگار کی درگاہ سے واپس لوٹا تو موسیٰ پر میرا گذر ہوا۔ موسیٰ نے کہا کس عبادت کے متعلق تم کو حکم کیا گیا میں نے کہا ہر دن میں پچاس نمازوں کا۔ موسیٰؑ نے کہا تیری امت نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازیں ہر دن میں۔ اللہ کی قسم میں نے آپؐ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور مجھے بنی اسرائیل کا بہت تجربہ ہے۔ آپؐ اپنے رب کے پاس جائیں اور تخفیف کا سوال کریں اپنی امت کے لیے۔ میں لوٹا اور مجھ سے دس نمازیں کم کی گئیں۔ پھر موسیٰؑ کی طرف لوٹا تو حضرت موسیٰ نے اسی طرح کہا۔ میں اپنے پروردگار کے پاس گیا اور پہلی بار کی طرح اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں موسیٰ کے پاس گیا انہوں نے اسی طرح پھر کہا۔ پھر میں اپنے پروردگار کی طرف گیا اور مجھ سے دس نمازیں کم کر دی گئیں اور مجھ کو ہر دن میں دس نمازوں کا حکم کیا گیا۔ پس لوٹا میں موسیٰؑ کی طرف انہوں نے پہلے کی طرح کہا میں دوبارہ لوٹا پروردگار کی طرف اور مجھ کو ہر دن میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا موسیٰؑ نے کہا کتنی نمازوں کا حکم ہوا۔ فرمایا آپؐ نے پانچ نمازوں کا ہر دن میں حکم ہوا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپؐ کی امت ہر دن میں پانچ نمازوں کی بھی طاقت نہیں رکھے گی اور میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا اور میں نے بنی اسرائیل کا سخت تجربہ کیا ہے آپؐ اپنے رب کی طرف دوبارہ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ آنحضرت ﷺ نے کہا میں نے اپنے رب سے اتنی بار سوال کیا کہ اب مجھ کو شرم آتی ہے اب میں راضی ہو گیا اور میں نے تسلیم کر لیا حضرت ﷺ

Marfat.com

فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے فرمایا کہ جس وقت میں اس مقام سے گذرا تو منادی کرنے والے نے کہا۔ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ۔

(متفق علیہ)

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنَ اللَّبَنِ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ

حضرت ثابت بنانیؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ جانور سفید رنگ کا تھا اور لمبے قد والا۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا۔ اس کا قدم اسکی نظر کے ختم ہونے تک پڑتا ہے۔ میں اس پر سوار ہوا اور میں بیت المقدس کے پاس آیا اور میں نے اپنی سواری کو ایک حلقہ کے ساتھ باندھ دیا جہاں انبیاء باندھا کرتے تھے۔ فرمایا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نکلا۔ جبرئیل نے شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا میں نے دودھ کو پسند کیا۔ جبرئیل نے کہا تو نے فطرت کو پسند کیا پھر ہمارے ساتھ آسمان پر چڑھا۔ ثابت نے سابق حدیث کے معنی کی مانند ذکر کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں حضرت آدمؑ پر سے گذرا تو انہوں نے مرحبا کہا اور بھلائی کی دعا دی۔ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام تھے بلا شبہ ان کو نصف حسن دیا گیا ہے۔ مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی اور موسیٰؑ کے رونے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں پھر ان کی دوبارہ باری نہیں آئے گی پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح۔ جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ کے حکم نے ڈھانک لیا جو ڈھانک لیا تو سدرۃ المنتہیٰ کی شکل متغیر ہوئی اسکا وصف اللہ کی مخلوق میں سے کوئی نہیں بیان کر سکتا اس کے حسن کے کمال کی وجہ سے اور میری طرف اللہ نے وحی کی جو وحی کی اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ہر دن اور رات میں۔ میں موسیٰؑ کے پاس آیا۔ انہوں نے سوال کیا تیرے رب نے تیری امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا دن اور رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰؑ

Marfat.com

خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهٗ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعُرِجَ بِيْ إِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ

نے کہا اپنے رب کے پاس جا اور تخفیف کا سوال کر تیری امت اس بات کی طاقت نہیں رکھتی۔ تحقیق میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا امتحان کیا۔ تو میں اپنے رب کی طرف لوٹا اور میں نے کہا اے میرے رب میری امت پر تخفیف فرما تو پانچ نمازوں کی تخفیف ہوئی۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا میں نے کہا مجھ سے پانچ کی تخفیف ہوئی۔ موسیٰ نے کہا تحقیق تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اپنے رب کی طرف دوبارہ جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمیشہ آمد و رفت میں رہا اپنے رب اور موسیٰ کے درمیان اللہ نے فرمایا اے محمدؐ یہ پانچ نمازیں ہیں دن اور رات میں ہر ایک نماز کے بدلے دس نمازوں کا ثواب ملے گا اس طرح پچاس ہوئیں جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا اس کیلئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کر لیا تو اسکو دس نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور عمل نہ کیا تو اس کیلئے کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر عمل کیا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے گا۔ آپ نے فرمایا میں اترا اور میں موسیٰ کے پاس پہنچا اور میں نے موسیٰ کو خبر دی تو موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس جا اور اس سے تخفیف کا سوال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے پاس گیا یہاں تک میں نے حیا کی۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابن شہابؒ سے روایت ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں انسؓ نے کہا کہ ابوذرؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور اس وقت میں مکہ میں تھا جبریل اترے اور انہوں نے میرے سینہ کو کھولا اور اسکو آب زمزم سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینہ میں رکھ کر ملا دیا۔ پھر میرے ہاتھ کو پکڑ کر آسمان کی طرف لے گئے۔ جس وقت میں آسمان دنیا پہنچا تو جبریل نے آسمان کے خازن کو کہا کہ دروازہ کھولو۔ اس نے کہا تو کون ہے اس نے کہا میں جبریل ہوں کہا تیرے ساتھ کوئی ہے اس نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے کہا انکی طرف کوئی پیغام بھیجا گیا تھا

Marfat.com

افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ
مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ
عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ
اَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ
يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ
لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ
الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ
بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ
الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ
يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى
عُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا
افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ
قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ
اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ
وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ
اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَاِبْرٰهِيْمَ فِي السَّمَآءِ
السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ
حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ
كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ
صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى
اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى
مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ
عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ
فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ

جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ جب دروازہ کھولا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اسکی دائیں جانب ایک گروہ تھا اور بائیں طرف ایک گروہ۔ جسوقت وہ دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور بائیں جانب دیکھتا تو رو پڑتا اس نے کہا نبی صالح اور بیٹے صالحؑ کو مرحبا ہو۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے اس نے کہا یہ آدمؑ ہیں اور ان کے دائیں بائیں جانب والے لوگ ان کی اولاد کی روحیں ہیں دائیں جانب والے ان میں سے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں۔ جب حضرت آدم اپنی دائیں طرف نظر کرتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا حضرت جبرئیلؑ نے اس کے خازن کو کہا کہ دروازہ کھولیے تو اس خازن نے پہلے خازن کی طرح سوال جواب کیا۔ انسؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے ذکر کیا کہ میں نے پایا آسمان میں آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور ان کے منازل اور مقام کی کیفیت بیان نہیں کی۔ صرف یہ ذکر کیا کہ آسمان دنیا پر آدمؑ کو پایا اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباسؓ اور ابا حبہؓ انصاری کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو لے جایا گیا کہ میں ایک ہموار بلند مکان پر چڑھا تو میں اس میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزمؒ اور انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کیں میں وہ لے کر پھرا کہ میں موسیٰؑ پر گذرا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور تیری امت کے لیے کیا فرض کیا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے رب کے پاس جا کیونکہ تیری امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی تو موسیٰؑ نے مجھ کو لوٹایا تو مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا پھر انہوں نے اسی طرح کہا تو مجھ سے ایک حصہ معاف کر دیا گیا۔ پھر کہا اپنے رب کے پاس جا کیونکہ تیری امت طاقت نہیں رکھے گی پھر میں لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے

Marfat.com

وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ ارْجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پھر لوٹنے کو کہا کیونکہ تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پچاس میں سے پانچ ادا کے لحاظ سے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوگا میں موسیٰ کے پاس آیا تو اس نے پھر لوٹنے کو کہا۔ میں نے کہا کہ مجھے حیا آتی ہے اپنے رب سے۔ پھر لے جایا گیا مجھ کو یہاں تک کہ پہنچایا گیا سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور اس سدرۃ المنتہیٰ کو طرح طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ لیکن میں ان کی کیفیت نہیں جانتا۔ پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو اس میں گنبد تھے موتیوں کے اور اسکی مٹی مشک کی تھی۔

(متفق علیہ)

۵۶۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کیوقت لے جایا گیا بھیجا گیا آپکو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اور سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو چیز چڑھائی جاتی ہے وہ سدرہ تک پہنچتی ہے اس سے لے جاتی ہے۔ اور سدرہ تک وہ چیز پہنچتی ہے جو زمین کی طرف اتاری جاتی ہے اوپر سے اس سے لی جاتی ہے۔ پڑھا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسوقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو اس چیز نے کہ ڈھانکا۔ ابن مسعودؓ نے کہا کہ وہ سونے کے پروانے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزیں دیئے گئے۔ پانچ نمازیں اور سورۃ بقرہ کا آخر اور اس شخص کو بخش دیا گیا جس نے شرک نہ کیا اللہ کے ساتھ اسکی امت سے کچھ اور بخش دیئے گئے کبیرہ گناہ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۶۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حجر میں دیکھا اور قریش مجھ سے سوال کرتے تھے میرے معراج کے متعلق۔ انہوں نے بیت المقدس کی نشانیوں میں سے بعض کے متعلق سوال کیا اور میں ان کو یاد نہیں رکھتا تھا میں بہت غمگین ہوا غمگین ہونا کہ میں اسکی مثل کبھی غمگین نہیں ہوا۔ اللہ نے اسکو میرے لیے بلند کیا کہ میں اسکو دیکھتا تھا قریش جو سوال کرتے میں ان کو اس کی خبر دیتا اور میں نے اپنے آپؐ کو انبیاء کی جماعت میں پایا۔ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے تھے۔ ناگہاں موسیٰ بڑھے ہوئے بالوں والے گویا کہ وہ شنوءۃ

Marfat.com

كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرٰهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے گویا کہ عروہ بن مسعود ثقفی سے مشابہ ہیں اور ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے اور وہ تمہارا صاحب تمام لوگوں سے زیادہ مشابہ ہے صاحب سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نماز کا وقت آیا میں نے ان کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا مجھ کو کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ اس پر سلام کہو۔ میں نے اسکی طرف دیکھا تو اس نے پہل کی سلام کرنے میں

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

٥٦١٦ / ٦ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب مجھ کو قریش نے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کر دیا۔ میں نے ان کو اس کی نشانیاں بتلانی شروع کر دیں اور میں ان کو دیکھتا جاتا تھا۔

(متفق علیہ)

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا بیان

پہلی فصل

٥٦١٧ / ١ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں مشرکین کے قدموں کو دیکھتا تھا اور وہ ہمارے سروں پر تھے اور ہم غار میں تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہم کو دیکھ لیں گے آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تیرا کیا خیال ہے ان دو آدمیوں کے متعلق کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

(متفق علیہ)

٥٦١٨ / ٢ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت

Marfat.com

قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُّ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَّقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ وَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُّقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے ہیں انہوں نے ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکر مجھ کو خبر دو کہ کیسے کیا تو نے اس رات جب چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ نے کہا ہم ساری رات چلے اور کچھ اگلے دن اور جب ٹھیک دوپہر ہوئی اور راستہ گذرنے والوں سے خالی ہوا ہم کو ایک لمبا پتھر دکھائی دیا اور اس کا سایہ تھا اس پر سورج نہیں آیا تھا ہم اس پتھر کے قریب اُترے اور میں اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین برابر کرتا تھا تاکہ آپؐ سو جائیں اور میں نے اس پر ایک کپڑا بچھایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ آرام فرمائیں اور میں گرد نواح کی نگہبانی کرتا ہوں۔ آپؐ سو گئے اور میں نگہبانی کے لیے نکلا تو میں نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ سامنے سے آرہا ہے میں نے کہا کیا تیری بکریوں میں دُودھ ہے اس نے کہا ہاں کیا تو دُودھ دوہے گا اس نے کہا ہاں۔ اس نے ایک بکری پکڑی تو اس نے کاٹھ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ دوہا اور میرے پاس ایک برتن تھا اس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھایا کہ اس سے آپ سیراب ہوتے تھے اور وضو فرماتے تھے میں آپؐ کے پاس آیا میں نے آپ کو جگانا مکروہ سمجھا۔ میں ٹھہرا یہاں تک کہ آپؐ خود بیدار ہوئے اور میں نے ٹھنڈا کرنے کی غرض سے اس دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ پیجیے۔ آپؐ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہوا پھر آپؐ نے فرمایا کوچ کا وقت نہیں ہوا میں نے عرض کی جی ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے حضرت ابوبکر نے کہا ہم نے سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے آیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول دشمن پکڑنے کو آیا ہے آپؐ نے فرمایا غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بد دعا کی تو اس کا گھوڑا سراقہ کے ساتھ زمین میں پیٹ تک دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھ پر بد دعا کی ہے۔ آپ میرے لیے دعا فرمائیں اگر آپؐ میرے لیے دعا کریں تو میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں کہ آپؐ کی تلاش میں نکلے ہوئے کفار کو واپس کرونگا آپ نے سراقہ کے لیے دعا کی سراقہ نے نجات پائی۔ سراقہ جب کسی کافر کو ملتا تو اسکو کہتا کہ تم طلب میں کفایت کیے گئے۔ نہیں ملتا تھا سراقہ کسی کو مگر پھیر دیتا تھا اس کو

(متفق علیہ)

Marfat.com

٥٦١٩ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَّاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلامؓ نے آنحضرت کے آنے کی خبر سُنی اور وہ اسوقت درختوں کے میوے چنتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپؐ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہو گی اور اہلِ جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا اور کونسی چیز بیٹے کو ماں یا باپ کی طرف کھینچتی ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبریل نے مجھے اس کے متعلق خبر دی ہے قیامت کی پہلی نشانی آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی اور اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی ہو گی اور جس وقت باپ کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب ہوتا ہے تو مشابہت مرد کی طرف ہو جاتی ہے اور جب عورت کا نطفہ غالب ہو تو اس کی مشابہت عورت کی طرف ہو جاتی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اے اللہ کے رسول یہود بڑے بہتانی ہیں اگر وہ میرے اسلام کو جان لیں آپؐ کے پوچھنے سے پہلے تو وہ مجھ پر جھوٹ باندھ لیں گے۔ یہودی آئے۔ آپؐ نے اُن سے پوچھا تم میں عبداللہ کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھ کو اس بات کی خبر دو اگر عبداللہ بن سلام اسلام لے آتے۔ یہود نے کہا اللہ اسکو اسلام لانے سے پناہ میں رکھے۔ عبداللہ بن سلام نکلے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں انہوں نے کہا یہ تو ہمارے شریروں میں سے ہے اور شریروں کا بیٹا ہے انہوں نے عیب لگانے شروع کیے۔ عبداللہ نے کہا یہ ہے وہ چیز جس سے میں ڈرتا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٦٢٠ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى

حضرت اسی انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مشورہ کیا اس وقت جب ابوسفیان کے آنے کی خبر ملی حضرت سعدؓ بن عبادہ کھڑے ہوئے۔ سعد نے کہا اے اللہ کے رسول اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپؐ حکم فرمائیں گھوڑوں کو سمندر میں داخل کرنے کا تو ہم گھوڑوں کو سمندر میں اتار دیں گے اگر آپ ہم کو سواریوں

Marfat.com

بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَّوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍؓ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۲۲ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَّشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے جگر مارنے کا حکم فرمائیں برک غماد تک تو ہم یہ بھی کر دکھائیں۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا آپؐ چلے یہاں تک کہ بدر مقام پر اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھتے تھے اس جگہ اور اس جگہ انسؓ نے کہا اس جگہ سے کسی نے تجاوز نہ کیا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک رکھا تھا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن خیمہ میں فرمایا اے اللہ میں تجھ سے تیری امان مانگتا ہوں اور تیرے وعدہ کی ایفا۔ اے اللہ آج کے بعد ہرگز نہ عبادت کی جائے گی مگر تیری۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا آپؐ کی اتنی دعا کافی ہے اے اللہ کے رسول آپؐ نے اپنے رب سے دعا کرنے میں بہت مبالغہ کیا۔ آپ خیمہ سے جلدی باہر تشریف لائے خوشی کی وجہ سے۔ اور فرماتے تھے کہ کفار کو شکست دی جائے گی اور بھاگیں گے پشت پھیر کر۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے۔

انہی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبرئیل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہے۔ اور اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

انہی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس وقت ایک آدمی مسلمانوں میں سے جنگ بدر کے دن مشرکوں میں سے ایک آدمی کے پیچھے دوڑتا تھا حملہ کرنے کے لیے تو اس نے اس مشرک پر کوڑ لگنے کی آواز سنی ایک سوار کی کہ وہ کہتا ہے اقدام کر اے حیزوم۔ اچانک دیکھا اس مسلمان نے کہ وہ مشرک اس کے آگے چت گرا پڑا تھا۔ پھر اس مشرک کی طرف دیکھا۔ کہ اسکی ناک پر نشان پڑ گیا تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا کوڑا لگنے کی وجہ سے اور اس کی عام جگہ جہاں مارا تھا سبز ہو گئی۔ انصاری آیا اس نے یہ سارا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے کہ تیسرے آسمان سے فرشتوں کی امداد تھی۔ انہوں نے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

Marfat.com

۵۶۲۴/۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْہِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُہُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں والے دو آدمی دیکھے جو بہت سخت لڑتے تھے۔ میں نے ان دونوں کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچھے دیکھا تھا۔ یعنی جبریلؑ اور میکائیلؑ کو

(متفق علیہ)

۵۶۲۵/۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَتِیْکٍ بَیْتَہٗ لَیْلًا وَّھُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَہٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَتِیْکٍ فَوَضَعْتُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِہٖ حَتّٰی اَخَذَ فِیْ ظَھْرِہٖ فَعَرَفْتُ اَنِّیْ قَتَلْتُہٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتَّی انْتَھَیْتُ اِلٰی دَرَجَۃٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ فَوَقَعْتُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّقْمِرَۃٍ فَانْکَسَرَتْ سَاقِیْ فَعَصَبْتُھَا بِعِمَامَۃٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَانْتَھَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُ رِجْلِیْ فَمَسَحَھَا فَکَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَکِھَا قَطُّ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابورافع کی طرف بھیجا۔ عبداللہؓ بن عتیک ابورافع کے گھر رات کو داخل ہوئے کہ وہ سویا ہوا تھا اسکو قتل کر دیا عبداللہ بن عتیک نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ میں نے اس کو مار لیا ہے تو میں نے دروازے کھولنے شروع کیے اور میں زینے تک پہنچا میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا۔ میں رات کی چاندنی میں زینے سے گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسکو پگڑی سے باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے پاؤں پر پھیرا میرا پاؤں اچھا ہو گیا جیسا کہ کبھی دکھا ہی نہیں تھا۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۵۶۲۶/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَاءُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ھٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُہٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ کَثِیْبًا اَھْیَلَ فَانْکَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِیْہِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُھَیْمَۃٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُھَا وَطَحَنَتِ الشَّعِیْرَ حَتّٰی جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِی الْبُرْمَۃِ ثُمَّ جِئْتُ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن ہم خندق کھودتے تھے کہ اس میں ایک سخت پتھر آیا۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ یہ پتھر بہت سخت ہے خندق میں جو ٹوٹتا نہیں آپؐ نے فرمایا کہ میں اتروں گا اور آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا اور ہم نے تین روز تک کوئی چیز نہ کھائی۔ آپؐ نے کدال لیا اس پتھر پر مارا تو وہ پھسلنے والی ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ پر سخت بھوک کا نشان ہے۔ اس عورت نے ایک تھیلا نکالی کہ اس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری کا بچہ ہمارے پاس تھا۔ میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے اور ہم نے اس گوشت کو ہانڈی میں ڈالا اور میں نے چپکے سے آنحضرتؐ سے عرض

Marfat.com

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ وَجَاءَ فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی کہ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ تشریف لائیں اور کچھ لوگ ساتھ لائیں۔ آپ نے آواز دی اے اہلِ خندق جابرؓ نے تمہاری مہمانی تیار کی ہے تم جلدی چلو اور آپؐ نے فرمایا اے جابرؓ میرے آنے تک اپنی ہانڈی نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا۔ آپؐ تشریف لائے اور میں آپؐ کے سامنے آٹا لے آیا جو گندھا ہوا تھا آپؐ نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی کو چولہے سے مت اتارنا خندق والے ہزار آدمی تھے۔ اللہ کی قسم سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور پھر بھی باقی چھوڑ دیا اور وہ سب کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا۔

(متفق علیہ)

٥٦٢٧/١١ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر کے لیے جب خندق کھودتے تھے۔ آپ اس کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ سمیہ کے محنتی بیٹے تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٦٢٨/١٢ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلیمانؓ بن صرد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کفار کے گروہ متفرق ہو گئے حضرت کے مقابلہ میں۔ اب ہم ان سے جہاد کریں گے اور وہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے۔ ہم ان کی طرف چل کر جائیں گے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

٥٦٢٩/١٣ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا تو آنحضرتؐ کے پاس جبرئیلؑ آئے کہ آپؐ اپنا سر گرد سے جھاڑتے تھے۔ جبرئیلؑ نے کہا آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے اور اللہ کی قسم میں نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ان کافروں کی طرف نکلو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہیں جبرئیلؑ نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا آپؐ بنی قریظہ کی طرف نکلے روایت

Marfat.com

فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ۔

کیا اسکو بخاری مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں غبار کی طرف جو بنی غنم کے سواروں کے کوچہ سے اٹھا تھا جو جبرئیل کے ساتھ تھے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف چلے ۔

۵۶۳۰ (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن تھا آپؐ نے وضو کیا لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوتے اور عرض کی کہ ہمارے پاس نہ وضو کے لیے پانی ہے اور نہ ہی پینے کے لیے مگر یہی پانی جو آپ کے برتن میں ہے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا تو پانی جوش مارنے لگا آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے مانند چشموں کی۔ جابرؓ نے کہا ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا جابرؓ سے پوچھا گیا کہ آپ اس دن کتنے تھے جابرؓ نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم کو کفایت کرتا مگر ہم اس دن پندرہ سو تھے ۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۱ (۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہا حدیبیہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو تھے اور حدیبیہ کنواں ہے ہم نے اس کا پانی کھینچا۔ ہم نے ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپ کنویں کے پاس تشریف لاتے اور اس کے کنارے پر بیٹھے۔ پھر آپ نے برتن میں پانی منگوایا آپؐ نے وضو کیا وضو کے بعد پانی منہ مبارک میں ڈالا اور دعا کی اور آب دہن کو کنویں میں ڈالا پھر فرمایا اس کو ایک ساعت چھوڑ دو۔ تو لوگوں نے خوب پانی پیا اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی پلایا کوچ کرنے تک۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۶۳۲ (۶) وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا

حضرت عوفؓ ابی رجاء سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے پیاس کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ اترے اور فلاں شخص کو کہ ابو رجاء اس کا نام لیتا تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گیا تھا اور علیؓ کو بلایا فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ۔ ہم دونوں گئے اور ہم ایک عورت کو ملے جو دو

Marfat.com

نَمَاءٍ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْئَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٦٣٣/١٧ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٦٣٤/١٨ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ

مشکیزوں کے درمیان بیٹھی تھی ہم اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس عورت کو اونٹ سے اتارا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا مشکیزوں کے منہ سے اسمیں پانی ڈالا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ پانی پلاؤ۔ سب نے پانی لیا۔ عمران نے کہا ہم نے پانی پیا اور ہم اسوقت چالیس آدمی تھے ہم سیراب ہوئے اور ہم نے اپنے مشکیزے اور برتن بھر لیے۔ اللہ کی قسم ہم الگ ہوئے ان مشکیزوں سے کہ ہم کو اس بات کا شبہ ہوا کہ وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں جب ہم نے شروع کیا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ہم ایک کشادہ وادی میں اترے۔ آپؐ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس سے ستر کریں۔ اچانک دو درخت اس وادی کے کناروں میں تھے ان میں سے ایک کی طرف آنحضرتؐ چلے آپؐ نے اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جا تو وہ درخت نکیل والے اونٹ کی طرح جھک گیا جو اپنے کھینچنے والے کی فرمانبرداری کرتا ہے پھر آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اس کی شاخ پکڑ کر فرمایا تو بھی میری فرمانبرداری کر مجھ پر پردہ کرنے میں اللہ کے حکم سے اس نے بھی تابعداری کی جب آپ ان دونوں کے درمیان میں ہوئے فرمایا مل جاؤ مجھ پر اللہ کے حکم سے وہ دونوں مل گئے۔ جابر کہتے ہیں میں بیٹھا اس حال میں کہ میں اپنے دل سے باتیں کرتا تھا اور مجھے جھانکنے کا موقع ملا آپ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو گئے ہیں ہر ایک ان میں سے اپنی اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۔ یزیدؓ بن ابی عبید سے روایت ہے کہا میں نے سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے کہا اے ابو مسلمہ یہ کیا زخم ہے؟ ابو مسلمہ نے

Marfat.com

يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٦٣٥/١٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٦٣٦/٢٠ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِيْ أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

کہا یہ زخم مجھ کو خیبر کے دن پہنچا تھا۔ لوگوں نے کہا کیا سلمہ کو زخم پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے اس میں تین دفعہ پھونکا تو آج تک میں نے اس کا دکھ نہ پایا

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی موت کی خبر دی جنگ موتہ کے دن ان کی موت کی خبر آنے سے پہلے۔ آپؐ نے فرمایا زید نے جھنڈا لیا وہ شہید کیے گئے۔ پھر جعفرؓ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہ ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے آنحضرتؐ کی آنکھیں آنسو گراتی تھیں حتیٰ کہ اس جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا (مراد لیتے تھے آپؐ خالدؓ بن ولید کو) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے ہاتھوں فتح دی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے دن حاضر ہوا جب مسلمان اور کافر آپس میں ملے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے آپؐ شروع ہوئے کہ اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑی لگا کر لے جاتے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا اسکو روکنے کے ارادہ سے اور ابوسفیان بن حارث آنحضرتؐ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو۔ عباسؓ نے کہا وہ آدمی تھا بلند آواز تو میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب سمرہ۔ حضرت عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میری آواز سنتے ہی اصحاب سمرہ ایسے لوٹے جیسے کہ گائیں اپنے بچوں پر لوٹتی ہیں انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ نے کہا مسلمان کفار سے لڑے اور انصار کا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا اس طرح تھا۔ غازی کہتے تھے اے انصار کی جماعت اے انصار کی جماعت۔ حارث بن خزرج کو بلایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنے خچروں پر سوار تھے اس شخص کی مانند جو ان کی لڑائی کی طرف اپنی گردن کو لمبا کر کے دیکھتا ہے

Marfat.com

يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ فُقِهَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۳۷/۲۱ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۸۳۸/۲۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِؓ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ

آپ نے فرمایا یہ لڑائی کے گرم ہونے کا وقت ہے آپ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور کفار کے منہ پر دے ماری۔ پھر فرمایا کفار نے شکست کھائی محمد کے رب کی قسم۔ اللہ کی قسم شکست کنکریوں کے سبب سے واقع ہوئی تھی جو حضرت نے کفار کی طرف پھینکی تھیں۔ میں ہمیشہ ان کی سختی، کمزوری اور حال ان کا ذلیل دیکھتا رہا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابو اسحاقؒ تابعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے براءؓ بن عازب کو کہا کہ اے ابو عمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن کفار سے بھاگ گئے تھے۔ براءؓ نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ کے نوجوان صحابہؓ کہ ان پر بہت ہتھیار نہ تھے نکلے ایک تیر انداز قوم سے ملے کہ ان کا تیر کبھی خطا نہیں گیا تھا انہوں نے ان کو تیر مارے نہیں قریب تھے کہ وہ خطا کریں۔ اسی وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؐ سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان آنحضرت کے آگے آگے چلتے تھے۔ آنحضرتؐ زمین پر تشریف لاتے اور اللہ سے امداد طلب کی اور فرمایا کہ میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر اصحاب کی صف بنائی روایت کیا اسکو مسلم نے اور بخاری کیلئے اسکے معنی ہیں ایک روایت میں ان دونوں کیلئے ہے براء نے کہا کہ جسوقت لڑائی سخت ہوتی تو ہم آپؐ کے ساتھ بچاؤ حاصل کرتے اور ہم میں سے بہادر ہوتا جو آپؐ کے برابر کھڑا ہوتا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن جہاد کیا جسوقت آنحضرتؐ کو کفار نے گھیرے میں لے لیا تھا تو بعض صحابہؓ نے پیٹھ پھیری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے اترے اور ایک مٹھی خاک کی لی پھر وہ خاک آنحضرتؐ نے کفار کے منہ پر ماری ان کے چہرے برے ہوگئے اللہ نے کسی کو نہیں پیدا فرمایا مگر کہ اس کی دونوں آنکھیں خاک سے بھر گئیں پھر کافر بیٹھ

Marfat.com

فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دے کر دوڑے تو اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان مال غنیمت کو تقسیم کر دیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۳۹/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَّقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق خبر دی جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ یہ دوزخی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت لڑائی کی سخت لڑائی اور زخمی ہو گیا۔ ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول جس کے متعلق آپ خبر دیتے تھے کہ وہ دوزخی ہے اس نے بہت سخت لڑائی کی ہے اور بہت زخمی ہوا ہے یہ شخص کیسے دوزخی ہے؟ قریب تھا کہ لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے وہ ابھی اسی حالت میں تھا کہ اس نے زخموں کا درد بہت پایا اس نے ترکش کے تیروں میں سے ایک تیر کا قصد کیا تو اس تیر سے اپنا سینہ کاٹ دیا مسلمانوں میں سے بعض دوڑے آنحضرت کی طرف کہا یا حضرت اللہ نے آپؐ کی خبر کو سچ کر دکھایا فلاں شخص نے خودکشی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں فرمایا اے بلال اُٹھ لوگوں کو خبر دے کہ بہشت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ اس دین کو فاجر آدمی کے ساتھ قوت دیتا ہے۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۶۴۰/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جادو کیے گئے۔ آپ ایک ایسی چیز کے متعلق جو نہ کی ہوتی خیال کرتے کر کی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن آپؐ نے دعا کی اور پھر دعا کی جب کہ میرے پاس تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تجھے معلوم ہے

Marfat.com

عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَاسْتَخْرَجَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا میرے لیے اس معاملہ میں کہ طلب کیا میں نے کہ میرے پاس دو مرد آئے ایک ان میں سے میرے سر کے برابر بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا ایک نے دوسرے کو کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے دوسرے نے کہا جادو کیا گیا ہے کہا کس نے جادو کیا دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا ایک نے کہا کس چیز میں جادو کیا دوسرے نے کہا کنگھی کے ان بالوں میں جو کنگھی کرتے وقت گرتے ہیں نر کھجور کے شگوفہ میں پھر کہا اسکو کہاں رکھا ہے کہا بیچ کنوئیں ذروان کے۔ آپؐ اپنے چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر وہاں گئے فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا ہے تو اس کنوئیں کا پانی مہندی جیسا تھا گویا کہ کھجوروں کے شگوفے شیطانوں کے سر ہیں۔ حضرتؐ نے ان کو نکالا۔

(متفق علیہ)

۵۶۳۱
۲۵
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک دن ہم آپؐ کے پاس تھے اور آپؐ مال تقسیم کر رہے تھے کہ آپؐ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور وہ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول تقسیم میں عدل کرو آپؐ نے فرمایا تیرے لیے افسوس کون عدل کرے گا جب میں نے عدل نہ کیا تو ناامید ہوا اور زیاں کار ہوا تو اگر میں نے انصاف نہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا آپؐ مجھ کو حکم دیجیے کہ میں اس کی گردن کاٹ دوں آپؐ نے فرمایا اسکو چھوڑ دے اس لیے کہ اس کے تابعدار ہوں گے حقیر جانے گا تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اس کے پیکان اور پیے اور نضی کو دیکھا جاتا ہے وہ کمان وغیرہ کی لکڑی ہے اور تیر کے پروں کی طرف دیکھا جاتا ہے کہ وہ خون اور گوبر میں سے پار ہوا ہے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں اس کے تابعداروں کی بعض علامت یہ ہے کہ ایک مرد سیاہ رنگ کا ہوگا کہ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کے ٹکڑے کی مانند کہ ہلتا ہوگا۔ بہترین فرقہ پر چڑھائی کریں گے۔ ابوسعید خدریؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَاْمَنُنِيْ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

5642/26 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

حدیث میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؓ بن ابی طالب لڑے اس خوارج کی جماعت سے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ حضرت علیؓ نے اسکو تلاش کرنے کا حکم فرمایا اس شخص کو تلاش کر کے حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا میں نے اسکو دیکھا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس کے مطابق۔ ایک روایت میں ہے ایک شخص جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند۔ انبوہ کی داڑھی رخسارے اُٹھے ہوئے سر منڈا ہوا اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں نافرمانی کروں اللہ مجھ کو زمین کے لوگوں پر امین جانتا ہے اور تم مجھ کو امین نہیں جانتے ایک شخص نے اس کے قتل کے متعلق دریافت کیا آپ نے اسکو قتل کرنے سے منع فرمایا جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو حضرت نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ خارجی اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پاؤں تو میں ان کو قتل کروں عادیوں کے قتل کی مانند۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا کہ وہ مشرکہ تھی ایک دن میں نے اسکو اسلام کی دعوت دی تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایسی بات کہی جو مجھ کو بڑی بُری لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑتا ہوا آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا خداوندا ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت کر دے ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں خوش خوش نکلا آپؐ کے دعا کرنے کی وجہ سے میں اپنی ماں کے دروازے پر پہنچا ناگہاں دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سُنی اس نے کہا اے ابوہریرہؓ تو اپنی جگہ پر ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی لی۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

Marfat.com

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۴۳/۲۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۴/۲۸ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آیا اور میں خوشی کی وجہ سے روتا تھا۔ آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور اچھی بات کہی۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

انہیں (حضرت) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ بہت حدیثیں نقل کرتا ہے آنحضرتؐ سے اور میرے مہاجر بھائی تھے کہ ان کو بازاروں کے کاروبار آنحضرتؐ کی صحبت سے باز رکھتے تھے اور میرے انصاری بھائی کہ انکو اُن کے مالوں نے آنحضرتؐ کی صحبت سے محروم رکھا اور میں ایک مسکین آدمی تھا ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہتا اپنے پیٹ کو بھرنے کے لیے۔ ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا ہرگز نہیں ہوگی یہ بات کہ تم میں سے کوئی اپنے کپڑے کو کھولے گا یہاں تک کہ میں اپنی بات کو پورا کرلوں پھر اس کپڑے کو اکٹھا کرلے اور سینے کے ساتھ لگائے پھر یہ بات بھی ہو کہ وہ میری حدیثوں سے کچھ بھول جاتے کبھی۔ میں نے اپنی کملی کھولی اس کے سوائے مجھ پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات کو پورا کیا پھر میں نے اسکو اپنے سینے کی طرف سمیٹا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرتؐ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں کبھی آپؐ کی حدیث نہیں بھولا آج تک۔

(متفق علیہ)

حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی سے روایت ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو مجھ کو ذی الخلصہ سے آرام نہیں دیتا۔ میں نے کہا ہاں اور میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ میں نے یہ بات آنحضرتؐ سے ذکر کی آپؐ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا یہاں تک کہ میں نے دیکھا آنحضرتؐ کے دست مبارک کا نشان اپنے سینہ پر اور آپؐ نے فرمایا اے اللہ اسکو ثابت رکھ اور کر اس کو ہدایت کا رستہ دکھانے والا اور خود راہِ راست دکھایا گیا۔ جریرؓ نے کہا کہ میں حضرت کی دُعا کے بعد کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ جریر ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ احمس کی طرف چلا اور ذی الخلصہ کو جریر نے آگ میں جلا دیا اور اسکو توڑ ڈالا۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

٥٦٤٤ / ٢٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا تو آپ نے فرمایا کہ اسکو زمین قبول ہی نہیں کرے گی۔ انسؓ نے کہا مجھ کو ابو طلحہؓ نے خبر دی کہ ابو طلحہ اس زمین میں آئے جہاں وہ مرا تھا تو اسکو ابو طلحہ نے قبر کے باہر پایا۔ ابو طلحہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ دفن کیا اس کو زمین نے قبول ہی نہیں کیا۔

(متفق علیہ)

٥٦٤٥ / ٢٩ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا قَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے وقت نکلے کہ آپ نے ایک آواز سنی۔ آپ نے فرمایا کہ یہودی اپنی قبروں میں عذاب کیے جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

٥٦٤٦ / ٣٠ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لاتے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے ایک ہوا چلی کہ قریب تھی کہ وہ سوار کو دفن کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کے مرنے کے وقت بھیجی گئی ہے۔ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو ایک منافقوں کا سردار مرگیا تھا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٦٤٧ / ٣١ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَّاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عسفان کی طرف نکلے آنحضرتؐ اس میں کئی راتیں ٹھہرے لوگوں نے کہا ہم یہاں لڑائی وغیرہ میں مشغول ہیں اور ہمارے اہل و عیال ہمارے پیچھے ہیں اور ان پر ہمارے جمع کا کوئی فائدہ نہیں آپ کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں ہے مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوئی کونہ کہ اس پر دو فرشتے نگہبان ہیں جب تک کہ تم مدینہ میں نہ پہنچو۔ پھر فرمایا تم مدینہ کی طرف کوچ کرو تو ہم نے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ قسم ہے اس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اس کی ہم نے اپنے اسباب ابھی رکھے ہی تھے کہ عبداللہ بن غطفان کے بیٹوں نے ہم پر چڑھائی

Marfat.com

أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهَابُونَهُمْ قَبْلَ ذَالِكَ شَيْئٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اس سے پہلے ان کو جرأت ہی نہ ہوئی تھی

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۴۸/۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهُمَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَالِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط لوگوں کو پہنچا۔ اس وقت آپؐ جمعہ کا خطبہ فرماتے تھے۔ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مال ہلاک ہو گئے۔ اور اہل وعیال بھوکے ہوتے آپؐ ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمائیں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور ہم اسوقت دیکھتا تھا کہ آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑ کی مانند بادل آیا۔ پھر آنحضرتؐ اپنے منبر سے نیچے نہیں آتے تھے کہ میں نے بارش کو دیکھا کہ وہ آنحضرت کی ڈاڑھی مبارک پر پڑتا ہے تو ہم بارش کیے گئے اس دن اور اس کے بعد والے دن پھر اگلے دن حتیٰ کہ دوسرے جمعہ تک اور کھڑا ہوا وہی اعرابی یا کوئی اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مکان گر پڑے اور مال غرق ہو گیا آپؐ اللہ سے دعا فرمائیں آپؐ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر نہ برسا آپؐ کسی جانب بھی اشارہ نہ فرماتے تھے مگر بادل کھل جاتا تھا اور مدینہ گڑھے کی مانند ہو گیا اور ایک مہینہ تک نالہ قناۃ بہتا رہا اور کوئی شخص کسی کونہ سے نہ آتا مگر خبر دیتا بہت بارش کی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اے اللہ ہمارے گرد برسا اور ہم پر نہ برسا ٹیلوں پر برسا۔ پہاڑوں پر اور اندرونی نالوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر۔ انسؓ نے کہا کہ بادل کھل گیا اور ہم دھوپ میں باہر آئے۔

(متفق علیہ)

۵۶۴۹/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کھجور کے تنے پر تکیہ لگاتے مسجد کے ستونوں میں سے جب آپؐ کے لیے منبر تیار کیا گیا آپؐ اس پر کھڑے ہوتے خطبہ دینے کے لیے تو وہ ستون رو دیا حضرتؐ منبر کے بننے سے پہلے اس کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے اتنا رویا کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے

Marfat.com

وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٦٥٠/٣٤ **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٦٥١/٣٥ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٦٥٢/٣٦ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِيَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهُ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ

آپؐ منبر سے اُترے اور اسکو پکڑا اور گلے لگایا تو وہ ستون ہچکیاں لیتا تھا جس طرح بچہ ہچکیاں لیتا ہے۔ وہ بچہ جو چپ کرایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ٹھہرا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ ستون ذکر کو نہ سننے کی وجہ سے رویا تھا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرتؐ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا نہ کھا سکے تو اور نہ باز رکھا اسکو مگر تکبر نے راوی نے کہا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو منہ کی طرف اٹھا نہیں سکتا تھا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ والے ڈرے اور فریاد کی ایک بار آنحضرتؐ سوار ہوئے ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر وہ سست رفتار اور قدم قریب قریب رکھتا تھا جب آپؐ واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے تیرے گھوڑے کو دریا پایا۔ کوئی گھوڑا اس سے تجاوز نہیں کر سکتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور اس پر قرض تھا تو میں نے قرض خواہوں پر قرض کے بدلے تمام کھجوریں پیش کیں انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اس پر قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں آپ نے فرمایا جا اور تمام قسم کی کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر دے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور آنحضرتؐ کو بلایا جب دیکھا آنحضرتؐ کو قرض خواہوں نے تو مجھ پر اس وقت دلیر ہو گئے آنحضرتؐ نے قرض خواہوں کا رویہ دیکھا تو آپ نے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر آپ اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا۔ آپؐ ماپ کر انکو دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض ادا کر دیا اور میں اس پر راضی تھا کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض پورا کر دیا اور میں اپنی بہنوں کی طرف ایک کھجور تک نہ لے جاؤں تو اللہ نے تمام ڈھیر صحیح سالم رکھے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ادائیگی کے لیے تشریف فرما تھے۔

Marfat.com

إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَاحِدَةٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۵۳/۳۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدُمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۵۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ

کہ اس سے ایک کھجور تک کم نہیں ہوتی۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت انہی جابرؓ سے روایت ہے کہ امّ مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجتی تھی اسکے بیٹے آتے اور انہوں نے سالن کا سوال کیا اور ان کے پاس کچھ نہ تھا تو امّ مالک نے اس کپی کا قصد کیا جس میں آنحضرتؐ کے لیے ہدیہ بھیجتی تھی اس میں گھی پایا وہ ہمیشہ سالن کا کام دیتا رہا اس کے گھر میں یہاں تک کہ اس نے اسکو نچوڑا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اسکو نچوڑا ہے کہنے لگی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو اسکو نہ نچوڑتی تو وہ اسی طرح ہمیشہ قائم رہتا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ نے امّ سلیم کو کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پست سنا ہے جو بھوک پر دلالت کرتی ہے کیا تیرے پاس کوئی کھانے کو ہے کہنے لگی ہاں تو امّ سلیم جو کی روٹیاں لائی پھر ان کو رومال کے ایک کونہ میں لپیٹا پھر ان کو میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیا اور اس پر کپڑا لپیٹ دیا پھر مجھ کو آنحضرتؐ کی طرف بھیجا۔ میں وہ روٹیاں لے گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے پاس اور لوگ بھی تھے میں نے ان پر سلام کیا آپؐ نے مجھ کو فرمایا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی ہاں آپؐ نے فرمایا کھانے کے ساتھ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا اُٹھو۔ آپؐ چلے اور میں بھی چلا آپ کے آگے میں نے ابوطلحہ کو خبر دی۔ ابوطلحہؓ نے کہا اے امّ سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا راشن نہیں کہ سب کو کھلائیں۔ امّ سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ابوطلحہؓ چلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپ متوجہ ہوئے اور ابوطلحہ آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے امّ سلیم لاؤ میرے پاس جو تمہارے پاس ہے تو وہ کھانا آپ کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا حتیٰ کہ

Marfat.com

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا۔

ریزہ ریزہ کی گئیں۔ ام سلیم نے اس پر کپی نچوڑی۔ سالن کیا اس گھی کو جو کپے سے نکلا تھا آپ نے اس کھانے میں برکت کی دعا فرمائی پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دی گئی انہوں نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا پھر نکلے پھر دس کو کھانے کی اجازت دی گئی۔ تمام قوم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور قوم ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ بخاری مسلم کی روایت ہے۔ مسلم کے لیے روایت میں ہے آپ نے دس کو اجازت دی وہ داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسّی آدمیوں نے اسی طرح کھایا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور پھر بھی باقی بچ گیا اور بخاری کی ایک روایت میں ہے آنحضرت نے فرمایا داخل کر مجھ پر دس یہاں تک کہ شمار کیا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں شروع ہوا کہ دیکھتا تھا کہ آیا اس سے کم ہوا ہے یا نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آنحضرت نے باقی لوگوں کو جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اور فرمایا کہ لو اور کھاؤ اس کو۔

۵۶۵۵/۳۹ وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَآءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَوْ زُهَآءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت کے پاس برتن لایا گیا اس حال میں کہ آپ زوراء مقام پر تھے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا پانی نکلنا شروع ہو گیا انگلیوں کے درمیان سے قوم نے اس پانی سے وضو کیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس کو کہا کہ تم اسوقت کتنے آدمی تھے اس نے کہا تین سو یا تین سو سے کم و بیش۔ (متفق علیہ)

۵۶۵۶/۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب رسول خدا کے آیتوں کو برکت کی خاطر گنتے تھے اور تم ڈرانے کی خاطر ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا

Marfat.com

أَوْ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۶۵۷ / ۴۱ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَآءَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَآءً فِي الْمِيْضَأَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کہ بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ صحابہؓ ایک برتن لائے کہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں داخل کیا پھر فرمایا آؤ تم پاک کرنے والے اور بابرکت پانی کی طرف اور یہ برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلتا تھا اور ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے اس حال میں کہ وہ کھایا جاتا تھا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا فرمایا کہ تم اوّل رات اور آخر رات چلو گے اور تم پانی کے پاس آؤ گے صبح کو اگر اللہ نے چاہا لوگ چلے اور کوئی دوسرے کی طرف جھانکتا نہیں تھا۔ ابو قتادہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوئی رستہ سے ایک طرف ہٹ گئے اور رکھا اپنا سر مبارک یعنی سوتے پھر فرمایا ہماری نماز کی نگہبانی کرنا۔ ان میں سے جو سب سے پہلے جاگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور دھوپ آپؐ کی پیٹھ میں لگی۔ آپؐ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ تمام صحابہؓ سوار ہو گئے اور ہم چلے حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا۔ آپ سواری سے نیچے تشریف لائے پھر آپؐ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ وضو کے لیے تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا۔ عام وضوؤں کی نسبت کم پانی سے۔ ابو قتادہؓ نے کہا اس برتن سے تھوڑا سا پانی بچ گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس برتن کی حفاظت کرو قریب ہے کہ اس سے ایک خبر ہو۔ پھر بلالؓ نے نماز کے لیے اذان کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور آپ سوار ہوتے اور ہم بھی سوار ہوتے آپؐ کے ساتھ تو ہم لوگوں کے پاس پہنچے جب کہ سورج بلند ہوا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہہ رہے تھے اے اللہ کے رسول ہم ہلاک ہو گئے اور پیاسے ہوتے آپ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکت نہیں۔ تو آپؐ نے ابو قتادہؓ سے وضو کا پانی منگوایا آنحضرتؐ پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہ لوگوں کو پلاتے جاتے تھے۔ تو لوگوں نے پانی کو برتن میں دیکھنے کی خاطر بھیڑ کر دی۔ آپؐ نے فرمایا اچھا خلق کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤ گے

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَأَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اِشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُھُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا۔

راوی نے کہا سب نے خلق کو درست کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا تو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سب نے پانی پیا۔ پھر آپ نے مجھے پانی ڈال کر دیا اور فرمایا پی۔ میں نے کہا پہلے آپؐ پیویں تب میں پیوں گا تو آپ نے فرمایا قوم کا ساقی آخر میں ہوتا ہے۔ ابوقتادہؓ نے کہا میں نے بھی پیا۔ اور حضرت نے بھی پیا۔ ابوقتادہؓ نے کہا کہ لوگ سیراب ہونے کیوجہ سے راحت پانے والے پانی پر آئے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے صحیح مسلم میں اسی طرح ہے اور حمیدی کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔ اور جامع الاصول میں مصابیح نے زیادہ کیا آخرہم کے قول کے بعد شربًا کے لفظ کو۔

۵۶۵۸/۴۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَھُمْ عَلَیْھَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطْعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَۃٍ حَتَّی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطْعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک کا دن تھا لوگوں کو سخت بھوک محسوس ہوئی۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوایئے پھر ان توشوں پر برکت کی دعا فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگوایا اس کو بچھایا گیا پھر لوگوں سے باقی ماندہ توشہ منگوایا۔ شروع ہوا ایک شخص وہ چینے کی مٹھی لاتا تھا اور دوسرا کھجور کی مٹھی اور ایک شخص کھجور کا ٹکڑا لایا حتی کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہوگئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ تمام لوگوں نے اپنے باسن یعنی برتن بھر لیے۔ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا جس نے اپنا برتن نہ بھرا ہو۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ تمام لشکر نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ باقی بہت بچ گیا آپؐ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ سے کوئی بندہ ملے اس حالت میں کہ وہ دونوں گواہیوں کے ساتھ ہو اور نہ ہی شک کرنے والا ہو پھر روکا جائے جنت سے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۶۵۹/۴۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّیْ اُمُّ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ کے ساتھ نئی نئی شادی ہوئی تھی تو میری ماں ام سلیم نے ارادہ کیا میں

Marfat.com

سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۰/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور، گھی اور قروط سے مالیدہ (حلوا) تیار کروں تو اس نے مالیدہ سا تیار کر کے برتن میں ڈال کر انس کو کہا سے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور کہہ کہ یہ میری ماں نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو سلام بھی کہا ہے۔ یہ آپ کے لیے تھوڑا سا تحفہ ہے میں اسکو حضرت کے پاس لے گیا اور میں نے اسی طرح کہا جسطرح میری ماں نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا اسکو رکھ دے اور جا فلاں فلاں شخص کو میرے پاس بلا لاؤ آپ نے تین شخصوں کا نام لیا اور فرمایا بلا لا تو جو شخص تجھ کو ملے ہیں ان تینوں آدمیوں کو بلا لایا اور جو مجھے ملا اس کو بھی۔ میں اچانک لوٹا آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے پوچھا گیا تم کتنے تھے اس نے کہا تقریباً تین سو۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حلوے میں اپنا دست مبارک رکھا اور کلام کیا جو اللہ نے چاہا پھر شروع ہوتے کہ دس دس کو بلاتے تھے اور وہ کھاتے تھے اور آپ ان کو فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھاتے ہر شخص اپنے آگے سے۔ انسؓ نے کہا کہ انہوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے وہ جماعت نکلی اور دوسری داخل ہو گئی۔ یہاں تک کہ تمام نے کھایا اور مجھے حضرتؐ نے فرمایا کہ اے انس اسکو اٹھا میں نے اٹھایا مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ جب میں نے رکھا زیادہ تھا یا اب جب کہ اٹھایا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں اونٹ پر سوار تھا وہ تھک گیا قریب تھا کہ وہ نہ چلے آپؐ مجھے ملے فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یہ تھک گیا ہے آپؐ اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوتے ہانکا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ باقی تمام اونٹوں کے آگے آگے چلتا تھا پھر مجھ کو آنحضرتؐ نے فرمایا تو اپنے اونٹ کو کیا دیکھتا ہے تو میں نے عرض کی اچھی حالت ہے اس کی ایک برکت کی وجہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو بیچنا چاہتا ہے چالیس درہموں میں۔ میں نے اسکو چالیس درہموں میں اس شرط پر بیچا کہ میں مدینہ تک اس پر

Marfat.com

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سواری کروں گا جب آپ مدینہ پہنچے تو صبح کو میں وہ اونٹ آنحضرتؐ کے پاس لے گیا۔ آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی مجھ کو واپس کر دیا۔
(متفق علیہ)

۵۶۶۱/۴۵ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو حمیدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے اور ہم وادیٔ قریٰ میں آئے ہم ایک عورت کے باغیچہ سے گذرے آپ نے فرمایا اس کے درختوں کے میوے کا اندازہ کرو۔ ہم نے اندازہ کیا اور آنحضرتؐ نے اسکا دس وسق اندازہ کیا آپ نے فرمایا اس کو یاد رکھنا یہاں تک کہ پھر کر آویں تیری طرف ان شاء اللہ پھر ہم چلے اور تبوک میں پہنچ گئے آپ نے فرمایا قریب ہے کہ آج رات تم پر سخت ہوا چلے۔ کوئی کھڑا نہ ہو جس کے پاس اونٹ ہے چاہیے کہ اس کی رسی کو مضبوط باندھے۔ سخت ہوا چلی ایک شخص کھڑا ہوا اس ہوا نے اس کو اٹھایا اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم متوجہ ہوئے کہ ہم وادیٔ قریٰ میں اس عورت کے پاس آئے آپ نے اس عورت سے اسکے باغ کا حال پوچھا کہ اس کا میوہ کتنا ہوا ہے اس نے کہا دس وسق۔

(روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے)

۵۶۶۲/۴۶ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے اور مصر ایک زمین ہے کہ اس میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اسکو فتح کرو تو اس کے رہنے والے پر احسان کرنا اس لیے کہ ان کے لیے ذمہ ہے اور قرابت ہے یا فرمایا ذمہ اور علاقہ سسرال کا ہے۔ جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہیں تو مصر سے نکل جا۔ ابو ذر نے کہا میں نے دیکھا عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ کو اور اس کے بھائی ربیعہ کو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑتے تھے تو میں مصر سے نکلا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۶۳/۴۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حذیفہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ أَصْحَابِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَفِيْ أُمَّتِيْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَظْهَرُ فِيْ أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِيْ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

میرے صحابیوں میں ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہوں گے جنت میں اور نہ جنت کی بو پاویں گے حتیٰ کہ اونٹ سُوئی کے ناکے سے گذرے۔ ان میں سے آٹھ کو ہلاک کرے گا دبیلہ شعلہ آگ کا جو اُن کے مونڈھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اسکی حرارت کا اثر ان کے سینوں میں نمودار ہوگا۔ روایت کیا اس کو مسلم نے سہل بن سعد کی حدیث بیان کریں گے اس کے لفظ یہ ہیں لاعطین ہذہ الرایۃ غداً مناقب علی رضی اللہ عنہ میں اور حدیث جابرؓ کی جس کے لفظ یہ ہیں من یَّصعدُ الثّنیۃ جامع المناقب میں اگر اللہ نے چاہا۔

دوسری فصل

۵۶۶۴/۴۸ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُوْطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَشْيَاخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ أَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِّنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّيْ أَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا

حضرت ابوموسیٰؓ اشعری سے روایت ہے کہ ابوطالب نکلے طرف شام کی ان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے قریش کے شیخوں کے درمیان جب راہب پر وارد ہوتے اُترے اور اپنے کجاوے کھولتے تھے اور راہب ان میں کسی کو تلاش کرتا تھا یہاں تک کہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو پکڑا اور کہنے لگا یہ جہانوں کا سردار ہے اور یہ رب العلمین کا رسول ہے کہ اسکو اللہ جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا قریش کے بعض راہبوں نے کہا تجھ کو کیسے معلوم ہوا۔ راہب نے کہا کہ جب تم دونوں پہاڑوں کے درمیان سے گذرے تو درختوں اور پتھروں نے سجدہ کیا۔ پیغمبر کے سوا کسی کو درخت اور پتھر سجدہ نہیں کرتے اور میں اس کو نبوت کی مُہر کی وجہ سے بھی جانتا ہوں کہ وہ اس کے شانہ کی ہڈی کے نیچے ہے سیب کی مانند۔ تو راہب نے قافلہ کے لیے کھانا تیار کیا جب راہب کھانا لایا تو حضرتؐ اُونٹ چرانے والوں میں تھے راہب نے قریش سے کہا کہ کسی کو اس کی طرف بھیجو۔ آپؐ تشریف لاتے کہ آپؐ پر بادل سایہ کیئے ہوتے تھا۔ جب آنحضرتؐ قوم کے نزدیک ہُوئے تو قوم کو پایا کہ وہ درخت کے سایہ میں جا چکے تھے۔ جب آپ بیٹھے تو اس درخت کا سایہ آپ کی طرف جُھک آیا۔ راہب نے کہا درخت کے سایہ

Marfat.com

مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْئِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْئُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْئِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْطَالِبٍ وَّبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کی طرف دیکھو کہ وہ آپؐ پر جھک آیا ہے۔ راہب نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اس کا ولی کون ہے لوگوں نے کہا ابوطالب ابوطالب کو راہب بہت دیر تک قسم دیتا رہا کہ محمدؐ کو مکہ کی طرف واپس بھیج دو۔ یہاں تک کہ ابوطالب نے حضرت کو مکہ کی طرف بھیج دیا اور حضرت کے ساتھ ابوبکر نے بلال کو بھیجا اور کچھ توشہ ان کے ساتھ کر دیا راہب نے موٹی روٹی اور روغن زیت۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۶۶۵/۴۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح میں نکلے آپ کے سامنے کوئی پتھر یا شجر وغیرہ نہ آتا تھا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا

(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

۵۶۶۶/۵۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسراء کی رات براق کے پاس لائے گئے۔ لگام دیا ہوا زین کسا ہوا براق نے شوخی کی آنحضرتؐ پر۔ جبرئیل نے اس کو کہا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شوخی کرتا ہے۔ ان سے زیادہ عزت والا تجھ پر کبھی سوار نہیں ہوا۔ راوی نے کہا براق پسینہ پسینہ ہوگیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۶۷/۵۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس کی طرف پہنچے تو جبرئیل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اس اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اس کے ساتھ براق کو باندھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۶۶۸/۵۲ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ

حضرت یعلیٰؓ بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ تین چیزیں دیکھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہ چلے جاتے تھے ہم حضرت کے ساتھ۔ ایک اونٹ پر ہمارا گذر ہوا کہ اس سے پانی کھینچا جاتا تھا۔ جب اونٹ نے آنحضرت کو دیکھا تو آواز کی اور گردن رکھ دی آپؐ اس کے پاس ٹھہر گئے۔ فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے اس کا مالک حضرت کے پاس آیا آپؐ نے

Marfat.com

بِعَيْنِهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ قَالَ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهِ ثُمَّ قَالَ اخْرُجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

۵۷۶۹/۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الْأَسْوَدِ يَسْعٰى

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۷۷۰/۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

فرمایا تو اس کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے کہا اس کو میں نے آپ کے لیے بخش دیا اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ ان کے لیے اسکے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں تو حضرت نے فرمایا ادھر حال یہ بیان کرتا ہے مگر اونٹ نے گلہ کیا ہے کہ کام زیادہ لیتے ہیں اور خوراک کم دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا اس سے بھلائی کر پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک منزل پر اترے آپ نے آرام کیا ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ ڈھانک لیا اس درخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر واپس چلا گیا اپنی جگہ پر جب آپؐ بیدار ہوئے تو میں نے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے اذن مانگا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے اللہ تعالیٰ نے اذن دے دیا کہا راوی نے ہم پھر چلے اور پانی پر گذرے تو ایک عورت اپنے بیٹے کو حضرتؐ کے پاس لائی کہ اسکو جنون ہے آنحضرتؐ نے اسکی ناک پکڑی اور فرمایا باہر نکل تحقیق میں محمد ہوں اللہ کا رسول پھر چلے تو ہم واپس اسی پانی پر آئے آنحضرتؐ نے اس عورت سے لڑکے کی حالت دریافت فرمائی اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپؐ کے بعد کچھ تکلیف نہیں دیکھی۔ روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہا اے اللہ کے رسول میرے بیٹے کو جنون ہے اور یہ صبح وشام کھانے کے وقت شروع ہوتا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ مبارک اس کے سینے پر پھیرا اور دعا کی تو اس لڑکے نے قے کی قے کا کرنا تھا تو کالے پلے کتے کی طرح اس کے پیٹ سے کچھ خارج ہوا اور وہ دوڑتا تھا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیلؑ آئے اور آپؐ غمگین بیٹھے ہوتے تھے اس حال میں کہ آپؐ خون کی وجہ سے رنگین ہو رہے تھے جو کہ اہل مکہ نے کیا۔ جبرئیلؑ نے کہا کیا میں آپؐ کو معجزہ دکھاؤں آپ نے فرمایا ہاں تو جبرئیلؑ نے ایک درخت کی طرف دیکھا اپنے پیچھے سے اور کہا کہ آپؐ بلائیں۔ آپ نے

Marfat.com

فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِي حَسْبِي ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

بلایا تو وہ آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا رہا جبرئیل نے کہا کہ اس کو جانے کا حکم کریں آپ نے حکم کیا تو وہ پھر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے مجھ کو کافی ہے مجھ کو۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

٥٦٧١/٥٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آیا جب وہ قریب ہوا آپ نے اسکو فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا کون گواہی دیتا ہے اس بات پر جو تم کہتے ہو آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور آپ نالے کے کنارے پر تھے وہ درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا اور حضرت کے رو برو کھڑا ہوا تو آپ نے اس سے گواہی طلب کی تین بار تو درخت نے تین بار گواہی دی جسطرح کہ حضرت فرماتے پھر وہ اپنے اُگنے کی جگہ پھر گیا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

٥٦٧٢/٥٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کس دلیل سے آپ کی نبوت کو جانوں آپ نے فرمایا اس دلیل سے کہ میں ایک خوشہ کو کھجور سے بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے اس خوشہ کھجور کو بلایا تو وہ خوشہ اترنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر گرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ پھر حضرت نے فرمایا چلا جا تو وہ چلا گیا تو وہ اعرابی اسلام لے آیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

٥٦٧٣/٥٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اس نے ایک بکری اس ریوڑ سے لی تو اس چرواہے نے بھیڑیئے کو ڈھونڈا یہاں تک کہ چرواہے نے بکری کو بھیڑیئے کے منہ سے چھڑا لیا ابوہریرہؓ نے کہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا وہاں بھیڑیئے کی طرح بیٹھ گیا اپنی دُم دونوں پاؤں میں داخل کی بھیڑیئے نے کہا کہ میں نے رزق کا قصد کیا جو اللہ نے مجھ کو

Marfat.com

ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

دیا کہ میں نے اس کو پکڑا مگر تو نے وہ چھڑوا لیا اس شخص نے کہا اللہ کی قسم آج جیسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا کلام کرتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے عجیب بات ایک اور ہے۔ کہ ایک آدمی کھجور کے درختوں کے درمیان واقع ہے جو ہو چکی اور ہونے والی باتوں کی خبر دیتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا وہ آدمی یہودی تھا وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور بھیڑیئے کے واقعہ کی خبر دی اور اسلام لایا اور تصدیق کی اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے کہ آدمی نکلے اپنے گھر سے اور نہ واپس لوٹے حتیٰ کہ اسکی جوتی اور اس کا کوڑا خبر دے جو اس کے گھر والوں نے اسکے بعد کیا۔

(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

٥٦٧٤ / ٥٨ وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو العلاءؒ سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک بڑے پیالہ میں ہم باری باری صبح سے شام تک کھاتے دس کھا کر اٹھتے اور دس کھانے کے لیے بیٹھ جاتے ہم نے کہا کیا چیز تھی کہ پیالہ مدد کیا جاتا تھا اس سے سمرہؓ نے کہا تو کس چیز سے تعجب کرتا ہے۔ مدد نہیں کیا جاتا مگر اس جگہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ کے ساتھ طرف آسمان کی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے)

٥٦٧٥ / ٥٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلٰثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہؓ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے دن تین سو پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکلے۔ آپؐ نے دُعا فرمائی خدایا یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے اے اللہ یہ ننگے بدن ہیں ان کو لباس دے یا الٰہی یہ بھوکے ہیں ان کو سیر کر اللہ نے فتح دی آپؐ کو۔ صحابہؓ فتح بدر سے واپس لوٹے تو یہ حال تھا کہ ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہوں اور کپڑے پہنے اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔

(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے)

٥٦٧٦ / ٦٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَّكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ ۱۳

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم مدد کیے جاؤ گے اور تم غنیمت پاؤ گے اور فتح تمہاری ہو گی جو تم میں سے یہ پاوے گا یہ چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے

Marfat.com

فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اور حکم کرے بھلائی کے ساتھ اور بُری بات سے منع کرے۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

$\frac{5677}{61}$ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے ایک یہودی عورت جو اہل خیبر سے تھی اس نے بھونی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحفہ لے آئی آپؐ نے اس کا پنجہ لیا اور کھایا ایک جماعت نے بھی کھایا اس سے آپؐ کے ساتھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھوں کو اُٹھا لو اور یہودیہ کو بلایا فرمایا کہ تو نے اس بکری میں زہر ملایا تھا کہنے لگی آپؐ کو کس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے خبر دی۔ کہا ہاں میں نے کہا اگر آپؐ نبی ہیں تو یہ زہر آلودہ بکری کا گوشت آپ کو ضرر نہیں پہنچائے گا اگر نبی نہیں تو ہم اس سے آرام حاصل کریں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگذر کیا اسکو سزا نہ دی جن صحابہؓ نے کھایا تھا وہ شہید ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگواتے اپنے مونڈھوں کے درمیان یہ اس گوشت کے سبب تھا کہ آپ نے زہر آلودہ بکری سے کھایا تھا اور پچھنے لگاتے ابوہند نے شاخ اور چوڑی چھری کے ساتھ۔ وہ غلام تھا بنی بیاضہ کا آزاد کردہ یہ قبیلہ ہے انصار کا۔
(روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے)

$\frac{5678}{62}$ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہؓ چلے حنین کے دن بہت لمبا سفر کیا کہ رات کا وقت ہو گیا ایک سوار آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا کہ میں نے دیکھا ہوازن قبیلہ کو کہ وہ بہت بڑا ہے اور وہ اپنے باپ کے اونٹ پر اپنی عورتوں اور جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا یہ کل کو مسلمانوں کا مال غنیمت ہو گا اگر اللہ نے چاہا پھر فرمایا آج رات ہماری حفاظت کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا میں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا سوار ہو تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس پہاڑ

Marfat.com

الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا
لَهُ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ
فِيْ أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُوْلَ اللهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ
إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ أَبْشِرُوْا
فَقَدْ جَآءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالِ
الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَآءَ حَتّٰى وَقَفَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ
انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ
أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ أَرَ أَحَدًا
فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ
أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا -
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

پر چڑھ کر اس راہ کی طرف متوجہ ہو جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ کی طرف نکلے تو آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا حضرت نے کیا معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول نہیں۔ نماز کی تکبیر کہی گئی شروع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نماز کی حالت میں جھانکتے تھے پہاڑ کے درّہ کی طرف جب آپ نے نماز پوری کر لی تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آ گیا۔ ہم شروع ہوئے کہ درختوں کے درمیان دیکھتے تھے پہاڑ کے راہ میں اچانک وہ سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہوا کہنے لگا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں اس پہاڑ کے درّہ کی چوٹی پر پہنچا جس کے متعلق آپ نے حکم دیا تھا۔ جب میں نے صبح کی تو میں دونوں درّوں میں آیا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ بن مرثد کو فرمایا کیا تو آج رات اترا تھا انسؓ نے کہا نہیں مگر نماز اور قضاء حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر کوئی حرج نہیں اگر تو آج کے بعد عمل نہ کرے

(روایت کیا اسکو ابو داؤد نے)

٥٤٧٩/٦٣ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللهِ ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ
دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ
فِيْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا
فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا
فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ
وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَ
كَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ
فَإِنَّهُ انْقَطَعَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند کھجوریں لایا میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ دعائے برکت فرمائیں آپ نے ان کو پکڑا اور ان میں دعا فرمائی میرے لیے برکت کی آپ نے فرمایا ان کو پکڑ اور ان کو توشہ دان میں ڈال جب کبھی تو ان میں سے پکڑنے کا ارادہ کرے تو اس میں اپنا ہاتھ داخل کر اور پکڑ اس سے اور اسکو جھاڑنا نہیں۔ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنی اتنی اللہ کی راہ میں دیں اور ہم ان میں سے خود کھاتے اور لوگوں کو کھلاتے اور وہ توشہ دان کبھی میری کمر سے جدا نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کا دن ہوا تو وہ توشہ دان میری کمر سے کھل پڑا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

Marfat.com

تیسری فصل

۵۶۸۰/۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فقالوا لو دخل ههنا لم يكن نسج العنكبوت عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے ایک رات مکہ میں مشورہ کیا کہ بعض نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کے وقت سخت باندھو باندھنا۔ بعض نے کہا مار ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ نکال دو اس کو اللہ نے اطلاع کردی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مشورہ کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر رات گذاری اس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل گئے اور غار میں جا پہنچے اور مشرکوں نے ساری رات علی رضی اللہ عنہ کی نگہبانی میں گذاری اور وہ گمان کرتے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب صبح ہوئی تو حملہ کیا انہوں نے اس پر جب انہوں نے علی کو دیکھا تو اللہ نے ان کے برے ارادہ کو روکا انہوں نے کہا تیرا یار کہاں گیا؟ علیؓ نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔ قریش آپؐ کی کھوج میں لگے۔ مشرک جبل ثور پر پہنچ گئے جب قدم کا نشان مشتبہ ہوا تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہ غار پر سے گذرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا کہنے لگے اگر محمدؐ اس میں داخل ہوتے تو اس دروازہ پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ تو آپؐ اس غار میں تین رات دن ٹھہرے۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

۵۶۸۱/۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی ایک بکری کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جو یہودی رہتے ہیں ان کو جمع کرو تمام کو جمع کیا گیا آپؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم جواب دو گے انہوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم آپ نے ان کو فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود نے کہا فلاں آپؐ نے فرمایا تم جھوٹ بولے تمہارا باپ فلاں ہے یہود نے کہا آپؐ نے سچ کہا اور خوب کہا تم نے۔ آپؐ نے فرمایا کیا جواب دو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں تم سے سوال کروں یہودیوں نے کہا ہاں اے ابا القاسم اگر ہم جھوٹ بولے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ہمارا جھوٹ جیسا کہ تم کو ہمارے باپ کے متعلق معلوم ہو گیا آپؐ نے یہودیوں سے فرمایا کون دوزخی ہے انہوں نے کہا ہم دوزخ میں رہیں گے تھوڑے دن اور تم اے مسلمانو ہمارے خلیفہ ہو گے

Marfat.com

عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوزخ میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُور ہو تم جھوٹے ہو اپنی خبروں میں اللہ کی قسم ہم تمہارے خلیفہ نہیں ہوں گے آگ میں کبھی بھی پھر حضرتؐ نے فرمایا کیا تم میری تصدیق کرو گے ایک چیز کے متعلق اگر میں تم سے سوال کروں انہوں نے کہا ہاں اے ابا القاسم! فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا۔ انہوں نے کہا ہمارا ارادہ تھا اگر آپؐ سچے ہیں تو آپؐ کو ہرگز تکلیف نہ دے گا اور اگر آپؐ جھوٹے ہیں تو ہم آپؐ سے راحت پا دیں گے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۶۲/۶۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمروؓ بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہ ایک دن ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا اترے اور نماز ظہر ادا کی پھر منبر پر چڑھے خطبہ دیا حتیٰ کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر اترے عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ نے قیامت تک جو ہونے والا تھا اس کی خبر دی پس ہم میں زیادہ عقلمند وہ آدمی ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۶۳/۶۷ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معنؓ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے سوال کیا کہ کس نے آپؐ کو جنوں کے آنے کی خبر دی کہ وہ قرآن سنتے ہیں مسروق نے کہا کہ مجھ کو تیرے باپ عبداللہ بن مسعودؓ نے خبر دی۔ اس نے کہا کہ آپ کو جنات کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی۔

(متفق علیہ)

۵۸۶۴/۶۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم عمرؓ بن خطاب کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے ہم نے نئے چاند کو دیکھنے کی کوشش کی اور میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھا اور کسی نے چاند دیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپؐ چاند کو نہیں دیکھتے۔ وہ چاند کو نہیں

Marfat.com

رَأَيْنَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى
فِرَاشِيْ ثُمَّ أَنْشَاءَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا
مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ وَيَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ
فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ
مَا أَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ
وَيَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا فَإِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ
اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ
أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ
لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ
يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دیکھتے تھے۔ انسؓ نے کہا عمرؓ کہتے تھے کہ نزدیک ہے میں دیکھوں گا اس حالت میں کہ میں لیٹا ہوں گا اپنے بستر پر پھر شروع ہوا عمرؓ کی حدیث بیان کرتا تھا ہمارے سامنے بدر والوں کا قصہ۔ عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مشرکوں کے گرنے کی جگہ دکھاتے ایک دن پہلے فیصلہ سے فرماتے یہ جگہ ہے یہ جگہ ہے فلاں کے مارے جانے کی کل اگر اللہ نے چاہا اگر اللہ نے چاہا تو فلاں یہاں گرے گا۔ عمرؓ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مارے جانے والوں نے خطا نہیں کی ان جگہوں سے جو آنحضرتؐ نے بیان کیں۔ پھر وہ تمام کنوئیں میں ڈالے گئے بعض اوپر بعض کے آپ ان کے پاس آئے فرمایا اے فلاں بیٹے فلاں کے کیا تم نے خدا اور اس کے رسول کے کیے ہوئے وعدہ کو پالیا ہے اور میرے ساتھ جو اللہ نے وعدہ کیا میں نے اس کو حق پایا۔ عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ مُردوں سے کیونکر کلام فرماتے ہیں جن میں روحیں نہیں۔ فرمایا وُہ تم سے زیادہ سنتے ہیں اس بات کو کہ میں کہتا ہوں۔ لیکن یہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۸۵ / ۶۹ وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ
لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ
لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ أَحْتَسِبُ
وَأَصْبِرُ قَالَ إِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
قَالَتْ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ۔

حضرت زیدؓ بن ارقم کی بیٹی انیسہؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ زید سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدؓ بن ارقم کے پاس تشریف لائے ان کی عیادت کے لیے حضرت نے فرمایا تیری یہ بیماری خطرناک نہیں لیکن تیری کیا کیفیت ہو گی جب تو میرے بعد لمبی عمر دیا گیا اور تو اندھا ہو گا زید نے کہا میں تو رب کی طلب کروں گا اللہ کے حکم پر صبر کروں گا آپ نے فرمایا اب تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گا۔ راوی نے کہا کہ زیدؓ آپؐ کی وفات کے بعد اندھا ہو گیا پھر اللہ نے زید پر اسکی بینائی واپس کردی پھر مر گیا۔

۵۶۸۶ / ۷۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ
أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ
رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں بنالے اس وقت فرمایا کہ آپ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس نے آپؐ پر جھوٹ بولا آپؐ نے بد دعا فرمائی تو وُہ پایا گیا مُردہ اور

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَّ قَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ ۔
(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اسکو زمین نے قبول نہ کیا۔
روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

۵۶۸۷/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَفَنِيَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا کہ حضرت سے کھانا طلب کرتا تھا آپؐ نے اسکو آدھا وسق دیا۔ ہمیشہ وہ آدمی اس سے کھاتا اور اسکی بیوی اور اس کے مہمان۔ یہاں تک کہ ماپا اس کو پھر ختم ہو گیا۔ وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا اگر تو اسکو نہ ماپتا تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے باقی رہتا۔
(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۶۸۸/۱۸ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيْ اِمْرَاَتِهِ فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِيَ شَاةً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِّيْ قَدِ اشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُّرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاَسْرٰى ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عاصمؓ بن کلیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وُہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں ہم ایک جنازہ میں آپ کے ساتھ نکلے میں نے آنحضرت کو دیکھا کہ آپؐ قبر پر بیٹھے اور قبر بنانے والے کو وصیت کرتے تھے فرماتے تھے کہ پاؤں کی طرف سے وسیع کر سر کی طرف سے وسیع کر جب آپؐ سامنے سے پھرے تو آپ کے پاس کھانا آیا جو میت کی بیوی کی طرف سے تھا آپؐ نے قبول فرمایا اور آپ اسکے گھر تشریف لے گئے اور ہم آپؐ کے ساتھ تھے کھانا لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر قوم نے اپنے ہاتھ رکھے قوم نے کھایا اور ہم آنحضرت کی طرف دیکھنے کہ آپؐ لقمہ کو چباتے تھے اپنے منہ میں پھر آپ نے فرمایا کہ میں اس گوشت کو ایسی بکری سے پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے اس عورت نے ایک آدمی کو آپؐ کے پاس بھیجا اور کہتی تھی کہ میں نے اپنے خادم کو نقیع کی طرف بھیجا نقیع ایک جگہ کا نام ہے کہ اس میں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے تاکہ میرے لیے ایک بکری خرید کرے تو بکری نہ ملی میں نے کسی کو اپنے ہمسایہ کے پاس بھیجا کہ وہ ایک بکری خرید کر لایا تھا کہ وہ اس بکری کو بیچ دے۔ ہمسایہ نہ ملا میں نے اسکی بیوی کے پاس بھیجا تو اس نے بکری مجھے دے دی آپؐ نے فرمایا کہ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دے۔
(روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

Marfat.com

٥٦٨٩/٤٣ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَّهُوَ اَخُوْ اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَ دَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَّتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُّرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت حزامؓ بن ہشام سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا سے اس کا نام حبیش بن خالد جو ام معبد کا بھائی ہے۔ روایت کرتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلنے کا حکم کیے گئے ہجرت کی خاطر طرف مدینہ کی آپ اور ابو بکرؓ اور ابو بکرؓ کا آزاد غلام عامر بن فہیرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رہبر عبداللہ لیثی ام معبد کے خیموں پر گزرے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تو اس کے پاس سے کچھ نہ ملا لوگ بے خرچ اور قحط زدہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری خیمہ کی ایک جانب دیکھی فرمایا اس بکری کا کیا حال ہے ام معبد نے کہا یہ کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں چل سکتی فرمایا کہ اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا اس میں دودھ کہاں فرمایا کیا تو اجازت دیتی ہے کہ میں اس سے دودھ دوھ لوں۔ ام معبد نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ دودھ دیکھتے ہیں تو دوھ لیجیے۔ آپ نے بکری منگوائی اور اسکے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کے حق میں بکری نے پاؤں کھولے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پھر آپ نے ایک برتن منگوایا جو ایک قافلہ کو سیراب کرے پھر آپ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آ گئی دودھ کی پھر وہ ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئی پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوئے پھر بعد میں حضرتؐ نے خود پیا۔ پھر دوبارہ دوہا یہاں تک کہ بھرا برتن۔ اور وہ ام معبد کے لیے چھوڑ دیا اور ام معبد سے اسلام پر بیعت لی اور آپ نے ام معبد کے پاس سے کوچ کیا۔ روایت کیا اسکو شرح السنہ میں اور ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں۔ ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے۔

Marfat.com

باب الکرامات

کرامات کا بیان

پہلی فصل

٥٦٩٠ (١) عن انسؓ ان اسید بن حضیر و عباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لھما حتی ذھب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منھما عصیۃ فاضاءت عصا احدھما لھما حتی مشیا فی ضوءھا حتی اذا افترقت بھما الطریق اضاءت للآخر عصاہ فمشی کل واحد منھما فی ضوء عصاہ حتی بلغ اھلہ۔
(رواہ البخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اسیدؓ بن حضیر اور عبادؓ بن بشر آنحضرت صلی اللہ کے پاس کسی معاملہ میں باتیں کر رہے تھے جو اُن دونوں کے درمیان تھا یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا وہ رات سخت اندھیری تھی پھر وہ دونوں آنحضرتؐ کے پاس سے باہر نکلے گھر جانے کے لیے تو ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی ایک کی لاٹھی روشن ہوئی دونوں کے لیے یہاں تک کہ دونوں اس لاٹھی کی روشنی میں چلے۔ جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو دونوں کی لاٹھیاں روشن ہوئیں تو دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھروں میں پہنچے

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

٥٦٩١ (٢) وعن جابرؓ قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنتہ مع اخر فی قبر۔ (رواہ البخاری)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ بدر پیش آئی تو رات کو میرے باپ نے مجھ کو بلایا کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو ان مقتولوں میں سے پاتا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے قتل ہوں گے اور تجھ سے زیادہ عزیز میرے نزدیک کوئی بھی نہیں سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تحقیق مجھ پر قرض کا ادا کرنا ہے اور میری وصیت کو قبول کر کر اپنی بہنوں سے اچھا سلوک کرنا۔ صبح کی ہم نے تو وہ سب سے پہلے قتل کیا گیا تو میں نے اسکو اور ایک دوسرے شخص کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔ (بخاری)

٥٦٩٢ (٣) وعن عبد الرحمن بن ابی بکر قال ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثۃ وانطلق

حضرت عبدالرحمانؓ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جاتے اور ابو بکرؓ تین شخصوں کو لاتے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس شخصوں کو لے گئے اور ابو بکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھایا پھر ابو بکرؓ آپؐ کے پاس ٹھہرے کہ عشا کی نماز

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْئَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

پڑھی گئی پھر پھرے ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر اور آپ نے رات کا کھانا کھایا پھر ابوبکرؓ اپنے گھر آئے رات گزرنے کے بعد جو اللہ نے چاہا ابوبکرؓ کو ان کی بیوی نے کہا کس چیز نے تجھ کو تیرے مہمانوں سے باز رکھا۔ ابوبکرؓ نے کہا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا ابوبکرؓ کی بیوی نے کہا انکار کیا مہمانوں نے کھانا کھانے سے یہاں تک کہ تم آؤ ابوبکرؓ غصے ہوئے اور قسم کھائی میں ہرگز نہیں کھاؤں گا ابوبکرؓ کی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ اس کھانے کو نہیں کھائے گی۔ اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا یہ شیطان سے ہے۔ ابوبکرؓ نے کھانا منگوایا خود ابوبکرؓ نے اور ان کے اہل وعیال نے اور مہمانوں نے کھایا تو وہ نہ کھاتے تھے اس سے ایک لقمہ مگر زیادہ ہو جاتا باقی ماندہ کھانا اس سے۔ ابوبکر نے اپنی بیوی کو کہا اے بنو فراس کی بہن کیا یہ امر عجیب ہے ابوبکر کی بیوی نے کہا قسم ہے آنکھ کی ٹھنڈک کی تحقیق یہ اب زیادہ ہے پہلے سے تو سب نے کھانا کھایا اور ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی بھیجا۔ پس ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت نے بھی اس کھانے سے کھایا۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی عبداللہ بن مسعود کی حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ معجزات کے باب میں۔

دوسری فصل

۵۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نجاشی فوت ہوا تو ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی قبر پر ہمیشہ نور دیکھا جاتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۵۶۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نُغَسِّلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ

اسی عائشہؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے غسل دینا چاہا تو کہنے لگے کیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگا کر دیں۔ کپڑوں سے جیسے کہ ہم اپنے مردوں کو ننگا کرتے ہیں یا ہم اسی حالت میں کپڑوں سمیت آپ کو غسل دیں اس میں صحابہ نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند غالب کی یہاں تک کہ نہیں تھا کوئی شخص مگر اس کی ٹھوڑی سینہ پر لگی ہوئی تھی۔ پھر گھر کے کونہ سے کلام کرنے والے نے

Marfat.com

كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِّنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اِغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

٥٦٩٥/٦ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

٥٦٩٦/٧ وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٥٦٩٧/٨ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کلام کی اس حال میں کہ کہ ان کو کوئی جانتا نہیں تھا کہنے لگا کہ حضرت کو اُن کے کپڑوں سمیت غسل دو۔ صحابہ نے غسل دیا اس حال میں کہ آپؐ پر ایک قمیص تھا اور قمیص پر پانی ڈالتے اور آنحضرتؐ کے بدن کو اسی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔

(روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

حضرت ابن منکدرؒ سے روایت ہے کہ سفینہ غلام آزاد کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین روم میں لشکر کا رستہ بھول گیا یا قید کیا گیا تو وہ بھاگ کر چلے کافروں کے ہاتھ سے اس حال میں کہ لشکر کو ڈھونڈتے تھے پس اچانک وہ ایک بڑے شیر سے ملے کہا اے ابوالحارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں کہ میری کیفیت اس طرح ہے میرے سامنے شیر آیا اور وہ اپنی دُم کو ہلاتا ہوا۔ یہاں تک شیر سفینہ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو جب شیر خوفناک آواز سنتا تو اس کی طرف قصد کرتا اس حالت میں کہ چلتا وہ سفینہ کے پہلو میں۔ جب سفینہ لشکر میں پہنچ گیا تو وہ شیر واپس لوٹا۔ روایت کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں۔

حضرت ابی الجوزاءؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ پس انہوں نے عائشہؓ کے پاس شکایت کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم حضرت کی قبر کو دیکھو تم آسمان کی طرف سے روشن دان پاؤ گے یہاں تک کہ اس قبر اور آسمان کے درمیان چھت نہ ہو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ بہت زیادہ بارش برسائی گئی یہاں تک کہ گھاس اُگ گئے اور اونٹ موٹے ہو گئے اور چربی سے پھٹ گئے تو اس سال کا نام فتق کا سال رکھا گیا۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

حضرت سعیدؒ بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب حرّہ کا واقعہ پیش آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن آذان اور اقامت کہی گئی سعید بن مسیب مسجد میں ہی رہے آپ کو نماز کے وقت کا پتہ نہ چلتا تھا مگر خفی آواز سے کہ اسکو حجرہ کے اندر سے سنتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک وہاں تھی۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

Marfat.com

۵۶۹۸/۹ وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابو خلدہ رضؓ تابعی سے روایت ہے کہ میں نے ابو العالیہ کو کہا کیا انس رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سُنی ہیں؟ ابو العالیہ نے کہا انس رضؓ نے دس سال حضرتؐ کی خدمت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی اور انس رضؓ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے پھول میں مشک کی بو آتی تھی۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

تیسری فصل

۵۶۹۹/۱۰ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللّٰهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

حضرت عروہ رضؓ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے جھگڑی ان سے اروی بنت اوس مروان کی طرف اور اروی نے دعویٰ کیا کہ سعید نے میری کچھ زمین لے لی ہے۔ سعید نے کہا کیا میں اسکی زمین لے سکتا ہوں جب کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا۔ مروان نے کہا کیا سُنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سعید نے کہا میں نے آپؐ کو فرماتے سُنا جو ایک بالشت زمین ظلم سے لے لے تو اللہ اسکو طوق بنا کر پہنا دے گا سات زمینوں کا۔ مروان نے کہا کہ میں تجھ سے گواہ طلب نہیں کرتا۔ اس کے بعد پھر سعید نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اُس کو اندھا کر کے اس کی زمین میں مار۔ عروہ نے کہا کہ وہ عورت اندھی ہو کر ایک گڑھے میں گر کر مر گئی۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے اسی معنیٰ کی حدیث آئی ہے کہ محمد بن زید نے دیکھا اس عورت کو کہ اندھی ہو گئی اور ٹٹولتی تھی دیوار کو اور کہتی تھی کہ مجھ کو سعید بن زید کی بد دعا پہنچی اور وہ ایک کنوئیں پر سے گزری جو اس گھر میں تھا جس کے بارے میں سعید بن زید سے جھگڑی اس میں گر پڑی اور وہ کنواں اسکی قبر بنا۔

۵۷۰۰/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر

Marfat.com

وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ایک شخص کو امیر بنایا جس کا نام ساریہ تھا۔ آپؓ خطبہ دے رہے تھے کہ آپؓ نے پکار کر کہا اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ۔ لشکر سے ایک قاصد آیا کہنے لگا اے امیرالمؤمنین جب ہم دشمن سے ملے تو ہماری شکست ہوئی تو ایک پکارنے والے نے پکارا اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کرلیں تو اللہ نے ان کو شکست دی۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۰۱/۱۲ وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت نبیہہ بنت وھب سے روایت ہے کہ کعب احبار حضرت عائشہؓ کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں کہ اس کی فجر ظاہر ہو مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اپنے بازو مارتے اور درود بھیجتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جب شام کرتے ہیں آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور اتنے پھر اترتے ہیں اور وہ بھی دن والوں کی طرح کرتے ہیں تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پھٹے گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو آپؐ کو گھیرے میں لیے ہوں گے۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

پہلی فصل

۵۷۰۲/۱ عَنِ الْبَرَاءِؓ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَّسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ اوّل وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتومؓ تھے، وہ دونوں ہم کو قرآن پڑھاتے تھے۔ پھر عمارؓ اور بلال اور سعدؓ آئے پھر عمرؓ بن خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہؓ میں آئے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

Marfat.com

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لاتے۔ میں نے اہلِ مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہ دیکھا تھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے خوش ہوئے۔ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھا کہ کہتے تھے یہ خدا کے رسول ہیں جو تشریف لاتے۔ آپ نہیں آتے یہاں تک کہ میں نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اس جیسی دوسری سورتیں جو مفصل میں ہیں سیکھ لیں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۷۰۳/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ اس کو دنیا کی ناز و نعمت دے اگر چاہے اور یا وہ چیز جو اللہ کے پاس ہے۔ پسند کیا بندہ نے اس چیز کو جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر ابوبکرؓ رو پڑے اور کہا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم نے تعجب کیا ابوبکرؓ کے لیے لوگوں نے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کی خبر دیتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اختیار دیا ہے اگر چاہے تو اسکو دنیا کے ناز و نعمت دے اور اگر چاہے تو جو اس کے پاس ہے وہ دے اور وہ کہتا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے۔ اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۰۴/۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء پر نماز پڑھی آٹھ برس بعد مانند زندوں اور مردوں کو رخصت کرنے والے کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ فرمایا کہ میں تمہارے آگے سامان درست کرنے والا ہوں اور میں تم پر شہید ہوں۔ تمہارے وعدہ کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں حوض کوثر کی طرف دیکھتا ہوں اس حال میں کہ میں اپنے مقام پر ہوں اور زمین کے خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں اور میں تم پر مشرک ہونے سے نہیں ڈرتا اپنے بعد۔ ڈرتا ہوں دنیا میں رغبت کرنے سے بعض راویوں نے زیادہ کیا قتل کرو گے پھر ہلاک ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ تم سے پہلے ہلاک

Marfat.com

قَبْلَكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَأَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَّبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَّأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهٗ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهٗ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهٖ أَنْ نَّعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهٗ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهٖ أَنْ نَّعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَأَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۰۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فَعَلِمْتُ أَنَّهٗ خُيِّرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ

ہوئے۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھ پر اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اور میری باری کے دن فوت کیے گئے اور میرے سینہ اور ہنسلی کے درمیان تکیہ کیے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جمع کیا میری تھوک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک مبارک کو وفات کے وقت کہ میرے پاس میرا بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ آیا اور اسکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں تکیہ کرنیوالی تھی آنحضرتؐ کی طرف میں نے دیکھا کہ آپؐ عبدالرحمٰن کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور میں نے پہچان لیا کہ آپ مسواک کو محبوب جانتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپؐ مسواک چاہتے ہیں آپؐ نے اپنے سر مبارک سے ہاں کا اشارہ کیا۔ فرمایا میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لی آپ کو اس کا چبانا دشوار ہوا تو میں نے کہا کیا نرم کردوں مسواک کو آپ نے اشارہ فرمایا اپنے سر مبارک سے تو میں نے مسواک نرم کردی حضرتؐ نے مسواک اپنے دانتوں پر پھیری اور آنحضرتؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اس میں پانی تھا آپؐ پانی میں ہاتھوں کو داخل کرتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے اور فرماتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ موت کیلئے سختیاں ہیں پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرماتے تھے کہ مجھ کو رفیق اعلیٰ سے ملادو یہانتک کہ حضرتؐ کی روح قبض کیگئی اور آپؐ کا ہاتھ مائل ہوگیا (بخاری)

انہی (عائشہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو مگر اختیار دیا جاتا ہے دنیا اور آخرت میں اور آنحضرتؐ اس بیماری میں کہ فوت کیے گئے تھے پکڑا حضرت کو آواز کی سختی نے میں نے سنا آنحضرتؐ سے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ شامل کر مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ جن پر انعام کیا تو نے انبیاء میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہداء اور صالحین میں سے میں نے جانا کہ آپؐ اختیار دیئے گئے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت بیمار ہوئے مرض کی شدت آپ کو بیہوشی کرتی تھی حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرے باپ کی سختی حضرتؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر سختی نہیں ہوگی۔ جب آپؐ فوت ہوگئے حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپؐ نے رب کی دعوت کو قبول کرلیا اللہ نے آپؐ کو

Marfat.com

مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

بلا لیا اپنے حضور میں اے میرے باپ کہ جنت الفردوس ان کا ٹھکانا ہے اے میرے باپ آپ کی موت کی خبر جبریل تک پہنچاتے ہیں جب آپ دفن کیے گئے حضرت فاطمہ نے کہا اے انس تم نے کس طرح گوارا کیا کہ باپ یعنی رسول اللہ پر مٹی ڈالنا (بخاری)

دوسری فصل

۵۷۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں نے خوشی کی۔ حتیٰ کہ حبشی نیزوں سے کھیلے آنحضرتؐ کے تشریف لانے کی وجہ سے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں ہے۔ انسؓ نے کہا کہ میں نے کوئی ایسا دن جو اچھا ہو اور روشن ہو اس دن سے کہ جس دن آپ تشریف لائے نہیں دیکھا۔ اور نہیں دیکھا میں نے بُرا اور غمگین کرنے والا تاریک اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں آیا ہے جب وہ دن ہوا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے ہر چیز روشن ہوئی اور جب وہ دن ہوا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مدینہ میں ہر چیز تاریک ہوئی اور ہم نے نہ جھاڑے تھے اپنے ہاتھ خاک سے اس حال میں کہ ہم آنحضرتؐ کو دفن کرنے میں مشغول تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے دلوں کو ناآشنا پایا۔

۵۷۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو لوگوں نے آپ کے دفن کرنے میں اختلاف کیا ابوبکرؓ نے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کو آپ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں فوت کیا جاتا مگر اس جگہ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرے۔ دفن کرو تم ان کو ان کے بچھونے کی جگہ۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

تیسری فصل

۵۷۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی نبی کو نہیں فوت کیا جاتا مگر اس کو اس کی جنت میں جگہ دکھائی جاتی ہے پھر اسکو اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ

Marfat.com

ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے کہا جب حضرتؐ پر موت نازل ہوئی اس حالت میں کہ آپ کا سر میری ران پر تھا آپؐ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر آپؐ ہوش میں آئے تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا الٰہی پسند کیا میں نے رفیق اعلیٰ کو میں نے کہا آپؐ اس عالم کو پسند کرتے ہیں اور ہم کو پسند نہیں کرتے۔ عائشہؓ نے کہا میں نے پہچانا یہ قول اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جو اپنی صحت میں فرماتی تھی اپنے کلام کرنے میں کہ کبھی کسی پیغمبر کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ دکھائی جاتی ہے اسکی جگہ بہشت سے پھر وہ اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے کہا آخری قول آپ کا یہ تھا یا الٰہی میں پسند کرتا ہوں رفیق اعلیٰ کو۔

(متفق علیہ)

۵۷۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ اِنْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی اس بیماری میں کہ آپ اس میں فوت ہوئے۔ اے عائشہؓ ہمیشہ میں اس طعام کا درد پاتا تھا جو میں نے کھایا تھا خیبر میں۔ اور اب میری شہ رگ کے کٹ جانے کا وقت ہے اس زہر کی وجہ سے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا گھر میں بہت لوگ تھے ان میں عمر بن خطاب بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ میں تم کو ایک تحریر لکھ دوں کہ تم ہرگز اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمرؓ نے کہا آپ پر بیماری کی تکلیف غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور کافی ہے اللہ کی کتاب اور گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑا کیا بعض ان میں سے کہتے تھے کہ نزدیک کرو حضرتؐ کے قلمدان کہ لکھیں تمہارے لیے اور بعض کہتے تھے جو عمرؓ کہتا تھا جب لوگوں نے شور زیادہ کیا اور اختلاف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ جاؤ میرے پاس سے۔ عبید اللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے اصل مصیبت اور رکاوٹ ہے جو آڑے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور درمیان اس کے کہ لکھیں ان کیلیے نوشتہ ان کے اختلاف کی وجہ سے اور شور و غوغا کی وجہ سے۔ سلیمان بن ابی مسلم احول کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ

Marfat.com

لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكَى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن! پھر ابن عباس اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا اے ابن عباسؓ کیا ہے پنجشنبہ کا دن کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن سخت بیماری تھی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ کہ تم کو ایک نوشتہ لکھ دوں تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہوگے لوگوں نے اختلاف کیا اور نبی کے نزدیک اختلاف لائق نہ تھا۔ بعض صحابہ نے کہا حضرت کا کیا حال ہے۔ کیا دنیا کو ترک کرتے ہیں۔ حضرت سے پوچھو بعض صحابہ نے تکرار شروع کیا حضرتؐ نے فرمایا مجھ کو چھوڑو ایسی حالت میں کہ میں اس میں ہوں اس چیز سے بہتر ہے کہ تم مجھے بلاتے ہو۔ اس کی طرف۔ تو آپ نے ان کو تین باتوں کا حکم کیا۔ فرمایا مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور قاصدوں کا اکرام کیا کرو اور ان سے احسان کیا کرو میرے احسان کرنے کی مانند۔ خاموشی اختیار کی ابن عباسؓ نے تیسری بات سے۔ یا ذکر کیا ابن عباسؓ نے کہ میں اسکو بھول گیا ہوں۔ سفیان نے کہا یہ قول سلیمان احول کا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔

۵۷۱۳/۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ أَنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے ابو بکرؓ نے عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کہا کہ ہم کو ام ایمن کی طرف لے چلو تا کہ ان سے ملاقات کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کرتے تھے۔ جب ہم ام ایمن کے پاس پہنچے۔ ام ایمن رو پڑیں ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا کس چیز نے تجھ کو رلایا کیا تو نہیں جانتی کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ رسول خدا کے لیے بہتر ہے۔ ام ایمن نے کہا میں اس واسطے نہیں روتی کہ میں نہیں جانتی کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول اللہ کے لیے بہتر ہے۔ مگر میں اسلیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آنی منقطع ہو گئی تو ام ایمنؓ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے رونے کا سبب بنی۔ تو یہ دونوں ساتھی ام ایمنؓ کے ساتھ رو پڑے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۵۷۱۴/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اس بیماری میں جس میں آپ فوت ہوئے اس حال میں کہ

Marfat.com

الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ہم مسجد میں تھے آپ اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے قصد کیا منبر کی طرف اور آپ اس پر چڑھے ہم آپ کے ساتھ ساتھ گئے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں اس جگہ سے کہ جہاں میں کھڑا ہوں پھر فرمایا ایک بندہ ہے کہ اس کے روبرو دنیا کی گئی اور اس کی آرائش اور اختیار کیا اس نے آخرت کو اس نکتہ کو ابوبکر کے سوا کوئی نہ سمجھا۔ ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو شروع ہو گئے اور روتے ابوبکر نے کہا ہمارے ماں باپ جان و مال اے اللہ کے رسول آپ پر قربان ہوں۔ ابوسعیدؓ نے کہا پھر حضرت منبر سے اترے پھر دوبارہ اس پر نہ کھڑے ہوئے آج تک۔

(روایت کیا اسکو دارمی نے)

۵۷۱۵/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا فرمایا مجھ کو میری موت کی خبر پہنچائی گئی ہے تو فاطمہؓ روئیں۔ فرمایا نہ روؤ۔ اس لیے کہ سب سے پہلے میرے گھر والوں سے تو مجھ کو ملے گی حضرت فاطمہؓ ہنس پڑیں۔ فاطمہؓ کو آپ کی بعض ازواج نے دیکھا انہوں نے کہا اے فاطمہؓ ہم نے تجھ کو دیکھا کہ تو روئی پھر ہنسی۔ فاطمہؓ نے کہا حضرت نے خبر دی مجھ کو کہ ان کو موت کی خبر پہنچائی گئی ہے میں روئی پھر فرمایا حضرت نے نہ رو۔ اسلیے کہ تو سب اہل بیت سے پہلے مجھ سے ملے گی تو میں ہنسی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت اللہ کی مدد پہنچ چکی اور فتح مکہ اور آئے اہل یمن وہ بہت نرم ہیں دلوں کے لحاظ سے۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

۵۷۱۶/۱۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَا ثُكْلِيَاهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہائے میرا سر دکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری موت میری زندگی میں واقع ہوئی تو میں تیرے لیے بخشش مانگوں گا اور تیرے لیے دعا کروں گا عائشہؓ نے کہا مجھے سخت مصیبت ہے خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں آپ کو کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہیں اگر میں مر گئی تو البتہ ہو گے تم آخر اسی دن

Marfat.com

مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۱۷/۱۶ **وَعَنْهَا** قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۷۱۸/۱۷ **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرَئِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ

محبت کرنے والے ساتھ کسی کے اپنی بیویوں میں سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا مشغول ہو میرے دردِ سر میں۔ کہ میں نے قصد کیا تھا یا ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی طرف کسی کو بھیجوں اور اس کے بیٹے کی طرف اور وصیت کروں واسطے خوف اس کے کہ کہیں کہنے والے یا آرزو کریں آرزو کرنے والے۔ پھر میں نے کہا انکار کرے گا اللہ تعالیٰ اور دفع کریں گے مسلمان یا فرمایا دفع کریگا اللہ تعالیٰ اور انکار کریں گے مومن۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک جنازہ کو بقیع میں دفن کر کے میری طرف آتے تو آپؐ نے مجھ کو دردِ سر میں مبتلا پایا اور میں کہہ رہی تھی کہ ہائے میرا سر دکھتا ہے حضرتؐ نے فرمایا بلکہ میں کہتا ہوں اے عائشہؓ کہ میرا سر دکھتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ضرر کرتا ہے تجھ کو اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میں تجھ کو خود غسل اور کفن دوں اور نماز پڑھوں تجھ پر اور میں تجھ کو دفن کروں میں نے کہا گویا کہ میں دیکھتی ہوں آپؐ کو۔ قسم اللہ کی اگر آپؐ یہ کریں گے تو آپؐ میرے گھر کی طرف پھریں گے اور اس میں کسی دوسری بیوی سے محبت کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے پھر آپؐ کو بیماری شروع ہوئی جس میں آپؐ فوت ہوئے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے۔

حضرت جعفرؓ بن محمد وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ قریش کا ایک آدمی ان کے باپ علی بن حسین پر داخل ہوا حضرت علیؓ نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تمہارے سامنے نہ بیان کروں اس نے کہا ہاں بیان کرو۔ ابوالقاسمؐ سے علیؓ بن حسین نے کہا۔ جب آپؐ بیمار ہوئے تو آپؐ کے پاس جبرئیلؑ آئے جبرئیل نے کہا اے محمدؐ بلاشبہ اللہ نے مجھ کو آپ کی طرف بھیجا ہے آپؐ کی تکریم کی خاطر اور تمہاری تعظیم کے لیے اور یہ تکریم و تعظیم تمہارے لیے خاص ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تم سے اس چیز کے متعلق پوچھتا ہے جو وہ تم سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو آپ نے فرمایا غمگین اے جبرئیلؑ اور مصیبت زدہ پھر دوسرے دن جبرئیل حضرتؐ کے پاس آئے اسی طرح کہا جیسا کہ پہلے دن کہا تھا۔ حضرتؐ نے بھی پہلے دن جیسا جواب دیا تو جبرئیل کے ساتھ ایک فرشتہ آیا اس کا نام اسماعیل تھا جو لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے اور ہر فرشتہ ان میں سے

Marfat.com

مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ أَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے تو اس فرشتہ نے آنے کی اجازت مانگی آپ نے جبریلؑ سے اس فرشتے کا حال دریافت کیا جبریلؑ نے کہا یہ فرشتہ موت ہے آپؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے آپ سے پہلے اس نے کبھی کسی سے اجازت نہ مانگی اور آپ کے بعد بھی اجازت نہیں مانگے گا حضرتؐ نے فرمایا اسکو اذن دو۔ جبریلؑ نے ملک الموت کو اذن دیا۔ پھر سلام کہا حضرتؐ کو۔ پھر ملک الموت نے کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم کریں روح کے قبض کرنے کا تو میں آپؐ کی روح قبض کروں اگر آپ چھوڑنے کا حکم کریں تو میں اسکو چھوڑ دوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا کرے گا تو اے ملک الموت! اس نے کہا میں اس بات کا حکم دیا گیا ہوں اور تمہاری اطاعت کا حکم دیا گیا ہوں۔ علیؓ بن حسین نے کہا جبریل کی طرف آپ نے دیکھا جبریل نے کہا بلاشبہ خدا تعالیٰ آپؐ کی ملاقات کا مشتاق ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو فرمایا کہ کر جو تجھ کو حکم کیا گیا ہے ملک الموت نے آنحضرتؐ کی روح قبض کر لی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ گھر کے کونے سے لوگوں نے ایک آواز سنی کہ وہ تسلی دیتا ہے اہلبیت کو کہ تم پر سلام ہو اور خدا کی مہربانی اور برکتیں اے اہل بیت قرآن میں ہر مصیبت سے تسلی ہے اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور ہر فوت ہونیوالی چیز کا تدارک کرنے والا ہے اللہ کی مدد کے ساتھ تقویٰ اختیار کرو اسی سے امید رکھو اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص جو ثواب سے محروم کیا گیا ہو۔ علیؓ نے کہا کیا تم جانتے ہو کون ہے تعزیت کرنے والا۔ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

بَابٌ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کے بارے میں

پہلی فصل

۵۷۱۹ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فوت ہونے کے بعد درہم و دینار نہ چھوڑے اور نہ بکریاں اور اونٹ اور نہ وصیت کی کسی چیز کی۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۷۲۰/۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرو بن حارثؓ سے روایت ہے جو جویریہ کے بھائی تھے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد درہم و دینار اور غلام لونڈی نہ چھوڑے اور نہ کوئی اور چیز مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور اپنے ہتھیار اور صدقہ کی زمین۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۲۱/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے فوت ہونے کے بعد میرے وارث نہیں تقسیم کریں گے دینار جو میں نے اپنی بیویوں کے لیے خرچ چھوڑا اور بعد اجرت عامل اپنے کے۔ وہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۷۲۲/۴ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا وہ سب کا سب صدقہ ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۷۲۳/۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس اُمت کے نبی کو فوت کر دیتا ہے اس امت سے پہلے اور اس پیغمبر کو اس کے لیے میر ساماں اور پیش رو بنا دیتا ہے۔ جب اللہ امت کی ہلاکت چاہے تو نبی کی موجودگی میں اُمت کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا ہے امت کی ہلاکت کی وجہ سے جب اس نبی کو جھٹلاتے ہیں اور اسکی نافرمانی کرتے ہیں۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۷۲۴/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم پر ایک دن آوے گا اور مجھ کو نہ دیکھے گا اور مجھ کو دیکھنا بہت محبوب ہوگا اس کے اہل و مال سے جو ان کے ساتھ ہوگا (روایت کیا اسکو مسلم نے)

Marfat.com

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور دیگر قبائل کا بیان

پہلی فصل

۵۷۲۵ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قریش کے تابع ہیں کاروبار میں یعنی قریش سردار ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۶ (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قریش کے تابع ہیں برائی اور بھلائی میں۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۷۲۷ (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی باقی رہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۲۸ (۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ یہ خلافت قریش میں رہیگی نہیں دشمنی کرے گا ان سے کوئی مگر اللہ تعالیٰ اسکو الٹا کردے گا اسکے منہ کے بل قریش کے دین پر قائم رہنے تک۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۲۹ (۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام ہمیشہ قوی رہے گا بارہ خلیفوں تک اور وہ سب قریش سے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہے گا لوگوں کا کار گذرنے والا جب تک کہ حاکم ہوں گے امیران کے بارہ شخص کہ وہ سب قریش سے ہوں گے ایک روایت میں ہے ہمیشہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور لوگوں پہ بارہ خلیفے

Marfat.com

تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَوْ یَکُوْنَ عَلَیْھِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ہوں قریش سے۔

(روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے)

۵۷۳۰/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ غفار کو بخشے اور اسلم ان کو سلامت رکھے اللہ تعالیٰ اور عصیہ نے اللہ کی معصیت کی اور اس کے رسول کی۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُھَیْنَۃُ وَمُزَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۲/۸ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَّالْحَلِیْفَیْنِ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَّغَطْفَانَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غفار۔ مزینہ اور جہینہ یہ بنی تمیم سے بہتر ہیں۔ اور بنی عامر سے اور بہتر ہیں دونوں حلیفوں بنی اسد اور غطفان سے۔

(متفق علیہ)

۵۷۳۳/۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْھِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِّنْھُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّھَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا میں بنی تمیم کو ہمیشہ دوست رکھتا ہوں اس وقت سے کہ تین خصلتیں سنی ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں۔ آپ فرماتے تھے بنی تمیم سخت ترین امت میری کے ہیں دجال پر۔ ابوہریرہؓ نے کہا بنی تمیم کے صدقے آئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک لونڈی تھی بنی تمیم سے حضرت عائشہؓ کے پاس آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اسکو آزاد کردے اس لیے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۳۴/۱۰ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت سعدؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۳۵ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۷۳۶ / ۱۲ عَنْ اَبِيْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ وَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۳۷ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۳۸ / ۱۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۵۷۳۹ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَّالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو قریش کی ذلت کی خواہش کا ارادہ کرے تو اللہ اس سے ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ تو نے قریش کے اوّل لوگوں کو عذاب چکھایا اور ان کے آخر کو بخشش عطا فرما۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

حضرت ابو عامرؓ اشعری سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا قبیلہ اسد اور اشعری ہے نہیں بھاگتے کفار کے ساتھ لڑنے سے اور نہ ہی غنیمتوں میں خیانت کرتے ہیں اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازد شنوءہ اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو زمین میں حقیر کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجہ دینا چاہتا ہے۔ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ! کہے گا ایک مرد کاش کہ ہوتا میرا باپ قبیلہ ازد سے اور کاش کہ ہوتی میری ماں بھی قبیلہ ازد سے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حال میں کہ آپ تین قبیلوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ثقیف، بنی حنیفہ، بنی امیہ۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ہلاکو ہوگا۔ عبد اللہ بن عصمہ نے کہا، کہا جاتا ہے جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم ہے۔ ہشام بن حسان نے کہا لوگوں نے شمار کیا ہے جو حجاج نے قتل باندھ کر ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا کہ جس وقت حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو قتل کیا تو اسماءؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بہت

Marfat.com

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو۔ اسے پر بڑا جھوٹا اسکو ہم نے دیکھا ایپر ہلاکو نہیں گمان کرتی ہیں تجھ کو اے حجاج! آئے گی پوری حدیث عنقریب تیسری فصل میں

۵۵۴۰/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا بعض صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول بنی ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا۔ آپ بددعا کیجیے اللہ تعالےٰ سے ثقیف پر۔ تو حضرتؐ نے فرمایا الٰہی ثقیف کو ہدایت فرما (ترمذی)

۵۵۴۱/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ حِمْيَرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هَذَا أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ۔)

حضرت عبدالرزاقؒ اپنے باپ سے وہ میناء سے وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہا ابوہریرہؓ نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا میں اسکو قیس سے گمان کرتا ہوں اس نے کہا اے اللہ کے رسول حمیر پر لعنت کرو آپ نے منہ پھیر دیا اس شخص کی طرف سے۔ پھر وہ شخص دوسری طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے حمیر پر منہ ان کے سلام ہیں اور ہاتھ ان کے طعام وہ امن والے اور ایمان والے ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالرزاق سے۔ روایت کی جاتی ہیں اس میناء سے منکر حدیثیں۔

۵۵۴۲/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس قبیلہ سے ہے میں نے کہا دوس سے۔ فرمایا آپ نے میں گمان کرتا تھا کہ دوس میں کوئی شخص ہو کہ اس میں بھلائی ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۵۴۳/۱۹ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تو دشمن نہ رکھ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیونکر دشمن رکھوں گا میں آپ کو اور آپ کی وجہ سے خدا نے ہمیں راہ دکھائی آپ نے فرمایا تو دشمن رکھے گا عرب کو تو تو دشمن رکھیگا مجھ کو (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

۵۵۴۴/۲۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُصَیْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَیْسَ ھُوَ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ بِذَاکَ الْقَوِیِّ۔

فرمایا کہ جو عرب کی خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہو گا۔ اور نہ ہی اسکو میری دوستی پہنچے گی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سے۔ وہ اہل حدیث کے نزدیک ایسا قوی نہیں۔

۵۴۷۵/۲۱ وَعَنْ اُمِّ الْحَرِیْرِ مَوْلَاۃِ طَلْحَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَۃِ ھَلَاکُ الْعَرَبِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ام حریرؓ سے جو طلحہؓ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ہے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولا سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامتوں میں سے عرب کا ہلاک ہونا بھی ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۴۷۶/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُلْکُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَۃِ وَالْاَمَانَۃُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَوْقُوْفًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافت بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں۔ اور اذان نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے۔ امین پکڑنا اور امین کرنا ازد میں ہے یعنی یمن میں۔ ایک روایت میں یہ حدیث ابوہریرہ پر موقوف ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ اسکا موقوف ہونا بہت صحیح ہے

الفصل الثالث تیسری فصل

۵۴۷۷/۲۳ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مطیعؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن فرماتے سنا کہ نہ قتل کیا جائے گا کوئی قریشی باندھ کر اس فتح مکہ کے دن کے بعد قیامت تک۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۴۷۸/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ مُعَاوِیَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْھَاکَ عَنْ ھٰذَا اَمَا وَاللہِ اِنْ

حضرت ابونوفلؒ معاویہ بن مسلم سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو مدینہ کی گھاٹی پر۔ ابونوفل نے کہا شروع ہوئے قریش ابن زبیر پر سے گذرتے تھے۔ دوسرے لوگ اور عبداللہ بن عمر ان پر گذرے وہ ابن زبیر کے پاس ٹھہر گئے ابن عمر نے کہا تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب تجھ پر سلام ہو اے ابا خبیب سلام ہو تجھ پر اے ابا خبیب۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے آگاہ ہو خدا کی قسم میں تجھ کو منع کرتا تھا اس کام سے۔ میں تجھ کو

Marfat.com

كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّيْ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ أَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۲۹
۲۵
وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

جانتا ہوں تو بہت روزے رکھنے والا۔ بہت رات کو بیدار ہونے والا اور قرابت والوں سے احسان کرنے والا تھا آگاہ ہو خدا کی قسم وہ گروہ کہ جن کے خیال میں تو بُرا ہے وہ خود بُرا ہے اور ایک روایت میں لَأُمَّةٌ خَيْرٌ آیا ہے پھر عبداللہ بن عمر وہاں سے چلے گئے۔ حجاج کو عبداللہ بن عمر کے ٹھہرنے کی اور ابن زبیر سے مذکورہ کلام کرنے کی خبر پہنچی۔ تو حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی طرف بھیجا ابن زبیر کو لکڑی سے اتارا گیا اور یہودیوں کی قبروں میں دفن کر دیا گیا۔ پھر حجاج نے ابن زبیر کی ماں کے پاس کسی کو بھیجا کہ وہ اسماء بیٹی ابوبکر کی ہے۔ اسماء نے انکار کیا آنے سے۔ پھر حجاج نے اسماء کے پاس کسی آدمی کو بھیجا کہ تو خود میرے پاس آ۔ ورنہ میں تیرے پاس ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تیرے سر کے بالوں سے پکڑ کر لے آئے گا ابو نوفل نے کہا کہ اسماء نے انکار کر دیا اور یہ بات کہلا بھیجی کہ قسم ہے اللہ کی تیرے پاس نہیں آؤں گی جبتک تو میرے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو میرے سر کے بالوں سے پکڑ کرلے جائے۔ راوی نے کہا حجاج نے کہا دکھاؤ میری جوتیاں حجاج نے جوتیاں پہنیں پھر اکڑ کر چلا یہانتک کہ حضرت اسماء کے پاس آیا کہنے لگا کیا دیکھا تو نے مجھکو جو میں نے خدا کے دشمن کیساتھ کیا اسماء نے کہا دیکھا میں نے تجھ کو کہ تباہ کی تو نے دنیا اسکی اور تباہ کی اس نے آخرت تیری پہنچی ہے مجھکو یہ بات تو کہتا ہے ابن زبیر کو اے بیٹے دو کمر بند والی کے اللہ کی قسم میں ہوں ذات النطاقین یعنی دونوں میں ایک سے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کیلئے کھانا اٹھاتی جانوروں کی حفاظت کی خاطر اور دوسرا کمر بند کہ جس سے عورتیں اپنی کمر باندھتی ہیں نہیں بے پرواہ ہوتی عورت اس سے۔ خبردار کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہم کو کہ ثقیف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک ہلاکو ہوگا پس اُسپر بڑا جھوٹا دیکھا ہم نے اسکو۔ اسپر ہلاکو کو نہیں گمان کرتی ہیں تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ حضرت نے خبر دی ہے نوفل نے کہا حجاج اسماء کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسکو کوئی جواب نہ دیا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ کے پاس . . . دو آدمی ابن زبیرؓ کے فتنہ میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں نے کیا کہ جو کچھ دیکھتے ہو تم اور تم بیٹے عمرؓ کے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو نکلنے سے ابن عمرؓ نے کہا کہ باز رکھتا ہے مجھ کو اس بات کا علم کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے مجھ پر خون بھائی مسلمان کا ان دونوں نے کہا کہ خدا نے نہیں فرمایا کہ تم لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ نہ پایا جاوے

Marfat.com

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّالدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فتنہ۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ اور خالص ہوا دین اسلام خدا کیلئے اور تم چاہتے ہو یہ کہ لڑو یہاں تک کہ فتنہ واقع ہو اور دین ہو واسطے غیر اللہ کے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۵۰ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا قبیلہ دوس ہلاک ہوا اس لیے کہ نافرمانی کی اور باز رہے طاعت سے۔ آپ بد دعا کیجئے اللہ سے ان پہ۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ بد دعا فرمائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا خداوندا راہ راست دکھا دوس کو اور ان کو لاؤ۔

(متفق علیہ)

۵۷۵۱ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک یہ کہ میں عربی ہوں۔ دوسرا یہ کہ قرآن عربی میں اترا ہے تیسرا اس وجہ سے کہ جنتیوں کا کلام عربی میں ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم اجمعین

مناقب صحابہ رضؓ کا بیان

پہلی فصل

۵۷۵۲ / ۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہؓ کے ایک مد کے ثواب کو نہ پہنچے گا اور نہ اس کے آدھے کے برابر۔

(متفق علیہ)

۵۷۵۳ / ۲ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رض عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِّمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ

حضرت ابوبردہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے باپ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آنحضرتؐ آسمان کی طرف بہت سر مبارک اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ستارے امن کا سبب ہیں آسمان کیلئے۔ جب ستارے جاتے رہیں گے وہ چیز

Marfat.com

النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آسمان پر آوے گی جس کا وعدہ کیا جاتا ہے اور میں صحابہ کے لیے امن کا سبب ہوں جب میں اس جہان سے کوچ کر جاؤنگا میرے صحابہ کو وہ چیز آوے گی جسکا وعدہ دیئے جاتے ہیں اور میرے صحابہ میری امت کیلئے امن کا سبب ہیں جب صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت کو آئیگی وہ چیز جسکا وعدہ دیئے جاتے ہیں (مسلم)

٥٧٥٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُو فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا تو ایک جماعت جہاد کرے گی جہاد کرنیوالے کہیں گے اپنی جماعت سے کہ تم میں ایسا آدمی آیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہو کہیں گے ہاں ان کے لیے فتح ہو گی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا ایک جماعت ان میں سے جہاد کرے گی کہا جاوے گا کیا تم میں آیا ہے وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے ساتھیوں کا کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی ان کے لیے۔ پھر ایک زمانہ لوگوں پر آوے گا ایک جماعت جہاد کرے گی کہا جاوے گا کیا آیا ہے تم میں وہ شخص جو ساتھی ہو صحابہؓ کے ساتھیوں کا کہیں گے ہاں فتح کی جاوے گی اُن کے لیے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر آنے گا کہ لوگوں سے لشکر بھیجا جاوے گا کہیں گے دیکھو کیا تم اپنے میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی پاتے ہو پایا جاوے گا ایک شخص اصحاب میں سے فتح کی جاوے گی ان کے سببسے پھر دوسرا لشکر بھیجا جاوے گا کہیں گے کہ آیا ہے ان میں وہ شخص جس نے رسول اللہ کے اصحاب کو دیکھا ہو اسکو پایا جاوے گا اُن کیلئے فتح کی جاوے گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جاوے گا کہا جاوے گا آیا پاتے ہو ان میں اس شخص کو کہ اس نے اس شخص کو دیکھا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو دیکھا۔ پھر چوتھے لشکر کو بھیجا جاوے گا کہا جاوے گا کہ دیکھو آیا دیکھتے ہو ان میں کسی کو کہ دیکھا ہو اس کو جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو۔ ایسا شخص پایا جاوے گا۔ اُس کے سبب فتح کیجاوے گی۔

٥٧٥٥ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو اُن سے

Marfat.com

يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ۔

ملتے ہیں پھر وہ جو اُن سے ملتے ہیں پھر ان قرنوں کے بعد ایک قوم ہوگی وہ گواہی دیں گے مگر اُن سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ اور خیانت کریں گے اور امین نہ بنائے جاویں گے اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کریں گے ان میں موٹاپا آجائے گا۔ ایک روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے اور نہ قسم دلاتے جاویں گے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے یوں آیا ہے پھر انکے بعد ایک قوم آئے گی کہ وہ موٹاپے کو پسند کریں گے

دوسری فصل

۵۷۵۶ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کی عزت کرو اس لیے کہ وہ تم سے افضل ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے قریب ہیں پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں۔ پھر ظاہر ہوگا جھوٹ یہاں تک کہ ایک شخص ہوگا کہ قسم کھاوے گا اور اس سے قسم نہیں لی جاوے گی اور گواہی دے گا حالانکہ گواہی اُس سے طلب نہیں کی جاوے گی۔ خبردار! جس کو جنت کا درمیان اچھا لگے تو وہ جماعت کو لازم پکڑے اسلیے کہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہے دو شخصوں سے شیطان دُور ہے۔ مرد اجنبیہ عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ ہو اس لیے کہ شیطان اُن کا تیسرا ہے جسکو نیکی خوش کرے اور بُرائی غمگین کرے تو وہ مومن ہے روایت کیا اسکو نسائی نے اسکی سند صحیح ہے اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ ابراہیم بن حسن خثعمی کے علاوہ اس لیے کہ بخاری مسلم نے اس سے روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ ثبت ہے۔

۵۷۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا اس شخص کو آگ نہیں لگے گی جس نے مجھ کو دیکھا یا مجھ کو دیکھنے والے کو دیکھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے بارے میں۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا جو اُن سے محبت کرتا ہے میری محبت کیوجہ سے محبت کرتا ہے۔ جو اُن سے بغض کرتا ہے میرے بُغض کیوجہ سے ان سے بُغض کرتا ہے جو اُن کو تکلیف دے اُس نے مجھ کو تکلیف دی جس نے مجھ کو تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی

Marfat.com

فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

قریب ہے کہ اللہ ان کو پکڑلے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٥٧٥٩/٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں میرے صحابہؓ کا مقام کھانے میں نمک جیسا ہے۔ جیسے کھانا نمک کے بغیر اچھا نہیں ہوتا۔ حسن بصریؒ نے کہا ہمارا نمک جاتا رہا ہم کیونکر سنوریں۔ روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں۔

٥٧٦٠/٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبداللہؓ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ میں سے کوئی کسی زمین پر نہیں مرے گا مگر اٹھایا جاوے گا اس کے لیے وہ قائد ہو گا اور روشنی ہوگی قیامت کے دن۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

تیسری فصل

٥٧٦١/١٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہؓ کو گالی دیتے ہیں تم کہو کہ تمہارے اس بدفعل پر اللہ کی لعنت ہو۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٧٦٢/١١ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ۔
(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ آپ فرماتے کہ میں نے اللہ سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں پوچھا جو میرے بعد واقع ہوگا۔ اللہ نے میری طرف وحی کی اے محمدؐ تیرے صحابہؓ میرے نزدیک ستاروں کے مرتبہ میں ہیں آسمان پر بعض ان ستاروں میں سے بعض سے قوی تر ہیں اور ہر ایک کے لیے نور ہے جس شخص نے ان میں سے کچھ لیا جو اختلاف پر ہیں ان میں سے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہیں۔ عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جسکی بھی پیروی کروگے راہ پاؤ گے۔ (روایت کیا اسکو رزین نے)

Marfat.com

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍؓ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

٥٧٦٣ (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَابَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ پر بہت احسان کرنے والا صحبت اور مال سے ابو بکرؓ ہیں۔ بخاری کے نزدیک ابا بکر واقع ہوا ہے اگر میں اپنا دوست پکڑتا تو ابو بکر کو پکڑتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت اس کی ثابت ہے۔ مسجد میں کوئی کھڑکی نہ چھوڑی جاوے مگر ابو بکرؓ کی کھڑکی۔ ایک روایت میں یوں ہے اگر میں دوست پکڑنے والا ہوتا اپنے رب کے سوا تو پکڑتا ابو بکر کو دوست۔

(متفق علیہ)

٥٧٦٤ (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں دوست پکڑتا تو ابو بکرؓ کو دوست پکڑتا لیکن ابو بکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے ساتھی اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو دوست پکڑا ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

٥٧٦٥ (٣) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَابَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اَنَا اَوْلٰی بَدَلَ اَنَا وَلَا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا اپنی مرض الموت میں اپنے باپ ابو بکر کو میرے لیے بلاؤ اور اپنے بھائی کو کہ میں نوشتہ لکھ دوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ خواہش کرے خواہش کرنے والا اور کہے کہنے والا میں مستحق ہوں خلافت کا حالانکہ وہ مستحق نہیں اللہ انکار کرے گا اور مومن مگر ابو بکرؓ کو روایت کیا اسکو مسلم نے حمیدی کی کتاب میں ہے اَنَا اَوْلٰی بجائے وَلَا کے

٥٧٦٦ (٤) وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃٌ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا تُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہا ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپؐ سے کسی معاملہ میں کلام کی آپ نے حکم کیا کہ کسی دوسرے وقت میں آئے۔ اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول خبر دیجیے مجھ کو اگر آؤں میں اور آپؐ کو نہ پاؤں جبیرؓ نے کہا گویا وہ عورت نہ پانے سے مراد رکھتی تھی آپؐ کی موت کو۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پاوے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

۵۷۶۷/۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمروؓ بن عاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنا کر ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا کہا میں حضرتؐ کے پاس آیا میں نے کہا کون زیادہ محبوب ہے آپؐ کو فرمایا عائشہؓ میں نے کہا مردوں میں سے فرمایا اُس کا باپ۔ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ۔ حضرت نے اور آدمیوں کو گنا میں خاموش ہوا اس ڈر سے کہیں میں آخر میں نہ آجاؤں۔ (متفق علیہ)

۵۷۶۸/۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ رض قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہا میں نے اپنے باپ کو کہا کون لوگوں میں سے بہتر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ نے کہا ابوبکرؓ۔ میں نے کہا پھر کون کہا عمرؓ اور میں ڈرا کہ کہیں عثمانؓ میں نے کہا پھر آپؓ بہتر ہیں علیؓ نے کہا میں نہیں مگر ایک مسلمانوں میں سے مرد۔ (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۷۶۹/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ رض اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ رض ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ رض ثُمَّ عُمَرُ رض ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں کرتے تھے۔ پھر عمرؓ کے ساتھ کسی کو برابر نہیں کرتے تھے پھر عثمانؓ کے ساتھ کسی کو پھر چھوڑ دیتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو نہ فضیلت دیتے ان کے درمیان ایک دوسرے کو۔ روایت کیا اسکو بخاری نے ابوداؤد کی روایت میں ہے ابن عمرؓ نے کہا ہم کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے آپؐ کے بعد آپؐ کی امت میں سے ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

دوسری فصل

۵۷۷۰/۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ رض فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُّكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں احسان کسی کا ہم پر مگر ہم نے اس کا بدلہ اتارا ہے ابوبکرؓ کے سوا۔ ابوبکر کا ہم پر احسان ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا قیامت کے دن اور مجھ کو کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ ابوبکرؓ کے مال نے نفع دیا اگر میں اپنا دوست جانی بناتا ہوتا تو ابوبکرؓ کو دوست بناتا۔ خبردار تمہارا ساتھی خدا کا دوست ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

Marfat.com

۵۷۷۱
۹
وَعَنْ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍؓ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوبکرؓ ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہیں۔ اور ہم سے بہت پیارے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۷۷۲
۱۰
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍؓ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے ابوبکرؓ کو فرمایا تو میرا غار میں ساتھی ہے اور تو حوضِ کوثر پہ بھی میرا ساتھی ہوگا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۷۷۳
۱۱
وَعَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍؓ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قوم کے لیے لائق نہیں کہ جن میں ابوبکرؓ ہو اور ابوبکرؓ کے سوا کوئی امامت کرے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۷۴
۱۲
وَعَنْ عُمَرَ رضؓ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذَالِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍؓ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍؓ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍؓ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ کرنے کا آپؐ کا یہ حکم کرنا میرے کثیر مال کی وجہ سے میرے بڑا موافق آیا۔ میں نے کہا میں آج ابوبکرؓ پر سبقت لے جاؤں گا۔ عمرؓ نے کہا میں اپنا آدھا مال لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ اپنے اہل وعیال کیلئے تو نے اپنے گھر کتنا مال چھوڑا میں نے کہا اپنے گھر والوں کے لیے آدھا چھوڑ آیا ہوں اور آدھا لے آیا ہوں۔ اور ابوبکرؓ جو کچھ اُنکے پاس تھا لے آئے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوبکر کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل وعیال کیلئے ابوبکرؓ نے کہا اللہ اور اسکا رسول چھوڑا ہے عمرؓ نے کہا کہ میں کبھی ابوبکرؓ پر سبقت نہیں لیجا سکتا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے)

۵۷۷۵
۱۳
وَعَنْ عَائِشَةَ رضؓ اَنَّ اَبَابَكْرٍؓ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے حضرتؐ نے ان کو فرمایا تو اللہ کا آزاد کردہ ہے آگ سے اسی دن سے ابوبکرؓ کا نام عتیق رکھا گیا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۷۷۶
۱۴
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍؓ ثُمَّ عُمَرُ رضؓ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا ہوں گا جن پر زمین پھٹے گی میرے بعد ابوبکرؓ پر ان کے بعد عمرؓ پر پھر میں جنت البقیع کی طرف آؤں گا وہ اُٹھائے اور جمع کیے جائیں گے میرے ساتھ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا کہ جمع کیا جاؤں گا حرمین شریفین کے درمیان۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

Marfat.com

٥٧٧٧
١٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت جنت میں داخل ہو گی۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ میں آپؐ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تو اوّل اُن کا ہو گا جو داخل ہوں گے میری امت سے جنت میں۔ (روایت کیا اسکو ابوداؤد نے)

تیسری فصل

٥٧٧٨
١٦ عَنْ عُمَرَ رضي ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهِ قَالَ وَاللهِ لَا تَدْخُلُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے ابوبکرؓ کا ان کے پاس ذکر کیا گیا عمرؓ روئے اور کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میری ساری عمر کے عمل ابوبکرؓ کے ایک دن کے برابر ہوتے یا مانند رات کے ایک عمل کے برابر۔ ابوبکرؓ کی رات وہ ہجرت کی رات ہے ابوبکرؓ نے اس میں آنحضرتؐ کے ساتھ ہجرت کی غار کی طرف جب آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ غار کی طرف آئے ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم آپ غار میں داخل نہ ہوں اس لیے کہ اگر اس میں کچھ ہو تو مجھ کو ضرر پہنچے اور آپ کو نہ پہنچے۔ ابوبکرؓ آپؐ سے پہلے غار میں داخل ہوئے اس کو جھاڑا۔ غار میں ایک طرف کئی ایک سوراخ پائے ابوبکرؓ نے اپنا تہبند پھاڑا اور سوراخوں کو بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے ابوبکرؓ نے اپنے دونوں پاؤں سوراخوں پر رکھے۔ پھر ابوبکرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ تشریف لایئے آپ داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکر کی گود میں رکھا اور آرام کیا۔ ابوبکرؓ کو سوراخ سے سانپ نے ڈس لیا۔ ابوبکر نے حرکت نہ کی اس ڈر سے کہ کہیں حضرتؐ بیدار نہ ہو جائیں ابوبکرؓ کے آنسو تکلیف کی وجہ سے آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر گرے آپ جاگے اور فرمایا اے ابوبکر تجھ کو کیا ہوا ابوبکر نے کہا میں کاٹا گیا ہوں میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے لب مبارک لگائی ابوبکرؓ کی تکلیف رفع ہو گئی پھر ابوبکرؓ پر اس زہر نے اثر کیا اور یہی زہر ابوبکر کی موت کا سبب بنی اور ابوبکر کا دن وہ ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی بعض عرب مرتد ہوتے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر اونٹ کی رسی تک بھی نہ دیں گے تو

Marfat.com

عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِي أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ۔

(رَوَاهُ رَزِينٌ)

میں جہاد کروں گا اس سے میں نے کہا اے رسول اللہ کے خلیفہ لوگوں سے الفت کرو اور نرمی کرو۔ ابو بکر نے مجھ کو کہا تو جاہلیت میں بہادر تھا اور اسلام میں آکر نامرد ہو گیا۔ شان یہ ہے کہ وحی منقطع ہو گئی دین مکمل ہو گیا کیا ناقص ہو دین میری زندگی میں۔

(روایت کیا اسکو رزین نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

۵۷۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ أَحَدٌ فِي أُمَّتِي فَإِنَّهُ عُمَرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں سے بعض لوگوں کو الہام کیے گئے۔ اگر میری امت سے کوئی ہوا تو وہ عمرؓ ہوگا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی اس حالت میں کہ آپ کے پاس قریش کی عورتیں تھیں وہ آنحضرتؐ سے بلند آواز کے ساتھ کلام کرتی تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی اٹھیں وہ اور دوڑیں پردہ میں۔ عمرؓ داخل ہوئے اور آپ مسکراتے تھے۔ عمر نے کہا اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا میں نے تعجب کیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں جب تیری آواز سنی جلدی سے پردہ میں ہو گئیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے اپنی جان کی دشمنو کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی۔ انہوں نے کہا ہاں تجھ سے ڈرتی ہیں کیونکہ تو سخت خو اور نہایت سخت گو ہے آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے کلام کر۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ہرگز نہیں ملا تجھ کو شیطان رستہ میں کہ جس راستہ سے تو گذرے بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے۔ (متفق علیہ) اور حمیدی نے کہا۔ برقانی نے یہ قول زیادہ کیا کہ اے اللہ کے رسول کس

Marfat.com

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ۔

چیز نے آپ کو ہنسایا۔

۵۷۸۱/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ اِمْرَأَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ رمیصاء ابو طلحہؓ کی عورت کو ملا اور میں نے پاؤں کی آواز سنی میں نے کہا یہ کون ہے کہا یہ بلالؓ ہے میں نے ایک محل دیکھا اس میں ایک نوجوان عورت ہے۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ بن خطاب کا میں نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہوں تاکہ میں دیکھوں تو مجھ کو عمر کی غیرت یاد آئی عمر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کے داخل ہونے پر میں غیرت کروں گا۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۲/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سونے کی حالت میں لوگوں کو دیکھتا تھا کہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں ان پر قمیصیں ہیں۔ بعض کی سینے تک اور بعض کی اس سے بھی کم جب میں نے عمر کو دیکھا تو ان پر اتنی لمبی قمیص تھی کہ وہ اسکو کھینچتے تھے۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے اسکی کیا تعبیر فرمائی۔ فرمایا میں نے اسکی تعبیر دین سے کی۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۳/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پیا حتی کہ میرے ناخنوں سے نکلنا شروع ہوا پھر میں نے باقی ماندہ عمرؓ بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے اسکی تعبیر کیا فرمائی اے اللہ کے رسول فرمایا اسکی تعبیر علم سے ہے۔

(متفق علیہ)

۵۷۸۴/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جو بے منڈیر تھا اس پر ایک ڈول ہے میں نے اس کنوئیں سے پانی کھینچا جس قدر اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول ابن ابی قحافہ نے لے لیا ابوبکر نے اس ڈول سے کنوئیں میں سے کھینچا ایک ڈول یا دو ڈول۔ ابوبکرؓ کے کھینچنے میں ناتوانی ہے اللہ ابوبکر کی سستی

Marfat.com

ابنُ الخطّاب فلم ار عبقریًّا من النّاس ینزع نزع عمر حتّٰی ضرب النّاس بعطنٍ وفی روایۃ ابن عمر قال ثمّ اخذھا ابن الخطّابؓ من ید ابی بکرؓ فاستحالت فی یدہٖ غربًا فلم ار عبقریًّا یفری فریّہ حتّٰی روی النّاس وضربوا بعطنٍ۔ (متّفقٌ علیہ)

کو بخشے پھر وہ ڈول چرس یعنی بڑا ڈول ہوگیا اسکو عمرؓ نے پکڑا میں نے نہیں دیکھا کسی شخص کو قوی لوگوں میں سے کہ کھینچتا ہو عمر کے کھینچنے جیسا۔ لوگوں نے اونٹ کو سیراب کیا اونٹ بٹھائے اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں آیا ہے پھر عمر بن خطابؓ نے ڈول لیا ابوبکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول عمرؓ کے ہاتھ میں چرس ہوگیا نہیں دیکھا میں نے کسی قوی آدمی کو عمل کرتا ہو عمل عمرؓ جیسا۔ یہاں تک کہ سیراب کیا لوگوں کو اور اونٹوں کیلئے عطن مقرر کیے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۸۵ عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّ اللّٰہ جعل الحقّ علٰی لسان عمرؓ وقلبہٖ رواہ التّرمذیّ وفی روایۃ ابی داؤد عن ابی ذرٍّؓ قال انّ اللّٰہ وضع الحقّ علٰی لسان عمرؓ یقول بہٖ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری کیا ہے اور اس کے دل پر روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ ابوداؤد میں ابوذرؓ سے یوں آیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھا اور وہ حق کہتا ہے۔

۵۷۸۶ وعن علیؓ قال ما کنّا نبعد انّ السّکینۃ تنطق علٰی لسان عمر۔ رواہ البیہقیّ فی دلائل النّبوّۃ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم یہ بات بعید نہ جانتے کہ سکینہ عمر کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۷۸۷ وعن ابن عبّاسؓ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال اللّٰھمّ اعزّ الاسلام بابی جھل بن ھشامٍ او بعمر بن الخطّاب فاصبح عمر فغدا علی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فاسلم ثمّ صلّی فی المسجد ظاھرًا۔ (رواہ احمد والتّرمذیّ)

حضرت ابن عباسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اے اللہ اسلام کو عزت دے ابوجہل بن ہشام سے یا عمرؓ بن خطاب سے۔ صبح کی عمرؓ نے اور صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر نماز پڑھی حضرتؐ نے مسجد میں ظاہر۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے

۵۷۸۸ وعن جابرؓ قال قال عمرؓ لابی بکرٍؓ یا خیر النّاس بعد رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال ابوبکرؓ امّا انّک ان قلت ذالک فلقد سمعت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول ما طلعت الشّمس علٰی رجلٍ خیرٍ من عمرؓ۔ (رواہ التّرمذیّ وقال ھٰذا حدیثٌ غریبٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ کو کہا اے لوگوں سے بہتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ ابوبکرؓ نے کہا اے عمرؓ خبردار ہو اگر تو نے مجھ کو بہتر لوگوں کا کہا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ نہیں سورج طلوع ہوا کسی شخص پر کہ بہتر ہو عمرؓ سے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۷۸۹ وعن عقبۃ بن عامرؓ قال قال النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لو کان بعدی نبیٌّ لکان عمرؓ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب

Marfat.com

بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۷۹۰/۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ رض وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ رض وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۷۹۱/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

ہوتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہؓ اسلمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض جہاد میں نکلے۔ جب آپ جہاد سے واپس آئے آپ کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آئی اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے نذر مانی اگر آپ فتح یاب ہوئے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی آپ نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجالے اگر نذر نہیں مانی تو دف مت بجا۔ وہ لڑکی شروع ہوئی بجاتی تھی۔ ابوبکرؓ آئے وہ دف بجاتی رہی۔ علیؓ آئے وہ بجاتی رہی عثمانؓ آئے وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عمرؓ آئے تو اس لڑکی نے اپنے چوتڑوں کے نیچے ڈال دی پھر بیٹھی اس پر۔ آپ نے فرمایا اے عمرؓ شیطان آپ سے ڈرتا ہے میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکرؓ آئے علیؓ آئے عثمانؓ آئے وہ متواتر دف بجاتی رہی۔ اے عمرؓ! جب تو آیا تو اس نے دف بجانا چھوڑ دیا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے شور و غوغا سنا اور لڑکوں کی آواز آپ کھڑے ہوئے ناگہاں ایک حبشیہ عورت ناچتی تھی اور اس کے اردگرد لڑکے تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا اے عائشہؓ آ اور تماشہ دیکھ میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے کندھے پر رکھی میں نے دیکھنا شروع کیا حبشیہ کی طرف آنحضرتؐ کے کندھے اور سر کے درمیان سے۔ آپ نے مجھ کو فرمایا کیا تو ابھی سیر نہیں ہوئی۔ میں کہتی تھی ابھی میں سیر نہیں ہوئی تاکہ میں اپنا مقام آنحضرتؐ کے نزدیک دیکھوں۔ حضرت عمرؓ نمودار ہوئے تو اس عورت کا تماشہ دیکھنے والے لوگ منتشر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جن وانس کے شیاطین کی طرف کہ وہ عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔ عائشہؓ نے کہا میں بھی پھری۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

Marfat.com

تیسری فصل

۵۷۹۲ عَنْ اَنَسٍ وَّابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی وَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلٰی نِسَائِکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَھُنَّ یَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَۃِ فَقُلْتُ عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ فَنَزَلَتْ کَذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ وَفِی الْحِجَابِ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے کہا میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ایک یہ کہ میں نے آنحضرتؐ کو کہا کہ اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز پکڑتے تو بہتر ہوتا تو اللہ نے فرمایا مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھہراؤ۔ دوسرا یہ کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کی بیویوں پر نیک و بد داخل ہوتے ہیں آپ حکم فرمائیں کہ وہ پردہ میں رہیں تو بہتر ہوتا تو آیت پردہ اتری۔ تیسری کہ مجتمع ہوئیں ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غیرت کے قصہ میں (یعنی رشک کے) میں نے کہا اگر آنحضرتؐ کو طلاق دیدیویں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے میں اسے بہتر بیویاں دیگا تو اسی طرح آیت اتری۔ ایک روایت میں ابن عمرؓ سے یوں آیا ہے کہ میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ایک مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے میں دوسرا حضرتؐ کی بیویوں کے پردہ کرنے میں اور تیسرا بدر کے قیدیوں میں۔ (متفق علیہ)

۵۷۹۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِکْرِ الْاُسَارٰی یَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِھِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ وَبِذِکْرِہِ الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَہٗ زَیْنَبُ وَاِنَّکَ عَلَیْنَا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ فِیْ بُیُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْیِہٖ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَایَعَہٗ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا چار چیزوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر فضیلت دیئے گئے ہیں۔ بدر کے دن قیدیوں کے معاملہ میں حضرت عمرؓ نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اگر اللہ کی طرف سے حکم سبقت نہ جاچکا ہوتا تو تمہارے فدیہ لینے کی وجہ سے میں تم کو عذاب پہنچاتا اور پردہ کا ذکر کرنے کی وجہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ کا حکم دیا۔ حضرت زینبؓ نے کہا اے عمر بن خطاب تو ہم پر حکم کرتا ہے حالانکہ ہمارے گھروں میں وحی اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت اتاری اور جب تم حضرت کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے مانگو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے جو آپؐ نے ان کے حق میں فرمائی خداوندا دین اسلام کو قوی کر عمر کے اسلام لانے کی وجہ سے اور بسبب اجتہاد اپنے کے ابوبکر کی بیعت میں حضرت عمرؓ نے تمام آدمیوں سے پہلے بیعت کی تھی (احمد)

۵۷۹۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاللّٰہِ مَا کُنَّا نَرٰی ذٰلِکَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت میں بہت بلند ہے از روئے مرتبہ کے بہشت میں۔ ابوسعیدؓ نے کہا خدا کی قسم نہ گمان کرتے اس شخص کو کہ وہ کون ہے عمر بن خطاب پر یہاں تک کہ عمرؓ اپنے راہ سے گذر گئے (روایت ابن ماجہ)

Marfat.com

٥٧٩٥/١٧ وَعَنْ اَسْلَمَؓ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهٖ يَعْنِي عُمَرَؓ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَؓ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٧٩٦/١٨ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَؓ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّكَاَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍؓ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِي بَكْرٍؓ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِّنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اسلمؓ سے روایت ہے کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے عمرؓ کے حالات کے متعلق۔ میں نے ان کو کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو رسول اللہ کے بعد حضرت کی دفات کے بعد جو بہت کوشش کرنے والا ہو اور نیک تر عمرؓ سے یہاں تک کہ عمرؓ بھی انتہا کو پہنچے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہا جس وقت عمرؓ زخمی کئے گئے عمر اپنے درد کو ظاہر کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے اسکو کہا کہ عمر جزع فزع کرتے تھے اے امیرالمومنین یہ سب جزع فزع نہیں کرنا چاہیئے۔ تم نے رسول اللہ سے ساتھ رکھا اچھا ساتھ رکھنا اور حضرت تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے ابوبکر کے ساتھ صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی ان سے پھر وہ تم سے جدا ہوئے اس حال میں کہ وہ تم سے راضی تھے پھر تم نے مسلمانوں سے صحبت رکھی اور اچھی صحبت رکھی تم نے اُن سے اگر تم ان سے جدا ہو گے تو اس حال میں جدا ہوگے کہ وہ تم سے راضی ہیں۔ عمرؓ نے کہا جو تو نے آنحضرت کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور احسان ہے مجھ پر اور تو نے ابوبکرؓ کی صحبت کا ذکر کیا اور ان کی رضا کا یہ بھی اللہ کی طرف سے نعمت اور احسان ہے مجھ پر اور جو تم میری بے صبری دیکھتے ہو وہ تیرے اور تیرے ساتھیوں کی وجہ سے ہے اللہ کی قسم اگر میرے پاس زمین کی بھرائی کے برابر سونا ہو تو اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا بدلہ دوں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍؓ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

التزمینزم

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى ...

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَہَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِہٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَۃِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ہُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَّہٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاۃٍ مِّنْہَا فَاَخَذَہَا فَاَدْرَکَہَا صَاحِبُہَا فَاسْتَنْقَذَہَا فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّہَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَہَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ہُمَا ثَمَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

روایت کیا فرمایا ایک آدمی ایک گائے ہانکتا تھا جب تھک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ گائے بولی ہم سواری کی خاطر نہیں پیدا ہوئیں مگر ہم تو زمین کی کاشت کے لیے پیدا کی گئیں ہیں۔ لوگ بولے سبحان اللہ گائے بولتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایمان لاتا ہوں اس پر اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں نہیں تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا اس وقت ایک شخص اپنے ریوڑ میں تھا اچانک ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا بھیڑیے نے بکری کو پکڑا بکری کا مالک آیا۔ بکری سے بھیڑیے کو چھڑا لیا۔ کہا بھیڑیے نے سبع کے دن یعنی فتنے کے دن کوئی راعی ہوگا میرے سوا لوگوں نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا کلام کرتا ہے آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ وہ دونوں اس جگہ نہیں تھے۔

(متفق علیہ)

۵۷۹۸/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا میں ایک قوم میں کھڑا تھا تو اس قوم نے عمرؓ کے لیے دعا خیر کی اس حال میں کہ عمرؓ اپنے تخت پر رکھے گئے تھے ایک شخص نے میرے پیچھے سے میرے مونڈھوں پر اپنی کہنی رکھی اور کہتا ہے وہ شخص کہ اللہ تجھ پر رحمت کرے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تجھ کو تیرے دونوں ساتھیوں میں سے کرے گا۔ اس لیے کہ میں رسول اللہ سے بہت سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے تھا میں اور ابوبکرؓ عمرؓ کیا میں نے اور ابوبکرؓ عمرؓ نے چلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ، داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ علیؓ بن ابی طالب تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۹۹/۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَہْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْہُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاہُ

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والوں کو دیکھیں گے جیسا کہ تم روشن ستارہ کو آسمان میں دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکر و عمرؓ اہل علیین سے ہوں گے اور کیا خوب رہے۔ روایت کیا بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت

Marfat.com

فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوٰی نَحْوَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

کیا اس کی مانند ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

۵۰۰۰/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ اور عمرؓ جنت میں بڑی عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ جو پہلوں اور پچھلوں میں سے ہیں انبیاء اور رسولوں کے سوا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے علیؓ سے۔

۵۰۰۱/۵ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری کتنی زندگی ہے تم میں میرے بعد ان دو شخصوں کی یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۰۰۲/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے نہ اٹھاتا اپنے سر کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے سوا یہ دونوں آنحضرت کو دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان کو دیکھ کر مسکراتے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۰۰۳/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ایک دن نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے ابوبکر اور عمر میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف اور آپ دونوں ساتھیوں کے ہاتھ پکڑے ہوتے تھے اور فرمایا کہ ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۰۴/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

حضرت عبداللہ بن حنطبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا فرمایا یہ دونوں میرے کانوں اور آنکھوں کے مرتبہ میں ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے ارسال کے طریق پر)

۵۰۰۵/۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں دو آسمان میں فرشتوں سے اور دو زمین والوں سے۔ تو میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبریل اور میکائیل ہیں۔ زمین والوں سے ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں روایت کیا

Marfat.com

فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍؓ وَّعُمَرُؓ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسکو ترمذی نے۔

٥٠٠٦ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍؓ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍؓ وَّعُمَرُؓ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍؓ وَّوُزِنَ عُمَرُؓ وَعُثْمَانُؓ فَرَجَحَ عُمَرُؓ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهٗ ذَالِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ۔

١٠

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ترازو اترا آپ اور ابوبکر کا وزن کیا گیا آپؐ غالب آئے پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے ابوبکر غالب آئے پھر عمرؓ اور عثمانؓ تولے گئے عمر غالب آئے پھر اٹھایا گیا ترازو۔ آپؐ کو اس خواب کے سننے نے غمگین کیا آپنے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے۔ پھر اللہ دے گا یہ ملک جسکو چاہے گا

(روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد نے)

تیسری فصل

٥٠٠٧ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍؓ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُؓ۔

١١

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایک بہشتی آدمی آئے گا ابوبکرؓ آئے پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم پر بہشتی آدمی آئے گا۔ عمرؓ آئے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

٥٠٠٨ وَعَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجْرِیْ فِیْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَكْرٍؓ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَؓ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَكْرٍؓ۔

١٢

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا موقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا رات کی چاندنی میں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں فرمایا ہاں! وہ عمرؓ ہے میں نے کہا کیا حال ہے ابوبکر کا آپؐ نے فرمایا عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔

(روایت کیا اسکو رزین نے)

Marfat.com

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

۵۸۰۹ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رض فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رض فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رض فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ رض فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ رض فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپؐ کی پنڈلیاں ننگی تھیں ابوبکرؓ نے آنے کی اجازت چاہی آپؐ نے ان کو اجازت دیدی اور آپ اسی حال میں تھے باتیں کیں پھر عمرؓ نے اذن چاہا آپؐ اسی حال میں تھے عمرؓ نے باتیں کیں پھر عثمانؓ نے اذن چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے جب صحابہؓ کرام (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) چلے گئے عائشہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ابوبکرؓ آئے آپؐ نے حرکت نہ کی اور ان کے آنے کی پرواہ نہ کی پھر عمرؓ آئے آپؐ نے حرکت نہ کی اور نہ ہی ان کے آنے کی ~~پرواہ کی~~ پھر عثمانؓ آئے آپؐ اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ حضرت نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے آپ نے فرمایا عثمانؓ ایک مرد شرم و حیا والا ہے اور میں ڈرا اگر میں ان کو اجازت دوں اور وہ شرم کی وجہ سے مجھ تک پہنچ ہی نہ سکے اپنی ضرورت لے کر۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

دوسری فصل

۵۸۱۰ / ۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے رفیق ہوتا ہے اور میرے لیے میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

۵۸۱۱ / ۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خباب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپؐ لشکرِ تبوک پر خرچ کرنے

Marfat.com

الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کرنے کے لیے رغبت دلاتے تھے۔ عثمانؓ کھڑے ہوئے عرض کی اے اللہ کے رسول میرے ذمہ سو اونٹ مع جھولوں اور کجاووں کے خدا کے راستہ میں۔ پھر حضرتؐ نے لشکر کا سامان درست کرنے پر رغبت دلائی پھر عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا میرے ذمہ دو سو اونٹ جھلوں اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ پھر حضرتؐ نے رغبت دلائی لشکر کا سامان درست کرنے پر عثمانؓ کھڑے ہوئے کہا میرے ذمہ تین سو اونٹ جھل اور کجاووں سمیت خدا کی راہ میں۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ منبر سے اترتے تھے فرماتے کہ عثمانؓ کو کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی کہ کریں اس نیکی کے بعد۔ نہیں مضر عثمانؓ کو وہ چیز کہ کریں بعد اسکے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۱۲/۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ عثمانؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لائے اپنی آستین میں رکھ کر جب تبوک کے لشکر کا سامان تیار کیا اور آپ کی گود میں بکھیر دیئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کو الٹتے اور پلٹتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریں گے عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کریں آج کے عمل کے بعد یہ کلمہ دو بار فرمایا۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۱۳/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیعت رضوان کا صحابہ کو تو عثمانؓ حضرت کے ایلچی تھے مکہ والوں کی طرف۔ حضرتؐ نے لوگوں سے بیعت لی فرمایا کہ عثمانؓ اللہ اور اسکے رسول کے کام میں ہے تو آپؐ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے بہتر تھا صحابہ کے ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے بیعت کی تھی

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۱۴/۶ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ

حضرت ثمامہ بن حزنؓ قشیری سے روایت ہے کہ میں یوم دار کو حاضر ہوا جس وقت عثمانؓ نے اوپر سے جھانکا اس قوم پر عثمانؓ نے کہا میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو رسول اللہ مدینہ

Marfat.com

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلٰثًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

۵۸۱۵ وَعَنْ مُّرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

میں تشریف لائے اور مدینہ میں کوئی میٹھا کنواں نہ تھا سوائے بئر رومہ کے حضرتؐ نے فرمایا کون ہے جو بئر رومہ کو خریدے اور مسلمانوں کیلئے وقف کر دے اس کیلئے اس کے بدلے جنت میں نیکی ہو میں نے اسکو اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم مجھ کو اسکے پانی پینے سے منع کرتے ہو یہاں تک کہ میں دریا کے پانی سے پیتا ہوں۔ لوگوں نے کہا اے اللہ ہاں۔ پھر عثمانؓ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ نمازیوں پر مسجد تنگ ہوئی حضرت نے فرمایا کون فلاں کی اولاد سے زمین خریدے گا اور اس جگہ کو ثواب کی خاطر مسجد کے لیے وقف کر دے اس ثواب کے بدلے میں جو اس کو جنت میں ملے گا تو میں نے اس کو اپنے خالص مال سے خریدا تم آج مجھ کو اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں۔ عثمانؓ نے کہا میں پوچھتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کے واسطہ سے کہ کیا معلوم ہے تم کو کہ میں نے تبوک کے لشکر کا سامان درست کیا اپنے مال سے لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمانؓ نے کہا میں تم سے پوچھتا ہوں خدا اور اسلام کے حق سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے مکہ کی ثبیر پر اور حضرت کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور میں بھی کھڑے تھے ہلا پہاڑ یہاں تک کہ بعض پتھر گرے نیچے حضرتؐ نے اسکو ایڑی ماری فرمایا اے ثبیر ٹھہر اس لیے کہ نہیں ہے تم پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید لوگوں نے کہا یا الٰہی ہاں عثمانؓ نے کہا اللہ اکبر انہوں نے گواہی دی۔ قسم ہے کعبہ کے رب کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا یہ کلمہ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی اور نسائی اور دارقطنی نے)

حضرت مرہؓ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس حال میں کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا واقع ہونا قریب بتایا ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے گذرا فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص اس روز راہ راست پر ہوگا۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں اٹھا اس شخص کی طرف اچانک وہ عثمانؓ بن عفان تھے مرہ نے کہا کہ میں نے عثمانؓ کا منہ آپؐ کو دکھایا کہ یہ شخص آپؐ نے فرمایا ہاں روایت کیا اسکو ترمذی ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

۵۸۱۶/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شان یہ ہے شاید کہ خدا تعالیٰ تجھ کو ایک کرتہ پہنا دے اگر لوگ تجھ سے کرتہ اُتارنے کا مطالبہ کریں تو تو وہ کرتہ نہ اُتارنا۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے کہا اس حدیث میں لمبا قصہ ہے۔

۵۸۱۷/۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا فرمایا مارا جاوے گا اس فتنہ میں ظلم کے ساتھ۔ یہ عثمان کیلئے فرمایا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روئے سند کے۔

۵۸۱۸/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ رض قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ رض يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَّاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابی سہلہ رض سے روایت ہے جو عثمان رض کا غلام ہے کہا عثمان رض نے مجھ کو کہا دار کے دن کہ رسول اللہ نے مجھ کو وصیت کی تھی اور میں صبر کرنے والا ہوں اس پر۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

۵۸۱۹/۱۱ عَنْ عُثْمَانَ رض بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ رض فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
۱۶ سَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رض سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر والوں سے آیا اس حال میں کہ وہ حج کا ارادہ رکھتا تھا ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی تھی کہا یہ قوم کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں اس شخص نے کہا ان میں شیخ کون ہیں۔ انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر ہیں اس شخص نے کہا اے ابن عمر میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں مجھ کو جواب دو آیا جانتے ہو تم کہ عثمان رض احد کے دن بھاگ گئے تھے؟ ابن عمر رض نے کہا ہاں اس شخص نے کہا کیا عثمان رض غزوہ بدر سے غائب رہے اور کیا اس میں حاضر نہ ہوئے اس نے کہا ہاں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں حاضر نہ ہوئے۔ اس نے کہا ہاں ابن عمر رض نے کہا احد کے دن ان کا .... بھاگنا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے معاف کیا اور عثمان رض کا بدر سے غائب ہونا اس وجہ سے تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے لیے فرمایا کہ تیرے لیے بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کے برابر ثواب ہے اور اس کا حصہ۔ اور عثمان رض کا بیعت رضوان سے

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَّسَہْمَہٗ وَاَمَّا تَغَیُّبُہٗ عَنْ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ کَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ عُثْمَانَ رضؓ لَبَعَثَہٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ رضؓ وَکَانَتْ بَیْعَۃُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَہَبَ عُثْمَانُ رضؓ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ہٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ رضؓ فَضَرَبَ بِہَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ہٰذِہٖ لِعُثْمَانَ رضؓ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضؓ اذْہَبْ بِہَا الْاٰنَ مَعَکَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

غائب ہونا اس سبب سے تھا کہ عثمانؓ سے زیادہ اگر مکہ میں کوئی عزت والا ہوتا تو آپؐ ان کو مکہ بھیجتے۔ تو رسول اللہؐ نے عثمانؓ کو بھیجا۔ اور بیعت رضوان عثمانؓ کے مکہ جانے کے بعد حدیبیہ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ عثمانؓ کے ہاتھ کا نائب ہے آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پہ مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے ابن عمرؓ نے کہا لے جا ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

✣

۵۸۲۰/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَہْلَۃَ مَوْلٰی عُثْمَانَ رضؓ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ رضؓ وَلَوْنُ عُثْمَانَ رضؓ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْہِ۔

۵۸۲۱/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ رضؓ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ رضؓ مَحْصُوْرٌ فِیْہَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ رضؓ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ رضؓ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَہُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ رضؓ بِذٰلِکَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ۔

✣

حضرت ابو سہلہؓ مولی عثمانؓ سے روایت ہے کہا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کے ساتھ سرگوشی کی اور عثمانؓ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا جب یوم دار کا واقع ہوا میں نے کہا کیا ہم ان سے نہ لڑیں۔ عثمانؓ نے کہا نہ لڑو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت فرمائی ایک امر کی میں اس امر میں اپنے نفس پر صبر کرنیوالا ہوں۔

حضرت ابی حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عثمان کے گھر داخل ہوئے اس حال میں کہ عثمانؓ گھیرے گئے تھے گھر میں اور ابو حبیبہؓ نے ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ عثمان سے کلام کرنے میں اجازت مانگتے ہیں۔ عثمانؓ نے اجازت دی ابو ہریرہؓ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میرے بعد دیکھو گے بلائیں اور بہت اختلاف یا حضرتؐ نے اختلاف کا لفظ پہلے اور فتنہ کا بعد میں فرمایا۔ آنحضرتؐ سے کہنے والے نے کہا لوگوں میں سے ہمارے لیے کون ہے اے اللہ کے رسول یا کہا کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کو امیر کی متابعت لازم ہے اور اسکے ساتھیوں کی اور آپؐ عثمانؓ کیطرف اشارہ کرتے تھے امیر کے لفظ سے (روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں)

Marfat.com

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاۤءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مناقب اصحاب ثلثہ کا بیان

پہلی فصل

۵۸۲۲ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی تھے اُحد پہاڑ ہلنے لگا آپ نے اس کو پاؤں سے مارا اور فرمایا اے اُحد ٹھہر تو نہیں ہیں تجھ پر مگر نبی، صدیق اور دو شہید۔
(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۲۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّؓ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُؓ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں مدینہ کے باغوں میں سے تھا۔ ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کیلیے دروازہ کھول دے اور اس کے لیے جنت کی خوشخبری دے میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔ وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے ان کو بشارت دی اس چیز کے ساتھ جو پیغمبر اسلام نے فرمائی۔ تو ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف کی یعنی شکر کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھلوایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے لیے کھول دے اور اس کیلیے جنت کی خوشخبری دے میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا وہ عمرؓ تھے میں نے ان کو خوشخبری دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس نے اللہ کی حمد کی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا آپؐ نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دے اور اسکو جنت کی خوشخبری سنا۔ بڑی بلا و مصیبت کے ساتھ کہ پہنچے گی اسکو، وہ عثمانؓ تھے میں نے اُن کو خبر دی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی عثمانؓ نے اللہ کا شکر کیا اور کہا اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۸۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اللہ اُن سے راضی

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَابَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں خواب میں دکھلایا گیا آج کی رات ایک مرد صالح گویا ابوبکرؓ لٹکائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور عمرؓ ابوبکرؓ کے ساتھ لٹکائے گئے اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابرؓ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھے۔ ہم نے کہا مرد صالح جو آنحضرتؐ نے فرمایا وُہ خود آپ ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ اتصال کا معنی یہ ہے کہ یہ والی ہیں اس کام کے کہ خدا نے بھیجا ہے اسکے ساتھ اپنے نبیؐ کو۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان

پہلی فصل

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ میں ہے موسیٰ سے مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

۵۸۲۷ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَہْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت زرؓ بن حبیش سے روایت ہے علیؓ نے کہا اس خدا کی قسم کہ جس نے پھاڑا دانہ اور پیدا کیا ذی روح کو نشان یہ ہے کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا میری طرف یہ کہ دوست نہیں رکھے گا مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھے گا مگر منافق۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہٖ

حضرت سہلؓ بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو یہ نشان ایسے شخص کو دونگا

Marfat.com

الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ۔

کر فتح کرے گا اللہ خیبر کے قلعہ کو اس کے ہاتھوں پر وہ خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھے گا اور خدا اور اس کا رسول اسکو دوست رکھیں گے جب لوگوں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ سب صحابہؓ امید رکھتے تھے کہ ان کو نشان دیا جاوے گا۔ آپؐ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول وہ آنکھوں کی تکلیف کی شکایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو حضرت علیؓ لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آب دہن ڈالا۔ علیؓ تندرست ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کو کبھی درد ہوا ہی نہیں۔ ان کو نشان دیا۔ علیؓ نے کہا اے اللہ کے رسول میں ان سے لڑوں حتیٰ کہ وہ میری مثل ہو جائیں فرمایا حضرتؐ نے گذر اپنی نرمی اور آہستگی سے یہاں تک کہ تو ان کی زمین میں اترے۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دے اور ان کو اس چیز کی خبر دے جو ان پر واجب ہے خدا کی طرف سے اسلام میں خدا کی قسم اگر ایک کو بھی تیری وجہ سے ہدایت ہو گئی تو تیرے لیے یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (متفق علیہ) اور براء کی حدیث ذکر کی گئی حضرتؐ نے فرمایا کہ اے علیؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہے باب بلوغ الصغیر میں۔

دوسری فصل

۵۸۲۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں تو علیؓ بھی اس کا دوست ہے۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ۔)

حضرت حبشیؓ بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علیؓ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو احمد نے ابی جنادہ سے۔

۵۸۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں بھائی چارہ کروایا۔ علیؓ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں

Marfat.com

عَيْنَاهُ فَقَالَ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

٥٨٣٣/٨ **وَعَنْ** أَنَسٍؓ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلْ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

٥٨٣٤/٩ **وَعَنْ** عَلِيٍّؓ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

٥٨٣٥/١٠ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ۔

٥٨٣٦/١١ **وَعَنْ** جَابِرٍؓ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٥٨٣٧/١٢ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

آنسو بہاتی تھیں۔ علیؓ نے کہا آپ نے بھائی چارہ کروایا اپنے ساتھیوں کے درمیان اور آپؐ نے میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا آپؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور بھنا ہوا تھا فرمایا اے اللہ میرے پاس اسکو لا جو تیری مخلوق میں سے تجھ کو بہت پیارا ہو کہ وہ میرے ساتھ مل کر اس جانور کو کھائے۔ آنحضرتؐ کے پاس علیؓ آئے اور ان کے ساتھ کھایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو مجھ کو دیتے اور جب میں خاموش رہتا تو پھر بغیر سوال کے دیتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

انہیں (حضرت علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور اسکا دروازہ علیؓ ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ ترمذی نے کہا کہ بعض علماء نے یہ حدیث روایت کی ہے شریک تابعی سے۔ نہیں ذکر کیا انہوں نے اسکی سند میں صنابحی اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو کسی سے شریک کے سوا ثقات میں سے۔)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن علیؓ کو بلایا ان سے سرگوشی کی لوگوں نے کہا کہ دراز ہوئی آنحضرتؐ کی سرگوشی چچا کے بیٹے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو خاص نہیں کیا سرگوشی کے لیے مگر اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ کیلئے اے علیؓ کسی کو جائز نہیں کہ اسکو جنابت پہنچے یہ کہ وہ اس مسجد میں سے گذرے میرے اور تیرے سوا۔ علیؓ بن منذر نے کہا کہ میں نے ضرار بن صرد سے کہا کہ اس حدیث کے کیا معنی ہیں۔ ضرار نے کہا کسی کو حلال نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں اس مسجد سے راہ کرے سوا میرے اور تیرے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

Marfat.com

۵۸۳۸/۱۳ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا کہ ان میں علیؓ تھے۔ ام عطیہ نے کہا میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے یا الٰہی نہ مارنا مجھ کو یہاں تک کہ دکھاوے تو مجھ کو علیؓ۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۵۸۳۹/۱۴ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو منافق اپنا دوست نہیں رکھتا اور علیؓ کو مومن اپنا دشمن نہیں رکھتا روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے ترمذی نے کہا سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۴۰/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو بُرا کہا اس نے مجھ کو بُرا کہا۔ (روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۴۱/۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهَتَنِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تجھ میں ایک مشابہت عیسیٰ سے ہے کہ یہود نے ان کو دشمن رکھا یہانتک کہ ان کی ماں پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہانتک کر اتارا ان کو اس مرتبہ پر جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے۔ پھر علیؓ نے کہا میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک محبت رکھنے والا حد سے زیادہ میری تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں دوسرا میرا دشمن کہ اس کی دشمنی کیوجہ ہو ہلاکت کی کہ وُہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

۵۸۴۲/۱۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رض فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ رض بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا

حضرت براء بن عازبؓ اور زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم پر اترے آنحضرتؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں قریب تر ہوں مومنوں کے ان کے نفسوں سے صحابہؓ نے عرض کی کیوں نہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا اے اللہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔ خدایا دوست رکھ اس شخص کو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے۔ علیؓ سے عمرؓ نے ملاقات کی۔ عمرؓ نے علیؓ کو کہا کہ تمہارے لیے خوشی ہو اے ابوطالب کے بیٹے صبح کی تو نے اور شام کی تو نے ہر مسلمان مرد اور عورت کی

Marfat.com

يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کے ساتھ۔

(روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۴۳/۱۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ رض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ رض فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت بریدہ رض سے روایت ہے کہ ابوبکر رض اور عمر رض نے فاطمہ رض کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہے پھر پیغام بھیجا علی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض کا علی رض سے نکاح کر دیا

(روایت کیا اسکو نسائی نے)

۵۸۴۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رض۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول خدا نے دروازوں کے بند کر دینے کا حکم فرمایا علی رض کے دروازہ کے سوا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۵۸۴۵/۲۰ وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رض سے روایت ہے کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک مرتبہ اور مقام تھا جو دوسرے کسی کے لیے نہ تھا خلائق میں سے۔ سحری کے وقت آپ کے پاس آتا میں السلام علیک یا نبی اللہ کہتا۔ اگر آپ کھنگارتے تو میں اپنے گھر والوں کی طرف جاتا اگر نہ کھنگارتے تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔

۵۸۴۶/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت علی رض سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور میں کہہ رہا تھا یا الٰہی اگر میری اجل ہے تو مجھ کو راحت دے اور اگر اجل میں ڈھیل ہے تو میری زندگی کو فراخ کر اور اگر یہ بیماری ہے تو مجھ کو صبر دے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کس طرح کہا علی رض نے آنحضرت کے سامنے یہ دعا پڑھی تو حضرت نے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا یا اللہ عافیت دے اسکو یا اللہ شفا بخش اسکو۔ شک کیا راوی نے علی نے کہا حضرت کی اس دعا کے بعد میں کبھی بیمار نہ ہوا اس بیماری میں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

Marfat.com

بَابُ مُنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے نہیں ہے حقدار اس خلافت کا مگر چند آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت کیے گئے اور وہ اُن سے راضی تھے۔ پھر نام لیا علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ کا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہؓ کا ہاتھ دیکھا کہ وہ شل ہو گیا تھا اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی وجہ سے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاوے گا غزوہ احزاب کے دن قوم کی زبیرؓ نے کہا میں لاتا ہوں قوم کی خبر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۰ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون بنی قریظہ کے پاس جائے گا کہ میرے پاس ان کی خبر لاوے میں چلا جبکہ میں پھرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ میرے لیے جمع کیے فرمایا قربان ہوں تیرے اوپر میرا باپ اور ماں میری

(متفق علیہ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسی کے لیے مگر سعد بن مالک کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اُحد کے دن آپؐ فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

(متفق علیہ)

Marfat.com

۵۸۵۲/۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے عربوں میں سے سب سے پہلے خدا کی راہ میں تیر پھینکا۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۳/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آنے سے پہلے ایک رات نہ سوئے۔ آپؐ نے فرمایا آج رات کون میری نگہبانی کرے گا۔ ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ حضرتؐ نے فرمایا کون ہے سعد نے کہا میں سعدؓ ہوں حضرتؐ نے فرمایا کون چیز لائی تجھ کو سعدؓ نے کہا میرے دل میں خوف واقع ہوا آپؐ کے متعلق۔ تو میں آپؐ کی نگہبانی کرنے کیلئے آیا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کیلئے دعا کی۔ پھر آپؐ نے آرام فرمایا۔

(متفق علیہ)

۵۸۵۴/۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کیلئے ایک امانت دار ہوتا ہے اور میری امت کا امانت دار ابو عبیدہؓ بن الجراح ہے

(متفق علیہ)

۵۸۵۵/۹ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ رض قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ رض قَالَتْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا عائشہؓ سے جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ آپؐ کس کو اپنا خلیفہ بناتے اگر صریحاً کسی کو اپنا خلیفہ بناتے؟ عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ کو اور کہا گیا پھر کس کو ابوبکرؓ کے بعد عائشہ نے کہا عمرؓ کو پھر عمرؓ کے بعد عائشہؓ نے کہا ابو عبیدہؓ بن جراح کو خلیفہ بناتے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۸۵۶/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رض وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے۔ آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ۔ حرا پہاڑ ہلا۔ آپؐ نے فرمایا ٹھہر جا نہیں تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور بعض نے زیادہ کیا یہ لفظ سعدؓ بن ابی وقاصؓ اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

ذخیرہ

Marfat.com

دوسری فصل

۵۸۵۷ (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ جنتی ہے۔ عمرؓ جنتی ہے۔ عثمانؓ جنتی ہے۔ علیؓ جنتی ہے۔ طلحہؓ جنتی ہے۔ زبیرؓ جنتی ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے۔ سعدؓ بن ابی وقاصؓ جنتی ہے سعیدؓ بن زید جنتی ہے ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔

روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے سعیدؓ بن زید سے۔

۵۸۵۸ (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے میری امت پر نہایت مہربان ابوبکرؓ ہے۔ اور اللہ کے معاملہ میں نہایت سخت گیر عمرؓ ہے ان میں حیا کا بہت سچا عثمانؓ ہے اور سب سے بڑھ کر فرائض کو جاننے والا زیدؓ بن ثابت ہے اور بہت زیادہ پڑھنے والا قرآن کو ابیؓ بن کعب ہے اور حلال و حرام کو بہت جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہؓ بن جراح ہے (روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے معمر عن علی سے یہ روایت مرسل مذکور ہے اس میں یہ بھی ہے سب سے بڑھکر صحیح فیصلہ کرنیوالا علیؓ ہے)

۵۸۵۹ (۱۳) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں آپ ایک بڑے پتھر کی طرف اٹھنے لگے لیکن اُٹھ نہ سکے طلحہؓ آپ کے نیچے بیٹھ گیا آپؐ کو اُٹھا کر پتھر کے برابر کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے طلحہؓ نے جنت واجب کر لی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۶۰ (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہؓ بن عبیداللہ کو دیکھا اور فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ دنیا میں کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا ذمہ پورا کر لیا ہے وہ اس کو دیکھ لے ایک روایت

Marfat.com

وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

میں ہے آپ نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہے کہ وہ سطح زمین پر چلتا ہوا شہید دیکھے وہ طلحہؓ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۶۱/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ کہتے سنا ہے فرماتے تھے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسایہ ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۶۲/۱۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز یعنی اُحد کے دن فرمایا اے اللہ سعدؓ کی تیر اندازی قوی کر اور اسکی دعا قبول کر۔
(روایت کیا اسکو شرح السنہ میں)

۵۸۶۳/۱۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (حضرت سعدؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سعدؓ جس وقت تجھ سے دعا کرے اسے قبول فرما۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۶۴/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کیلئے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے ایسا نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں۔ صرف حضرت سعدؓ کو اُحد کے دن فرمایا تھا تیر پھینک تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور اُسے فرمایا اے قوی نوجوان تیر پھینک (ترمذی)

۵۸۶۵/۱۹ وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرَءٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے سعد آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی ان جیسا اپنا کوئی ماموں دکھلائے اور راوی نے کہا سعدؓ بنو زہرہ سے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ سے تھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو اپنا ماموں کہا۔ ایک روایت میں فلیرنی کی جگہ فلیکرمنّ ہے۔

تیسری فصل

۵۸۶۶/۲۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا

حضرت قیسؓ بن ابو حازم سے روایت ہے میں نے سعدؓ بن ابی وقاص

Marfat.com

ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَّضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلٰى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے سنا فرماتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ایک ایسا زمانہ ہمارے سامنے ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے ہماری خوراک کیکر کے پھل اور پتوں کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوتی ہم میں سے ایک اس طرح پاخانہ پھرتا جیسے بکری کی مینگنیاں ہوتی ہیں اس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی۔ پھر یہ بنو سعد اسلام پر مجھے توبیخ کرتے ہیں اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی طرف ان کی شکایت کی تھی کہ سعدؓ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتا (متفق علیہ)

٥٨٦٧ / ٢١ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں تیسرا مسلمان ہوں اور جس دن میں نے اسلام قبول کیا ہے اسی روز دوسرے اسلام لائے ہیں سات دن تک میں ٹھہرا رہا کہ میں اسلام کا تہائی تھا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

٥٨٦٨ / ٢٢ وَعَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے میرے بعد تمہارا معاملہ مجھ کو غم میں ڈالے ہوئے ہے تمہارے احوال پر صبر کرنیوالے صدیق لوگ ہی صبر کریں گے۔ عائشہؓ نے کہا آپ کی مراد صدقہ کرنے والے تھے پھر عائشہؓ نے سلمہؓ بن عبدالرحمان سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو جنت کے چشمہ سے پلائے ابن عوفؓ نے امہات المومنین پر ایک باغ وقف کر دیا تھا جو چالیس ہزار کا فروخت ہوا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٨٦٩ / ٢٣ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْثُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو فرمایا جو شخص میرے بعد لپ بھر بھر کر تم پر خرچ کرے گا وہ صادق اور نیک ہے۔ اے اللہ عبدالرحمان بن عوف کو جنت کے چشمہ سے پلا۔

(روایت کیا اس کو احمد نے)

٥٨٧٠ / ٢٤ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اہل نجران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے ہمارے ساتھ ایک امین شخص کو بھیجیں فرمایا کل میں تمہارے ساتھ ایک امانت دار شخص کو بھیجوں گا جو لائق امانت

Marfat.com

لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے لوگ اس کے لیے منتظر ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن جراح کو ان کے ساتھ بھیجا۔
(متفق علیہ)

۵۸۷۱/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ کے بعد ہم کس کو امیر بنائیں فرمایا اگر تم ابو بکرؓ کو امیر بناؤ گے اس کو امانت دار، دنیا میں زہد کرنے والا آخرت میں رغبت کرنے والا پاؤ گے۔ اگر عمرؓ کو امیر بناؤ گے اسے قوی دیانت دار پاؤ گے۔ کہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرتا اگر تم علیؓ کو امیر بنا لو اور میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے اسکو ہدایت یافتہ پاؤ گے کہ تم کو سیدھے راستے پر لے جائیگا۔
(روایت کیا اسکو احمد نے)

۵۸۷۲/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

انہی (حضرت علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے اپنی بیٹی کے ساتھ میری شادی کر دی۔ دار ہجرت کی طرف اپنی اونٹنی پر سوار کر لایا۔ غار میں میرا ساتھی بنا اپنے مال سے بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم کرے حق کہتا ہے اگرچہ کسی کو کڑوا لگے حق نے اسے اس طرح چھوڑا ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں رہا اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم کرے فرشتے اس سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے اے اللہ حق کو اس کے ساتھ پھیر جدھر وہ پھرے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۸۷۳/۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

Marfat.com

۵۸۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَّ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح باہر نکلے آپؐ پر سیاہ منقش بالوں کی کملی تھی۔ حسنؓ بن علی آئے آپ نے ان کو اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسینؓ آئے اس کے ساتھ اُسے بھی داخل کر لیا پھر حضرت فاطمہؓ آئیں ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر علیؓ آئے ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالےٰ چاہتا ہے اے اہل بیت تم سے پلیدی دُور کر دے اور تم کو پاک کر دے پاک کرنا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۸۴۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ جسوقت ابراہیم نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں اس کی ایک دُودھ پلانے والی ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۵۸۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رض مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّ اِنَّهٗ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں ان کی چال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے نہیں چھپتی تھی جب آپ نے اُسے دیکھا فرمایا میری بیٹی کیلئے کشادگی ہو۔ پھر اُن کو بٹھایا اور اس کے کان میں چپکے سے بات کی حضرت فاطمہؓ سخت روئیں جب آپ نے اس کا غم و حزن دیکھا دوبارہ اُسکے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ آپؐ نے چپکے سے تیرے کان میں کیا کہا ہے وہ کہنے لگیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کو ظاہر نہیں کروں گی جب آپؐ فوت ہو گئے میں نے اُسے کہا میں تجھ کو اس حق کا واسطہ دیتی ہوں جو تجھ پر میرا ہے مجھے ضرور بتلاؤ کہ وہ کیا بات تھی فرمانے لگیں اب جبکہ آپؐ فوت ہو گئے کوئی بات نہیں ہے پہلی مرتبہ آپؐ نے جو مجھے کہا تھا وہ یہ تھا کہ فرمایا حضرت جبریل ہر سال قرآن پاک کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے میرا خیال ہے میری اجل قریب آچکی ہے تو اللہ سے ڈر اور صبر کر میں تیرے لیے اچھا پیش رو ہوں میں رو پڑی جب آپؐ نے میری بے صبری دیکھی دوسری مرتبہ میرے ساتھ سرگوشی کی فرمایا اے فاطمہؓ تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں کی سردار ہوگی یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی۔ ایک روایت میں ہے آپؐ نے مجھ کو خبر دی کہ میں اس بیماری میں فوت ہو جاؤں گا میں رو پڑی پھر میرے کان میں چپکے سے فرمایا تو میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھے ملے گی میں ہنس پڑی۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

٥٨٧٧ / ٥ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسورؓ بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے اسکو ناراض کیا اس نے مجھکو ناراض کیا۔ ایک روایت میں ہے جو چیز اسکو قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھکو قلق میں ڈالتی ہے جو اسکو ایذا دیتی ہے وہ مجھکو ایذا دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

٥٨٧٨ / ٦ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رض قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے پاس جس کا نام خم تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ ایکدن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اسکی ثنا کہی پھر وعظ کیا فرمایا اما بعد اے لوگو میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا ایلچی میرے پاس آجائے میں اسکو قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اسکو مضبوطی سے تھامو۔ اللہ کی کتاب پر برانگیختہ کیا اور اس میں رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری بھاری چیز میرے اہل بیت ہیں اُن کے حقوق کی نگہداشت میں میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے حقوق میں ایک روایت میں ہے اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اسکے پیچھے لگا وہ ہدایت پر ہوگا جس نے اسکو چھوڑ دیا گمراہ ہوگا۔ (روایت کیا اسکو مسلم نے)

٥٨٧٩ / ٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے جسوقت وہ ابن جعفر کو سلام کہتا اُسے کہتا تجھ پر سلامتی ہو اے ذوالجناحین کے بیٹے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

٥٨٨٠ / ٨ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپ کے کندھے پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ فرماتے ہیں اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ (متفق علیہ)

٥٨٨١ / ٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِيْ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دن کے ایک حصہ میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے۔ فرمایا یہاں لڑکا ہے یہاں لڑکا ہے۔ حسنؓ مراد رکھتے تھے تھوڑی دیر گذری تھی کہ وہ بھی دوڑتا ہوا آیا دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو شخص اس سے محبت کرے اُس سے بھی محبت فرما۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

۵۸۸۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اُخْرٰى وَ يَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا منبر پر تشریف فرما ہیں حسنؓ بن علیؓ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں کبھی آپؐ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی حسنؓ کی طرف۔ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے امید ہے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں یہ صلح کرا دے گا۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَيَ مِنَ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی نُعم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا ایک آدمی نے محرم کے متعلق پوچھا۔ شعبہ نے کہا میرا خیال ہے مکھی قتل کرنے کے متعلق وہ پوچھ رہا تھا۔ ابن عمرؓ کہنے لگے اہلِ عراق مجھے مکھی قتل کرنے کے متعلق پوچھ رہے تھے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو شہید کر دیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۴ وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ بن علیؓ سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا حضرت حسینؓ کے متعلق بھی انہوں نے ایسا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کی بہت زیادہ مشابہت تھی۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ کی طرف ملایا اور فرمایا اے اللہ اس کو حکمت سکھلا۔ ایک روایت میں ہے اسکو کتاب اللہ سکھلا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے میں نے آپؐ کے لیے وضو کا پانی رکھا جسوقت آپؐ باہر نکلے فرمایا یہ کس نے رکھا ہے۔ آپؐ کو بتلایا گیا آپؐ نے فرمایا اے اللہ اسکو دین کی سمجھ عطا فرما۔

(متفق علیہ)

۵۸۸۷ وَعَنْ اُسَامَةَ رض بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ

حضرت اسامہؓ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ اُسے اور حسنؓ کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

17

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مجھ کو پکڑ لیتے اپنی ران پر بٹھاتے اور حسن بن علیؓ کو دوسری ران پر پھر ان کو ملاتے پھر فرماتے اے اللہ ان دونوں پر مہربانی فرما۔ کیونکہ میں ان دونوں پر مہربانی کرتا ہوں۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۸۸۸/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو اس پر امیر مقرر کیا بعض لوگوں نے اس کے امیر بننے میں طعن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تم نے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم وہ امارت کیلئے ہی پیدا ہوا ہے اور سب لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب ہے اور اسامہؓ اپنے باپ کے بعد مجھے سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہے (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں اسی طرح ہے اور اس کے اخیر میں ہے میں اس کے متعلق تم کو وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے جملہ صالحین میں سے ہے۔

۵۸۸۹/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رضی مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ۔

انہی (عبداللہؓ بن عمرؓ) سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن پاک میں یہ حکم نازل ہوا کہ ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو (متفق علیہ) براءؓ کی حدیث بیان کی جا چکی ہے جس کے الفاظ ہیں آپ نے حضرت علیؓ کے لیے فرمایا تھا اَنْتَ مِنِّیْ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں گذر چکی ہے۔

دُوسری فصل

۵۸۹۰/۱۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے آخری حج میں عرفہ کے دن اپنی قصواء اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ فرما رہے تھے۔ میں نے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں اگر تم اسکو مضبوطی سے پکڑو گے گمراہ نہیں ہوگے اللہ کی کتاب ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۱/۱۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَّا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِىْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلُ بَيْتِىْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِىْ فِيْهِمَا ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اُسے مضبوطی سے تھام لوگے میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک ایک کھینچی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت میرے اہل بیت یہ دونوں آپس میں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں دیکھو ان دونوں پر تم میرے کیسے خلیفہ ثابت ہوتے ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۲/۲۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِىٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

انہی (زیدؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ کے متعلق فرمایا جو ان سے لڑے گا میں ان سے لڑوں گا جو ان سے صلح کرے گا میں ان سے صلح کروں گا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۳/۲۱ وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِىْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَىُّ النَّاسِ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت جُمیع بن عُمیرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہؓ پر داخل ہوا میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر کسے محبوب سمجھتے تھے فرمایا فاطمہؓ کو کہا گیا مردوں میں سے فرمایا اس کے خاوند کو۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۸۹۴/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّىْ فَقَدْ اٰذَانِىْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَفِى الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

حضرت عبد المطلبؓ بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ عباسؓ غصہ کی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تجھے کس نے غصہ دلایا ہے فرمایا اے اللہ کے رسول ہمیں اور قریش کو کیا ہے جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں نہایت تروتازہ چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمیں ملتے ہیں ان کے چہرے ایسے نہیں ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگئے حتیٰ کہ آپؐ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں ایمان نہیں داخل ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اللہ اور رسول کو راضی کرنے کیلئے تمہارے ساتھ محبت کرے پھر فرمایا اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی سوائے اسکے نہیں آدمی کا چچا اسکے باپ کی مانند ہے (ترمذی)

۵۸۹۵/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباسؓ کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا تعلق اس سے ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

Marfat.com

۵۸۹۶/۲۴ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس إذا كان غداة الاثنين فأتني أنت وولدك حتى أدعو لكم بدعوة ينفعك الله بها وولدك فغدا وغدونا معه وألبسنا كساءه ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه في ولده. رواه الترمذي وزاد رزين واجعل الخلافة باقية في عقبه وقال الترمذي هذا حديث غريب۔

اسی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا جب سوموار کی صبح ہو میرے پاس آنا اور اپنے لڑکے کو لیتے آنا میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس سے تمہیں اور تمہاری اولاد کو اللہ تعالیٰ نفع دے گا جب صبح ہوئی وہ بھی گئے اور ہم اس کے ساتھ گئے آپ نے اپنی چادر ہمیں اڑھائی پھر فرمایا اے اللہ عباسؓ اور اسکی اولاد کو بخشش دے بخشنا ظاہر اور باطن جس سے کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ عباس کی اولاد کی حفاظت فرما۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ رزین نے زیادہ کیا ہے کہ فرمایا اسکی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۸۹۷/۲۵ وعنه أنه رأى جبريل مرتين ودعا له رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين۔ (رواه الترمذي)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ جبریل کو دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا فرمائی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۸/۲۶ وعنه أنه قال دعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤتيني الله الحكمة مرتين۔ (رواه الترمذي)

انہی (ابن عباسؓ) سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۸۹۹/۲۷ وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال كان جعفر يحب المساكين ويجلس إليهم ويحدثهم ويحدثونه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكنيه بأبي المساكين۔ (رواه الترمذي)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جعفر مساکین سے محبت رکھتے تھے ان کے پاس آکر بیٹھتے اور ان سے باتیں کرتے وہ لوگ ان سے باتیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت "ابو المساکین" رکھی تھی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۰/۲۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت جعفرا يطير في الجنة مع الملائكة۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جعفر کو دیکھا ہے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھر رہا ہے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۰۱/۲۹ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة۔ (رواه الترمذي)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۲/۳۰ وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الحسن والحسين هما ريحاني من الدنيا۔ (رواه الترمذي وقد

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور یہ حدیث فصل اول

Marfat.com

سَبَقَ فِي فَصْلِ الْاَوَّلِ۔

۵۹۰۳ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔
۳۱

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)
۳۲

۵۹۰۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)
۳۳

۵۹۰۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ
۳۴

میں گذر چکی ہے۔

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے۔ میں ایک رات کسی کام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ ایک چیز کو لپیٹنے والے تھے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے جو آپ لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے کھولا حسنؓ اور حسینؓ آپ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس شخص سے محبت فرما جو ان سے محبت کرتا ہے

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے میں ام سلمہؓ پر داخل ہوا وہ رو رہی تھیں میں نے کہا تو کیوں روتی ہے کہنے لگیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کو کیا ہے فرمایا میں ابھی حسینؓ کی شہادت گاہ میں حاضر ہوا تھا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ کو اپنے گھر والوں میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ آپ حضرت فاطمہؓ کیلئے فرماتے میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ آپ ان کو سونگھتے اور اپنی طرف ملاتے۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے حسنؓ و حسینؓ آئے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں چل کر آ رہے تھے اور گر پڑتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے ان کو اٹھایا اور اپنے سامنے لا کر رکھا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے سوائے اس کے نہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چل رہے ہیں اور گر رہے ہیں میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ ڈالی اور ان کو اٹھا کر لایا ہوں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے

Marfat.com

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

اور ابوداؤد اور نسائی نے۔

۵۹۰۷/۳۵ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو حسینؓ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسینؓ سبط ہے اسباط میں سے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۸/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں اور حسینؓ سینہ سے نیچے میں آپؐ سے مشابہت رکھتے ہیں۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۰۹/۳۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِاُمِّيْ دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے میں نے اپنی والدہ سے کہا مجھے چھوڑ دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپؐ سے اپنے اور تیرے لیے مغفرت کی دعا کراؤں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی آپؐ نے نماز پڑھی پھر عشا کی نماز پڑھی پھر آپؐ واپس گھر جانے کے لیے مڑے آپ نے میری آواز سنی فرمایا کون ہے میں نے کہا میں حذیفہ ہوں فرمایا تجھے کیا کام ہے اللہ تجھ کو اور تیری والدہ کو معاف کرے یہ فرشتہ ہے آج رات سے پہلے کبھی زمین کی طرف نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھ کو سلام کہے اور مجھ کو خوشخبری دے کہ فاطمہؓ اہل جنت عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۱۰/۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسینؓ کو کندھے پر اٹھایا ہوا تھا ایک آدمی نے کہا اے لڑکے تو اچھی سواری پر سوار ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سوار بھی بہت اچھا ہے۔
(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۱۱/۳۹ وَعَنْ عُمَرَ رض اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہؓ کی ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمر کی تین ہزار مقرر کی۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے

Marfat.com

فِیْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِیْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَیَّ فَوَاللّٰہِ مَا سَبَقَنِیْ اِلٰی مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَیْدًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْكَ وَکَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

والد سے کہا تو نے مجھ پر اسامہؓ کو کس لیے فضیلت دی ہے اللہ کی قسم اس نے کسی مشہد میں مجھ پر سبقت نہیں کی ہے فرمایا اس لیے کہ زید تیرے والد سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محبوب تھا اور اسامہ تجھ سے زیادہ آپؐ کی طرف محبوب تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۱۲ / ۷۰ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رضقَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ مَعِیَ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا اَخْتَارُ عَلَیْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جبلہؓ بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں آپؐ نے فرمایا وہ یہاں موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے میں اسکو منع نہیں کروں گا۔ زیدؓ نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ پر میں کسی کو اختیار نہیں کرتا میں نے اپنے بھائی کی رائے اپنی رائے سے افضل معلوم کی۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے

۵۹۱۳ / ۷۱ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَیْهِ عَلَیَّ وَیَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ یَدْعُوْلِیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت اسامہؓ بن زید سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیف ہو گئے میں مدینہ آیا اور دوسرے لوگ بھی آئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا جب کہ وہ چپ کر دیے گئے تھے آپؐ نے کوئی بات نہ کی آپؐ مجھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے پھر اٹھا لیتے میں نے معلوم کیا آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۹۱۴ / ۷۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رضقَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّیْهِ فَاِنِّیْ اُحِبُّهٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسامہ کا آب بینی دور کریں حضرت عائشہؓ نے کہا میں دور کرتی ہوں فرمایا اے عائشہؓ اسے دوست رکھ اس لیے کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۱۵ / ۷۳ وَعَنْ اُسَامَةَ رضقَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَهُمَا

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے ان دونوں نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی ان دونوں نے اسامہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اجازت طلب کر میں نے کہا اے اللہ کے رسول علیؓ اور عباسؓ اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا تجھے علم ہے وہ کیوں آئے ہیں لیکن میں جانتا ہوں ان کو

Marfat.com

فَدَخَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اجازت دو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے سوال کریں آپ کے اہل میں سے آپ کو کون محبوب ہے۔ فرمایا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد سے نہیں بلکہ متعلقین سے پوچھتے ہیں فرمایا وہ شخص جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا اسامہ بن زید ہیں انہوں نے کہا پھر کون ہے کہا علی بن ابی طالب۔ عباسؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول اپنے چچا کو تو نے آخر میں کر دیا فرمایا علیؓ ہجرت میں آپ سے سبقت لے گیا ہے (روایت کیا اسکو ترمذی نے)

تیسری فصل

5916/44 عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہؓ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر نے عصر کی نماز پڑھائی پھر نکلے چلتے تھے ان کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے حسنؓ کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اُسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر فدا ہو ان کی مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے علیؓ کے ساتھ نہیں ہے یہ سن کر حضرت علیؓ ہنستے رہے (بخاری)

5917/45 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسینؓ کا سر لایا گیا اسکو ایک طشت میں رکھا گیا وہ اسکو چھڑی سے چھیڑنے لگا اور ان کے حسن پر کچھ طعن کی بات کی انس کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ سب اہل بیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے تھے ان کے سر پر وسمہ لگا ہوا تھا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حضرت حسینؓ کا سر لایا گیا وہ چھڑی لے کر ان کے ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا میں نے اس کی شکل کوئی حسین نہیں دیکھا میں نے کہا آگاہ رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو بہت مشابہت حاصل تھی اور کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

5918/46 وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ

حضرت ام الفضلؓ بنت الحارث سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی کہا اے اللہ کے رسول میں نے آج رات ایک بُرا خواب دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا وہ بہت سخت ہے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا میں نے دیکھا ہے آپؐ

Marfat.com

كَأَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْشَاءَ اللهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا لَكَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ۔

کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں آئے گا۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور پھر میری گود میں آئے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئی میں نے حسین کو اُٹھا کر اپنی گود میں لے لیا میں کسی اور طرف دیکھنے لگی اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں فرمایا حضرت جبریل میرے پاس آئے ہیں انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کردے گی میں نے کہا اس کو فرمایا ہاں اور اس نے مجھے اس کی سرخ مٹی لاکر دکھلائی ہے

٥٩١٩ / ٤٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ فَأُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَأُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَأَحْمَدُ الْأَخِيرَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں ایک دن دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ اور پاؤں خاک آلودہ ہیں آپؐ کے ہاتھ میں شیشی ہے اس میں خون ہے میں نے کہا میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو یہ کیا ہے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج ہمیشہ سے اسکو چنتا رہا ہوں۔ ابن عباس نے کہا میں نے اس وقت کو یاد رکھا میں نے پایا کہ حسین اسی وقت قتل ہوئے ہیں روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے اور احمد نے صرف آخری کو

٥٩٢٠ / ٤٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِّنْ نِّعَمِهِ وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اسی (حضرت) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہاری پرورش کرتا ہے مجھ سے محبت کرو اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میری محبت کیوجہ سے میرے اہل بیت سے محبت رکھو روایت کیا اسکو ترمذی نے

٥٩٢١ / ٤٩ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہا جبکہ انہوں نے کعبہ کے دروازے کو پکڑا ہوا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میرے اہل بیت کی مثال تم میں اس طرح ہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی تھی اس میں جو سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا ہلاک ہو گیا۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

Marfat.com

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۹۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل مریم بنت عمران تھیں اور اس امت کی افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے ابو کریب نے کہا وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا

۵۹۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَتَى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ رض قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَطَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا اے اللہ کے رسول یہ خدیجہؓ ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانا ہے جب وہ آپؐ کے پاس آئیں اس کے رب اور میری طرف سے اس کو سلام کہیں اور جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جو کھوکھلے موتی سے ہے اس میں نہ شور ہے نہ رنج۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رض وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں کسی پر میں نے اس قدر غیرت نہیں کی جس قدر خدیجہؓ سے کی۔ حالانکہ میں نے اسکو دیکھا بھی نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہت زیادہ یاد کرتے۔ بعض اوقات آپؐ بکری ذبح کرتے پھر اس کے بہت سے ٹکڑے کرتے اور خدیجہؓ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے بعض اوقات میں کہہ دیتی دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں آپؐ فرماتے وہ ایسی تھی اور میری اس سے اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رض اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبرئیل ہیں جو تجھ کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا اور ان پر بھی سلام ہو پھر کہا وہ دیکھتے ہیں اس

Marfat.com

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَالَا اَرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

چیز کو جو میں نہیں دیکھتی۔ (متفق علیہ)

۵۹۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ اِمْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین راتوں تک تو مجھ کو خواب میں دکھلائی گئی۔ فرشتہ ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں تیری تصویر لاتا رہا فرمایا یہ تیری بیوی ہے میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اُٹھایا وہ تو ہی تھی۔ میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر مقدر ہے تو ہو کر رہے گا (متفق علیہ)

۵۹۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رض يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهٖ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ اِمْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اسی (حضرت عائشہ رض) سے روایت ہے کہا لوگ اپنے اپنے ہدایا کے ساتھ میری باری کے دن قصد کرتے تھے اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی چاہتے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں دو گروہوں میں تقسیم تھیں۔ ایک گروہ عائشہ رض صفیہ رض حفصہ رض اور سودہ رض تھیں دوسرے میں ام سلمہ رض اور آپ کی دوسری بیویاں تھیں۔ ام سلمہ رض کے گروہ نے اُسے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر ان سے کہیں کہ وہ سب لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنے اپنے ہدایا وہیں بھیج دیا کریں۔ ام سلمہ رض نے اس سلسلہ میں آپ سے بات چیت کی آپ نے اس سے منع فرمایا۔ عائشہ رض کے متعلق مجھ کو ایذا نہ دو۔ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نہیں اترتی سوائے عائشہ رض کے۔ ام سلمہ رض نے کہا میں اللہ کی طرف اس بات سے توبہ کرتی ہوں کہ آپ کو تکلیف دوں پھر انہوں نے فاطمہ کو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اس نے آپ سے بات چیت کی آپ نے فرمایا اے بیٹی میں جس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت نہیں رکھتی اس نے کہا کیوں نہیں فرمایا پھر عائشہ رض سے محبت رکھ (متفق علیہ) انس رض کی حدیث جس کے الفاظ ہیں فضل عائشۃ علی النساء ابو موسیٰ کی روایت سے باب بدء الخلق میں گذر چکی ہے۔

دوسری فصل

۵۹۲۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں

Marfat.com

قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کی عورتوں میں سے تجھ کو فضل وشرف کے اعتبار سے یہ عورتیں کفایت کرتی ہیں مریم بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلد فاطمہؓ بنت محمدؐ اور آسیہؓ فرعون کی بیوی ۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

۵۹۲۹/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبریلؑ اس کی تصویر سبز ریشم کے ٹکڑے میں لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں تیری بیوی ہے ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۳۰/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَّاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَّاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صفیہؓ کو یہ بات پہنچی کہ حفصہؓ نے کہا ہے وہ یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے وہ رو رہی تھی آپؐ نے فرمایا تو کیوں رو رہی ہے اس نے کہا حفصہؓ نے مجھے کہا ہے کہ تو یہودی کی بیٹی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نبی کی بیٹی ہے بیشک تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی کی بیوی ہے وہ کس بات پر فخر کرتی ہے پھر فرمایا اے حفصہؓ اللہ سے ڈر۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے)

۵۹۳۱/۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اس کے کان میں چپکے سے ایک بات کہی وہ رو پڑی پھر ایک بات کہی وہ ہنس پڑیں۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے میں نے اس سے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ وہ فوت ہو جائیں گے میں یہ سن کر رو پڑی۔ پھر مجھ کو خبر دی کہ میں مریم بنت عمران کے سوا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی میں ہنس پڑی۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

تیسری فصل

۵۹۳۲/۱۱ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحٰبَ

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

پر جو مسئلہ بھی مشتبہ ہوتا وُہ حضرت عائشہؓ سے پوچھتے اُن کو اس کا علم ہوتا۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

۵۹۳۳ وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

جامع مناقب کا بیان

پہلی فصل

۵۹۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِنْ حَرِیْرٍ لَا اَھْوِیْ بِھَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے جنت میں جس جگہ پہنچنا چاہتا ہوں ہیں مجھ کو اُڑا کر لے جاتا ہے میں نے یہ خواب حفصہؓ سے بیان کی حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۳۵ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَھْلِہٖ اِذَا خَلَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے گھر سے نکلنے سے لیکر گھر میں داخل ہونے تک وقار، میانہ روی اور سیدھے طریقہ کے اعتبار سے ابن ام عبدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں خلوت میں ہم نہیں جانتے کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔ (روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۹۳۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نَرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک عرصہ تک ہم ٹھہرے ہم عبداللہ بن مسعودؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے خیال کرتے تھے کیونکہ وہ اور اس کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت داخل ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

۵۹۳۷/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو عبداللہ بن مسعودؓ سے سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہ سے، ابیؓ بن کعب سے، معاذؓ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۸/۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ رح قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَآءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علقمہؒ سے روایت ہے کہ میں ملک شام آیا میں نے دو رکعت پڑھیں پھر میں نے کہا اے اللہ مجھے نیک ہمنشین میسر فرما میں کچھ لوگوں کے پاس آیا ان میں بیٹھ گیا ایک بوڑھا شخص آیا اور میرے پاس آ کر بیٹھ گیا میں نے کہا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ ابو درداء ہے۔ میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہمنشین میسر فرمائے تجھ کو میرے لیے میسر فرمایا ہے اس نے مجھے کہا تو کون ہے میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں کہا تمہارے پاس ابن ام عبد نہیں ہے جو صاحب نعلین و وسادۃ اور چھاگل ہے اور تم میں وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے یعنی حضرت عمار۔ کیا تم میں وہ صاحب السر نہیں ہے جو اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہؓ۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۳۹/۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی میں نے ابو طلحہؓ کی بیوی کو اس میں دیکھا ہے میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی وہ بلال کے قدموں کی آواز تھی۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۹۴۰/۷ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَآءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَّبِلَالٌ وَّرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے چھ آدمیوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ان لوگوں کو اپنی مجلس سے دُور کر دے کہ ہم پر دلیری نہ کریں کہا اس وقت میں اور ابن مسعود، ایک ہذیل کا آدمی بلالؓ اور دو شخص جن کا میں نام نہیں لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس بات کا اثر ہوا جو اللہ نے چاہا یہ کہ واقع ہو آپ نے اپنے جی میں کچھ سوچا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ان لوگوں کو اپنے سے دُور نہ ہٹا جو اپنے رب کو صبح و شام

Marfat.com

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

پکارتے ہیں اسکی رضا مندی چاہتے ہیں۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۴۱/۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آلِ داؤد جیسی خوش آوازی دیا گیا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۲/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے قرآن پاک جمع کر لیا تھا۔ ابی بن کعب نے۔ معاذ بن جبل نے زیدؓ بن ثابت نے اور ابو زیدؓ نے انسؓ سے پوچھا گیا ابو زید کون ہے اس نے کہا میرا ایک چچا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۳/۱۰ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت خبابؓ بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ اللہ کی رضامندی ہم تلاش کرتے تھے ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو گذر گئے اور اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا ان میں ایک مصعبؓ بن عمیر ہیں جو احد کے دن شہید ہوئے ان کو دینے کے لیے کفن نہیں ملتا تھا ایک چادر تھی جب ہم ان کا سر ڈھانپتے ان کے پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس سے ڈال دو اور ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جس کے لیے پھل پختہ ہو چکا ہے وہ اس کو چنتا ہے۔

(متفق علیہ)

۵۹۴۴/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے سعدؓ بن معاذ کی موت پر عرش نے حرکت کی ہے ایک روایت میں ہے رحمٰن کا عرش سعدؓ بن معاذ کی موت کی وجہ سے ہلا ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۴۵/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جوڑا ہدیۃً دیا گیا آپ کے صحابہ اسکو ہاتھ لگاتے اور تعجب کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی ملائمت پر تعجب کرتے ہو سعدؓ بن معاذ

Marfat.com

مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَ أَلْيَنُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۴۶/۱۳ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتَهٗ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَّ إِنَّ وَلَدِيْ وَ وَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۴۷/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۴۸/۱۵ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ أَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ فَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ أَسْفَلُهٗ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ فَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ

کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ انسؓ آپؐ کا خادم ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں آپ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے اس میں برکت ڈال۔ انسؓ نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس بہت مال ہے اور میری اولا اور اولاد کی اولاد سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپؐ نے زمین پر چلنے پھرتے کسی شخص کیلئے کہا ہو کہ وہ جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

حضرت قیس بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس پر خشوع کے آثار تھے۔ انہوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا پھر باہر نکلا میں اس کے پیچھے چلا اور کہا کہ جس وقت تو مسجد میں داخل ہوا تھا لوگوں نے کہا تھا یہ شخص جنتی ہے اس نے کہا اللہ کی قسم کسی شخص کے لیے لائق نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اسکو علم نہ ہو۔ میں تجھ کو بتلاتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا میں نے آپؐ کے سامنے بیان کیا میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے باغ میں ہوں اس کی فراخی اور ترو تازگی بیان کی اس کے درمیان لوہے کا ایک عمود ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے اسکے اوپر کے حصہ میں ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ اس کے اوپر کے حصہ تک پہنچ گیا میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا مجھے کہا گیا اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں بیدار ہوا اور اس وقت تک وہ میرے ہاتھ

Marfat.com

الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَ ذَالِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں تھا میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی فرمایا یہ باغ اسلام ہے اور یہ عمود اسلام کا عمود ہے اور حلقہ سے مراد عروۃ وثقی ہے تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا اور یہ آدمی عبداللہ بن سلام تھا۔ (متفق علیہ)

5949/19 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ بن شماس انصار کا خطیب تھا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند مت کرو آخر آیت تک ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے رُک گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سعدؓ بن معاذ سے پوچھا اور فرمایا ثابت کو کیا ہوا کیا وہ بیمار ہے سعد اُس کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اس کیلئے ذکر کی ثابتؓ نے کہا یہ آیت اُتر چکی ہے اور تم جانتے ہو میری آواز تم سب سے بلند ہے میں تو دوزخی ہوں سعد نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ جنتی ہے۔

(روایت کیا اس کو مسلم نے)

5950/17 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰٓؤُلَاۤءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَاۤءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی جس وقت یہ آیت اُتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہیں اس نے کہا اور ہم میں سلمانؓ فارسی بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا اس کو ان میں سے بہت شخص پالیں۔

(متفق علیہ)

5951/18 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ۱۸

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اپنے اس چھوٹے سے بندے یعنی ابوہریرہؓ اور اس کی ماں کو اپنے ایمان دار بندوں کی طرف محبوب بنا دے اور ان دونوں کی طرف مومنوں کو محبوب بنا دے (روایت کیا اسکو مسلم نے)۔

Marfat.com

۵۹۵۲/۱۹ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَخِي۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان، سلمانؓ، صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس آیا انہوں نے کہا اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کو پکڑنے کی جگہ سے نہیں لیا ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے ایک سردار اور شیخ کے حق میں ایسے کلمات کہتے ہو پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا اے ابوبکر کہیں تو نے ان کو ناراض تو نہیں کر دیا اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا اپنے رب کو ناراض کرے گا۔ ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو تم مجھ پر ناراض تو نہیں ہو انہوں نے کہا نہیں اے بھائی اللہ تجھے معاف کرے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

۵۹۵۳/۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۴/۲۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے انصار سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جو ان سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا جو ان کو برا سمجھے گا اللہ اس کو برا سمجھے گا۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۵/۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے اموال بطور غنیمت کے دیئے اور آپ نے قریش کے آدمیوں کو سو سو تک اونٹ دیئے انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو بخش دے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کی یہ بات پہنچ گئی آپؐ نے انصار کی طرف پیغام بھیجا ان کو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان کے علاوہ کسی کو نہ بلایا جب وہ جمع ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے آپؐ نے فرمایا تمہاری یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے ان میں سے دانا لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں جو صاحب الرائے لوگ ہیں انہوں نے کوئی ایسی بات

Marfat.com

أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَضِينَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۵۶/۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۵۷/۲۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں کی ہاں البتہ نو عمر اور نوجوان لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کردے قریش کو دیتے ہیں اور انصار کو چھوڑ دیا ہے جبکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون کے قطرے گر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا کفر کے ساتھ ابھی نیا نیا زمانہ ہوتا ہے میں ان کی تالیف قلبی کرتا ہوں تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ لوگ مال لیکر اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اللہ کا رسولؐ لے کر جاؤ۔ اُنہوں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ہم اس پر راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی میں انصار میں سے ایک ہوتا اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی یا پہاڑی دّرہ میں چلیں میں انصار کی وادی یا پہاڑی درّہ میں چلوں۔ انصار بمنزلہ استر کے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بمنزلہ اوپر کے کپڑے کے ہیں۔ میرے بعد اے انصار تم ترجیح کو دیکھو گے صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر آکر ملو۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کیلئے امان ہے جو ہتھیار پھینک دے اس کے لیے امان ہے انصار نے کہا اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہوگئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری فرمایا تم نے کہا ہے کہ اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے رأفت اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہوگئی ہے ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میرا تمہارے ساتھ زندگی اور موت کا ساتھ ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے بھی اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ بخل کرتے ہوئے ایسا کہا ہے فرمایا اسی لیے اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں سچا سمجھتے ہیں۔ اور معذور گردانتے ہیں۔ (مسلم)

Marfat.com

۵۹۵۸/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صِبْیَانًا وَّنِسَآءً مُّقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِیْ اَلْاَنْصَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شادی سے انصار کے بچے اور عورتیں آتی ہوئی دیکھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا گواہ ہے تم میری طرف سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب ہو۔ خدا گواہ تم سب لوگوں سے بڑھ کر میری طرف محبوب ہو اس سے انصار کو مراد لے رہے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۹/۲۶ وَعَنْہُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَا مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُھُمَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَّبَ عَلٰی رَاْسِہٖ حَاشِیَۃَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انہی (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عباس انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گذرے وہ رو رہے تھے ابوبکر نے کہا تم کیوں روتے ہو انہوں نے کہا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس یاد آ گئی۔ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اور آپ کو اس بات کی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھا ہوا تھا آپ منبر پر چڑھے اس کے بعد پھر آپ منبر پر نہیں چڑھ سکے آپ نے اللہ کی تعریف کی ثنا کی پھر فرمایا انصار کے متعلق میں تم کو وصیت کرتا ہوں وہ میرے رازدان اور بمنزلہ گٹھڑی کے ہیں ان کے ذمہ جو حق تھا انہوں نے ادا کر دیا ہے اور ان کا حق باقی رہ گیا ہے ان کے نیکو کاروں سے ان کا عذر قبول کرو اور ان کے بدکاروں سے درگزر کرو۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۵۹۶۰/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَۃِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا یَّضُرُّ فِیْہِ قَوْمًا وَّیَنْفَعُ فِیْہِ اٰخَرِیْنَ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَلْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی باہر تشریف لائے منبر پر بیٹھے اللہ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا اما بعد لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں میں اس طرح ہو جائیں گے جس طرح آٹے میں نمک ہوتا ہے جو شخص تم میں سے ایسی چیز کا والی بنے جو کچھ لوگوں کو نفع پہنچائے اور کچھ دوسروں کو نقصان پہنچا سکے ان کے نیکوکار سے وہ عذر قبول کرے اور ان کے بدکار سے درگزر کرے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۶۱/۲۸ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انصار کو بخش دے انصار کے بیٹوں اور پوتوں کو بخش دے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

Marfat.com

٥٩٦٢/٢٩ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو حارث بن خزرج ہیں پھر بنو ساعدہ ہیں پھر ہر انصار کے گھرانے میں خیر اور بھلائی ہے۔

(متفق علیہ)

٥٩٦٣/٣٠ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً مَعَھَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْھَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی الرَّوْضَۃِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِیَ مِنْ کِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ عِقَاصِھَا فَاَتَیْنَا بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْہِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ یُخْبِرُھُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ مَا ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِّنْ اَنْفُسِھِمْ وَکَانَ مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ لَھُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِھَا اَمْوَالَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ بِمَکَّۃَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْھِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْھِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِھَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زبیر اور مقداد کو ایک روایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام ہے فرمایا جاؤ حتیٰ کہ تم روضہ خاخ پہنچ جاؤ وہاں ایک اونٹ کے کجاوے میں سوار عورت ہے اس کے پاس ایک خط ہے اس سے وہ خط لے لو ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ہم خاخ پہنچ گئے وہاں وہ عورت ہمیں ملی۔ ہم نے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمیں دیدے وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا تجھے ضرور خط نکالنا ہوگا یا تجھے اپنے کپڑے اتار کر تلاشی دینا ہو گی۔ اس نے اپنی چوٹی سے وہ خط نکال کر ہمیں دیا ہم وہ خط لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس میں لکھا ہوا تھا یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کی طرف ہے اس میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی خبر دیدی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول جلدی نہ کریں میں ایسا شخص تھا جو قریش کے ساتھ چمٹا یا گیا تھا میرا تعلق ان کے ساتھ ذاتی نہیں تھا آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابت ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے اموال اور مکہ میں گھر والوں کی حفاظت کر لیتے ہیں میں نے چاہا اگر نسبی قرابت مفقود ہے میں ان پر کوئی احسان کر دوں جسکی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں گے میں نے یہ کام کفر اور ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر پر راضی ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچی بات کہہ دی ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے اے اللہ کے رسول مجھ کو اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اتار دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بدر میں شامل ہو چکا ہے اور تجھے اس بات کی حقیقت معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ اہل بدر پر جھانکا ہے اور کہدیا ہے جو چاہو تم کرو میں نے تم پر جنت واجب کر دی ہے۔ ایک روایت

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

میں ہے تم کو بخش دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اے لوگو جو ایمان لاتے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

(متفق علیہ)

۵۹۶۴/۳۱ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَھْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَةً نَحْوَھَا قَالَ وَکَذٰلِكَ مَنْ شَھِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت رفاعہؓ بن رافع سے روایت ہے کہا جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا تم میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے ہیں تم ان کو کس مرتبہ میں شمار کرتے ہو آپؐ نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل یا اسی طرح کا کلمہ کہا جبرئیل نے کہا ہم بھی ان فرشتوں کو اسی طرح سمجھتے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے تھے (روایت کیا اسکو بخاری نے)

۵۹۶۵/۳۲ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں موجود تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اور تم میں کوئی نہیں مگر اس میں وارد ہوگا آپ نے فرمایا تونے سنا نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ہم پرہیزگار لوگوں کو نجات دیں گے ایک روایت میں ہے اگر اللہ نے چاہا اصحاب شجرہ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۵۹۶۶/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تمام زمین پر بسنے والے لوگوں سے بہتر ہو

(متفق علیہ)

۵۹۶۷/۳۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّةَ ثَنِیَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَھَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اسی (حضرت جابرؓ) سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا ثنیہ مرار پر جو چڑھے اس کے اس قدر گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جس قدر بنی اسرائیل کے کئے گئے اس پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنی خزرج کے گھوڑے چڑھے پھر پے در پے لوگ چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سرخ اونٹ والے کے سوا سب کو بخش دیا

Marfat.com

لَكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گیا ہے ہم اس کے پاس آتے اور کہا آؤ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش مانگیں وہ کہنے لگا میں اپنا گمشدہ اونٹ پاؤں اس سے بہتر ہے کہ تمہارا صاحب میرے لیے بخشش مانگے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ۔

انسؓ کی حدیث جس کے الفاظ ہیں آپؐ نے ابی بن کعب کو کہا تھا اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِی اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ فضائل القرآن کے بعد کے باب میں گذر چکی ہے

دوسری فصل

5968 / 35 عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرے بعد ان دو شخصوں کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ عمارؓ بن یاسرؓ کی سیرت اختیار کرو عبداللہ بن مسعودؓ کے قول کو مضبوطی سے پکڑو۔ حذیفہؓ کی ایک روایت میں تمسکوا بعھد ابن ام مکتوم کی جگہ ہے کہ ابن مسعود جو حدیث بیان کرے اس کو راست گو جانو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

5969 / 36 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا میں ان پر ابن ام عبدؓ کو سردار مقرر کرتا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے)

5970 / 37 وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت خیثمہؓ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہا میں مدینہ آیا اور اللہ سے دعا کی میرے لیے نیک ہمنشینی میسر کرے اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہؓ میسر فرمایا میں اس کے پاس آکر بیٹھا میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ نیک ہمنشین میسر ہو تو میرے موافق کیا گیا ہے وہ کہنے لگے تو کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کوفہ سے ہوں خیر کی تلاش میں یہاں آیا ہوں وہ کہنے لگے تم میں سعدؓ بن مالک نہیں ہے جو مستجاب الدعوات ہے اور ابن مسعودؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی اور نعلین پر مقرر تھا اور حذیفہؓ جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ہے اور عمارؓ جس کو اللہ نے شیطان سے بچا لیا ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِي أَجَارَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کی زبان مبارک سے ملی ہے اور سلمان جو دو کتابوں کے صاحب ہیں۔ یعنی قرآن اور انجیل کے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

5971/38 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوبَكْرٍ ؓ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ؓ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ؓ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ ؓ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ؓ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ؓ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ؓ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر ؓ اچھا آدمی ہے، عمر ؓ اچھا آدمی ہے ابو عبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے، اسید بن حضیر اچھا آدمی ہے، ثابت ؓ بن قیس بن شماس اچھا آدمی ہے۔ معاذ ؓ بن جبل اچھا آدمی ہے۔ معاذ ؓ بن عمرو بن جموح اچھا شخص ہے۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اس نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

5972/39 وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ ؓ وَعَمَّارٍ ؓ وَسَلْمَانَ ؓ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے جو علی ؓ، عمار ؓ، اور سلمان ؓ ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

5973/40 وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ ؓ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی ؓ سے روایت ہے عمار ؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ فرمایا اس کو اجازت دو کہ پاک ہے پاک کیا گیا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

5974/41 وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو دو کاموں میں ایک کے قبول کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا مگر وہ دونوں میں سے بہترین کو پسند کر لیتا ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

5975/42 وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ؓ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا منافق کہنے لگے اس کا جنازہ بہت ہلکا ہے کیونکہ بنو قریظہ میں انہوں نے فیصلہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی آپ نے فرمایا اس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

5976/43 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابو ذر ؓ سے بڑھ کر کسی سچے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اٹھایا نہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

Marfat.com

٥٩٧٧/٤٤ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْنِيْ فِي الزُّهْدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذرؓ سے بڑھ کر کسی راست گو پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اُٹھایا نہیں وُہ زہد میں عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

٥٩٧٨/٤٥ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جب ان کی موت کا وقت آیا اُنہوں نے کہا چار شخصوں سے علم طلب کرو۔ عویمر ابی الدرداء سے، سلمانؓ، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام سے جو پہلے یہودی تھے پھر ایمان لائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وُہ جنت میں دسویں شخص ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٩٧٩/٤٦ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کوئی خلیفہ مقرر فرما دیتے تو بہتر تھا آپ نے فرمایا اگر میں کوئی خلیفہ مقرر کردوں اور تم اُس کی نافرمانی کرو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن تم کو حذیفہؓ جو حدیث بیان کرے اسکی تصدیق کرو اور عبداللہ جو پڑھائے اسکو پڑھو۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٥٩٨٠/٤٧ وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الْمُنْذِرِيُّ۔

انہی (حذیفہ) سے روایت ہے کہ میں محمد بن مسلمہ کے سوا ہر شخص کے لیے فتنہ سے ڈرتا ہوں کہ اس کو نقصان نہ پہنچائے عبداللہ بن مسلمہ کے لیے میں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ فتنہ تجھ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے۔ عبدالعظیم نے اس کا اقرار کیا ہے۔

٥٩٨١/٤٨ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں دیا دیکھا فرمایا اے عائشہؓ میرے خیال میں اسماء کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام نہ رکھنا میں اس کا نام رکھوں گا آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور تھی اس کے ساتھ گھٹی دی

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

٥٩٨٢/٤٩ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہؓ کے لیے کہا اے اللہ اسکو راہ دکھانے والا اور

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

راہ یافتہ بنا دے اور اس کے ساتھ لوگوں کو ہدایت دے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

۵۹۸۳/۵۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے لوگ اسلام لاتے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان لاتے ہیں۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۵۹۸۴/۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا اے جابر کیا ہے میں تجھ کو افسردہ دیکھ رہا ہوں میں نے کہا میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور انہوں نے عیال اور قرض چھوڑا ہے فرمایا میں تجھ کو بشارت دوں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو کس طرح ملا ہے میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے کلام کیا ہے اور تیرے باپ کو اللہ نے زندہ کیا اور روبرو اس سے گفتگو فرمائی فرمایا میرے بندے تو آرزو کر میں تجھ کو عطا کرونگا اس نے کہا اے میرے رب مجھکو زندہ کرتا کہ دوبارہ تیرے راستہ میں شہید ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میرا حکم گذر چکا ہے اور وہ دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے اسوقت یہ آیت اتری اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں مردہ خیال کرو آخر آیت تک۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

۵۹۸۵/۵۲ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

انہی (جابر) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس مرتبہ میرے لیے بخشش کی دعا کی۔
(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۸۶/۵۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی پراگندہ بال غبار آلودہ قدموں والے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایسے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔ ان میں براء بن مالک ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

۵۹۸۷/۵۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

حضرت ابو سعید سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مشیران خاص جن کی طرف میں پناہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں میرے دلی دوست انصار ہیں ان کے نیکو کار سے قبول کرو ان کے گنہ گار سے درگذر کرو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس نے کہا

Marfat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

۵۹۸۸/۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۵۹۸۹/۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۹۰/۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْا حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۹۱/۵۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۹۲/۵۹ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ ابوطلحہؓ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا اپنی قوم کو میرا سلام کہنا میرے علم میں وہ بڑے پارسا اور صبر کرنے والے ہیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے حاطب کی شکایت کی اور کہا اے اللہ کے رسول حاطب ضرور دوزخ میں داخل ہوگا آپؐ نے فرمایا تو جھوٹا ہے وہ اس میں داخل نہیں ہوگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہو چکا ہے۔

(روایت کیا اسکو مسلم نے)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اگر تم منہ پھیر لو تمہارے سوا کسی اور قوم کو بدل دے پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس سے مراد کون ہیں اگر ہم منہ پھیر لیں وہ ہماری جگہ لیں گے اور ہم جیسے نہ ہوں گے آپؐ نے سلمانؓ فارسی کی ران پر ہاتھ مارا پھر فرمایا یہ اور اس کی قوم۔ اگر ایمان ثریا تک پہنچ جاتے فارس کے لوگ اُس کو پکڑ لیں۔

(روایت کیا اسکو ترمذی نے)

حضرت اسی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا آپؐ نے فرمایا میں ان پر یا ان میں سے بعض پر تم سے زیادہ یا تمہارے بعض سے زیادہ وثوق رکھتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

Marfat.com

تیسری فصل

۵۹۹۳/۶۰ عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي سبعة نجباء رقباء وأعطيت أنا أربعة عشر قلنا من هم قال أنا وابناي وجعفر وحمزة وأبوبكر وعمر ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار وعبد الله بن مسعود وأبوذر والمقداد۔

(رواه الترمذي)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے سات برگزیدہ اور نگہبان ہوتے ہیں میرے چودہ ہیں ہم نے کہا وہ کون ہیں فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے (مراد حسنؓ وحسینؓ ہیں) جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہ بن مسعود، ابوذرؓ، مقدادؓ۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۵۹۹۴/۶۱ وعن خالد بن الوليد قال كان بيني وبين عمار بن ياسر كلام فأغلظت له في القول فانطلق عمار يشكوني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء خالد وهو يشكوه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال فجعل يغلظ له ولا يزيده إلا غلظة والنبي صلى الله عليه وسلم ساكت لا يتكلم فبكى عمار وقال يا رسول الله ألا تراه فرفع النبي صلى الله عليه وسلم رأسه وقال من عادى عمارا عاداه الله ومن أبغض عمارا أبغضه الله قال خالد فخرجت فما كان شيء أحب إلي من رضا عمار فلقيته بما رضي فرضي

حضرت خالدؓ بن ولید سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ معاملہ تھا میں نے اس سے کچھ سخت کلامی کی۔ عمارؓ نے میری شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی میں نے بھی آکر اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور بڑی سخت باتیں کیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہیں کچھ نہیں بولتے عمارؓ رو پڑے اور کہا اے اللہ کے رسول آپؐ اس کو دیکھتے نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا جو عمارؓ سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دشمن رکھے گا اور جو عمارؓ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو برا سمجھے گا۔ خالدؓ نے کہا میں باہر نکلا مجھے عمار کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی میں عمارؓ کے ساتھ اس طرح پیش آیا کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

۵۹۹۵/۶۲ وعن أبي عبيدة أنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خالد سيف من سيوف الله عز وجل ونعم فتى العشيرة۔

(رواهما أحمد)

حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے خالدؓ اللہ کی تلوار ہے اور اپنے قبیلہ کا اچھا نوجوان ہے۔

(روایت کیا ہے ان دونوں کو احمد نے)

۵۹۹۶/۶۳ وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك وتعالى أمرني بحب أربعة وأخبرني أنه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلثا وأبوذر والمقداد وسلمان أمرني بحبهم

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان کو دوست رکھتا ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ ان کے نام لیں۔ فرمایا ایک ان میں سے علیؓ ہے تین بار یہ کلمہ کہا اور ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ ہیں مجھ کو ان سے

Marfat.com

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ)

۵۹۹۷/۶۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۵۹۹۸/۶۵ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِکْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰهِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۵۹۹۹/۶۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ کُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّضِیْفُهٗ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِیْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَهْوٰی بِیَدِهٖ لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ کَیْ تُصْلِحِیْهِ فَاَطْفِئِیْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَةٍ وَّفِیْ رِوَایَةٍ مِثْلُهٗ وَلَمْ یُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِیْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۶۰۰۰/۶۷ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

محبت کرنیکا حکم دیا گیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ (روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ کہا کرتے تھے ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلالؓ کو انہوں نے آزاد کیا ہے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

حضرت قیسؓ بن ابی حازم سے روایت ہے کہ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے کہا اگر تو نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو مجھ کو اپنے لیے روک لے اگر تو نے مجھ کو اللہ کی رضامندی کے لیے خریدا ہے مجھ کو اور اللہ کیلئے عمل کرنے کو چھوڑ دے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں فقیر ہوں آپ نے اپنی کسی بیوی کے پاس پیغام بھیجا کہ ایک سائل آیا ہے وہ کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے میرے پاس سوا پانی کے کچھ بھی نہیں۔ پھر دوسری بیوی کی طرف یہی پیغام بھیجا اس نے بھی اس طرح کا جواب دیا سب نے اسی طرح کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کون مہمان بنائے گا اللہ اس پر رحم کرے گا۔ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس کا نام ابوطلحہ تھا اس نے کہا میں اے اللہ کے رسول۔ اسے اپنے گھر لے گیا اپنی بیوی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا نہیں صرف بچوں کیلیے تھوڑا سا کھانا ہے اس نے کہا ان کو بہلا کر سلا دے جب ہمارا مہمان آئے اسکو اس طرح محسوس ہو کہ ہم کھا رہے ہیں جب وہ کھانے کیلئے اپنے ہاتھ کو حرکت دے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے بجھا دینا اس نے ایسا ہی کیا وہ سب بیٹھ گئے مہمان نے کھانا کھا لیا اور ان دونوں نے بھوکے رات گذاری جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا ہے فلاں مرد اور فلاں عورت سے یا فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں مرد اور عورت سے خوش ہے ایک روایت میں اسکی مثل ہے اور اس میں ابوطلحہ کا نام مذکور نہیں اس کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ساتھ ایک جگہ اُترے لوگ گذرنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ابوہریرہؓ یہ کون ہے میں کہتا فلاں ہے آپؐ فرماتے یہ خدا کا اچھا بندہ ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا فلاں شخص ہے آپؐ فرماتے یہ اللہ کا بُرا بندہ ہے یہاں تک کہ خالدؓ بن ولید گذرے آپؐ نے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا خالد بن ولید ہے آپؐ نے فرمایا خالدؓ بن ولید اللہ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں سے ایک تلوار ہے۔

(روایت کیا اسکو بخاری نے)

۶۱۰۰
۴۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ انصار نے کہا اے اللہ کے نبی ہر نبی کے اتباع ہوتے ہیں ہم نے آپؐ کی اتباع اختیار کی ہے اللہ سے دعا کریں کہ ہمارے تابعدار ہماری اولاد سے بنائے آپؐ نے یہ دُعا کی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

۶۱۰۲
۴۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہم کسی قبیلہ عرب کو نہیں جانتے جس کے شہید قیامت کے دن انصار سے بڑھ کر زیادہ معزز ہوں کہا اور انسؓ نے کہا احد کے دن ان کے ستر آدمی شہید ہوئے اور بیر معونہ کے دن ستر شہید ہوئے۔ ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں یمامہ کے دن ستر شہید ہوئے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

۶۱۰۳
۵۰ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قیسؓ بن ابی حازم سے روایت ہے کہا بدر میں شریک ہونے والوں کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور عمرؓ نے کہا میں بعد میں آنے والے لوگوں پر ان کو فضیلت دوں گا۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

ان صحابہ کے نام جو بدر میں شریک ہوئے جیسا کہ جامع بخاری میں ہے

پہلی فصل

(۱) اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲) عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ

حضرت نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن عثمانؓ، ابوبکرؓ صدیق قریشی۔ عمرؓ بن خطاب عدوی، عثمانؓ بن

Marfat.com

الْقُرَشِيُّ (۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبْنَتِهِ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ (۵) عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ (۸) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (۹) حَاطِبُ بْنُ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ (۱۰) اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رَبِيْعِ نِ الْاَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ (۱۲) خُبَيْبُ بْنُ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيُّ (۱۳) خُنَيْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ السَّهْمِيُّ (۱۴) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِيُّ (۱۵) رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۱۶) اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ (۱۷) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۱۸) اَبُوْ زَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ مَالِكِ نِ الزُّهْرِيُّ (۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱) سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ نِ الْقُرَشِيُّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۲۳) ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۲۴) وَاَخُوْهُ (۲۵) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ نِ الْهُذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ نِ الزُّهْرِيُّ (۲۷) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ (۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو نِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۱) عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيُّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۳) عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۳۴) عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۵) قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ (۳۶) قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ (۳۸) مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ (۳۹) وَاَخُوْهُ

عفان قرشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینبؓ کی تیمارداری کیلئے ان کو پیچھے چھوڑ دیا تھا لیکن ان کو مالِ غنیمت سے حصّہ دیا علیؓ بن ابی طالب ہاشمی، ایاسؓ بن کثیر، بلال بن رباح مولیٰ ابوبکرؓ صدیق۔ حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش، ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی۔ حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور حارثہ بن سراقہ دونوں نظار میں تھے۔ خبیب بن عدی انصاری۔ خنیس بن حذافہ سہمی۔ رفاعہ بن رافع انصاری۔ رفاعہ بن عبدالمنذر۔ ابولبابہ انصاری۔ زبیر بن عوام قرشی زید بن سہل ابو طلحہ انصاری۔ ابو زید انصاری۔ سعد بن مالک زہری۔ سعد بن خولہ قرشی۔ سعید بن زید بن عمر بن نفیل قرشی، سہل بن حنیف انصاری، ظہیر بن رافع انصاری۔ ان کے بھائی۔ عبداللہ بن مسعود ہذلی۔ عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ عبیدہ بن حارث قرشی۔ عبیدہ بن صامت انصاری۔ عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی۔ عقبہ بن عمرو انصاری عامر بن ربیعہ عنزی، عاصم بن ثابت انصاری عویم بن ساعدہ انصاری۔ عتبان بن مالک انصاری قدامہ بن مظعون، قتادہ بن نعمان انصاری معاذ بن عمرو بن الجموح، معوذ بن عفراء اور اُن کے بھائی۔ مالک بن ربیعہ، ابواُسید انصاری مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف مرارہ بن ربیع انصاری۔ مقداد بن عمرو کندی حلیف بنی زہرہ۔ ہلال بن امیہ انصاری۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

Marfat.com

(۴۰) مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ (۴۱) اَبُوْ اُسَيْدِنِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ (۴۳) مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعِ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ نِ الْاَنْصَارِيُّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو نِ الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ (۴۶) هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ نِ الْقَرْنِيِّ

یمن اور شام کا ذکر اور اُویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

۱-۶۰۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہو گا یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا اس کو برص کی بیماری تھی اس نے اللہ سے دعا کی وہ بیماری ختم ہو گئی ہے صرف ایک دینار یا درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے جو شخص تم میں سے کوئی اس کو ملے وہ اپنے لیے بخشش کی اس سے دعا کرائے ایک روایت میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تابعین میں بہتر ایک آدمی ہے جس کا نام اویس ہے۔ اسکی والدہ ہے۔ اسکو برص کی بیماری تھی اسکو کہو وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

۲-۶۰۰۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے ان کے دل نرم ہیں ایمان یمن کے لوگوں میں ہے اور حکمت یمن کے لوگوں میں ہے فخر و تکبر کرنا اونٹ والوں کا کام ہے اور سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

٦٠٠٦ (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ تکبر اور فخر گھوڑے والوں اور اونٹ والوں اور چلّانے والوں میں ہے جو اونٹ کے پشم کے خیموں میں رہتے ہیں بکری والوں کے دلوں میں نرمی ہے (متفق علیہ)

٦٠٠٧ (٤) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابومسعودؓ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرف سے فتنے آئیں گے۔ سخت زبانی اور سخت دِلی چلّانے والوں میں ہے جو خیموں میں رہتے ہیں جو اونٹوں اور گایوں کی دُموں کے پیچھے لگنے والے ہیں جو کہ ربیعہ اور مضر قبیلہ سے ہیں۔ (متفق علیہ)

٦٠٠٨ (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيْمَانُ فِيْ أَهْلِ الْحِجَازِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت دِلی اور سخت زبانی مشرق کے رہنے والوں میں ہے اور ایمان اہلِ حجاز میں ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

٦٠٠٩ (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ہماری شام میں برکت ڈال اے اللہ ہمارے یمن میں برکت ڈال صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ ہماری شام اور یمن میں برکت ڈال۔ صحابہ نے کہا اور نجد کے لیے بھی دُعا فرمایئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری بار فرمایا اس جگہ زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔

دوسری فصل

٦٠١٠ (٧) عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ ان کے دلوں کو متوجہ کر اور ہمارے صاع اور مُد میں برکت ڈال۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

٦٠١١ (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلٰئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) 19

حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کیلئے مبارکبادی ہے ہم نے کہا کیوں اے اللہ کے رسول فرمایا اللہ کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے۔

Marfat.com

۶۰۱۲/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرموت کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو۔

(روایت کیا اس کو ترمذی نے)

۶۰۱۳/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرَضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ابراہیمؑ کے ہجرت کرنے کی جگہ ہجرت کر جائیگا۔ ایک روایت میں ہے لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو ابراہیمؑ کی ہجرت کی جگہ کو لازم پکڑے گا۔ زمین میں بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے انکی زمینیں ان کو پھینک دیں گی اللہ کی ذات ان کو مکروہ رکھے گی آگ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی ان کے ساتھ رات گذارے گی جہاں وہ رات گذاریں گے اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔

۶۰۱۴/۱۱ وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ رضی خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن حوالہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امر دین اس طرح ہو جائیگا کہ تم جمع کیے گئے لشکر ہو گے ایک لشکر شام میں ہو گا ایک لشکر یمن میں ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے لیے پسند فرمائیں اگر میں اُس وقت کو پاؤں کس لشکر میں شامل ہوں آپ نے فرمایا شام کو لازم پکڑو وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے اپنے پسندیدہ بندے اسکی طرف جمع کرے گا اگر تم اس بات سے انکار کرو تو یمن کو لازم پکڑو وہاں کے تالابوں سے پانی پیو اللہ تعالیٰ شام اور اُسکے رہنے والوں کے لیے متکفل بن چکا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے۔

تیسری فصل

۶۰۱۵/۱۲ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت شریحؒ بن عبید سے روایت ہے کہا اہل شام کا حضرت علیؓ کے پاس ذکر کیا گیا اور کہا گیا اے امیر المومنینؓ اُن پر لعنت کریں آپ نے فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

تھے ابدال شام میں ہوں گے وہ چالیس آدمی ہیں جب بھی ان میں سے کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے اس کی جگہ اور آدمی اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے ان کی برکت سے بارش برستی ہے۔ ان کی دعاؤں سے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کی وجہ سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے۔

٦٠١٦/١٣ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ۔

(رَوَاهُمَا اَحْمَدُ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام فتح کیا جائے گا جب تم کو اس کے مکانوں اور شہروں میں رہنے کا اختیار دیا جائے تم ایک شہر کو لازم پکڑنا جس کا نام دمشق ہے وہ مسلمانوں کے لیے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور ملک شام کا جامع ہے وہاں ایک زمین کا نام غوطہ ہے۔ روایت کیا ان دونوں کو احمد نے۔

٦٠١٧/١٤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ میں ہوگی اور بادشاہت شام میں۔

٦٠١٨/١٥ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَاْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر سے نور کا ایک ستون اٹھتے ہوئے دیکھا ہے جو شام میں جا کر ٹھہر گیا ہے (ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

٦٠١٩/١٦ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی اجتماع کی جگہ غوطہ میں روز جنگ ہے وہ ایک شہر کی جانب ہے جس کا نام دمشق ہے وہ سب شہروں سے بہتر ہے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

٦٠٢٠/١٧ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سلیمان سے روایت ہے فرمایا ایک عجمی بادشاہ آئے گا وہ سب شہروں پر غالب آجائے گا سوا دمشق کے۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس اُمت کے ثواب کا بیان

پہلی فصل

٦٠٢١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصٰرٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فرمایا دوسری امتوں کی امت نسبت جو گذر چکی ہیں تمہاری مدت عمر اس زمانہ کے مقدار ہے جو عصر سے لیکر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس طرح پر ہے ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا آدھے دن تک کون میرا کام کرتا ہے میں اسکو ایک قیراط دوں گا۔ یہود نے ایک ایک قیراط پر نصف دن کام کیا پھر اس نے کہا نصف دن سے عصر کی نماز تک کون ایک ایک قیراط پر کام کرتا ہے عیسائیوں نے نصف دن سے لیکر عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا عصر کی نماز سے لیکر مغرب تک کون ہے جو کام کرتا ہے اُس کو دو قیراط ملیں گے۔ تم نماز عصر سے لیکر مغرب تک عمل کر رہے ہو۔ آگاہ رہو تمہارے لیے دو گنا ثواب ہے۔ یہود ونصاریٰ اس بات پر ناراض ہو گئے کہنے لگے ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہم کو اُجرت کم دی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا ہے وہ کہنے لگے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

(روایت کیا اس کو بخاری نے)

۶۰۲۲/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میرے محبوب ترین لوگ وہ ہیں جو میرے بعد پیدا ہوں گے وہ آرزو کریں گے کہ اپنے اہل وعیال کے بدلہ میں مجھے دیکھیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۶۰۲۳/۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم کے ساتھ قائم رہے گی اُن کی جو مدد چھوڑ دے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا اَمر آئے گا وہ اس حالت پر ہوں گے (متفق علیہ) انس رض کی حدیث جس کے الفاظ ہیں اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

۶۰۲۴/۴ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ اٰخِرُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کیا جا سکتا کہ اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

تیسری فصل

۶۰۲۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوْا أَبْشِرُوْا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهٗ أَوْ كَحَدِيْقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُوْنَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خوش ہو اور خوش ہو میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھاتے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جاتے۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں مَیں ہوں مہدیؑ اُس کے وسط میں اور مسیحؑ اس کے آخر میں ہے لیکن اسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی انکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا انکے ساتھ کوئی تعلق نہیں (رزین)

۶۰۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا۔

حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کونسی مخلوق تمہاری طرف ایمان کے لحاظ سے زیادہ پسندیدہ ہے انہوں نے کہا فرشتے آپ نے فرمایا اور ان کے لیے کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وُہ اپنے رب کے پاس ہیں انہوں نے کہا پیغمبر آپ نے فرمایا ان کو کیا ہے وہ ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل کی جاتی ہے انہوں نے کہا پس ہم آپؐ نے فرمایا اور تمہارے لیے کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تم میں موجود ہوں۔ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوق میں سے میرے نزدیک پسندیدہ ایمان اُن لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے مصحف پر ایمان لائینگے اسمیں کتاب ہوگی اسمیں جو کچھ ہے اسکے ساتھ ایمان لائیں گے

۶۰۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِي اٰخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن علاء حضرمی سے روایت ہے کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا اس امت کے آخر میں ایک جماعت ہوگی اسکو پہلے لوگوں کا سا اجر و ثواب ہوگا نیکی کا وہ حکم دیں گے بُرائی سے روکیں گے خلاف شرع کام کرنیوالوں (اہل فتنہ) سے لڑائی کریں گے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں۔

Marfat.com

٦٠٢٨ / ٨ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

٦٠٢٩ / ٩ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ رض قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَةَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ يَرَوْنِیْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

٦٠٣٠ / ١٠ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رض عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِیِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٦٠٣١ / ١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ)

٦٠٣٢ / ١٢ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِ الْمِشْكٰوةِ)

حضرت ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ کو دیکھا ہے اس کے لیے مبارک اور خوشی ہو اور جس شخص نے مجھ کو نہیں دیکھا لیکن ایمان لایا ہے سات بار مبارک اور خوشی ہو (احمد)

حضرت ابن محیریز رضؓ سے روایت ہے میں نے ابو جمعہ رضؓ سے کہا جو کہ ایک صحابی ہے ہم کو ایک حدیث بیان کرو جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے انہوں نے کہا ہاں میں تم کو ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابو عبیدہ رضؓ بن جراح بھی تھے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم سے بڑھ کر بھی کوئی بہتر ہو سکتا ہے ہم اسلام لائے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے میرے ساتھ ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھ کو دیکھا نہیں (روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے اور روایت کیا رزین نے ابو عبیدہ رضؓ سے اس کے قول یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا آخر تک ذکر کیا ہے۔

حضرت معاویہ رضؓ بن قرہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کے رہنے والے تباہ ہو جائیں تم میں کوئی بھلائی نہ ہو گی۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ مدد کیے گئے ہوں گے ان کی مدد جو شخص چھوڑ دے ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے ابن مدینی نے کہا اس سے مراد محدثین ہیں۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے خطا اور نسیان اور جس کام میں ان پر زبردستی کی جائے معاف کر دیا ہے۔ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن سب میں سے بہتر اور گرامی قدر ہو۔ روایت کیا اسکو ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

تمام شد

محبوب احمد خوشنویس چک ۴۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ از مؤلف
ترجمہ اردو
اکمال فی اسماء الرجال

صاحبِ مشکوٰۃ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہم اللہ تعالےٰ

اے میرے پروردگار مجھے (اس کتاب کی) تکمیل اور اتمام کی توفیق عطا فرمایئے۔ اے اللہ ہم آپ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور آپ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اے اللہ آپ پاک ہیں ہم آپ کا شکر کرتے ہیں باعتبار تمام افرادِ شکر کے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد آپ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب اور آپ کے اُن تمام بھائیوں پر جو انبیاء میں سے تھے۔

امابعد۔ یہ کتاب جو اسماء الرجال کے بارے میں ہے دو باب پر مشتمل ہے **پہلا باب** صحابہ اور صحابیات کے ذکر میں اور جو ان کے بعد تابعین وغیرہ ہوتے ہیں جن کا ذکر یا روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں مذکور ہے۔ ان اسماء کی ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے قائم کی گئی ہے۔ جن کی کنیت ان کے نام سے زیادہ مشہور ہے ان کا ذکر کنیت کے حرف کے ماتحت لکھا جائے گا۔ نام کے حرف کے ماتحت نہیں۔ مثلاً ابوہریرہ کہ اُن کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہے تو ہم ان کا ذکر حرف ہا کے ماتحت کریں گے۔ عین کے تحت میں نہیں کریں گے **دوسرا باب** صاحبِ اصول (ائمہ) کے تذکرہ میں جن میں سے بعض کا ذکر ہم نے مشکوٰۃ کے شروع میں کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

پہلا باب

صحابہ اور تابعین کے ذکر میں اور اس میں چند فصلیں ہیں

حرف ھمزہ اور اس میں چند فصلیں ہیں

فصل صحابہؓ کے بارے میں

۱۔ **انس بن مالک** :۔ یہ انس بن مالک بن النضر ہیں۔ ان کی کنیت ابوحمزہ ہے۔ قبیلۂ خزرج میں سے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام امِ سلیم بنت ملحان ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں بصرہ میں قیام کیا تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور صحابہ میں سے بصرہ میں سب سے آخر میں ۹۱ھ میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ننانوے ۹۹ سال ہوئی ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کی شمار ایک سو ہے اور ایک قول کے مطابق اسّی۔ جن میں اٹھتر مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۔ **انس بن مالک الکعبی** :۔ یہ انس بن مالک الکعبی ہیں۔ ان کی کنیت ابوامامہ ہے۔ ان کا نام اُس ایک حدیث کی سند میں مذکور ہے جو مسافر اور حاملہ اور مرضعہ کے روزے کے بارے میں مروی ہے۔ آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ ان سے ابن قلابہؓ نے روایت کیا ہے۔

۳۔ **انس بن النضر** :۔ یہ انس بن نضر نجاری انصاری ہیں یہ انس بن مالک کے چچا ہیں "احد" کے روز جب یہ شہید ہوتے ہیں تو اس وقت ان کے جسم پہ تلوار اور نیزے اور برچھے کے ۳۰ سے زیادہ نشان دیکھے گئے تھے۔ انھیں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ **من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ الخ۔**

۴۔ **انس بن مرثدؓ** :۔ یہ انس بن مرثد ابی مرثد کے بیٹے ہیں۔ ابی مرثد کا نام کنّاز بن الحصین ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام انیس تھا۔ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ یہ قول زیادہ مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ انیس ہیں جو فتح مکہ اور حنین میں حاضر تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ انیس یہی ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ **اغدیا انیس الی امرأۃ ھذہ الخ** (یعنی صبح کو اے انیس اس عورت سے مل کر پوچھو اگر اس نے زنا کا اقرار کیا تو اس کو سنگسار کر دینا) اور ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے

ف :۔ اس فصل میں زیادہ اسماء ان اصحاب کے ہی مذکور ہیں جن کا تعلق کسی حدیث سے ہے لیکن بعض ایسے غیر صحابہ سے بھی تعارف کرادیا گیا ہے، جن کا نام کسی حدیث میں مذکور ہے اور یہی صورت آئندہ دیگر جماعتوں کے ذیل میں بھی ہے جیسا کہ اسود علسی کا ذکر فصل فی الصحابہ میں اور مثلاً فصل فی التابعین کے ماتحت ابی بن خلف سے بھی تعارف کرا دیا گیا جو کافر تھے۔ ۱۲ مترجم۔

Marfat.com

انیس تھے ۔ واللہ اعلم ۔ آپ کی وفات سنہ ۱۲ھ میں ہوئی اور ان کو اور ان کے والد اور دادا اور بھائی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے ۔ ان سے سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت کی ہے کنّاز میں کاف مفتوح ہے اور نون مشدّد اور زائے معجمہ ہے :۔

۵ ۔ **اسید بن حضیر** :۔ یہ اُسید بن حضیر انصاری ہیں ۔ قبیلۂ اوس میں سے ۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو عقبۂ ثانیہ کے موقع پر حاضر تھے ۔ اور عقبہ والی رات میں یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہنچانے پر مامور و محافظ تھے اور دونوں عقبہ کا درمیانی فاصلہ ایک سال تھا ۔ بدر میں اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی حاضر رہے ۔ ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ۔ مدینہ میں سنہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

۶ ۔ **ابو اسید** :۔ یہ ابو اسید مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی کے بیٹے ہیں ۔ تمام غزوات میں حاضر ہوئے ہیں ۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں ۔ ان سے ایک کثیر مخلوق نے روایت کی ہے ۔ ان کی وفات سنہ ۶۰ھ میں ہوئی جب کہ ان کی عمر اٹھتر ۷۸ سال کی تھی اور بینائی زائل ہو چکی تھی اور بدر میں صحابہ میں ان کی وفات سب سے آخر میں ہوئی ۔ اُسید میں ہمزہ مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور یا ساکن ہے ۔

۷ ۔ **اسلم** :۔ یہ اسلم ہیں ان کی کنیت ابو رافع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے ۔ ان کا ذکر حرف راء میں آئے گا ۔

۸ ۔ **اسمر** :۔ یہ اسمر مضرّس طائی صحابی کے بیٹے ہیں ان کا شمار بصرہ کے اعرابیوں میں ہے مضرّس میں میم مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور راء مکسورہ مشدّد ہے ۔

۹ ۔ **اشعث بن قیس** :۔ یہ اشعث بن قیس معدی کرب کے بیٹے ہیں ۔ ان کی کنیت ابو محمد کندی ہے ۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ کندہ کا وفد آیا ہے تو اس کے ساتھ رئیس وفد ہو کر آئے تھے ۔ یہ واقعہ سنہ ۱۰ھ کا ہے یہ اسلام سے قبل اپنے قبیلہ کے بہت معزز اور ممتاز شخص تھے ۔ اسلام میں بھی بہت وجیہ شخص تھے ۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ۔ تو یہ اسلام سے پھر گئے تھے پھر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں مشرف با اسلام ہو گئے اور کوفہ میں رہ کر سنہ ۴۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔ حضرت حسن ابن علیؓ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۔

۱۰ ۔ **اشج** :۔ ان کا نام منذر ہے العائذ العصری العبدی کے بیٹے ہیں ۔ اپنی قوم کے سردار اور ان کے اسلام کی طرف لانے والے تھے ۔ وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ ان کا شمار اعراب اہل مدینہ میں ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۔ ان کا ذکر باب الحذر والتأنی میں ہے العصری میں عین مفتوح اور صاد مہملہ مفتوح اور راء مہملہ ہے ۔

۱۱ ۔ **اشیم الضبابی** :۔ اشیم الضبابی کا ذکر باب الفرائض حدیث ضحاک میں ہے ۔

۱۲ ۔ **الاسود بن کعب العنسی** :۔ یہ اسود بن کعب ہے اس کا نام عبہلہ عنسی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آپ کی حیات میں ہی قتل کر دیا گیا ۔ اس کو فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے مل کر قتل کیا فیروز تو اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے تاکہ جنبش نہ کر سکے اور قیس نے قتل کیا اور سر تن سے جدا کر دیا ۔ اس کا ذکر باب الرؤیا میں ہے ۔ العنسی میں مہملہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے اور عبہلہ میں عین مہملہ مفتوح ہے اور بائے موحدہ ساکن اور ہا مفتوح اور لام ہے ۔

Marfat.com

۱۳- ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :- یہ ابراہیم ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند تھے ماریہ قبطیہ کے بطن سے جو آپ کی مملوکہ تھیں۔ مدینہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے اور سولہ ۱۶ ماہ کی عمر میں وفات ہوگئی اور ایک قول کے مطابق ۱۸ ماہ زندہ رہے۔ بقیع میں مدفون ہوئے۔

۱۴- الاغرالمازنی :- یہ اغر ہیں مزنی کے بیٹے۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابن عمر اور معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی ہے اغر میں ہمزہ مفتوح اور غین معجمہ مفتوح اور را مشدد ہے۔

۱۵- ابیض :- حمال کے بیٹے ہیں قوم سبا کے شہر مارب میں سے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے اور صحبت سے مشرف ہوئے یمن میں رہتے تھے ان سے کم حدیثیں مروی ہیں حمال میں حا مفتوح اور میم مشدد ہے مارب کے میم پر فتح ہے اور ہمزہ ساکن اور را مکسور ہے آخر حرف با ہے۔ ایک شہر ہے یمن میں صنعاء کے قریب السباق میں سین مہملہ مفتوح اور با موحدہ پر فتح اور ہمزہ (بعد الف)۔

۱۶- الاقرع بن حابس :- یہ اقرع بن حابس تمیمی ہیں۔ وفد بنی تمیم کے ساتھ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں اور یہ قبل از اسلام اور بعد اسلام دونوں زمانوں میں معزز رہے ان کو عبداللہ بن عامر نے اس لشکر پر حاکم بنایا تھا جس کو خراسان کی طرف بھیجا تھا اور یہ مع لشکر جوزجان (غالباً گورگان کا معرب ہے) میں مصائب میں مبتلا ہوگئے تھے۔ ان سے جابر اور ابوہریرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷- ابوالازہر :- یہ ابوالازہر انماری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے خالد ابن معدان اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار شام والوں میں ہے۔

۱۸- اکیدر دومۃ :- یہ اکیدر عبدالملک کے بیٹے ہیں اور صاحب دومۃ الجندل کے خطاب سے مشہور ہیں ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔ اور انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ ان کا ذکر باب الجزیہ میں ہے اکیدر اکدر کی تصغیر ہے اور دومۃ میں دال مہملہ پر ضمہ و فتحہ دونوں درست ہیں۔ دومہ شام اور حجاز کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

۱۹- اوس بن اوس :- اوس بن اوس ثقفی ہیں اور ایک قول ہے اوس بن ابی اوس اور یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں۔ ان سے ابوالاشعث سمعانی اور ان کے بیٹے عمرو غیرہما نے روایت کیا ہے۔

۲۰- ایاس بن بکیر :- یہ ایاس بن بکیر لیثی ہیں غزوۂ بدر میں اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر رہے اور یہ دار الارقم میں اسلام لائے تھے ۳۴ھ میں وفات پائی۔

۲۱- ایاس بن عبداللہ :- یہ ایاس بن عبداللہ دوسی مدنی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ان کا شرف بصحبت ہونا ثابت نہیں ہو سکا ان سے عورتوں کے مارنے کے بارے میں صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان سے عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔

۲۲- اسامہ بن زید :- یہ اسامہ ہیں زید بن حارثہ قضاعی کے بیٹے اور ان کی والدہ ام ایمن ہیں ان کا نام برکۃ تھا اور انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا اور یہ آپ کے والد ماجد جناب عبداللہ بن عبدالمطلب کی کنیز تھیں اور اسامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام (حضرت زید) کے بیٹے تھے۔ اور آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

وفات ہوئی تو اسامہ کی عمر بیس سال تھی اور بعض اقوال اس کے خلاف بھی ہیں۔ اور یہ وادی القریٰ میں رہنے لگے تھے اور وہیں بعد شہادت حضرت عثمان وفات ہوئی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ۵۴ھ میں وفات ہوئی اور ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۔ **اسامہ بن شریک**:۔ یہ اسامہ بن شریک الذبیانی ثعلبی ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کی احادیث زیادہ پھیلیں اور ان کا شمار کوفیین میں ہی ہوتا ہے۔ ان سے زیاد بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۴۔ **ابی بن کعب**:۔ یہ ابی، کعب الاکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور اُن چھ اصحاب میں سے ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہا میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کئے جاتے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سید الانصار کا خطاب دیا۔ حضرت عمرؓ نے سید المسلمین کا۔ آپ کی وفات مدینہ طیبہ میں ۱۹ھ میں ہوئی۔ آپ سے کثیر مخلوق نے روایات کی ہیں۔

۲۵۔ **افلح**:۔ یہ افلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام سلمہ کے غلام ہیں ان سے حبیب مکی نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ **ایفع بن ناکور**:۔ یہ ایفع بن ناکور یمن کے رہنے والے ہیں۔ ذی الکلاع (بکاف مفتوح) کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنی قوم کے رئیس تھے جن کی اطاعت اور اتباع کیا جاتا تھا۔ یہ اسلام قبول کر چکے تھے۔ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے مقابلہ اور اس کے قتل کے لئے اہل اسلام کی امداد کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔ محاربہ صفین میں ۳۷ھ میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ اشتر نخعی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

۲۷۔ **انجشہ**:۔ یہ انجشہ ایک سیاہ رنگ غلام تھے حدی خواں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو بذریعہ نظم ہنکاتے تھے اور عمدہ سے ادا کرتے تھے ان سے ابو طلحہ اور انس بن مالک نے روایت کیا ہے اور یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ رِفْقًا بِالْقَوَارِيرِ (آہستہ آہستہ چلاؤ اے انجشہ ان نازک شیشوں (یعنی عورتوں) کی رعایت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹوٹ جائیں) انجشہ میں ہمزہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور جیم مفتوح اور شین معجمہ۔

۲۸۔ **ابو امامہ الباہلی**:۔ یہ ابو امامہ ہیں جن کا نام صدی ہے۔ عجلان باہلی کے بیٹے۔ مصر میں رہتے تھے۔ پھر حمص منتقل ہو گئے تھے اور وہیں انتقال کیا۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جن سے بکثرت روایات کی جاتی ہیں۔ اہل شام کے یہاں ان کی مرویات زیادہ ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں ۸۶ھ میں انتقال ہوا۔ جب کہ آپ کی عمر اکیانوے سال تھی اور یہ سب سے آخری صحابی تھے جن کا شام میں انتقال ہوا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ شام میں سب سے بعد میں عبداللہ بن بشر فوت ہوئے۔ صدی میں صاد پر ضمہ اور دال مہملہ مفتوح اور یا مشدد ہے۔

۲۹۔ **ابو امامہ انصاری**:۔ یہ ابو امامہ سعد ہیں۔ سہل بن حنیف انصاری اوسی کے بیٹے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ہی ان کا نام ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر اور ان کی کنیت ان کی کنیت پر تجویز فرمائی تھی یہ بوجہ کم عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اسی لیے بعضوں نے ان کا ذکر صحابہ کے بعد کے لوگوں میں کیا ہے۔ اور ابن عبدالبر نے ان کو منجملہ صحابہ ثابت کر کے فرمایا ہے کہ وہ مدینہ میں بڑے تابعین میں

Marfat.com

کے بڑے علماء میں سے تھے۔ اپنے والد اور ابو سعید وغیرہما سے انھوں نے احادیث سُنیں اور ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔ ۱۰۶ھ میں وفات ہوئی اور آپ کی عمر ۹۲ سال ہوتی۔

۳۰۔ **ابوایوب الانصاری**:۔ یہ ابوایوب ہیں خالد بن زید انصاری خزرجی۔ اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے۔ جب کہ ان کے والد (حضرت معاویہؓ) قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو ان کے ساتھ (شریک جہاد ہونے کے لیے) نکلے اور بیمار ہوگئے۔ پھر جب بیماری کا ثقل بڑھ گیا تو اپنے اصحاب کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کو اٹھالینا۔ پھر جب تم دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔ تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ کی قبر قسطنطنیہ کی چہاردیواری کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے۔ جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کے وسیلے سے بیمار لوگ خدا سے شفا چاہتے ہیں تو شفا پاتے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایات کی ہیں۔ قسطنطنیہ میں قاف مضموم اور سین ساکن اور پہلی طا مضموم اور دوسری طار مکسور ہے اور اس کے بعد یا ساکنہ ہے۔ نووی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منضبط کیا اور یہی مشہور ہے۔ اور قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں بہت لوگوں سے نقل کیا ہے کہ اس میں بعد نون کے یار مشدّدہ بھی ہے۔

۳۱۔ **ابوامیہ المخزومی**:۔ یہ ابوامیہ مخزومی صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ابو منذر روایت کرتے ہیں۔

۳۲۔ **امیہ بن مخشی**:۔ یہ امیہ بن مخشی خزاعی ازدی ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ طعام کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے مثنی بن عبدالرحمٰن ان سے روایت کرتے ہیں مخشی میں میم مفتوح اور خار ساکن اور شین مکسور اور یا مشدّد ہے۔

۳۳۔ **امیہ بن صفوان**:۔ یہ امیہ بن صفوان ہیں۔ جو امیہ بن خلف جمحی کے بیٹے تھے۔ یہ اپنے والد صفوان سے روایت کرتے ہیں اور اپنے بھتیجے عمرو وغیرہ سے دربارۂ عاریت روایت کی ہے۔

۳۴۔ **ابو اسرائیل**:۔ یہ ابو اسرائیل صحابہ میں سے ایک شخص تھے۔ جنھوں نے یہ نذر کی تھی کہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور روزے سے دھوپ میں کھڑے رہیں گے اپنے اوپر سایہ نہیں کریں گے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھیں اور سایہ میں بیٹھیں اور گفتگو کریں۔ ان کی حدیث ابن عباس اور جابر بن عبداللہ کے پاس ہے۔

۳۵۔ **آبی اللحم خلف بن عبدالملک**:۔ یہ خلف ابن عبدالملک الغفاری ہیں۔ آبی اللحم کے نام سے مشہور ہیں کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ ہے اور ایک قول میں حویرث ہے (آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور یہ آبی اللحم کے لقب سے اس لیے مشہور ہوئے کہ گوشت مطلقاً نہیں کھاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ اُس جانور کے گوشت کو نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ (یعنی اسلام لانے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرتے تھے) یوم حنین میں شہید ہوئے۔ اُن کے آزاد کردہ عمیر ان سے روایت کرتے ہیں آبی میں ہمزہ پر زبر اور مد ہے اور بار موحدہ مکسور اور یار ساکن ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۳۶۔ **اویس القرنی**:۔ یہ اویس بن عامر ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ قرن کے رہنے والے تھے انھوں نے آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کو نہیں دیکھ سکے ان کے مقبول ہونے کی بشارت دی گئی اور ان کو حضرت عمر ابن الخطابؓ نے اور آپ کے بعد دوسروں نے بھی دیکھا۔ یہ زہد اور خلق سے کنارہ کشی میں مشہور تھے۔ محاربہ صفین کے موقع پر ۳۷ھ میں گم یا شہید ہو گئے۔

۳۷۔ آبان:۔ آبان بن عثمان بن عفان قرشی محدثین اہل مدینہ میں سے ہیں۔ تابعی ہیں اپنے والد عثمان اور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے اور ان کی روایات بکثرت ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبد الملک کے زمانہ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ابان میں ہمزہ مفتوح ہے اور با پر تشدید نہیں۔

۳۸۔ ایوب بن موسیٰ:۔ یہ ایوب بن موسیٰ ہیں جو عمرو بن سعید بن العاص اموی کے بیٹے تھے۔ انھوں نے عطا اور مکحول اور ان کے ہم مرتبہ محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ بڑے فقہا میں سے تھے ۱۳۳ھ میں وفات ہوئی۔

۳۹۔ امیہ بن عبد اللہ:۔ یہ امیہ ہیں عبد اللہ ابن خالد بن اسید مکی کے بیٹے۔ انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے۔ ثقہ تھے۔ والی خراسان تھے اور ۸۰ھ میں انتقال کیا۔

۴۰۔ اسلم:۔ یہ اسلم حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ تھے ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے ۱۱ھ میں مکہ میں خریدا تھا۔ حضرت عمرؓ سے احادیث سنیں۔ ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایات کی ہیں مروان کی خلافت کے زمانہ میں ایک سو چودہ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

۴۱۔ الازرق بن قیس:۔ یہ ازرق ہیں قیس حارثی کے بیٹے تابعی ہیں۔ اپنے باپ برزہ سے اور ابن عمر سے اور انس بن مالک سے احادیث سنیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۴۲۔ الاعمش:۔ یہ اعمش ہیں ان کا نام سلیمان ابن مہران کاہلی اسدی ہے۔ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے۔ بنی کاہل ایک شعبہ بنی اسد خزیمہ کا ہے۔ یہ ۶۰ھ میں رے میں پیدا ہوئے وہاں سے اٹھا کر کوفہ میں لاتے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ اجلۂ علماء علم حدیث و قرأۃ کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اکثر کوفیین کی روایات کا مدار ہے۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۱۴۸ھ میں وفات ہوئی۔

۴۳۔ الاعرج:۔ یہ اعرج ہیں۔ ان کا نام عبد الرحمٰن ابن ہرمز مدنی ہے۔ آزاد کردہ بنی ہاشم تھے۔ تابعین میں کے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے اور اس میں مشہور تھے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ ۱۱۷ھ میں اسکندریہ میں وفات ہوئی۔

۴۴۔ الاسود:۔ یہ اسود بن ہلال محاربی ہیں۔ عمرو بن معاذ اور ابن مسعود سے روایت کرتے تھے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۸۴ھ میں وفات ہوئی۔

۴۵۔ ابراہیم بن میسرہ:۔ یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کی احادیث اہل مکہ میں مشہور ہیں۔ ثقہ تھے اور صحیح احادیث روایت کرتے تھے۔

۴۶۔ ابراہیم بن عبد الرحمٰن:۔ یہ ابراہیم ہیں عبد الرحمٰن بن عوف کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو اسحٰق زہری قرشی ہے حضرت عمر کی خدمت میں بچپن میں لاتے گئے۔ اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے احادیث سنیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعد اور زہری روایت کرتے ہیں۔ ۹۶ھ میں وفات ہوئی۔ آپ کی عمر ۷۵ سال ہوئی۔

Marfat.com

۴۷۔ ابراہیم بن اسماعیل :۔ یہ ابراہیم ہیں اسماعیل اشہلی کے بیٹے۔ انھوں نے موسیٰ بن عقبہ اور بہت لوگوں سے روایت کی ہے اور ان سے قعنبی اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور یہ بہت روزے رکھنے والے اور بکثرت نوافل پڑھنے والے تھے۔ ان کو دارقطنی نے متروک کہا ہے۔ ۱۶۵ھ میں وفات ہوئی۔

۴۸۔ ابراہیم بن الفضل :۔ یہ ابراہیم ہیں فضل مخزومی کے بیٹے۔ انھوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے وکیع اور ابن نمیر نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف بیان کیا۔

۴۹۔ اسحٰق بن عبداللہ :۔ یہ اسحٰق بن عبداللہ انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ میں کے ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ واقدی کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث میں ان سے بڑا درجہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔ انھوں نے انس بن مالک اور ابو مرہ وغیرہما سے احادیث سنیں اور ان سے یحییٰ بن کثیر اور مالک اور ہمام نے اور ان کا ذکر باب الانفاق میں ہے۔ ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۵۰۔ اسحٰق بن راہویہ :۔ یہ ابو یعقوب بن ابراہیم التیمی ہیں۔ ابن راہویہ سے شہرت رکھتے تھے۔ بڑے درجے کے اہل علم اور ارکان مسلمین میں شمار کئے جاتے تھے اور آپ کی ذات حدیث و فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی آپ علم کی طلب میں خراسان اور عراق اور حجاز اور یمن اور شام کے شہروں میں پھرے ہیں۔ پھر آپ نے نیشاپور کو وطن بنالیا۔ یہاں تک کہ وہیں ۲۳۸ھ میں بعمر ۷۷ سال انتقال کیا۔ ان کے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ انھوں نے سفیان بن عیینہ اور وکیع بڑے بڑے ائمہ سے احادیث سنیں۔ ان سے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ائمہ اعلام کی بڑی جماعت نے روایات کی ہیں۔

۵۱۔ ابو اسحٰق السبیعی :۔ یہ ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی کوفی ہیں۔ انھوں نے حضرت علی اور ابن عباس اور دیگر اصحاب کی زیارت کی ہے۔ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایات سنیں اور ان سے اعمش اور شعبہ اور ثوری نے روایات کی ہیں یہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی تھے۔ ان کی ولادت خلافت عثمانی کے دو سال گزرنے پر ہوئی اور ۱۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ سبیعی میں سین مہملہ مفتوح اور با موحدہ مکسور اور عین مہملہ ہے۔

۵۲۔ ابو اسحٰق موسیٰ :۔ یہ ابو اسحٰق ہیں۔ موسیٰ انصاری کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر کوفہ میں مقیم ہوگئے تھے بغداد تشریف لائے اور وہاں سفیان بن عیینہ وغیرہ کی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہم نے روایات کی ہیں۔ بڑے معتبر مانے جاتے تھے۔ ۲۴۴ھ میں وفات ہوئی۔

۵۳۔ ابو ابراہیم الاشہلی :۔ یہ ابو ابراہیم اشہلی انصاری ہیں۔ ان کا اسی قدر حال معلوم ہوسکا ہے۔ اپنے والد سے احادیث سنیں۔ ان سے یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ بیان کتاب الکنیٰ میں امام مسلم نے کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل سے ان ابراہیم کے والد کے بارہ میں دریافت کیا جو صحابی تھے تو معلوم ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔

۵۴۔ ابو اسرائیل :۔ یہ ابو اسرائیل اسمٰعیل ہیں۔ خلیفۃ الملائی کے بیٹے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الجمال وغیرہ ہما نے روایت کی ہے۔ ضعیف راوی ہیں۔ ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

۵۵۔ ابو ایوب المراغی :۔ یہ ابو ایوب المراغی عتکی ہیں۔ جویریہ اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ نے روایت کی ہے اور یہ معتبر اور ثقہ راوی تھے۔

۵۶۔ ابو الاحوص :۔ یہ ابو الاحوص ہیں ان کا نام عوف ہے۔ مالک بن فضلہ کے بیٹے تھے۔ انھوں نے اپنے والد سے اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے احادیث سنیں اور ان سے حسن بصری اور ابو اسحٰق اور عطاء بن السائب نے روایات کی ہیں۔

Marfat.com

۵۷۔ الاحوص :۔ یہ احوص بن الجواب ہیں اور ان کی کنیت ابو الجواب الضبی ہے۔ اہل کوفہ میں سے تھے ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ ۲۲۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور جوّاب میں جیم مفتوح اور واو مشدد اور بار موحدہ ہے۔

۵۸۔ ابو الاحوص :۔ یہ ابو الاحوص سلام ہیں سلیم کے بیٹے۔ حافظ احادیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسدد۔ اور ہناد نے روایات کی ہیں اور ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ان کو ابن معین نے پختہ اور معتبر کہا ہے۔ ۱۷۹ھ میں وفات ہوئی۔

۵۹۔ اُبَیّ بن خلف :۔ ابی بن خلف اور اس کا بھائی اُمیّہ یہ اُبی خلف کا بیٹا ہے اور خلف وہب کا بیٹا تھا اور اُمیّہ ابی کا بھائی تھا۔ اُبی بڑا خبیث مشرک تھا۔ جس کو غزوہ اُحد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور اُمیّہ بحالت شرک بدر کے دن مارا گیا۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۶۰۔ اسماء بنت ابی بکر :۔ یہ اسماء ہیں ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی۔ اور ان کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں جس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اپنے پٹکے کو پھاڑ کر دو حصے کئے تھے۔ اس کے ایک حصہ میں توشہ دان کو باندھا اور دوسرے کو مشکیزہ پر باندھا یا اس کا اپنا پٹکا بنا لیا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں۔ مکہ میں اسلام لائی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف سترہ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اور یہ حضرت عائشہؓ سے دس برس بڑی تھیں جب آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی نعش کو (جو بعد قتل ایک لکڑی پر لٹکا دی گئی تھی) لکڑی پر سے اتار کر دفن کر دیا گیا تو اس سے دس دن بعد یا بیس دن بعد بعمر ایک سو برس مکہ میں انتقال کیا۔ اس وقت ۷۳ھ تھا۔ ان سے بہت لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۶۱۔ اسماء بنت عمیس :۔ یہ اسماء بنت عُمیس ہیں۔ انھوں نے اپنے شوہر حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی وہیں آپ سے محمد یا عبداللہ اور عون پیدا ہوئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو ان سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح کیا اور آپ سے محمد پیدا ہوتے پھر جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی۔ تو آپ سے حضرت علی بن ابی طالب نے نکاح کر لیا اور آپ سے یحییٰ پیدا ہوتے۔ ان سے بہت سے جلیل القدر صحابہ نے روایات کی ہیں۔ عُمیس میں عین مضموم اور میم مفتوح ہے اور یار ساکن اور سین مہملہ ہے۔

۶۲۔ اُنَیسہ بنت خُبیب :۔ یہ انیسہ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ان سے ان کے بھانجے خبیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ انیسہ تصغیر کے صیغہ سے ہے۔ اسی طرح خُبیب۔

۶۳۔ امیمہ بنت رُقیقہ :۔ یہ امیمہ ہیں رقیقہ کی بیٹی ان کے والد کا نام عبداللہ ہے اور رقیقہ خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ رقیقہ میں را مضموم ہے اور دونوں قاف پر زبر ہے اور درمیان میں دو نقطوں والی یار ساکن ہے۔

۶۴۔ امامہ بنت العاص :۔ یہ امامہ ہیں ابو العاص ابن الربیع کی بیٹی ان کی والدہ زینب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے۔ حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ حضرت فاطمہ کی بھانجی تھیں حضرت علی

Marfat.com

کو انھوں نے اس کی وصیت کی تھی۔ امامہ کا نکاح حضرت علی سے زبیر بن العوام نے کیا۔ کیونکہ ان کے یعنی امامہ کے والد نے ان کو اس کی وصیت کی تھی۔ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

حرف البآء

فصل صحابہ کے بارے میں

۶۵۔ **ابوبکر الصدیق** رضی اللہ عنہ: یہ ابوبکر صدیق ہیں۔ ان کا نام عبداللہ ہے یہ عثمان ابو قحافہ کے بیٹے تھے۔ قحافہ کے قاف پر پیش ہے۔ ابو قحافہ عامر کے بیٹے تھے اور وہ عمرو کے اور وہ کعب کے اور وہ سعد کے اور وہ تمیم کے اور وہ مرۃ کے اس طرح ساتویں پشت پر ان کا نسب حضور صلی اللہ علیہ سے مل گیا۔ آپ کو عتیق سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر (جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو نار جہنم سے آزاد اور بے کھٹکے ہو چکا ہے۔ وہ ابوبکر کو دیکھ لے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے۔ اور آپ سے کبھی جدا نہیں ہوئے نہ قبل از اسلام اور نہ بعد از اسلام (بلکہ بعد وفات بھی بجسمہ المبارک آپ کے ساتھ ہی رہے) اور یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ ان کا رنگ سفید تھا۔ لاغر اندام تھے رخسار پر سیاہ تل تھے چہرے پر گوشت بہت کم تھا۔ آنکھیں اندر کو تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ انگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں۔ آپ مہندی و وسمہ سے خضاب کرتے تھے۔ ان کو اور ان کے والدین کو اور ان کی اولاد کو اور پوتے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا۔ اتنی بڑی نعمت تمام اصحاب میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ واقعہ فیل کو دو سال چار مہینے سے چند دن گزرے تھے جب کہ مکہ میں آپ کی ولادت ہوئی اور منگل کی رات میں عشاء اور مغرب کے درمیان جب کہ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کے آٹھ دن باقی تھے آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ اسماء بنت عمیس غسل دیں اس لیے انھوں نے آپ کو غسل دیا اور حضرت عمر بن الخطاب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی خلافت کا زمانہ دو سال چار ماہ ہے۔ آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ آپ سے بہت کم حدیثوں کی روایت ہوئی۔ کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تھوڑی مدت حیات رہے (اور انصرام امور خلافت کی بنا پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی)۔

۶۶۔ **ابوبکرہ**: یہ ابوبکرہ نفیع بن الحارث ہیں اور یہ غلام تھے حارث بن کلدہ ثقفی کے پھر انھوں نے ان کو اپنے اہل بیت میں شامل کر لیا تھا یعنی بیٹا بنا لیا تھا۔ ان کے نام (نفیع) سے ان کی کنیت (ابوبکرہ) زیادہ مشہور ہوئی۔ ان کی اس کنیت کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ یوم طائف میں (جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا) یہ ایک گھرّی کے سہارے لٹک کر کود پڑے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا (بکرہ کے معنی لکڑی کی گھرّی کے ہیں جس پر ڈول کی رسّی چلتی ہے۔) تو آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ کنیت سے مخاطب فرمایا اور ان کو آزاد کر دیا۔ اس لیے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی میں سے ہیں۔ یعنی آزاد کردہ غلام۔ بصرہ میں فروکش ہو گئے تھے۔ اور وہیں انتقال ہوا ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ نفیع میں نون مضموم اور فا مفتوح اور یا ساکن ہے۔

۶۷۔ **ابو برزہ**: یہ ابو برزہ نضلہ بن عبید اسلمی ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام قبول کیا اور یہ وہی ہیں جنھوں نے عبداللہ بن خطل کو قتل کیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کے تمام غزوات میں آپ کے ساتھ رہے پھر بصرہ آکر

Marfat.com

اقامت گزین ہوئے۔ پھر خراسان میں جہاد کیا۔ اور مرو میں ۶۰ھ میں وفات ہوئی۔

۶۸۔ ابو بردہ:۔ یہ ابو بردہ ہانی بن نیار ہیں۔ ستر اصحاب کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور بدر اور اس کے بعد کے محاربات میں بھی شریک رہے اور یہ براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ ان کے اولاد نہیں ہوئی۔ معاویہ کے شروع زمانہ میں تمام محاربات میں حضرت علیؑ کا ساتھ دے کر وفات پائی۔ ان سے براء اور جابر نے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور اور اس کے بعد ہمزہ ہے اور نیار میں نون کسرہ اور دو نقطوں والی یاء۔

۶۹۔ ابو بصیر:۔ یہ ابو بصیر عتبہ بن اسید ثقفی ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں اسلام لانے والے صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا ذکر غزوہ حدیبیہ میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال ہو گیا۔ اسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مہملہ مکسور ہے۔ ان کا ذکر حرف عین میں بھی آنے والا ہے۔

۷۰۔ ابو بصرہ:۔ اس میں باء پر زبر ہے اور صاد مہملہ ساکن ہے۔ یہ جمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ جمیل جمل کی تصغیر ہے۔

۷۱۔ ابو بشیر:۔ یہ ابو بشیر قیس ہیں عبید انصاری مازنی کے بیٹے۔ ابن عبد البر صاحب استیعاب کہتے ہیں کہ ان کے صحیح نام پر واقفیت نہیں ہو سکی اور کسی ایسے شخص نے جو قابل وثوق و اعتماد ہو ان کا نام نہیں بتایا اور ابن مندہ نے کتاب الکنیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر نام نہیں لکھا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے یوم حرہ کے بعد انتقال ہوا۔ انھوں نے طویل عمر پائی۔

۷۲۔ ابو البداح:۔ یہ ابو البداح ہیں جن کے نام میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کا نام عاصم بن عدی ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں۔ یہ ایک لقب ہے جس سے مشہور ہو گئے۔ اور ان کی کنیت ابو عمر ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے تو بعض نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی حاصل ہوئی۔ اور بعض نے کہا کہ حاصل نہیں ہوئی۔ البتہ ان کے والد کو حاصل ہوئی۔ ابن عبد البر کے نزدیک صحیح یہ کہ صحابی تھے۔ بداح میں باء موحدہ مفتوح ہے اور دال مہملہ مشدد اور حا مہملہ ہے ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۸۴ سال ہوئی۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے ابو بکر بن عبد الرحمٰن نے۔

۷۳۔ البراء بن عازب:۔ یہ براء بن عازب ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کوفہ میں آئے اور ۲۴ھ میں رے فتح کیا اور جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور مصعب بن الزبیر کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال کیا۔ ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مہملہ مضموم ہے اور میم پر تشدید نہیں ہے۔

۷۴۔ بلال بن الرباح:۔ یہ بلال بن رباح حضرت ابو بکر صدیق کے آزاد کردہ ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آئے یہ پہلے شخص تھے جنھوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کیا۔ غزوہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ اور آخر وقت میں شام رہنے لگے تھے اور ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جب کہ آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ ۲۰ھ میں دمشق میں انتقال کیا۔ اور باب الصغیر میں دفن ہوئے اور ایک قول یہ ہے کہ حلب میں انتقال ہوا اور باب الاربعین میں دفن ہوئے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ پہلا قول صحیح ہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کو اہل مکہ نے اسلام قبول کرنے کی بنا پر سخت اذیتیں پہنچائی تھیں اور بلالؓ کو شدید تکالیف میں مبتلا کرنے میں امیہ بن خلف جمحی بذات خود حصہ لیتا تھا۔ یہ خدا کی تقدیر تھی کہ یہ ملعون حضرت بلال ہی کے ہاتھ سے بدر کے دن قتل ہوا۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے ہیں۔

۷۵۔ بلال بن حارث:۔ یہ بلال بن حارث ابو عبد الرحمٰن مزنی ہیں۔ اشعر میں رہتے اور مدینہ کو دیکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی۔ ۸۰ برس کی عمر ہوئی ۶۰ھ میں وفات پائی۔ ۳۰

Marfat.com

مترجم عکسی

۷۶۔ بریدہ بن الحصیب :۔ یہ بریدہ بن الحصیب اسلمی ہیں۔ بدر سے پہلے اسلام لے آئے تھے مگر اس میں حاضر نہ ہو سکے
اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ یہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے تھے۔ پھر بصرہ چلے گئے پھر وہاں سے خراسان جہاد کرتے ہوئے پہنچے اور مرو میں
بزمانہ یزید بن معاویہ ۶۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور حصیب حصب کی تصغیر ہے۔

۷۷۔ بشر بن معبد :۔ یہ بشر بن معبدؓ "الخصاصیہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ خصاصیہ اُن کی والدہ تھی اور ان کا نام کبشہ تھا۔
لوگوں نے ان کو والدہ کے نام کی طرف منسوب کیا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

۷۸۔ بسر بن ابی ارطاۃ :۔ یہ بسر بن ابی ارطاۃ ابو عبدالرحمٰن ہیں اور ابو ارطاۃ کا نام عمیر العامری قرشی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کم عمری
کی وجہ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اور اہل شام ان کا سُننا ثابت کرتے ہیں۔ واقدی کا قول ہے کہ یہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا دماغ صحیح نہیں رہا تھا حضرت
معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ عبدالملک کے زمانہ میں۔

۷۹۔ بدیل بن ورقاء :۔ یہ بدیل بن ورقہ خزاعی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہما
نے روایت کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہو گئے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں شہید ہُوتے اور ایک
قول یہ ہے کہ یوم صفین میں جس نے ان کو قتل کیا وہ ان کے بیٹے عبداللہ تھے۔ بدیل بدل کا مصغر ہے۔

۸۰۔ ابنا بسر :۔ یعنی بسر کے دونوں بیٹے اس سے مراد عطیہ اور عبداللہ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا۔ ان دونوں کی ایک
حدیث ہے کھجور اور مکھن کھانے کے بارہ میں جس میں دونوں ناموں کو ملا کر "ابنا بسر" یعنی بسر کے دونوں بیٹے کہا گیا ہے اور ان کے نام نہیں ذکر کیے گئے

۸۱۔ البیاضی :۔ منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور ان کا نام عبداللہ بن جابر الانصاری ہے۔ صحابی تھے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۸۲۔ بلال بن یسار :۔ یہ بلال ہیں یسار کے بیٹے۔ جو زید کے بیٹے تھے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ
تھے۔ اور یہ زید زید بن حارثہ نہیں ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ سے اور دادا سے روایت کی ہے اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت
کی ہے۔ ان کی حدیثیں بصرہ والوں میں رائج ہیں۔

۸۳۔ بلال بن عبداللہ :۔ یہ بلال ہیں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی عدوی کے بیٹے حدیث میں بڑے سنجیدہ تھے۔

۸۴۔ بسر بن محجن :۔ یہ بسر بن محجن دیلمی حجازی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے تھے اور ابن مندہ نے ان کا نام صحابہ کے
ذیل میں درج کیا اور کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور بخاری وغیرہ نے ان کو تابعی
کہا ہے۔ اور یہ ٹھیک ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ محجن میں میم مفتوح اور حاء مہملہ ساکن اور جیم مفتوح اور آخر
میں نون ہے۔ اور دیلمی میں دال مکسور ہے اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔

۸۵۔ بہز بن حکیم :۔ یہ بہز بن حکیم ہیں۔ معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے بیٹے۔ ان کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔
انھوں نے اپنے باپ اور دادا سے روایت کی ہے اور ان سے بہت لوگوں نے بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی روایت
داخل نہیں کی۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ میں نے ان کی ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی جو قابلِ انکار ہو۔ حیدہ میں حاء مہملہ مفتوح اور
دو نقطوں والی یاء ساکن اور دال مفتوح ہے۔

Marfat.com

۸۶۔ بشر بن مروان :۔ یہ بشر ہیں مروان بن حکم اموی قرشی کے بیٹے ۔عبدالملک کے بھائی ۔ یہ اپنے بھائی کی طرف سے والی عراق تھے ۔ یوم جمعہ کے خطبہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے ۔بِشر میں با مکسور اور شین معجمہ ساکن ہے ۔

۸۷۔ بشر بن رافع :۔ یہ بشر بن رافع ہیں یحییٰ بن کثیر اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں ۔ اور ان سے عبدالرزاق اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے ان کی روایت کو احمد بن حنبل نے ضعیف اور ابن معین نے قوی کہا ہے ۔

۸۸۔ بشر بن ابی مسعود :۔ یہ بشر ہیں ابو مسعود بدری کے بیٹے ۔انھوں نے اپنے باپ سے اور ان سے عروہ اور یونس بن میسرہ اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۔

۸۹۔ بشیر بن میمون :۔ یہ بشیر بن میمون ہیں اپنے چچا اسامہ بن الخدری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بشیر ابن المفضل وغیرہ نے روایات کی ہے ۔سچے مانے جاتے ہیں ۔

۹۰۔ بجالۃ بن عبدہ :۔ یہ بجالہ بن عبدہ تمیمی ہیں جزء ابن معاویہ کے کاتب ہیں ۔ اُحنف بن قیس کی کے چچا ہیں ۔ ثقہ ہیں اور اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ۔ انھوں نے عمران بن الحصین سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے ۷۰ھ میں مکہ میں زندہ تھے ۔بجالہ میں با موحدہ مفتوح اور جیم مخفف یعنی بغیر تشدید کے ہے اور جزء میں جیم مفتوح اور زا ساکن ہے جس کے بعد ہمزہ ہے ۔

۹۱۔ ابو بردہ :۔ یہ ابو بردہ عامر ہیں ۔عبداللہ بن قیس کے بیٹے ۔ عبداللہ بن قیس نام ہے ابوموسیٰ اشعریؓ کا ابو بردہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی ہیں ۔ اپنے والد اور حضرت علیؓ وغیرہما سے روایت کرتے تھے ۔ اور قاضی شریح کے بعد ان کی جگہ عہدۂ قضار پر کوفہ میں مامور کئے گئے تھے ۔ پھر ان کو حجاج بن یوسف نے معزول کر دیا تھا ۔

۹۲۔ ابو بکر بن عیاش :۔ یہ ابو بکر بن عیاش اسدی بڑے علماء میں سے تھے ۔ ابواسحٰق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ ہیں ۔مگر کبھی غلطی کر جاتے ہیں ۱۹۳ھ میں بعمر ۹۶ سال وفات ہوئی ۔ عیاش میں دو نقطوں والی یا مشدد ہے اور شین معجمہ ہے ۔

۹۳۔ ابو بکر بن عبدالرحمٰن :۔ یہ ابو بکر بن عبدالرحمٰن مخزومی ہیں ابو بکر ان کا نام بھی ہے اور کنیت بھی ۔ تابعی ہیں ۔انھوں نے عائشہ اور ابوہریرہ سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی اور زہری نے روایات کی ہیں ۔

۹۴۔ ابو بکر بن عبداللہ بن الزبیر :۔ یہ ابو بکر بن عبداللہ بن الزبیر حمیدی ہیں ۔ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا ۔

۹۵۔ ابو البختری :۔ ان کا نام سعید بن فیروز ہے ان کی حدیث رویت ہلال کے بارے میں ہے ۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۹۶۔ بریرۃ :۔ بریرہ میں با مفتوح ہے اور پہلی را مکسور اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے ۔ یہ ام المومنین عائشہ کی آزاد کردہ ہیں ۔عائشہ اور ابن عباس اور عروہ ابن الزبیر سے روایت کرتی تھیں ۔

۹۷۔ بسرۃ :۔ یہ بسرہ صفوان بن نوفل کی بیٹی تھی ۔ نسلاً قرشیہ اسدیہ تھیں اور یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں ۔

۹۸۔ بہیسہ :۔ یہ بہیسہ فزاریہ ہیں ۔صحابیہ ہیں ۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ اور ان کی حدیث بیع کے بارے میں ہے ۔بہیسہ میں با مضموم اور ہا مفتوح اور یا ساکن اور سین مہملہ ہے ۔

Marfat.com

۹۹۔ امّ بجید :۔ یہ امّ بجید حوّا ہیں یزید بن السکن کی بیٹی انصاریہ ہیں۔ اسماء بنت یزید کی بہن۔ ان کی شہرت کنیت سے زیادہ ہوئی۔ ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمان بن بجید نے روایت کی ہے۔ بجید بجد کی تصغیر ہے۔

فصل تابعی عورتوں کے بارے میں

۱۰۰۔ بنانہ :۔ یہ بنانہ با کے پیش اور نون کی تخفیف کے ساتھ عبدالرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ انصاریہ ہیں۔ یہ عائشہ سے روایت کرتی ہیں۔ اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے ان کی حدیث جلاجل والی ہے۔ حیان میں حاء مہملہ مفتوح ہے اور دو نقطوں والی یا مشدد ہے

حرف التاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۰۱۔ تمیم داری :۔ یہ تمیم بن اوس الداری ہیں پہلے نصرانی تھے۔ پھر ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ یہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔ اور کبھی ایک ہی آیت کو تمام رات بار بار پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ محمد بن المنکدر نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ تمیم داری رات کو صبح تک سوتے رہے اور تہجد کے لیے نہیں اُٹھے تو اپنے نفس کو اس غفلت کی سزا دینے کے لیے ایک سال تک تمام رات نوافل پڑھتے رہے اور بالکل نہیں سوتے۔ مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شام میں اقامت گزین ہو گئے اور وقت وفات تک وہیں رہے۔ اور سب سے پہلے مسجد میں انھوں نے چراغ جلایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے قصہ دجال اور جساسہ کا بیان کیا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے اس کی روایت کی۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۰۲۔ ابو تمیمہ :۔ تمیمہ طریف بن خالد الہجیمی بصری ہیں۔ ان کی اصل عرب کے حصۂ یمن سے ہے۔ ان کے چچا نے ان کو بیچ دیا تھا۔ اور یہ تابعی ہیں۔ متعدد صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے ۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

حرف الثاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۰۳۔ ثابت بن قیس بن شماس :۔ یہ ثابت ابن قیس بن شماس انصاری خزرجی ہیں۔ غزوہ احد اور اس کے بعد جس قدر غزوات ہوئے۔ سب میں حاضر ہوئے۔ اور یہ اکابر صحابہ میں سے اور انصار کے بڑے علماء میں سے تھے۔ ان کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی اور یہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے خطیب تھے۔ اور یوم الیمامہ یعنی جس دن مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوا۔ اس میں ۱۲ھ میں شہید ہو گئے۔ ان سے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۴۔ ثابت بن ضحاک :۔ یہ ثابت بن ضحاک ابو یزید انصاری خزرجی ہیں۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں۔ جنھوں نے حدیبیہ میں البیعۃ الرضوان کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور یہ اس وقت کم عمر تھے۔ حضرت عبداللہ بن الزبیر کے ساتھ جو فتنہ ہوا اس میں شہید ہوئے۔

Marfat.com

۱۰۵۔ ثابت بن الدحراح :۔ یہ ثابت بن الدحراح اور ایک قول کے مطابق ابن الدحداحہ انصاری ہیں۔ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ اور خالد بن ولید کے نیزہ سے جو جسم کے پار ہو گیا تھا شہید ہوئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ بستر پر ہی انتقال ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے تھے۔ "تشییع الجنازہ" کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۱۰۶۔ ثوبان :۔ یہ ثوبان بن بجدہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔ پھر شام آگئے تھے۔ پھر رملہ میں آئے۔ اس کے بعد حمص میں مقیم ہوئے۔ اور وہیں ۵۴ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔ بجد میں ایک نقطہ والی با مضموم اور جیم ساکن اور پہلی دال مہملہ مضموم ہے۔

۱۰۷۔ ثمامہ بن اثال :۔ یہ ثمامہ بن اثال الحنفی ہیں۔ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ یہ قید ہو گئے تھے۔ انکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رہائی بخشی۔ اس کے بعد یہ گئے اور اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کر کے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا۔ ان سے ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ثمامہ میں ثا مضموم اور دونوں میم غیر مشدد ہیں اور اثال میں ہمزہ مضموم اور زبن نقطوں والی ثا غیر مشدد اور آخر میں لام ہے۔

۱۰۸۔ ابو ثعلبہ :۔ یہ ابو ثعلبہ جرثم بن ناشب خشنی ہیں۔ اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ انھوں نے بیعۃ الرضوان والی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ان کو قوم کے لوگوں کے پاس تبلیغ اسلام کے لیے بھیجا جو اسلام لے آئے۔ ابو ثعلبہ شام میں آگئے تھے۔ اور وہیں ۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ جرثم میں جیم اور ہا دونوں مضموم ہیں۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۰۹۔ ثابت بن ابی صفیہ :۔ یہ ثابت ابو صفیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے محمد بن علی الباقر سے حدیث کو سنا ہے اور وکیع اور ابن عیینہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات ۱۴۸ھ میں واقع ہوئی۔

۱۱۰۔ ثابت بن اسلم البنانی :۔ ان کا نام ثابت ہے اور یہ اسلم البنانی کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ تابعی ہیں بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور ثقات میں ان کا شمار ہوا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کرنے میں مشہور رہے اور ان کی شاگردی میں چالیس سال گزارے ہیں۔ انھوں نے بہت سے علماء سے روایت حدیث کی ہے اور بڑی جماعت نے ان سے۔ ان کی وفات ۱۲۳ھ میں واقع ہوئی اور انھوں نے ۸۶ سال کی عمر پائی۔

۱۱۱۔ ثمامہ بن حزن :۔ یہ ثمامہ حزن قشیری کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں سے کیا جاتا ہے اور ان کی حدیث بصریین روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ اور حضرت ابوالدرداء کو انھوں نے دیکھا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کو سنا۔ اسود بن شیبان بصری نے ان سے روایت حدیث کی ہے حزن کی ہا مہملہ پر زبر ہے۔ اور زا ساکن اور نون پر جزم ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید :۔ ثور بن یزید کلاعی شامی کے بیٹے ہیں جو حمص کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے خالد بن معدان سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کی وفات ۱۵۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ

Marfat.com

حرف الجیم

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۱۳- **جابر بن عبداللہ** :- ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ انصار میں سے ہیں۔ قبیلہ سلم کے رہنے والے ہیں مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان حضرات صحابہ میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے حدیث کی روایت کثرت سے کی ہے غزوۂ بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ ایسے تمام غزوات اٹھارہ ہیں۔ وہ شام اور مصر میں تشریف لائے آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی۔ ان سے بڑی جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں انھوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر ۹۴ سال بتلائی جاتی ہے۔ یہ ایک قول کے اعتبار سے صحابہ میں سے مدینہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں (ان کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔)

۱۱۴- **جابر بن سمرة** :- ان کی کنیت ابو عبداللہ عامری ہے یہ سعد بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں کوفہ میں تشریف لائے اور وہاں ہی ۷۴ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۵- **جابر بن عتیک** :- ان کی کنیت ابو عبداللہ انصاری ہے۔ بدر اور بدر کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوتے ان سے ان کے دو بیٹوں نے یعنی عبداللہ اور ابو سفیان اور ان کے بھتیجے عتیک بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے ۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی عمر ۹۱ سال کی ہے۔

۱۱۶- **جبّار بن صخر** :- یہ جبار صخر انصاری سلمی کے بیٹے ہیں۔ بیعت عقبہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ لیلۃ العقبہ میں جو ستّر صحابہ شریک تھے ان میں سے یہ بھی ایک ہیں شرحبیل بن سعد نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جبّار کی جیم پر زبر ہے اور با ر مشدّد ہے۔

۱۱۷- **جریر بن عبداللہ** :- ان کی کنیت ابو عمرو ہے جس سال میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسی سال یہ اسلام لائے ہیں۔ جریر نے کہا ہے کہ میں آنحضورؐ کی وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا۔ کوفہ میں تشریف لائے اور ایک زمانہ تک وہاں رہے پھر وہاں سے قرقیسیا کی طرف منتقل ہوئے۔ اور وہاں ہی ۵۱ھ میں وفات پائی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۸- **جندب بن عبداللہ** :- یہ جندب عبداللہ کے بیٹے۔ سفیان بجلی علقی کے پوتے ہیں علقہ قبیلہ بجیلہ کی ایک شاخ ہے اور بجیلہ میں کچھ لوگ ہیں جن کو قسر کہا جاتا ہے۔ قاف کے زبر، سین کے جزم کے ساتھ۔ یہ لوگ خالد بن عبداللہ القسری کا خاندان ہیں۔ فتنہ عبداللہ بن زبیر میں اس سے چار سال کے بعد وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جندب جیم کے ضمہ اور نون کے جزم کے ساتھ ہے۔ دال کا پیش اور زبر دونوں صحیح ہیں۔

۱۱۹- **جبیر بن مطعم** :- ان کی کنیت ابو محمد قرشی نوفلی ہے فتح مکہ سے پہلے اسلام لاتے مدینہ میں تشریف لے گئے اور وہیں ۵۴ھ میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے وہ نسب کے اعتبار سے قریشی ہیں۔

۱۲۰- **جرہد بن خویلد** :- یہ جرہد بن خویلد مدنی اسلمی ہیں اہل صفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ان کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمٰن سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جرہد میں جیم اور ہا ر دونوں پر زبر ہے۔

Marfat.com

۱۲۱۔ جعفر بن ابی طالب :۔ یہ جعفر بن ابی طالب ہاشمی حضرت علی بن ابی طالب کے بھائی ہیں۔ ان کا خطاب ذوالجناحین ہے۔ یہ شروع ہی میں اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لے آئے تھے۔ یہ اپنے بھائی حضرت علی سے دس سال بڑے ہیں اور آنحضرت کے ساتھ صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے بھائی حضرت علی نے فرمایا کہ ہم جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوطالب کے اونٹوں میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک ابوطالب نے ہم کو اوپر سے جھانکا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے محترم چچا نیچے تشریف لے آئیے۔ اور ہمارے ساتھ نماز پڑھئے۔ ابوطالب نے کہا اے میرے پیارے بھتیجے میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔ لیکن میں یہ بات بری سمجھتا ہوں کہ میں سجدہ کروں اور سرین اوپر کو بلند ہو جائیں۔ لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچا کے بیٹے کے بازو میں نماز پڑھو۔ حضرت جعفر اترے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب نماز پڑھنے لگے۔ جب آنحضور نے اپنی نماز پوری کی تو حضرت جعفر کو مڑ کر دیکھا اور فرمایا یاد رکھو اللہ تعالٰے تمہارے جسم سے دو بازو ملائے گا۔ جن کے ذریعے سے جنت میں اڑتے پھروگے جیسے کہ تم ملے ہو۔ اپنے چچا کے بیٹے کے بازوؤں سے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور بہت سے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے ۸ھ میں جنگ موتہ میں جام شہادت نوش کیا اور ۴۱ برس کی عمر پائی۔ ان کے بدن کے سامنے کے حصہ میں تلوار اور نیزے کے نوے زخم پائے گئے۔

۱۲۲۔ الجارود :۔ یہ جارود معلیٰ عبدی ہیں ان کا نام بشر ہے عمر کے بیٹے ہیں اور جارود ایک قول کے اعتبار سے ان کا لقب ہے اور اس بارہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے ۹ھ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور وفد عبدالقیس کے ساتھ مشرف باسلام ہوتے۔ اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ملک فارس میں ۲۱ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۔ جبلہ بن حارثہ :۔ یہ جبلہ بن حارث کلبی ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ زید بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یہ جبلہ زید بن حارثہ سے عمر میں بڑے ہیں۔ ان سے ابواسحاق سبیعی اور دوسرے محدثین نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۴۔ ابوجہیم :۔ یہ ابوجہیم جیم کے پیش، ہا کے زبر اور یا کے سکون کے ساتھ۔ حضرت وکیعؒ کے تذکرہ کے مطابق تو یہ عبداللہ بن جہیم ہیں اور بعض نے کہا کہ یہ عبداللہ بن حارث الصمہ انصاری ہیں صمہ صاد کے زبر اور میم کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۲۵۔ ابوجحیفہ :۔ ان کا نام وہب بن عبداللہ العامری ہے یہ کوفہ میں فروکش ہوتے یہ کم سن صحابہ میں سے ہیں جب کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ لیکن آنحضور سے انھوں حدیث کو سنا ہے اور آپ سے روایت حدیث بھی کی ہے۔ کوفہ میں ۷۴ھ میں انھوں نے وفات پائی۔ ان کے بیٹے عون اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ جحیفہ جیم کی پیش اور حا اور فا کے زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۶۔ ابوجمعہ :۔ ابوجمعہ کے ایک قول کے مطابق انصاری اور دوسرے قول کے مطابق کنانی ہیں۔ ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام حبیب سباع کا بیٹا بتلایا اور دوسرے لوگ ان کے جنید بن سباع بعض نے اس کے علاوہ اور نام بھی ذکر کئے ہیں۔ ان کو حضور سے شرف صحبت حاصل ہے۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۱۲۷۔ ابوالجعد :۔ یہ ابوجعد ضمیری ہیں یہی ان کا نام ہے اور یہی ان کی کنیت ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام وہب ہے۔ ان سے روایت حدیث عبیدہ بن سفیان نے کی ہے۔ عبیدہ عین کے زبر اور بار کے زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۱۲۸۔ ابوالجندل :۔ یہ ابوجندل سہیل بن عمرو قرشی عامری کے صاحبزادہ ہیں۔ مکہ معظمہ میں اسلام لاتے۔ واقعہ حدیبیہ

Marfat.com

ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیڑیاں پہنے ہوئے بیڑیوں میں چل کر حاضر ہوئے - یہ بیڑیاں ان کے باپ نے اسلام لانے کی وجہ سے ان کو پہنا دی تھیں - ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلے میں آتا ہے - حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی

۱۲۹ - **ابوجہم** - ان کا نام عامر ہے - یہ حذیفہ عدوی قرشی کے بیٹے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں - یہ وہ صحابی ہیں جن کی انبجانیہ (چادر) کو آنحضورؐ نے نماز کے لیے طلب فرمایا تھا

۱۳۰ - **ابوجُریؔ** :- یہ ابوجُری جابر، سلیم کے بیٹے ہیں یہ بنو تمیم میں سے ہیں بصرہ میں تشریف لاتے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں منقول ہے - یہ بہت کم حدیث نقل کرنے والوں میں سے ہیں - ان سے زیادہ روایت مروی نہیں ہیں یہ جُری جیم کے پیش، را کے زبر اور یا کے تشدید کے ساتھ ہے -

۱۳۱ - **ابوجمیل** - ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے ان کا نام معلوم نہ ہو سکا -

فصل تابعین کے بارے میں

۱۳۲ - **جعفر الصادق** :- یہ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہیں - صادق ان کا لقب ہے گویا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے کے پوتے ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ اہل بیت کے بڑے لوگوں میں سے ہیں - انھوں نے اپنے والد سے اور دوسروں سے بھی روایات کی ہیں - ان سے ائمہ حدیث اور بڑے بڑے علماء نے حدیث نقل کی ہے - جیسے یحییٰ بن سعید اور ابن جریج اور مالک بن انس اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور ابوحنیفہ یہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی - ان کی عمر اڑسٹھ سال کی ہوئی - مقام بقیع میں ایک ایسی قبر میں دفن ہوئے جس میں ان کے باپ محمد باقر اور ان کے دادا علی زین العابدین تھے -

۱۳۳ - **جعفر بن محمد** :- یہ جعفر بن ابوعثمان طیالسی کے بیٹے ہیں - ان کی کنیت ابوالفضل ہے - انھوں نے حدیث کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے اور ان سے محدثین کے ایک گروہ نے حدیث نقل کی ہے - یہ قابل اعتماد بڑے علماء میں سے ہوتے ہیں - ان کا حافظہ بہت اچھا تھا ۲۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی -

۱۳۴ - **ابوجعفر القاری** :- یہ ابوجعفر یزید بن القعقاع قاری مدنی ہیں - مشہور تابعی ہیں عبداللہ بن عیاشؓ کے آزاد کردہ ہیں - حضرت ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے احادیث کو سنا اور ان سے امام مالک بن انسؓ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے - القاری ہمزہ کے ساتھ قراۃ سے ماخوذ ہے مہموز ہے -

۱۳۵ - **ابوجعفر عمیر بن یزید** :- یہ ابوجعفر عمیر ابن یزید خطمی ہیں - ایک جماعت محدثین سے انھوں نے احادیث کو سنا ہے اور حضرت شعبہ اور حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیث کو نقل کیا ہے -

۱۳۶ - **ابوالجویریہ** :- یہ ابوالجویریہ حطان بن خفاف جرمی ہیں تابعی ہیں - یہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور معن ابن یزید کے حدیث میں شاگرد ہیں - جویریہ جاریہ کی تصغیر ہے حطان میں حا کا زیر ہے اور طا مشدد ہے آخر میں نون ہے خفاف میں خا کا ضمہ ہے اور پہلی فا مخفف ہے اور جرم میں جیم کا زبر ہے اور را ساکن ہے -

۱۳۷ - **ابوالجوزاء** :- ان کا نام اوس بن عبداللہ الازدی ہے - بصرہ کے رہنے والوں میں سے ہیں تابعی ہیں - ان کی احادیث مشہور ہیں - حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن عمر سے انھوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عمرو بن مالکؒ

Marfat.com

اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے ۔ ۳۰؁ھ میں یہ شہید کر دیئے گئے ۔

۱۳۸۔ جزء بن معاویہ :۔ یہ جزء معاویہ تمیمی کے بیٹے ہیں ان سے بجالہ نے روایت حدیث کی ہے ۔ ان کا تذکرہ مجوس سے دیتے لینے کے بارہ میں آتا ہے ۔ جزء جیم کے زبر اور زاء کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں ہمزہ ہے اور یہی صحیح ہے ۔ اہل لغت بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اہل حدیث جیم کے کسرۂ زاء کے سکون اور آخر میں یا جس کے نیچے دو نقطے ہوتے ہیں ۔ اس طرح سے ضبط کرتے ہیں ۔ دارقطنی کی بھی یہی رائے ہے اور عبد الغنی نے جیم کے فتح اور زاء کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ ضبط کیا ہے ۔

۱۳۹۔ جمیع بن عمیر :۔ یہ جمیع بن عمیر تیمی ہیں ۔ کوفہ کے رہنے والوں میں سے ہیں ۔ بخاریؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے ۔ حضرت عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور علاء بن صالح اور صدقۃ بن المثنیٰ نے ان سے احادیث کو روایت کیا ہے ۔

۱۴۰۔ ابن جریج :۔ ان کا نام عبد الملک ہے ۔ یہ عبد العزیز بن جریج کے بیٹے ہیں ۔ مکہ کے رہنے والے ہیں مشہور فقیہ ہیں ۔ پایہ کے علماء میں سے ہیں ۔ انھوں نے حضرت مجاہد بن ابی ملیکہ اور عطاءؒ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے ۔ ابن عیینہ نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ علم حدیث کو جس طرح اور جس مشقت سے میں نے جمع کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا ۔ ۱۵۰؁ھ میں وفات پائی ۔

۱۴۱۔ جبیر بن نفیر :۔ یہ جبیر بن نفیر حضرمی ہیں ۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ہے ۔ یہ شامی علماء میں سے پایۂ اعتبار کے عالم ہیں اور اس کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے ۔ ۸۰؁ھ میں شام میں وفات پائی ۔ حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے ۔ نفیر نون کے پیش اور فا کے فتح اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں اس کے راء ہے ۔

۱۴۲۔ ابوجہل :۔ اس کا نام عمرو بن ہشام ہے جو مغیرہ مخزومی کے بیٹے ہیں ۔ مشہور کافر ہے ۔ اس کی کنیت ابو الحکم تھی ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی اب اس کی یہی کنیت غالب اور مشہور ہو گئی ۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۱۴۳۔ جویریہ ام المومنین :۔ یہ جویریہ حارث کی بیٹی ہیں ۔ ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ مریسیع میں قید کیا تھا ۔ اسی غزوہ کو غزوۂ بنی المصطلق کہتے ہیں جو ۵؁ھ میں واقع ہوا تھا ۔ اور ثابت ابن قیس نے ان کو مکاتب بنا دیا تھا ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتابت کو ادا فرمایا اور اس کے بعد ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت کے شرف سے ان کو نوازا ۔ ان کا نام برّہ تھا ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بجائے جویریہ نام رکھ دیا ۔ ربیع الاول ۵۶؁ھ میں وفات پائی اور اس کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی ۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ان سے احادیث روایت کرتے ہیں ۔

۱۴۴۔ جدامہ :۔ یہ جدامہ اسدیہ وہب کی بیٹی ہیں مکہ میں اسلام لائیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر گئیں ۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے روایت حدیث کی ہے ۔ جدامہ جیم کے پیش اور دال مہملہ کے ساتھ ہے اور بعض نے ذال منقولہ کے ساتھ کہا ہے حافظ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ تصحیف ہے (یعنی اصل حرف دال ہے جس کو ذال سے بدل دیا گیا ۔)

Marfat.com

حرف الحاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۱۴۵۔ حمزۃ بن عبد المطلب: یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عبد المطلب کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عمارہ ہے یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آنحضورؐ کو اور حضرت حمزہ کو ثوبیہ نے جو ابولہب کی لونڈی تھیں دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر تھے شروع زمانہ میں ہی بعثت کے دوسرے سال آپ اسلام لے آتے تھے ایک قول یہ ہے کہ آپ چھٹے سال میں اسلام لائے اور جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف لے گئے تھے آپ نے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی عزت اور عظمت حاصل ہوئی وہ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور غزوہ احد میں شہید کئے گئے۔ وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا حضرت حمزہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چار سال بڑے ہیں۔ حافظ ابن عبد البرؒ نے فرمایا یہ قول میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک ہیں مگر یہ کہ ثوبیہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو دو وقتوں میں آگے پیچھے دودھ پلایا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت حمزہؓ آپ سے دو سال بڑے تھے ان سے حدیث کی روایت حضرت علی عباس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔ عمارہ عین کے پیش کے ساتھ ہے اور ثوبیہ ثاء مثلثہ کی پیش اور واؤ کے زبر اور یاء تحتانی کے سکون اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۶۔ حمزۃ بن عمرو الاسلمی: یہ قبیلہ اسلم کے رہنے والے ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے ان کا ۶۱ھ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر اسی سال کی ہوئی۔

۱۴۷۔ حذیفہ بن الیمان: یہ حذیفہ بن الیمان ہیں اور یمان کا نام حُسیل تصغیر کے ساتھ ہے اور یمان ان کا لقب ہے حضرت حذیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ العبسی ہے عین کے فتح اور باء کے سکون کے ساتھ۔ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار ہیں۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت ابو الدرداء وغیرہ صحابہ اور تابعین نے حدیث کو روایت کیا ہے۔ شہر مدائن میں ان کی وفات واقع ہوئی اور وہیں ان کی قبر شریف ہے۔ ان کی وفات کا واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں پیش آیا۔

۱۴۸۔ الحسن بن علی: یہ حضرت حسن علی بن ابی طالب کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں اور آپ کے روحانی پھول ہیں جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ رمضان المبارک کی پندرھویں تاریخ کو ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ قول تمام ان اقوال میں جو حضرت حسن کی ولادت کے بارہ میں لکھے گئے ہیں زیادہ صحیح ہے ان کی وفات ۵۰ھ میں واقع ہوئی بعض نے ۵۸ھ اور بعض نے ۴۹ھ کہا ہے اور بعض نے ۴۴ھ بھی کہا ہے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ ان کے بیٹے حسن بن حسن اور حضرت ابوہریرہ اور بڑی جماعت نے آپ سے روایت کیا ہے۔ اور جبکہ ان کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوفہ میں شہید کر دیئے گئے تو لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی یہ بیعت کرنے والے لوگ چالیس ہزار سے زیادہ تھے اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد خلافت کا کام پندرھویں جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں کیا گیا۔

۱۴۹۔ الحسین بن علی: یہ حسین حضرت علی کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور شجر نبوت کے پھول ہیں۔ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ ماہ شعبان کی پانچ تاریخ ۴ھ میں پیدا ہوئے ان کا علوق بطن فاطمہ رضی اللہ عنہا میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے پچاس رات بعد ہو گیا تھا۔ جمعہ کے دن دسویں محرم ۶۱ھ

Marfat.com

ہیں میدانِ کربلا میں جو سرزمین کوفہ اور حارہ کے درمیان شہید کر دیئے گئے۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا تھا۔ اس کو سنان بن ابی سنان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کو شمر ذی الجوشن نے شہید کیا تھا۔ اور خولی بن یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر کاٹا اور اس کو لے کر عبداللہ بن زیاد کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے ؎

اوقر رکابی فضۃً وذھبا انی قتلت الملک المحجبا
قتلت خیر الناس اماً وابا وخیرھم اذا ینسبون نسبا

میری اونٹنی کو چاندی اور سونے سے بھر دے اس لیے کہ میں نے ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کسی سے ملنے والا نہیں تھا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے تمام لوگوں میں بہتر ہے اور جب لوگ نسب بیان کریں تو وہ تمام لوگوں میں بہتر ہے۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین کے ساتھ شمر نے ان کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تیئس آدمیوں کو قتل کیا اُن سے حضرت ابوہریرہ اُن کے بیٹے علی زین العابدین اور فاطمہ اور سکینہ آپ کی دونوں صاحبزادیاں روایات کرتی ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر قتل کے دن اٹھاون برس کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے کہ عبداللہ بن زیاد بھی عاشورہ کے دن ۶۷ھ میں قتل کیا گیا اس کو ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے میدان جنگ میں قتل کیا اور اس کے سر کو مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبداللہ بن زبیر کے پاس روانہ کیا اور عبداللہ بن زبیر نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ علی ابن الحسین کی خدمت میں پیش کیا۔ خولی خائے معجمہ کے فتح۔ واؤ کے جزم لام کے زیر اور یائے تحتانی کے تشدید کے ساتھ ہے اور سکینہ سین کے پیش کاف کے زیر یائے تحتانی کے سکون اور نون کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ **حسان بن ثابت**:۔ ان کی کنیت ابوالولید الانصاری خزرجی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شاعر ہیں اور یہ بہادر اور جوانمرد شعراء میں سے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اتفاق ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام گاؤں کے بہترین شعراء میں سے ہیں۔ اُن سے حضرت عمر بن خطابؓ اور ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں ۴۰ھ سے پہلے وفات پائی اور بعض نے بتلایا ہے کہ ۵۰ھ میں اور ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساٹھ سال جاہلیت کے دور میں زندہ رہے اور ساٹھ ہی سال اسلام کے اندر۔

۱۵۱۔ **الحکم بن سفیان**:۔ یہ حکم بن سفیان ثقفی ہیں اور ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا سماع ثابت ہے۔

۱۵۲۔ **الحکم بن عمرو الغفاری**:۔ یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں بلکہ وہ ثعیلہ کی اولاد میں سے ہیں جو غفار بن ملیل کے بھائی ہیں ملیل میم کے ضمہ اور لام اول فتح کے ساتھ ہے ان کا شمار علمائے بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ ان کی وفات مقام مرو میں واقع ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ بصرہ میں ۵۰ھ واقع ہوئی اور وہ اور حکم بن عمرو الغفاری دونوں مقام مرو میں ایک ہی جگہ دفن کئے گئے ان سے ایک جماعت محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۳۔ **حنظلہ بن ربیع**:۔ یہ حنظلہ بن الربیع بنو تمیم میں سے ہیں ان کو کاتب کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت کی پھر وہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں سے قرقیسیا پہنچکر اقامت گزین ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا ان سے ابو عثمان نہدی اور یزید بن شخیر روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۵۴۔ حاطب بن ابی بلتعہ :۔ یہ حاطب بن ابی بلتعہ ہیں ان کے والد ابوبلتعہ کا نام عمرو ہے۔ اور بعض نے راشد اللخمی کہا ہے غزوۂ بدر اور غزوہ خندق اور ان دونوں کے درمیان جس قدر غزوات واقع ہوئے ان سب میں شریک ہوئے ۔ ۳۰ھ میں مدینہ کے اندر وفات پائی ۔ ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے ۔

۱۵۵۔ حویصہ :۔ یہ حویصہ مسعود بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں اور محیصہ کے بھائی ہیں ۔ حویصہ اپنے بھائی محیصہ سے عمر میں بڑے ہیں ۔ لیکن اسلام محیصہ کے بعد لاتے ہیں ۔ غزوہ اُحد، غزوہ خندق اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک رہے ہیں ۔ محمد بن سہیل وغیرہ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے ۔ حویصہ حاء کے پیش واؤ کے زیر یائے تحتانی مشدد مکسور اور صاد مہملہ کے ساتھ ہے ۔

۱۵۶۔ حبیش بن خالد :۔ یہ حبیش بن خالد خزاعی ہیں ۔ فتح مکہ کے دن شہید ہوگئے ۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے ۔ ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت حدیث کی ہے حبیش حاء کے پیش بائے موحدہ کے زیر یائے تحتانی کے سکون اور شین معجمہ کے ساتھ ہے ۔

۱۵۷۔ حبیب بن مسلمہ :۔ یہ حبیب مسلمہ قریشی فہری کے بیٹے ہیں ۔ فہری فاء کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا ۔ اس لیے کہ انھوں نے رومیوں کے ساتھ بہت زیادہ قتل وقتال کیا ہے یہ فاضل مستجاب الدعوات ہوئے ہیں شام میں ۴۲ھ میں وفات پائی ۔ ان سے ابن ملیکہ اور دوسرے حضرات محدثین نے روایت کیا ہے ۔

۱۵۸۔ حکیم بن حزام :۔ یہ حکیم بن حزام ہیں ان کی کنیت ابوخالد قریشی اسدی ہے ۔ یہ حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں ۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں ۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور میں ان کی عزت کی گئی ہے ۔ ان کا اسلام لانا فتح مکہ تک موخر ہوا ۔ ۵۴ھ میں اپنے مکان کے اندر مدینہ میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساٹھ سال جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ سال زمانۂ اسلام میں زندگی پائی یہ بڑے زیرک سمجھدار فاضل متقی صحابہ میں سے ہیں ۔ ان کا اسلام بہت اچھا مخلصانہ تھا ۔ حالانکہ یہ ابتداء میں مولفۃ القلوب میں سے تھے ۔ زمانہ جاہلیت میں سو غلاموں کو آزاد کیا اور سو اونٹ سواری کے لیے بخشے ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے ۔

۱۵۹۔ حکیم بن معاویہ :۔ یہ قبیلہ نمیر کے رہنے والے ہیں ۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن الحکم اور قتادہ نے روایت حدیث کی ہے ۔

۱۶۰۔ حصین بن وحوح :۔ یہ حصین بن وحوح انصاری ہیں ۔ ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو بہت تکلیفیں پہنچا کر قتل کیا گیا ۔

۱۶۱۔ حبشی بن جنادہ :۔ یہ حبشی بن جنادہ ہیں جنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا اور ان کو شرف صحبت حاصل ہوا ۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں کیا جاتا ہے ۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے ۔

۱۶۲۔ حجاج بن عمرو :۔ یہ حجاج بن عمرو انصاری مازنی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں کیا جاتا ہے ۔ ان کی حدیث حجازیوں کے یہاں مروج ہے ۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ۔

۱۶۳۔ حارثہ بن سراقہ :۔ یہ حارثہ سراقہ انصاری کے بیٹے ہیں اور ربیع ان کی والدہ ہیں اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص ہیں جو انصار میں سے اس دن شہید ہوئے اور صحیح

Marfat.com

بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ربیع ہے اور وہ نام جو اسماء صحابہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ ربیع راء کی پیش اور بائے موحدہ کے فتحہ اور یائے تحتانی کے کسرہ اور تشدید کے ساتھ مستعمل ہے۔

۱۶۴۔ **حارثہ بن وہب**:۔ یہ حارثہ بن وہب خزاعی عبید اللہ عمر بن الخطاب کے ماں شریک بھائی ہیں ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے۔ ان سے ابو اسحٰق سبیعی (سین کے زبر اور بائے موحدہ کے کسرہ کے ساتھ) نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۵۔ **حارثہ بن النعمان**:۔ یہ حارثہ بن نعمان غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے ہیں۔ بلکہ تمام غزوات میں یہ شریک ہوتے ہیں۔ فضلائے صحابہ میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ باب البر والصلہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام موجود تھے میں نے سلام کیا اور اجازت چاہی۔ جب میں واپس ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں سے لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے ان کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور تمہارے سلام کا انھوں نے جواب دیا تھا۔ ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۔ **حارث بن الحارث**:۔ یہ حارث بن حارث اشعری ہیں یہ علمائے شام میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان سے احادیث کو ابو سلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۔ **الحارث بن ہشام**:۔ یہ حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابوجہل بن ہشام کے بھائی ہیں یہ اہل حجاز میں سے شمار کیے جاتے ہیں اشراف قریش میں سے مانے جاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ ان کے لیے ام ہانی بنت ابی طالب نے امن چاہا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امن دے دیا تھا۔ پھر یہ شام کی طرف چلے گئے اور ۱۵ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سو اونٹ عطا فرمائے جس طرح کہ دوسرے مولفۃ القلوب صحابہ کو دیئے گئے۔ یہ بھی مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ پھر ان کا اسلام و ایمان کامل ہوگیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد کے لیے ملک شام کو روانہ ہوئے۔ اس وقت مکہ والے ان کے فراق میں رو رہے تھے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ یہ میرا سفر اللہ کے لیے ہے۔ جہاں تک قیام کا تعلق ہے میں تم پر کسی دوسرے لوگوں کو ترجیح نہیں دیتا پھر برابر شام میں مقابلہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۶۸۔ **الحارث بن کلدۃ**:۔ یہ حارث بن کلدہ ثقفی طبیب ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آتا ہے۔ ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابن الاثیر اور ان دونوں کے علاوہ محدثین اسمائے صحابہ میں لاتے ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے حارث بن کلدہ کے بیٹے صحابی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں فوت ہوگیا۔ اس کا اسلام لانا ثابت نہیں ہے۔ کلدہ میں کاف پر زبر لام پر جزم اور دال مہملہ ہے۔

۱۶۹۔ **ابو حبۃ**:۔ یہ ابو حبّہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کی کنیت اور نام میں بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان حضرات میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور ان کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کا نام انھوں نے نہیں ذکر کیا۔ حبّہ حائے حطی کے زبر اور بائے موحدہ کی تشدید کے ساتھ ہے اور بعض نے بجائے بار کے نون بیان کیا ہے اور بعض نے یائے تحتانی کے ساتھ بتلایا ہے۔ لیکن اول صورت زیادہ مستعمل ہے۔ جنگ احد میں یہ شہید ہوتے ہیں۔

۱۷۰۔ **ابو حمید**:۔ یہ ابو حمید عبدالرحمٰن سعد انصاری خزرجی ساعدی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت زیادہ مشہور رہے اُن سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر دور خلافت میں انھوں نے انتقال فرمایا۔

Marfat.com

۱۷۱۔ ابوحذیفہ:۔ یہ ابوحذیفہ عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ھشم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہشیم ہے اور بعض نے ہاشم بتلایا ہے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے۔ یہ غزوہ احد اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اُس وقت ان کی عمر ترپن برس کی تھی۔

۱۷۲۔ ابوحنظلیہ:۔ ان کا نام سہل ہے۔ یہ عبداللہ الحنظلیہ کے بیٹے ہیں۔ یہ حنظلیہ ان کی پردادی ہیں اور یہ پردادی کے نام سے منسوب ہو کر مشہور ہوئے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۱۷۳۔ الحارث بن سوید:۔ یہ حارث بن سوید تیمی کوفی کے بیٹے ہیں کبار تابعین اور محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابراہیم تیمی نے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آخر دور میں انھوں نے وفات پائی۔

۱۷۴۔ حارث بن مسلم:۔ یہ حارث بن مسلم بنوتمیم میں سے ہیں ان کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے ان سے عبدالرحمٰن بن حسّان نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۱۷۵۔ الحارث بن الاعور:۔ یہ حارث عبداللہ اعور حارثی ہمدانی کے بیٹے ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب کے مشہور اصحاب میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ان سے چار حدیثیں بھی سنی ہیں اور حضرت ابن مسعود سے بھی انھوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عمرو بن مرّہ اور امام شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ان کے بارہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہیں اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہہ اور سب سے بڑے قبولیتِ عامّہ رکھتے تھے۔ کوفہ میں ۶۵ھ میں انتقال فرمایا۔

حارث بن شہاب:۔ یہ حارث شہاب حرمی کے بیٹے ہیں۔ ابو اسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے انھوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے طالوت اور علیشی نے اور بہت لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۷۷۔ حارث بن وجیہ:۔ یہ حارث وجیہ راسی کے بیٹے ہیں انھوں نے حدیث مالک بن دینار سے روایت کی ہے اور ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۷۸۔ حارثہ بن مضرب:۔ یہ حارثہ مضرب عبدی کوفی کے بیٹے ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود وغیرہما سے سماعت حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلےٰ نے روایت کی۔

۱۷۹۔ حارثہ بن ابی الرجال:۔ یہ حارثہ بن ابی رجال ہیں جنھوں نے اپنے والد ابوالرجال سے اور اپنی دادی عمرہ سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلےٰ نے روایت کی۔ کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۸۰۔ حفص بن عاصم:۔ یہ حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب ہیں۔ محدثین کے یہاں قابل اعتماد ہیں ان پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اجلّہ تابعین میں سے ہیں بہت زیادہ احادیث کو نقل کرنے والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کو سُنا ہے۔

۱۸۱۔ حفص بن سلیمان:۔ یہ حفص سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمرو الاسدی ہے بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انھوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے یہ قراءۃ میں قابل اعتماد ہیں۔

Marfat.com

حدیث میں نہیں ۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں۔ ۱۸۰ھ میں انھوں نے وفات پائی ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۱۸۲۔ حنش بن عبداللہ:۔ یہ حنش عبداللہ سبائی کے بیٹے ہیں ۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے۔ ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

۱۸۳۔ حکیم بن معاویہ:۔ یہ حکیم معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے بہز جریری نے۔ ان سے روایات سنیں

۱۸۴۔ حکیم بن الاثرم:۔ یہ حکیم بن اثرم ہیں ابوتمیم سے اور حسن سے روایت کی ہے اور ان سے عوف اور حماد ابن سلمہ نے یہ حدیث میں بہت سچے مانے جاتے ہیں۔

۱۸۵۔ حکیم بن ظہیر:۔ یہ حکیم ظہیر فزاری کے بیٹے ہیں انھوں نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولابی نے۔ بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۱۸۶۔ حرام بن سعید:۔ یہ حرام بن سعید محیصہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابونعیم انصاری حارثی ہے۔ تابعی ہیں۔ انھوں نے اپنے باپ اور براء بن عازب سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری نے۔ ان کی وفات ۱۱۳ھ میں ہوئی ان کی عمر ستر سال کی ہوئی۔ حرام ضد حلال کی ہے۔

۱۸۷۔ حماد بن سلمۃ:۔ یہ حماد سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسلمۃ الربعی ہے یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ انھوں نے بہت لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت اور حمید الطویل اور قتادہ سے انھوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید اور ابن المبارک اور وکیع نے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حماد بن زید:۔ یہ حماد بن زید ازدی ہیں یہ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد علماء میں سے ہیں ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انھوں نے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹ھ میں وفات پائی اور یہ نابینا تھے۔

۱۸۹۔ حماد بن ابی سلیمان:۔ یہ حماد ابوسلیمان کے بیٹے ہیں ابوسلیمان کا نام مسلم اشعری ہے۔ یہ کوفی ہیں ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔ ایک جماعت سے انھوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہما نے روایت کی ہے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے ان کی ملاقات ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

۱۹۰۔ حماد بن ابی حمید:۔ یہ حماد بن ابوحمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قعنبی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۱۔ حمید بن عبدالرحمٰن:۔ یہ حمید عبدالرحمٰن کے بیٹے عوف زہری قریشی مدنی کے پوتے ہیں یہ کبار تابعین سے ہیں ۱۰۵ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔

Marfat.com

۱۹۲۔ حمید بن عبدالرحمٰن :۔ یہ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بصری ہیں۔ بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر قدماتے تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۳۔ الحسن البصری :۔ یہ حسن بصری ابوالحسن کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں ان کے باپ کا نام یسار ہے۔ یہ قبیلہ بنی سبی میسان سے ہیں۔ یسار کو ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا۔ یہ حسن جب کہ خلافت عمر بن الخطاب کے دو سال باقی تھے۔ مدینہ میں پیدا ہوتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تحنیک کی (کھجور منھ میں چبا کر بچہ کے تالو سے لگانا) ان کی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں بسا اوقات ان کی والدہ کہیں چلی جاتی تھیں تو ان حسن بصری کے بہلانے کے لیے ام المومنین ام سلمہ اپنی چھاتی ان کو دے دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ لوٹ آئیں تو پستان میں دودھ بھر آتا تھا اور یہ حسن بصری اس کو پی لیا کرتے تھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جس علم و حکمت پر حضرت حسن بصری پہنچے یہ اسی کا طفیل ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ چلے آئے انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی سے بھی مدینہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ حضرت حسن بصری جس وقت بصرہ کو جارہے تھے تو وادی قریٰ میں ہی تھے اور حضرت علی اس وقت بصرہ میں تشریف لا چکے تھے انھوں نے ابوموسیٰ اشعری انس بن مالک، ابن عباس اور ان کے علاوہ بھی دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کی ہے اور ان سے بھی ایک بڑی جماعت تابعین اور تبع تابعین نے روایات کی ہیں۔ وہ اپنے زمانہ میں علم و فن زہد و تقویٰ عبادت و ورع کے امام تھے۔ رجب ۱۱۰ھ ایک سو دس میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ الحسن بن علی بن راشد :۔ یہ حسن علی بن راشد واسطی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے ابوالاحوص اور ہیثم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابوداؤد و امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ ائمہ حدیث کے یہاں بڑے صادق ہیں ۲۳۷ھ دو سو سینتیس میں وفات پائی۔

۱۹۵۔ الحسن بن علی الہاشمی :۔ یہ حسن علی الہاشمی کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان حسن سے مسلم قتیبہ نے۔ امام بخاری نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۶۔ الحسن بن جعفر :۔ یہ حسن ابوجعفر جعفری کے بیٹے ہیں۔ حضرت نافع اور ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے حدیث کو روایت کیا ہے لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے۔ ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷۔ حنظلہ بن قیس الزرقی :۔ یہ حنظلہ قیس زرقی انصاری کے بیٹے ہیں ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایات کی ہیں۔

۱۹۸۔ حبیب بن سالم :۔ یہ حبیب سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے بیٹے ہیں۔ ان کو نعمان نے مکاتب بنا دیا تھا۔ محمد بن المنتشر وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حرب بن عبیداللہ :۔ یہ حرب عبیداللہ ثقفی کے بیٹے ہیں۔ ان کے نام اور ان کی حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ ان کی حدیث کو عطاء بن السائب نے نقل کیا ہے اور سند میں ان حرب سے اختلاف پڑ گیا ہے۔ پس ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ عطاء سے اور عطا حرب سے اور حرب اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری سند اس طرح ہے کہ ابوالاحوص

Marfat.com

عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور ان کے نانا اپنے باپ سے۔ تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے اور عطاء نقل کرتے ہیں۔ حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے اور امام ابوداؤد کی روایت میں سند اس طرح ہے کہ ابوداؤد حرب ابن عبیداللہ سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے اور یہ روایت زیادہ مشہور ہے اور ان کی روایت یہود اور نصاریٰ سے عشر لینے کے بارے میں مروی ہے۔

۲۰۰۔ الحجاج بن حسان:۔ یہ حجاج بن حسان حنفی ہیں۔ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعی ہیں انس بن مالک وغیرہ صحابہ سے احادیث کوسنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ حجاج بن الحجاج:۔ یہ حجاج حجاج احول اسلمی کے بیٹے ہیں اور کہا گیا کہ باہلی بصری ہیں انھوں نے فرزدق اور قتادہ اور ایک جماعت محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن ذریع نے محدثین نے ان کی توثیق کی ہے ۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

۲۰۲۔ حجاج بن یوسف:۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی ہیں۔ یہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ولید گورنر ہوا۔ مقام واسط میں شوال ۹۵ھ میں وفات پائی۔ اس کی عمر چون سال کی ہوئی۔ ان کا ذکر مناقب قریش کے باب اور قبائل کے ذکر میں آتا ہے اور ان کی موت کا قصہ عنقریب حرف سین کے ماتحت سعید بن جُبیر کے تذکرہ میں آتے گا۔

۲۰۳۔ ابوجُحیّہ:۔ ان کا نام عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے۔ حدیث کی روایت حضرت علی بن ابی طالب سے کرتے ہیں۔

۲۰۴۔ ابوحُرّۃ:۔ یہ ابوحرہ حا کے ضمہ اور را کے تشدید کے ساتھ ہے۔ ان کا نام حنیفہ الرقاشی ہے۔ ان کی اپنے چچا سے ایک حدیث باب الغضب میں الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ موجود ہے۔

۲۰۵۔ ابن حزم:۔ کنیت ابوبکر ہے۔ یہ محمد بن عمرو ابن حزم کے بیٹے ہیں۔ ابوجیرہ اور ابن عباس سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۰۶۔ حفصہ بنتِ عمر:۔ یہ ام المومنین حضرت حفصہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ زینب ہیں جو مظعون کی بیٹی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ حفصہ خنیس بن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں اور خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھیں۔ لیکن خنیس کا انتقال غزوہ بدر کے بعد ہو گیا جب ان کے زوج خنیس وفات پاگئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے رشتہ کا تذکرہ حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے قبول کرنے کی جرأت نہ کی۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ منظور فرما لیا اور نکاح میں لے آئے۔ یہ واقعہ ۳ھ کا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک طلاق دے دی تھی۔ لیکن جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ حفصہ سے رجوع کر لو کیونکہ وہ بہت روزہ رکھتی ہیں۔ رات کو عبادت کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ رہیں گی تو آپ نے حضرت حفصہ سے رجوع کر لیا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی وفات شعبان ۴۵ھ میں ہوئی جب کہ ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

۲۰۷۔ حلیمہ:۔ یہ حلیمہ ابوذویب کی بیٹی ہیں۔ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ کے بعد جو ابولہب کی لونڈی ہیں دودھ پلایا ہے۔ حلیمہ کا وہ بچہ جس کے دودھ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی گئی ہے وہ عبداللہ بن حارث ہے اور عبداللہ کی بہن جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں ان کا نام شیماء ہے حلیمہ نے آنحضورؐ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس دو سال

Marfat.com

دو ماہ کے بعد لوٹا دیا تھا اور بعض نے کہا کہ پانچ سال کے بعد ان سے عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں اور حلیمہ کا ذکر باب البر والصلۃ میں آتا ہے۔

۲۰۸۔ امّ حبیبہ: یہ ام حبیبہ امہات مومنین میں سے ہیں ان کا نام رملہ ہے ابو سفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ صفیہ ہیں جو حضرت ابو العاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان بن عفان کی پھوپھی۔ ان کے نکاح کے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقام نکاح میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا عقد مقام حبشہ میں ۶ھ میں ہوا۔ اور نجاشی نے نکاح کرایا اور چار سو دینار مہر بھی نجاشی ملک حبشہ نے دیئے اور بعض نے کہا اس نے چار لاکھ درہم مہر میں اپنے پاس سے ادا کئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرجیل بن حسنہ کو لینے کے لیے بھیجا اور یہ ان کو لے کر مدینہ آئے اور آپ نے قربت مدینہ ہی میں فرمائی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نکاح ام حبیبہ سے حضرت عثمان بن عفان نے کرایا۔ ان کی وفات مدینہ میں ۴۴ھ میں ہوئی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۰۹۔ امّ الحصین: یہ ام الحصین اسحاق کی بیٹی ہیں اور قبیلہ احمس کی ہیں ان سے ان کے بیٹے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئیں تھیں۔

۲۱۰۔ امّ حرام: یہ ام حرام ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں قبیلہ بنی نجار کی رہنے والی ہیں۔ یہ ام سلیم کی بہن ہیں۔ یہ مشرف باسلام ہوئیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر میں ان کے یہاں قیلولہ فرمایا کرتے تھے اور یہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ سرزمین روم میں اپنے شوہر کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام نوش کیا۔ ان کی قبر مقام قبرس (بافبرس) میں ہے۔ ان سے روایت حدیث ان کے بھانجے انس بن مالک اور ان کے شوہر عبادہ بن الصامت نے کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں میں ان کے صحیح نام پر سوائے کنیت کے اطلاع نہ پا سکا ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ملحان میم کی کسرہ لام کے سکون اور حاء مہملہ ونون کے ساتھ ہے۔

۲۱۱۔ حمنہ: یہ حمنہ جحش کی بیٹی ہیں اور حضرت زینب جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کی بہن ہیں قبیلہ اسد کی رہنے والی ہیں مصعب بن عمیر کی زوجیت میں تھیں پھر یہ مصعب بن عمیر جنگ اُحد میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

فصل تابعی عورتوں کے بارے میں

۲۱۲۔ حسناء: یہ حسناء صریمیہ معاویہ کی بیٹی ہیں یہ اپنے چچا سے اور ان کے چچا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سے عوف اعرابی نے روایت حدیث کی ہے ان کی حدیث بصریوں میں مروج ہے۔ ابن ماکولا نے حسنا کے بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے حازمی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے خنساء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض حسناء صریمیہ کہتے ہیں اور ان کے دو چچا حارث اور اسلم کو بتلاتے ہیں۔ صریمیہ صاد مہملہ کے زبر اور راء کے زیر کے ساتھ ہے حسناء فعلاء کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے اور خنساء میں خائے معجمہ ہے اور نون سین مہملہ سے پہلے ہے۔

۲۱۳۔ حفصہ بنت عبد الرحمٰن: یہ حفصہ عبد الرحمٰن کی صاحب زادی ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق کے صاحب زادے ہیں منذر بن الزبیر بن العوام کے نکاح میں تھیں

۲۱۴۔ امّ الحریر: یہ ام الحریر حائے مہملہ کے زبر اور پہلی راء کے زیر کے ساتھ۔ طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ اور ان کی حدیث محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے اور ان کی والدہ ان ام الحریر سے نقل کرتی ہیں۔ ان کی حدیث

Marfat.com

اشراط الساعۃ میں آتی ہے۔

حرف الخاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۱۵۔ خالد بن الولید:۔ یہ خالد ولید قرشی کے بیٹے ہیں جو مخزومی ہیں۔ ان کی والدہ لبابۃ الصغریٰ ہیں جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں۔ زمانہ اسلام سے پہلے خالد کا شمار اشراف قریش میں سے کیا جاتا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ خطاب عطا فرمایا ۲۱ھ میں وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبد اللہ بن عباس اور علقمہ اور جبیر بن نفیر روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۶۔ خالد بن ہوذہ:۔ یہ ہوذہ عامری کے بیٹے ہیں یہ خود اور ان کے بھائی حرملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور یہ خزاعہ کے پاس لوٹے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ خالد بن ہوذہ وہی ہیں جن سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے بیع عہد نامہ لکھ دیا تھا۔

۲۱۷۔ خلاد بن السائب:۔ یہ خلاد سائب بن الخلاد کے بیٹے ہیں۔ خزرجی ہیں یہ اپنے والد اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ

۲۱۸۔ خباب بن الارت:۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تمیمی ہے ان کو زمانہ جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا اس کے بعد ایک خزاعیہ عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لاتے تھے اور یہ خباب ان حضرات صحابہ میں سے ہیں جن کو اسلام لانے کی وجہ سے اللہ کے لیے بہت تکالیف پہنچائی گئی ہیں۔ لیکن انھوں نے ان پر صبر فرمایا۔ کوفہ میں اقامت گزین ہو گئے تھے اور وہیں ۳۷ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔

۲۱۹۔ خارجہ بن حذافہ:۔ یہ حذیفہ قریشی عدوی کے بیٹے ہیں۔ یہ قریش میں ماہر سواروں میں سے ایک سوار ہیں۔ ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہیں کہ جن کو مصر والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا اور ان کو ایک خارجی شخص نے عمرو بن العاص سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ اور یہ خارجی ان تین شخص میں کا ایک شخص ہے جنھوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ہر ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ حضرت علی کے بارہ میں پورا ہوا اور دونوں اصحاب بچ گئے اور خارجہ کا قتل ۴۰ھ میں واقع ہوا۔

۲۲۰۔ خزیمۃ بن ثابت:۔ یہ خزیمہ بن ثابت ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمارۃ ہے یہ انصاری اوسی ہیں ذوالشہادتین کے لقب سے معروف ہیں۔ جنگ بدر اور مابعد کے غزوات میں حاضر ہوتے۔ جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ جبکہ عمار ابن یاسر شہید ہو گئے تو انھوں نے اپنی تلوار سونت لی اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ آپ سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور عمارہ اور جابر بن عبد اللہ نے روایات کی ہیں۔ خزیمہ خائے معجمہ کے ضمہ اور زائے معجمہ کے فتحہ کے ساتھ ہے اور عمارہ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۱۔ خزیمہ بن جزء:۔ یہ خزیمہ جزء کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ السلمی ہے ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء روایت حدیث کرتے ہیں ان کا شمار عرب کے یکتا لوگوں میں کیا جاتا ہے جزء جیم کے زبر زائے معجمہ کے سکون اور اس کے بعد ہمزہ کے

Marfat.com

مناسبت ہے۔ اصحاب حدیث جزی جیم کی زبر اور زائے معجمہ کے کسرہ اور آخر میں یائے تحتانی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جیم کے کسرہ اور زائے معجمہ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور رجان حائے مہملہ کے کسرہ اور بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۲۔ خزیم بن الاخرم:۔ یہ خزیم اخرم کے بیٹے شداد بن عمرو بن فاتک اسدی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کر دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کو خزیم بن فاتک کہہ دیا جاتا ہے ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک کوفیوں میں ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۔ خبیب بن عدی:۔ یہ عدی انصاری اوسی کے بیٹے ہیں یہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ رجیع میں ۳ھ میں قید کر لیے گئے۔ پھر ان کو مکہ لے جایا گیا اور حارث ابن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انھیں خبیب نے بدر کے دن حارث کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ اب حارث کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خریدا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کے بدلہ میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر ان لوگوں نے مقام تنعیم میں ان کو سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو اللہ کے راہ میں سولی دی گئی ہے ان سے حدیث کی روایت حارث بن برصاء نے کی ہے۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ لیا تاکہ وہ موئے زہار صاف کریں۔ پھر حضرت خبیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھا لیا جب کہ استرہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس کارواقی سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس گھبراہٹ کو خبیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور کہا تو اس سے ڈر رہی ہے کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ہرگز میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بچے کی ماں کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں خبیب سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے خبیب کو زمانہ اسارت میں ایک دن دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تازہ انگور کا خوشہ تھا۔ جس میں سے کھا رہے تھے جبکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں کوئی پھل بھی نہ تھا اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کا عطا کیا ہوا رزق ہے جو خبیب کو دیا گیا ہے۔ پھر جب خبیب کو حرم سے حل کی طرف قتل کرنے کے لیے لے چلے تو حضرت خبیب نے فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ پس لوگوں نے ان کو موقع دیا اور خبیب نے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر کفار یہ نہ خیال کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیب نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے اور پھر یہ دو شعر پڑھے ؎

فلستُ اُبالی حین اُقتل مسلما — علی ای شق کان فی اللہ مضجعی

وذلك فی ذات الالٰه وان یشا — یبارك علی اوصال شلو مُمزّع

جب بحالت اسلام سولی دیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے اللہ کے راستے میں قتل کرنے کے لیے کس کروٹ پر پچھاڑا جاتا ہے گا۔ اور یہ سب مصائب اللہ کے راستہ میں ہیں اگر وہ چاہیں تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دیں۔

خبیب ان حضرات میں سے ہیں جنھوں نے اللہ کے راستہ میں صبر کے ساتھ جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۴۔ خنیس بن حذافہ:۔ یہ خنیس بن حذافہ سہمی قرشی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں پھر احد میں حاضر ہوئے جس میں ان کو ایک زخم لگا اور اسی کی وجہ سے مدینہ پہنچکر جان دے دی ان کی کوئی اولاد

Marfat.com

نہیں تھی۔ خنیس تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۲۵۔ ابو خراش :۔ یہ ابو خراش حدرد اسلمی ہیں صحابی ہیں۔ خراش خائے معجمہ کے زیر اور زائے مہملہ غیر مشدد اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور حدرد حائے مہملہ کے زبر اور دونوں دال مہملہ کے سکون اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۔ ابو خلاد :۔ یہ ابو خلاد ایک شخص صحابی ہیں حافظ ابن عبدالبر نے کہا میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو فروہ سے اور ابو فروہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم دیکھو کسی مومن کو کہ اس کو دنیا کے بارہ میں زہد عطا کر دیا گیا ہے اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت سکھلائیگا اور دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۲۷۔ خیثمہ بن عبدالرحمن :۔ یہ خیثمہ عبدالرحمن کے بیٹے اور ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابو سبرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ (ابو واصل (یا ابو واثل) سے پہلے ان کی وفات ہوگئی ہے حضرت علی عبداللہ بن عمرو وغیرہما سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے اعمش اور منصور اور عروہ بن مرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ دو لاکھ ان کو وراثت میں ملا جس کو انھوں نے علماء پر صرف کر دیا۔ خیثمہ خائے معجمہ کے فتحہ یائے تحتانی کے سکون اور ثائے مثلثہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ سبرہ سین کے زبر اور بائے موحدہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۲۸۔ خالد بن معدان :۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ شامی کلاعی ہے۔ یہ حمص کے رہنے والوں میں سے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں ستر صحابہ سے ملا ہوں اور یہ علماء شام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں ۱۰۴ھ میں مقام طرسوس میں وفات پائی۔ معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۲۹۔ خالد بن عبداللہ :۔ یہ خالد بن عبداللہ واسطی طحان ہیں۔ حصین وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں میں سے گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اللہ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خریدا اور اپنے وزن پر چاندی خیرات کی ہے ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور بعض نے ۱۸۲ھ بتایا ہے اور ان کی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

۲۳۰۔ خارجہ بن زید :۔ یہ خارجہ زید بن ثابت انصاری مدنی کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ کو انھوں نے پایا ہے۔ اپنے والد اور دوسرے حضرات صحابہ سے ان کو سماع حدیث ثابت ہے۔ یہ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے ہیں۔ پختہ کار اور ثقہ ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔

۲۳۱۔ خارجہ بن الصلت :۔ یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں براجم میں سے یہ بنو تمیم کی ایک شاخ ہے تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں زیادہ معتبر ہے۔

۲۳۲۔ خشف بن مالک :۔ یہ خشف بن مالک قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ اپنے والد اور چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت کی اور ان سے زید بن جبیر نے معتبر راوی ہیں خشف خا کے کسرہ اور شین معجمہ کے سکون اور فا معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۳۳۔ ابو خزامہ :۔ یہ ابو خزامہ بن یعمر ہیں یہ بنی الحارث بن سعد میں کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

Marfat.com

اور ان سے زہری۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ خزامہ خائے معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور زائے معجمہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۴۔ ابو خلدہ: ابو خلدہ خالد بن دینار تیمی سعدی بصری ہیں جو درزی کا کام کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ۔ خلدہ خائے معجمہ کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۳۵۔ ابن خطل: یہ عبداللہ بن خطل تیمی مشرک ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ چنانچہ یہ قتل کر دیا گیا۔ خطل خائے معجمہ اور طائے مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۳۶۔ خدیجہ بنت خویلد: یہ خدیجہ خویلد بن اسد کی بیٹی ہیں۔ قرشیہ ہیں۔ امہات المومنین میں سے ہیں پہلے یہ ابوہالہ بن زرارہ کی بیوی تھیں۔ پھر ان سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا۔ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا۔ اس وقت ان کی عمر کچھ اوپر چالیس سال کی تھی اور آنحضور صلی اللہ کی عمر پچیس سال کی تھی اس سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ حضرت خدیجہ پر جب تک وہ زندہ رہیں کسی سے نکاح نہ کیا۔ یہاں تک خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔ یہ خدیجہ وہ بی بی ہیں جو آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں۔ اس وقت نہ مردوں میں کوئی ایمان لایا تھا اور نہ عورتوں میں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں۔ انھیں حضرت خدیجہ سے ہوئی ہے۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال قبل مکہ میں ہوگئی تھی۔ بعض نے کہا چار سال قبل اور بعض نے کہا تین سال قبل۔ اس وقت نبوت کے دس سال گزر چکے تھے ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے یہ مقام حجون میں دفن کی گئیں ہیں۔

۲۳۷۔ خولہ بنت حکیم: یہ خولہ بنت حکیم ہیں عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں بڑی صالح اور فاضل بی بی تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۸۔ خولہ بنت ثامر: یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہے۔ ان سے نعمان ابن ابی العیاش زرقی نے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۹۔ خولہ بنت قیس: یہ خولہ قیس کی بیٹی ہیں قبیلہ جہینہ کی رہنے والی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں مروّج ہے۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت حدیث کی ہے۔ خربوذ خائے معجمہ کے پیش اور رائے مہملہ اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ خنساء بنت خذام: یہ خنساء خذام ابن خالد کی بیٹی ہیں۔ انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے۔ ان سے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔ خنساء میں خا پر فتحہ نون ساکن سین مہملہ اور مد ہے خذام میں خائے معجمہ مکسور اور ذال معجمہ بغیر تشدید ہے۔

۲۴۱۔ ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ: یہ ام خالد امویہ ہیں۔ خالد سعید بن عاص کے بیٹے تھے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ جب یہ مدینہ میں لائی گئیں تو کم عمر تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا ان سے چند لوگوں نے روایت کی ہے۔

Marfat.com

حرف الدال

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۴۲۔ دحیۃ الکلبی:۔ یہ دحیہ کلبی کے بیٹے ہیں۔ بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے آپ پر ایمان لانا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکا۔ یہ دحیہ وہی صحابی ہیں کہ حضرت جبرئیل امین ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے یہ ملک شام میں چلے گئے تھے اور امیر معاویہ کے زمانہ تک وہاں رہے۔ متعدد تابعین نے ان سے روایت کی۔ دحیہ دال کے کسرہ اور حائے مہملہ کے سکون اور دو نقطوں والی یاء کے ساتھ ہے اسی طرح اکثر محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دحیہ دال کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ ابو الدرداء:۔ ان کا نام عویمر ہے یہ عامر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور درداء ان کی بیٹی ہیں۔ یہ کچھ تاخیر سے اسلام لائے اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح مسلمان تھے اور بڑے سمجھدار عالم اور صاحب حکمت ہوئے ہیں۔ شام میں قیام کیا اور سنہ ۳۲ھ میں دمشق میں وفات ہوئی۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۴۴۔ داؤد بن صالح:۔ یہ داؤد صالح بن دینار کے بیٹے ہیں جو کھجوروں کے تاجر تھے اور انصار کے آزاد کردہ ہیں مدینہ کے رہنے والے ہیں سالم بن عبداللہ اور اپنے والد اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۴۵۔ داؤد بن الحصین:۔ یہ داؤد بن حصین آزاد کردہ عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ سنہ ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔ اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۴۶۔ ابن الدیلمی:۔ ان کا نام ضحاک ہے یہ فیروز کے بیٹے ہیں تابعی ہیں ان کی حدیث مصریوں میں مروج ہے۔ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ دیلمی دال کے فتحہ سے منسوب ہے دیلم کی جانب یہ ایک پہاڑ ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز فا کے فتحہ اور یائے تحتانی دو نقطوں والی کے سکون اور را کے پیش کے ساتھ ہے اور آخر میں زاء ہے۔

۲۴۷۔ ابو داؤد الکوفی:۔ یہ ابو داؤد نفیع ہیں حارث نابینا کے بیٹے۔ کوفی ہیں۔ عمران بن حصین اور ابو برزہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری اور شریک ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۴۸۔ ام الدرداء:۔ ام الدرداء کا نام خیرۃ ہے یہ ابو حدرد کی بیٹی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں یہ حضرت ابو الدرداء کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی فاضل اور عقلمند صحابیات میں سے ہیں۔ اور عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ متبعہ سنت تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ ان کا انتقال حضرت ابو درداء سے دو سال پہلے ہو گیا تھا۔ ان کی وفات ملک شام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ہوئی۔

Marfat.com

حرف الذال

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۴۹۔ ابوذر الغفاری :۔ یہ ابوذر ان کا نام جندب ہے ان کے والد جنادہ ہیں۔ یہ بلند مرتبہ مشہور تارک الدنیا اور مہاجرین صحابہ میں سے ہیں۔ مکہ میں شروع اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ پھر یہ اپنی قوم میں لوٹ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ خندق کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر مقام ربذہ میں قیام کیا اور ربذہ میں ہی ۳۲ھ خلافت عثمانؓ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایات کی ہیں۔

۲۵۰۔ ذومخبر :۔ میم کے کسرہ خائے معجمہ کے سکون بائے موحدہ کے فتحہ کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت کی۔ ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔ اور ان کی حدیثیں ان ہی میں ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ ذوالیدین :۔ یہ بنی سلیم کے ایک شخص ہیں ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی ہیں حجاز کے رہنے والے ہیں جس نماز میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا اس میں یہ موجود تھے۔ الخرباق خائے معجمہ کے کسرہ رائے مہملہ کے سکون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۲۔ ذوالسویقتین :۔ یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہوگا جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا۔

حرف الراء

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۵۳۔ رافع بن خدیج :۔ یہ رافع بن خدیج ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ حارثی انصاری ہیں۔ جنگ اُحد میں ان کو تیر آ کر لگا جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں ان کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک چلا اور ۷۳ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ ان کی عمر چھیاسی سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے خدیج خائے معجمہ کے فتحہ دال کے کسرہ اور آخر میں جیم معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ رافع بن عمرو :۔ یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے روایت کی ہے اکل تمر کے بارہ میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ رافع بن مکیث :۔ یہ رافع بن مکیث قبیلہ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے دو بیٹے ہلال اور حارث روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں میم کا فتحہ کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والی یائے کا سکون آخر میں ثائے مثلثہ ہے

۲۵۶۔ رفاعہ بن رافع :۔ ان کی کنیت ابومعاذ ہے یہ زرقی انصاری ہیں۔ یہ غزوۂ بدر، غزوہ اُحد بلکہ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی موجود رہے ہیں۔ حضرت معاویہ کے شروع دورِ امارۃ میں ان کی وفات ہوئی ان کے دونوں بیٹے عُبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خلاد ان سے روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۲۵۷۔ رفاعہ بن سموال:۔ یہ رفاعہ سموال قرظی کے بیٹے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں پھر عبدالرحمٰن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا ان سے حضرت عائشہؓ وغیرہا نے روایت کی ہے۔ سموال میں سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتحہ ہے میم ساکن ہے اور واؤ غیر مشدد اور لام ہے۔ الزبیر زا کے زبر بائے موحدہ کے زیر کے ساتھ ہے اور بعض نے زاء کا ضمہ اور با کا فتحہ پڑھا ہے اور رفاعہ یہ حضرت صفیہ کے جو آنحضور کی ازواج مطہرات میں سے ہیں ماموں ہیں۔

۲۵۸۔ رفاعہ بن عبدالمنذر:۔ یہ رفاعہ بن عبدالمنذر انصار میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ابولبابہ ہے اور ان کا ذکر حرف لام میں آوے گا۔

۲۵۹۔ رویفع بن ثابت:۔ یہ رویفع ثابت بن سکن کے بیٹے انصاری ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ امیر معاویہ نے ان کو ۴۶ھ میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں رویفع رافع کی تصغیر ہے اور حنش حائے مہملہ اور نون کے فتحہ اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۲۶۰۔ رکانہ بن عبد یزید:۔ یہ رکانہ عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب قرشی کے بیٹے ہیں۔ یہ بڑے طاقت ور تھے ان کی حدیث حجازیین میں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ رکانہ راء مہملہ پر ضمہ ہے اور کاف غیر مشدد اور نون ہے

۲۶۱۔ رباح بن الربیع:۔ یہ رباح بن الربیع اسیدی کاتب ہیں۔ ان کی حدیث بصریوں میں مروج ہے قیس بن زہیر ان سے روایت کرتے ہیں۔ الاُسیدی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتحہ پہلی اور آخر کی یار دونوں مشدد ہیں۔

۲۶۲۔ ربیعہ بن کعب:۔ یہ ربیعہ کعب کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور یہ اہل صفہ میں سے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہے ہیں اور قدیم اصحاب میں سے تھے اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ ۶۳ھ میں وفات پائی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۶۳۔ ربیعہ بن الحارث:۔ یہ ربیعہ حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کو شرف صحبت و روایت حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۲۳ھ میں وفات پائی یہ وہ ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں۔ خون ربیعہ ابن الحارث کا ہے اور یہ اس لیے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کے ایک بیٹے کو جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھوڑ دیا۔

۲۶۴۔ ربیعہ بن عمرو:۔ یہ ربیعہ عمرو جرشی کے بیٹے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ یہ ربیعہ راہط کے خروج کے دن قتل کر دیئے گئے۔

۲۶۵۔ ابو رافع اسلم:۔ یہ ابو رافع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے یہ قبطی تھے پہلے عباس کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور ہدیہ دیا تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی بشارت دی گئی تو آپ نے اس خوشی میں آزاد کر دیا ان کا اسلام غزوہ بدر سے پہلے تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات حضرت عثمانؓ سے کچھ دن قبل ہوئی۔

Marfat.com

۲۶۶۔ ابو رمثہ :۔ یہ ابو رمثہ رفاعہ بن یثربی کے بیٹے ہیں تیمی ہیں امراء القیس کی اولاد میں سے ۔ زید بن مناۃ بن تمیم کے بیٹے تھے اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے ۔ بعض نے وہ نام بیان کیا ہے جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اور بعض نے عمارہ بن یثربی کہا ہے ۔ اور بعض نے دوسرے نام ذکر کئے ہیں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوتے ۔ ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے ۔ ایاد بن لقیط نے ان سے روایت کی ہے ۔ رمثہ راء کے کسرہ اور میم کے سکون اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے ۔

۲۶۷۔ ابو رزین :۔ یہ ابو رزین ان کا نام لقیط ہے ۔ یہ عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں ۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا ۔

۲۶۸۔ ابو ریحانہ :۔ یہ ابو ریحانہ شمعون بن یزید کے بیٹے تھے ۔ بنو قریظہ میں سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ کہا جاتا ہے ۔ ان کی صاحبزادی ریحانہ ہیں اور بڑی فاضلہ عابدہ اور دنیا سے کنارہ کش تھیں ۔ یہ شام میں مقیم ہوگئے تھے ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۶۹۔ ابو رجاء :۔ یہ ابو رجاء عمران بن تیم عطاردی ہیں ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام لائے تھے ۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور حضرت علیؓ وغیرہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے یہ بڑے عالم باعمل اور رسن رسیدہ اور ماہرین قراءت میں سے تھے ۔ ۱۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔

۲۷۰۔ ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن :۔ یہ ربیعہ ابو عبد الرحمٰن کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں ۔ مدینہ کے مانے ہوئے فقہا میں سے ہیں ۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن یزید سے احادیث سنے ہوئے ہیں اور سفیان ثوری اور مالک بن انس ان سے روایت کرتے ہیں ۔ ۱۳۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ۔

۲۷۱۔ ابو رافع :۔ یہ ابو رافع حقیق کا بیٹا اس کا نام عبد اللہ تھا اور یہ یہودی تھا حجاز کے تاجروں میں سے ۔ معجزات میں اس کا ذکر حدیث براء میں آتا ہے ۔ الحقیق حائے مہملہ کے ضمہ پہلے قاف کے فتحہ اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے ۔

۲۷۲۔ رعل بن مالک :۔ یہ رعل مالک بن عوف کا بیٹا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جن پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں لعنت اور بد دعا کی ہے ۔ اس وجہ سے کہ انھوں نے قراء کو قتل کیا تھا ۔ رعل راء کے کسرہ اور عین کے سکون کے ساتھ ہے ۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۲۷۳۔ الربیع بنت معوذ :۔ یہ ربیع معوذ کی بیٹی ہیں صحابیہ ہیں انصار میں سے ہیں بڑی قدر و عظمت والی ہیں ۔ ان کی حدیث مدینہ اور بصرہ والوں کے یہاں رائج ہے ۔ الرُبَیِّع راء کے پیش باء موحدہ کے فتحہ اور دو نقطوں والی یاء مکسور کی تشدید کے ساتھ ہے ۔

۲۷۴۔ الربیع بنت النضر :۔ یہ ربیع بنت نضر حضرت انس بن مالک انصاری کی پھوپھی ہیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس ابن مالک کی پھوپھی ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابی عورتوں کے ذیل میں آتا ہے وہ ربیع ہی ہیں اور یہی صحیح ہے ۔

۲۷۵۔ الرمیصاء :۔ یہ رمیصاء ام سلیم ملحان کی بیٹی ۔ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں اور ان کا ذکر حرف سین کے تحت میں عنقریب آئے گا ۔

Marfat.com

حروف الزای

فصل صحابہ کے بارے میں

۲۷۶۔ زید بن ثابت:۔ یہ زید بن ثابت انصاری آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں اور جس وقت یہ مدینہ منورہ میں تشریف لاتے تھے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی ان کا شمار ایسے جلیل القدر فقہاء صحابہ میں سے ہوتا ہے جن پر فرائض کا مدار ہے۔ نیز یہ ان صحابہ میں سے ایک ہیں جنھوں نے "تدوین قرآن" میں بڑا حصہ لیا ہے اور انھوں نے خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں قرآنِ عظیم کی کتابت بھی کی ہے اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی اور ان کی چھپن برس کی عمر ہوئی۔

۲۷۷۔ زید بن ارقم:۔ یہ زید بن ارقم ہیں ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۶۶ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۲۷۸۔ زید بن خالد:۔ یہ زید بن خالد قبیلہ جہینہ کے ہیں یہ کوفہ میں آگئے تھے۔ اور وہیں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر پچاسی سال کی ہوئی انس، عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۷۹۔ زید بن الحارثہ:۔ یہ زید بن حارثہ ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ ان کی والدہ سُعدیٰ بنت ثعلبہ ہیں جو بنی معن میں سے ہیں۔ ان زید بن حارثہ کو ان کی والدہ اپنی قوم کے پاس ملانے کے لیے لائیں تو بنی معن ابن جریر کے ایک لشکر نے زمانہ جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کی۔ پھر اس لشکر کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر سے ہوا جو زید بن حارثہ کی والدہ کا خاندان تھا۔ زید بن حارثہ کو یہ لٹیرے اٹھا کر لے بھاگے ان کی عمر اس وقت آٹھ سال کی بتلائی جاتی ہے۔ یہ نوعمر لڑکے تھے۔ ان کو بازار عکاظہ میں لے گئے اور فروخت کرنے کے لیے ان کو پیش کر دیا۔ چنانچہ ان کو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لیے چار سو درہم کے بدلہ میں خرید لیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا تو حضرت خدیجہ نے ان کو آنحضور کے لیے ہبہ کر دیا۔ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا۔ پھر ان تمام واقعہ کا پتہ زید بن حارثہ کے خاندان والوں کو چلا تو ان کے باپ حارثہ اور ان کے چچا کعب آپ کے پاس آئے اور فدیہ دے کر ان کو لے جانا چاہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کلی اختیار دے دیا کہ اگر وہ گھر جانا چاہیں تو خوشی سے اپنے والد کے ہمراہ چلے جائیں اور اگر چاہیں تو میرے پاس رہیں۔ زید بن حارثہ نے اپنے گھر والوں پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور والد اور چچا کے ہمراہ نہیں گئے۔ اس لیے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور اخلاقِ کریمانہ ان کے دل میں گھر کر چکے تھے۔ اس واقعہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مقام حجر میں لے گئے اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! گواہ رہو میں نے زید کو اپنا بیٹا بنا لیا وہ میرے وارث ہیں اور میں ان کا وارث ہوں۔ اُس کے بعد وہ زید بن محمدؐ پکارے جانے لگے۔ یہاں تک کہ اللہ شریعت کو لایا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ لے پالک لڑکوں کو ان کے والدین کی طرف منسوب کر کے پکارو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بڑے انصاف اور راستی کی ہے۔ تو پھر ان کو زید ابن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ ایک قول کے اعتبار سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دس سال بڑے ہیں۔ اور دوسرے قول کے اعتبار سے بیس سال۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اُمّ ایمن اپنی آزاد کردہ باندی سے کرا دیا۔ ان سے اسامہ لڑکا پیدا ہوا۔ اس کے بعد زینب بنت جحش سے ان کا نکاح ہوا۔ اور ان زید بن حارثہ کو محبوب رسول خدا کہا جاتا تھا

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ نے کسی صحابی کا نام قرآن پاک میں ان کے سوا نہیں لیا یہ وہ آیت ہے فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا
ان سے ان کے بیٹے اسامہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ غزوہ موتہ میں جب کہ یہ لشکر کے امیر تھے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں شہید کر دیئے گئے جب کہ ان کی عمر پچپن سال کی تھی۔

۲۸۰۔ زید بن الخطاب:۔ یہ زید بن الخطاب عدوی قریشی حضرت عمر بن خطاب کے بھائی ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ سے عمر میں بڑے تھے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے یہ ایمان لاتے ہیں اور یہ جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں۔ جنگ یمامہ میں وہ شہید ہوتے جو خلافت حضرت ابو بکرؓ میں پیش آئی تھی ان سے روایت عبد اللہ بن عمر کرتے ہیں۔

۲۸۱۔ زید بن سہل:۔ یہ زید سہل کے بیٹے ہیں وہ اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ مشہور ہیں ان کا ذکر حرف طاء میں آئے گا۔

۲۸۲۔ الزبیر بن العوام:۔ زبیر بن العوام کی کنیت ابو عبد اللہ قریشی ہے۔ ان کی والدہ صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ شروع میں ہی اسلام لے آتے تھے۔ جب کہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اس پر ان کے چچا نے دھوئیں سے ان کا دم گھوٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام کو چھوڑ دیں۔ مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں یہ وہ ہیں جنھوں نے سب سے اوّل تلوار اللہ کے راستہ میں سونتی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ احد میں ڈٹے رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک یہ بھی ہیں لانبے قد گورے رنگ کے تھے۔ بدن پر گوشت کم تھا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ گندم گوں تھے اور بدن پر ان کے بال بہت تھے ہلکے رخساروں والے داڑھی والے تھے ان کو مقام سفوان میں (جو سین اور فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے اور بصرہ کی سرزمین میں واقع ہے۔) عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں قتل کر دیا تھا۔ ان کی عمر چونسٹھ سال کی ہوئی اول وادی سباع میں وہ دفن کئے گئے پھر بصرہ کی طرف منتقل کئے گئے اور وہاں پر ان کی قبر کا ہونا مشہور رہے۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عبد اللہ اور عروہ وغیرہ ہما نے روایت کی ہے۔

۲۸۳۔ زیاد بن لبید:۔ یہ زیاد لبید کے بیٹے ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انصاری زرقی ہیں۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ اور ان کو حضر موت کا گورنر بھی بنا دیا گیا تھا۔ ان سے عوف بن مالک اور ابو درداء نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہؓ کے شروع دور امارت میں وفات پائی۔

۲۸۴۔ زیاد بن الحارث:۔ یہ زیاد حارث صدائی کے بیٹے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے یہاں موذن بھی رہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ اور صدائی میں صاد مہملہ پر پیش ہے اور دال مہملہ پر تشدید نہیں ہے اور الف کے بعد ہمزہ ہے۔

۲۸۵۔ زاہر بن الاسود:۔ یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ کوفہ میں مقیم رہے اور کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۲۸۶۔ زراع بن عامر:۔ یہ زراع بن عامر عبد القیس کے بیٹے ہیں۔ وفد عبد القیس میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ یہ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں رائج ہے۔

۲۸۷۔ زرارۃ بن ابی اوفیٰ:۔ یہ زرارہ ابی اوفیٰ کے بیٹے ہیں۔ یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔

Marfat.com

۲۸۸۔ ابوزید الانصاری:۔ یہ ابوزید انصاری وہ ہیں جنھوں نے قرآن پاک کو اپنے حافظہ سے آنحضور کے عہد مبارک میں جمع کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سعید بن عمیر کہا ہے اور بعض نے قیس بن السکن۔

۲۸۹۔ ابوزہیر النمیری:۔ یہ ابوزہیر نمیری ہیں۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۹۰۔ الزبیدی:۔ یہ زبیدی ہیں ذاتے معجمہ کے پیش اور بائے موحدہ کے زبر کے ساتھ۔ ان کی نسبت زبید کی طرف کی جاتی ہے ان کا نام منسبہ بن سعد بتلایا جاتا ہے۔ ان کا نام صحابی ہونا محقق نہیں ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۹۱۔ الزبیر بن عدی:۔ یہ عدی کے بیٹے ہیں۔ ہمدانی کوفی ہیں۔ مقام رے کے قاضی تھے تابعی ہیں۔ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے ۱۳۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ہمدانی کا میم ساکن ہے۔

۲۹۲۔ الزبیر العربی:۔ یہ زبیر عربی نمیری اور بصری ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ راوی ہیں۔

۲۹۳۔ زیاد بن کسیب:۔ یہ زیاد کسیب کے بیٹے ہیں۔ عدوی ہیں۔ یہ بصریوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ تابعی ہیں ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کسیب تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۹۴۔ زہرۃ بن معبد:۔ یہ زہرہ ہیں۔ معبد کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابوعقیل عین کے زبر کے ساتھ ہے یہ قرشی ہیں اور مصری ہیں۔ انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث سنی۔ ان سے روایت کرنے والی بھی ایک بڑی جماعت ہے۔ اور ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۲۹۵۔ زہیر بن معاویہ۔ یہ زہیر بن معاویہ ہیں ان کی کنیت ابوخثیمہ جعفی ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ ان کا قیام جزیرہ میں رہا۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں اور ابواسحق ہمدانی اور ابوالزبیر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ابن المبارک اور یحیی بن یحیی وغیرہما روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے۔ ۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

۲۹۶۔ زمیل بن عباس:۔ یہ اپنے مولیٰ عروۃ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یزید بن الہاد۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۲۹۷۔ الزہری:۔ یہ زہری زہرۃ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جد اعلیٰ ہیں۔ اسی وجہ سے زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے عبداللہ بن شہاب کے بیٹے۔ یہ بڑے فقیہ اور محدث ہوتے ہیں اور تابعین میں سے جلیل القدر تابعی ہیں۔ مدینہ کے زبردست فقیہ اور عالم ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے جن میں سے قتادہ اور مالک بن انس بھی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں ان سے زیادہ عالم اس زمانہ میں جو گزر رہا ہے کسی کو نہیں پاتا۔ مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے جن کو آپ نے دیکھا ہے کون زیادہ عالم ہے فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر کہا گیا کہ ابن شہاب کے بعد۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان کے مہینہ ۱۲۴ھ میں انکی وفات ہوئی۔

۲۹۸۔ زر بن حبیش:۔ یہ زر بن حبیش اسدی کوفی ہیں۔ ان کی کنیت ابومریم ہے انھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں ساٹھ

Marfat.com

سال گزارے ہیں۔ اور اتنے ہی زمانہ اسلام میں۔ یہ عراق کے ان بہت بڑے قاریوں میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت تابعین اور غیر تابعین کی روایت کرتی ہے۔ زر زائے معجمہ کے کسرہ اور رائے مہملہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔ حبیش میں حائے مہملہ پر ضمہ اور بائے موحدہ کے زبر اور دو نقطوں والی یا۔ ساکن۔ ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۹۔ زرارۃ بن ابی اوفی :۔ یہ زرارہ بن ابی اوفی ابو حاجب جرشی بصرہ کے قاضی ہیں۔ صحابہ کی جماعت سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس بھی ہیں۔ جن سے یہ روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ کون کونسا عمل اللہ کے زیادہ محبوب ہے۔ پس فرمایا الحال المرتحل اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے۔ اور آخر سے شروع کرے تو اول تک پہنچادے۔ ان سے قتادہ اور عوف نے روایت حدیث کی ہے۔ انھوں نے ایک دن امامت کی اور نماز میں فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ پڑھا اور یہ چیخ ماری ۹۳ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زیاد بن حدیر :۔ یہ زیاد بن حدیر ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے یہ بنو اسد میں سے ہیں کوفی ہیں۔ تابعی ہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں سے شعبی بھی ہیں۔ حُدیر حائے مہملہ کے پیش اور دال مہملہ کے زبر، یائے تحتانی کے سکون اور رار مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۱۔ زید بن اسلم :۔ یہ زید بن اسلم ہیں ان کی کنیت ابو اسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر کے آزاد کردہ ہیں۔ مدنی ہیں اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان ثوری اور ایوب سختیانی اور مالک اور ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

۳۰۲۔ زید بن طلحہ :۔ یہ زید بن طلحہ ہیں ان سے سلمۃ بن صفوان زرقی روایت کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارہ میں اخذ کی ہے۔

۳۰۳۔ زید بن یحییٰ :۔ یہ زید بن یحییٰ دمشقی ہیں یہ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی ثقہ ہیں

۳۰۴۔ ابو الزبیر :۔ یہ ابو الزبیر ان کا نام محمد بن اسلم ہے مکہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ مکہ کے تابعین میں سے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے انھوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

۳۰۵۔ ابو زرعہ :۔ ان کا نام عبداللہ ہے عبدالکریم کے بیٹے رے کے رہنے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انھوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ قابل اعتماد ہیں اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے عالم مشائخ یعنی روایت حدیث کو پہچاننے والے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے ہیں ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور مقام رے میں ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۳۰۶۔ زینب بنت جحش :۔ یہ زینب جحش کی بیٹی امہات المومنین میں سے ہیں اور ان کی والدہ کا نام امیمہ ہے جو عبدالمطلب

Marfat.com

کی بیٹی ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی۔ یہ زید بن حارثہ جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کی بیوی تھیں۔ پھر حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ھ میں ان سے نکاح کیا تھا۔ یہ زینب تمام ازواج مطہرات میں سے آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام "برہ" تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا تھا۔ حضرت عائشہ ان کی شان میں فرماتی ہیں "کوئی عورت ان زینب سے بہتر دین میں نہیں ہے یہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی ہیں اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قرابت رکھنے والی ہیں، سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں اور ان تمام کاموں میں جن میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان لڑانے والی ہیں۔ سنہ ۲۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ سنہ ۲۱ھ میں۔ عمر ترپن سال کی پائی۔ حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ وغیرہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۳۰۷۔ زینب بنت عبداللہ:۔ یہ زینب عبداللہ ابن معاویہ کی بیٹی بنو ثقیف کی رہنے والی ہیں۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی ہیں ان سے ان کے شوہر اور ابو سعید و ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۰۸۔ زینب بنت ابی سلمہ:۔ ام سلمہ جو ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ ان کا نام بھی برّہ تھا۔ آنحضورؐ نے بدل کر زینب رکھ دیا۔ ملک "حبشہ" میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں رہیں۔ اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی واقعہ "حرہ" کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

فصل تابعی عورتوں کے بارے میں

۳۰۹۔ زینب بنت کعب:۔ یہ زینب کعب بن عجرہ کی صاحبزادی ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ سالم بن عوف کے خاندان سے تابعیہ ہیں۔

حرف السین

فصل صحابہ کے بارے میں

۳۱۰۔ سعد بن ابی وقاص:۔ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ اور ان کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب ہے۔ زہری ہیں۔ قبیلہ قریش میں سے یہ ان دس میں سے ایک ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی۔ یہ شروع اسلام ہی میں ایمان لے آئے۔ جبکہ ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں اسلام لانے والوں میں سے تیسرا شخص ہوں اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں۔ جس نے اللہ کے راستہ میں تیر اندازی کی۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ ان کی بددعا سے لوگ ڈرتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے اور یہ بات اس لیے تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی تھی کہ "اے اللہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچا دے اور ان کی دعا کو قبول فرمالے" ان کے لیے اور زبیرؓ کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں اور باپ دونوں کو جمع کر کے اس طرح فرمایا "ارم فداک ابی وامی" ایسے الفاظ ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے نہیں فرمائے۔ یہ کوتاہ قامت اور ٹھگنے ہوتے بدن والے تھے۔ گندمی رنگ تھا اور جسم پر بال زیادہ تھے مقام عقیق میں جو مدینہ سے

Marfat.com

منترجم مکسی

قریب ہے اپنے محل میں وفات پائی اور لوگوں کے کندھوں پر مدینہ لے جاتے گئے" مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی مروان اس زمانہ میں مدینہ کا گورنر تھا۔ مقام بقیع میں دفن کئے گئے۔ یہ واقعہ ۵۵ھ میں پیش آیا۔ ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال کی ہوئی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کی موت عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں واقع ہوئی حضرت عمرؓ و عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۳۱۱۔ سعد بن معاذ:۔ یہ سعد معاذ کے بیٹے ہیں۔ انصاری اسہلی اوسی ہیں مدینہ میں عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان اسلام لائے۔ ان کے اسلام کو دیکھ کر عبد الاشہل کے بیٹے اور ان کے تمام خاندان والے اسلام لے آئے۔ انصار کے تمام خاندانوں میں سے یہ پہلا خاندان تھا کہ جو اسلام لایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "سید الانصار" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ یہ اپنی قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جلیل القدر اور اکابر اور اخیار صحابہ میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوتے اور مقابلہ پر بہادرانہ ڈٹے رہے۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک مہینہ کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ ذیقعدہ ۵ھ کا ہے اس وقت ان کی عمر سینتیس برس کی تھی جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے اصحابہ کی ایک جماعت انسے روایت کرتی ہے۔

۳۱۲۔ سعد بن خولہ:۔ ان سعد بن خولہ نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی۔ اور حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۱۳۔ سعد بن عبادہ:۔ یہ سعد بن عبادہ ہیں۔ اور ان کی کنیت ابو ثابت انصاری ہے۔ ساعدی خزرجی ہیں۔ یہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں انصار کے سرداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور شان و شوکت میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ ریاست سرداری ایسی پائی تھی کہ جس کا اعتراف ان کی قوم تک کرتی تھی ایک جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۱۵ھ میں جب کہ عمرؓ کی خلافت کو ڈھائی سال گزر چکے تھے۔ "حوران" میں جو کہ سرزمین شام میں واقع ہے۔ ان کا انتقال ہوا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۱ھ میں جب کہ ابوبکرؓ کی خلافت کا زمانہ تھا ان کی وفات ہوئی۔ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے غسل خانہ میں مُردہ پائے گئے۔ دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ تمام لوگ ان کی موت کی وجہ معلوم نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والے کی آواز لوگوں کے کان میں آئی جو یہ کہہ رہا تھا اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا ؎

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ ورمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ

(یعنی ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو ہلاک کیا۔ اور ہم نے دو تیر ان کے قلب پر چلائے کہ نشانہ خطا نہ گیا، اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ کسی جن نے ان کو ہلاک کیا!

۳۱۴۔ سعید بن الربیع:۔ یہ سعید بن الربیع انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ آنحضور نے ان میں اور عبد الرحمان بن عوف میں بھائی چارہ کا تعلق قائم کرایا تھا یہ اور خارجہ بن زید ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔

۳۱۵۔ سعید بن الاطول:۔ یہ سعید بن اطول کے بیٹے قبیلے جہینہ سے ہیں۔ ان کو آنحضورؐ کی صحبت حاصل ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور ابو نضرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۱۶۔ سعید بن زید:۔ یہ سعید زید کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو اعور ہے عدوی قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں شروع ہی میں شرف اسلام حاصل کیا اور تمام غزوات میں سوائے غزوہ بدر کے آنحضور کے ساتھ شرکت کی کیونکہ یہ سعید بن زید طلحہ بن عبد اللہ کے ساتھ تھے۔ جو قریش کے غلہ والے قافلہ کی کھوج لگانے کے لیے مقرر کئے گئے تھے۔ آنحضرت نے غنیمت میں ان کا حصہ بھی

Marfat.com

لگایا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ ان کے نکاح میں تھیں۔ اور یہی وہ فاطمہ ہیں جن کی وجہ سے عمر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ان کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا۔ ان کے بدن پر بال زیادہ تھے۔ ۵۱ھ میں مقام عقیق میں وفات پائی اور وہاں سے مدینہ لاتے گئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ کچھ اوپر ستر سال کی عمر پائی۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۱۷۔ سعید بن حریث: یہ سعید بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ میں آنحضور کے ساتھ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ کوفہ میں اقامت گزین ہوئے۔ اور وہیں انتقال ہوا اور وہیں ان کی قبر ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان سے ان کے بھائی عمرو روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۱۸۔ سعید بن العاص: یہ سعید بن العاص قریشی ہیں ہجرت والے سال میں ان کی پیدائش ہوئی۔ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جن صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کے حکم سے قرآن کی کتابت کی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا اور انھوں نے اہل طبرستان سے جنگ کی اور اس میں فتح یاب ہوئے سنہ انسٹھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی

۳۱۹۔ سعید بن سعد: یہ سعید سعد بن عبادہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ شرف صحبت نبی کریمؐ سے مشرف ہوئے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کے بیٹے شرجیل اور ابوامامہ بن سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔ واقدی وغیرہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے۔ حضرت علیؓ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

۳۲۰۔ سبرہ بن معبد: یہ سبرۃ بن معبد جہنی ہیں اور مدینہ کے رہنے والے ہیں ان سے ان کے بیٹے "ربیع" روایت کرتے ہیں ان کا شمار مصر کے محدثین میں ہوتا ہے۔ سبرۃ میں سین مفتوح اور بار ساکن ہے۔

۳۲۱۔ سہل بن سعد: یہ سہل بن سعد ساعد انصاری ہیں اور ابوعباس ان کی کنیت ہے ان کا نام "حزن" تھا لیکن پھر رسول اللہ نے سہل رکھ دیا۔ جب حضور نے وفات پائی تو ان کی عمر پندرہ سال کی تھی، سہل نے مدینہ میں ۹۱ھ میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے ۸۸ھ بیان کیا۔ یہ سب سے آخری صحابی ہیں جن کا انتقال مدینہ میں ہوا ان سے ان کے بیٹے عباس اور زہری اور ابوحازم روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲۔ سہل بن ابی حثمہ: یہ سہل بن ابی حثمہ ہیں اور ابومحمد ان کی کنیت ہے اور انہی کو ابوعمارہ انصاری اوسی کہا جاتا ہے ۳ھ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں اقامت گزین ہوئے اور مدینہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور مدینہ ہی میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑا گروہ ان سے روایت حدیث کرتا ہے۔

۳۲۳۔ سہیل بن حنیف انصاری: یہ سہل بن حنیف انصاری اوسی ہیں یہ جنگ "بدر"، "احد" اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ احد میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور نبی کریم کی وفات کے بعد حضرت علی کے ساتھی اور ہمنشین رہے۔ ان کو حضرت علیؓ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور اس کے بعد حاکم "فارس" بنا دیا ان سے ان کے بیٹے ابوامامہ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔

۳۲۴۔ سہل بن بیضاء: یہ سہل بن بیضاء ہیں اور انہی کے بھائی سُہیل تھے۔ بیضاء ان دونوں کی ماں تھی کہ جس کا نام "دعد" تھا۔ اور ان کے باپ "وہب بن ربیعہ" تھے اور سہل ان مسلمانوں میں سے تھے کہ جنکا اسلام مکہ میں ظاہر ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ میں اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مشرکین کے ساتھ "بدر" میں پہنچے اسی زمانہ میں ایک دن گرفتار کر لیے گئے تو عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کے متعلق گواہی دی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ چھوڑ دیئے گئے۔ پھر

Marfat.com

مدینہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور آنحضرتؐ نے ان کی اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان دونوں بھائیوں کا ذکر جنازہ کی نماز کے بیان میں آیا ہے۔

۳۲۵۔ سہل بن الحنظلیہ: یہ سہل بن حنظلیہ ہیں حنظلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کا نام تھا انہی کی جانب یہ منسوب ہوتے ہیں اور اسی نام سے متعارف ہیں ان کے باپ کا نام "ربیع بن عمرو" تھا اور سہل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ بڑے فاضل تھے۔ اور نہایت خلوت پسند ذکر و نماز میں بے حد مشغول و منہمک ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور ملک شام میں سکونت تھی۔ اور انتقال امیر معاویہ کے شروع خلافت کے زمانہ میں دمشق میں ہوا۔

۳۲۶۔ سہیل بن عمرو: یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابوجندل کے والد تھے۔ قریش کے معزز لوگوں میں سے تھے۔ جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار ہوئے۔ قبیلہ قریش کے خطیب بھی تھے۔ اس لیے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپؐ ان کے دانت نکلوا ڈالئے کہ آئندہ کبھی آپؐ کے خلاف خطبہ نہ دے سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو جی شاید یہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچیں کہ جس کی تم بھی تعریف کرو اور یہی "صلح حدیبیہ" میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جب لوگوں نے مکہ میں اختلاف کیا اور جس کو مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہوا تو اس وقت یہی سہیل خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تسلی و تشفی دی اور اس ارتداد و اختلاف سے لوگوں کو روکا ۱۸ھ میں "طاعون عمواس" میں ان کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "یرموک" میں قتل کئے گئے۔ ایک دوسرے نسخہ میں انہی سہیل بن عمرو کے بارہ میں حافظ ابن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمرؓ کے دروازہ کو گھیر لیا جن میں سہیل بن عمرو ابوسفیان بن حرب بھی تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لیے ایک جوان نکلا جو سب سے پہلے بدریوں کو اجازت داخلہ کی دے رہا تھا۔ جیسے صہیب رومی، حضرت بلال حبشی، اس پر ابوسفیان نے کہا کہ میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ غلاموں کو تو اجازت دی جا رہی ہے اور ہم شرفاء بیٹھے ہیں ہماری طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی۔ اس پر یہ سہیل بولے "اے لوگو! بخدا میں اس کراہت کو جو تمہارے چہروں میں ہے محسوس کر رہا ہوں اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیونکہ سب لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی ان کے ساتھ تم کو بھی دی گئی تھی۔ لیکن دوسرے لوگ اسلام میں جلدی آ پہنچے۔ تم نے آنے میں دیر کی کان کھول کر سن لو یقیناً وہ شرف اور فضیلت کہ جس میں یہ غلام تم سے سبقت لے گئے (فضیلت اسلام) زیادہ بھاری ہے قوت کے لحاظ سے تمہارے اس دروازے سے جس کے بارہ میں تم آپس میں جھگڑ رہے ہو" اس کے بعد فرمایا" اے لوگو! یہ غلام تم سے اس فضیلت اسلام میں آگے نکل گئے اب تمہارے لیے کوئی راستہ اس فضیلت کی طرف نہیں ہے جس میں وہ تم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اب اس جہاد کا خیال رکھو اور اس کو اپنے لیے ضروری خیال کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو درجہ شہادت کا نصیب فرماتے اور تم سرخ روئی کے ساتھ خدا سے جلد جا ملو) پھر کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہوگئے اور ملک شام کی طرف چلے گئے۔ حسن نے فرمایا اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقلمند ہے اور اپنے قول میں سچا ہے۔ قسم ہے خدا کی ہرگز اللہ تعالیٰ اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا ہے۔ اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

۳۲۷۔ سہیل بن بیضاء: یہ سہیل بن بیضاء قرشی ہیں۔ ان کے نسب کا پورا ذکر ان کے بھائی سہل کے ذکر میں گزر گیا۔ ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اور ملک حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک روایت کرتے

Marfat.com

ہیں۔ ان کا انتقال ۹ھ میں جب کہ رسول اللہ صلعم حیات تھے اور تبوک سے واپس تشریف لاتے ہوا۔ اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑ

۳۲۸۔ سمرہ بن جندب :۔ یہ سمرہ بن جندب الفزاری ہیں۔ یہ قبیلہ انصار کا حلیف تھا۔ حافظ تھے اور رسول اللہ سے بہت روایت کرتے تھے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بصرہ میں ۵۹ھ کے اخیر میں انتقال ہوا۔

۳۲۹۔ سلیمان بن صرد :۔ یہ سلیمان بن صرد ہیں ان کی کنیت ابوالمطرف ہے۔ خزاعی تھے۔ بہت ہی اچھے فاضل اور عابد آدمی تھے۔ جب سے مسلمان کوفہ میں داخل ہوتے تھے۔ یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہنے لگے تھے۔ ان کی عمر ۹۳ سال کی ہوئی۔ صرد صاد مہملہ کے ضمہ اور راء کے فتح کے ساتھ ہے۔

۳۳۰۔ سلیمان بن بریدہ : یہ سلیمان بن بریدہ اسلمی ہیں۔ یہ اپنے باپ اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ وغیرہ۔ ۱۰۵ھ میں وفات ہوئی۔

۳۳۱۔ سلمہ بن الاکوع :۔ یہ سلمہ بن الاکوع ہیں ان کی کنیت ابومسلم ہے۔ اسلمی مدنی ہیں۔ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے۔ ۷۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اس وقت اسی سال کی عمر تھی۔ ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۳۳۲۔ سلمہ بن ہشام ! یہ سلمہ بن ہشام قریشی مخزومی ہیں یہ بھی مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ اور یہ ابوجہل کے بھائی تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آتے تھے اور اللہ کی راہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور مکہ میں نظر بند کئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کمزوروں اور ضعیفوں کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔ اس میں ان کو بھی شریک فرماتے تھے یہ مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے ۱۴ھ میں جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت تھی "جنگ مرج الصغیر" میں قتل ہوئے۔

۳۳۳۔ سلمہ بن صخر :۔ یہ سلمہ بن صخر انصاری، بیاضی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہی وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں سے یہ بھی تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ان کی روایت معتبر نہیں۔

۳۳۴۔ سلمہ بن محبق :۔ یہ سلمہ بن محبق ہیں ابوسنان ان کی کنیت ہے۔ محبق کا نام صخر بن علبہ الھذلی تھا، بصریوں میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ محبق میں میم کا پیش حاء مہملہ کا فتحہ بائے موحدہ کا کسرہ ہے اور مشدد ہے آخر میں قاف ہے۔ اصحاب حدیث باء پر فتحہ دیتے ہیں۔

۳۳۵۔ سلمہ بن قیس :۔ یہ سلمہ بن قیس اشجعی ہیں۔ ابوعاصم ان کو شامی کہتے ہیں اور کوفہ کے رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ہلال بن لیاف وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ سلیمان فارسی :۔ یہ سلیمان فارسی ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ رسول اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ فارس الاصل رامہرمز کے رہنے والوں میں سے تھے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اصفہان کے مضافات میں ایک گاؤں "جی" نامی ہے۔ وہاں کے رہنے والے تھے۔ دین کی طلب میں سفر کیا۔ اور سب سے پہلے، مذہب نصارٰی اختیار کیا۔ اور ان کی کتابیں دیکھیں اور اس دین پر پے در پے مشقتیں برداشت کرتے ہوئے رکے رہے۔ پھر قوم عرب نے ان کو گرفتار کر لیا اور یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا پھر انھوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی تو رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سلیمان فارسی آنحضورؐ کے پاس جب آپ مدینہ تشریف لائے کچھ اوپر دس آقاؤں کے غلام رہ کر پہنچے تھے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں

Marfat.com

سے ہیں۔ اور یہ بھی انہیں میں سے ہیں کہ جن کے قدوم کی جنت الفردوس متمنی ہے۔ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی کہا جاتا ہے کہ اڑھائی سو سال اور بعض روایتوں میں ساڑھے تین سو سال کی عمر ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے تھے۔ اور صدقہ بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ آنحضرت سے ان کی تعریف میں متعدد احادیث منقول ہیں۔ ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال ہوا۔ ابوہریرہ اور انس وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۷۔ سلمان بن عامر:۔ یہ سلیمان بن عامر الضبی ہیں ان کو بصریوں سے سمجھا جاتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صحابہ میں سے روایت کرنے والوں میں ان کے علاوہ کوئی اور ضبی نہیں ہے۔

۳۳۸۔ سفینہ:۔ یہ سفینہ ہیں جو کہ رسول اللہ صلعم کے آزاد کردہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ زوجہ محترمہ نبی کریم نے ان کو آزاد کیا تھا۔ اور تاحیات ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا عہد لیا تھا۔ کہتے ہیں کہ سفینہ ان کا لقب تھا اور ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے رباح کہا ہے اور بعض نے مہران اور بعض نے رومان۔ عربی النسل تھے بعض نے فارسی الاصل کہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر میں تھے پس جب کوئی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار ڈھال نیزہ ان پر ڈال دیتا۔ یہاں تک کہ ان پر بہت سی چیزیں لادھ دی گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باربرداری کے حق میں تو سفینہ (یعنی کشتی) ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان۔ محمد زیاد اور کثیر روایت کرتے ہیں۔

۳۳۹۔ سالم بن معقل:۔ یہ سالم بن معقل ہیں جو آزاد کردہ ہیں ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے فارس اصطرخ کے رہنے والوں میں سے تھے۔ آزاد کردہ لوگوں میں بڑے فاضل اور افضل واکرم صحابہ میں سے تھے۔ ان کا شمار خاص قراء میں کیا جاتا تھا۔ اس لیے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد سے، ابی بن کعب سے، سالم بن معقل سے، مولیٰ ابی حذیفہ ہیں اور معاذ بن جبل سے۔ یہ بدر میں شریک ہوتے ہیں۔ ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۴۰۔ سالم بن عبید:۔ یہ سالم بن عبید الاشجعی ہیں اہل صفہ میں سے تھے ان کو اہل کوفہ میں سمجھا جاتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ روایت کرتے ہیں" یساف" دو نقطوں والی یا کے فتحہ کے ساتھ ہے "س" مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔ آخر میں فاء ہے۔

۳۴۱۔ سراقہ بن مالک:۔ یہ سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی الکنانی ہیں "قدید" میں آتے جاتے تھے۔ اور اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ بڑے اونچے درجہ کے شاعروں میں سے تھے۔ ۲۴ھ میں وفات ہوئی۔

۳۴۲۔ سفیان بن اسید:۔ یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی ہیں۔ جبیر بن نفیر نے ان سے حمص والوں کے بارہ میں روایت کی ہے۔ اُسید اکثر کے نزدیک فتح ہمزہ اور کسرہ سین کے ساتھ ہے اور دوسری روایت کے مطابق ضم ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ اور تیسرے قول کے مطابق فتح ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ بغیر یاء کے یعنی اَسَدٌ۔

۳۴۳۔ سفیان بن ابی زہیر:۔ یہ سفیان بن ابی زہیر کے بیٹے ازدی ہیں قبیلہ شنوۃ کے رہنے والے حجازیوں میں ان کی حدیث مروج ہے ابن الزبیر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴۔ سفیان بن عبداللہ:۔ یہ سفیان بن عبداللہ بن زمعۃ ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمرو الثقفی ہے۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہے صحابی تھے۔ اور طائف میں حضرت عمر کی جانب سے حاکم تھے۔

۳۴۵۔ سنجرۃ:۔ یہ سنجرہ ہیں اور ان کی کنیت ابوعبداللہ الازدی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ہے۔ سنجرہ میں سین پر فتحہ اور خاء معجمہ ساکن و باء موحدہ مفتوح ہے۔

Marfat.com

۳۴۶۔ السائب بن یزید:۔ یہ سائب بن یزید ہیں اور ان کی کنیت ابو یزید الکندی ہے۔ ۲ھ میں پیدا ہوتے اور جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں حاضر ہوتے۔ ان سے زہری اور محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں۔ ۸۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۴۷۔ السائب بن خلاد:۔ یہ سائب بن خلاد ہیں اور ان کی کنیت ابو سہلہ ہے۔ انصاری خزرجی تھے۔ ۹۱ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے ابن خلاد اور عطار بن یسار روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸۔ سوید بن قیس:۔ یہ سوید بن قیس ہیں اور ان کی کنیت ابو صفوان ہے ان سے سماک بن حرب روایت کرتے ہیں اور ان کو کوفیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

۳۴۹۔ ابو سیف القین:۔ یہ ابو سیف القین ہیں۔ آنحضور کے صاحبزادہ ابراہیم کے رضاعی باپ تھے۔ اور ان کا نام براء بن اوس انصاری ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان کی بیوی اُمّ بردہ ہیں جنھوں نے کہ ابراہیمؑ کو دودھ پلایا۔

۳۵۰۔ ابو سعید سعد بن مالک:۔ یہ ابو سعید سعد بن مالک انصاری خدری ہیں اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہوگئے۔ حافظ حدیث اور صاحب فضل وعقل علماء میں سے تھے احادیث کی بہت روایت کرتے ہیں، صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ ۷۴ھ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ ۸۴ برس کی عمر پائی۔ خدرۃ خاء معجمہ کے ضمہ اور "دال" مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۳۵۱۔ ابو سعید بن المعلی:۔ یہ ابو سعید حارث ابن معلی انصاری الرزقی ہیں۔ جب کہ ان کی چونسٹھ برس کی عمر تھی تو انھوں نے ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ ابو سعید ابن ابی فضالہ:۔ یہ ابو سعید ابن ابی فضالہ حارثی انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کی حدیث صید بن جعفر سے مروی ہے جو اپنے باپ سے اور وہ زیاد بن میناء سے روایت کرتے ہیں۔ "مینا" میم کے کسرہ اور دو نقطوں والی یاء کے سکون کے ساتھ ہے۔ پھر نون ہے مدّ کے ساتھ بھی ہے بلا مد کے بھی۔

۳۵۳۔ ابو سلمہ:۔ یہ ابو سلمہ عبداللہ بن عبد الاسد کے بیٹے مخزومی قرشی رسول اللہ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ "برہ" عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور حضور سے پہلے یہ ام سلمہ کے شوہر تھے۔ دس کے بعد یہ اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہاں تک کہ ۴ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور ان کی کنیت بھی نام سے زیادہ مشہور ہے۔

۳۵۴۔ ابو سفیان بن حرب:۔ یہ ابو سفیان بن صخر بن حرب بنی امیہ میں سے قرشی ہیں، حضرت معاویہ کے والد ہیں ہاتھی سے دس برس پہلے پیدا ہوئے اسلام سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں سمجھے جاتے تھے۔ اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انھیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کے دل میں اسلام کی محبت قائم کرنے کے لیے ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیف قلب کی گئی غزوہ "حنین" میں انھوں نے شرکت کی اور آنحضورؐ نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفۃ القلوب میں داخل رکھتے ہوتے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرماتے۔ غزوہ طائف میں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر یہ جنگ یرموک تک یک چشم ہی رہے۔ یرموک میں ان کی دوسری آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے ان سے عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں۔ ۳۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

Marfat.com

۲۵۵۔ابوسفیان بن حارث :۔ یہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رسول اللہ صلعم کے چچا کے بیٹے اور دودھ شریک بھائی ہیں اور اس لیے کہ حلیمہ سعدیہ نے ان کو بھی پلایا تھا ۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کا نام "مغیرہ" تھا اور دوسری جماعت کا خیال تھا کہ نہیں بلکہ نام ان کی کنیت ہی تھی ۔ اور مغیرہ تو ان کے بھائی تھے ۔ یہ ان شعراء میں سے ہیں جن کے نقش قدم پر دوسرے چلتے تھے ۔ اور انھوں نے پہلے رسول اللہ صلعم کی ہجو کہی تھی کہ جس کا جواب حسان بن ثابت نے دیا تھا ، پھر اسلام لاتے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیاء و شرم کی وجہ سے کبھی سر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی یہ فتح مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوتے ۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ عجیب وغریب ہے ۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو اور ان سے وہ کہو کہ جو یوسف علیہ السلام کے مجرم بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا تاللہ لقد اٰثرک اللہ یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر ترجیح دی اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہم مجرم اور گنہگار ہیں تو ابوسفیان نے ایسا ہی کیا ۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سن کر فرمایا لا تثریب علیکم الیوم الخ یعنی آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تعالیٰ تمھاری خطاؤں کو معاف فرمائیں اور وہ سب سے زیادہ رحم والے ہیں آنحضور نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور یہ اسلام لاتے ۔ ان کی موت کا یہ سبب ہوا کہ انھوں نے حج کیا اور حجام نے ان کا سر مونڈا تو ایک مسا جو کہ ان کے سر میں تھا کاٹ دیا اسی وجہ سے یہ تکلیف میں مبتلا ہوگئے یہاں تک کہ حج سے واپسی کے بعد ۲۰ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور عقیل بن ابی طالبؓ کے مکان میں دفن ہوئے ۔ حضرت عمر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔

۲۵۶۔ابوالسمح :۔ یہ ابوالسمح ہیں اور ان کا نام ایاد تھا آنحضور کے خادم تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں "ایاد" کسرہ ہمزہ اور تخفیف یاء کے ساتھ ہے ۔ ان کے انتقال کا مقام معلوم نہیں ہوسکا ۔

۲۵۷۔ابوسہلہ :۔ یہ ابوسہلۃ السائب ہیں جو خلاد کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ اس سے پہلے اسی حرف میں آچکا ہے ۔

فصل تابعین کے بارے میں

۲۵۸۔سعید بن المسیب :۔ یہ سعید ابن مسیب ہیں اور ان کی کنیت ابو محمد ہے قریشی مخزومی مدنی ہیں ۔ جب حضرت عمر کی خلافت کو دو سال گزر گئے تھے تو یہ پیدا ہوتے ۔ اور ان تابعین سرداروں میں سے تھے کہ جو نقش اول (یعنی صحابہ کی طرز زندگی) پر گامزن تھے ۔ وہ فقہ و حدیث ، زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے ان چیزوں کو دیکھنے کے لیے انہی کی طرف اشارہ کیا جاتا اور انہی کو مخصوص کیا جاتا تھا ، حضرت ابوہریرہ کی احادیث اور عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے ، صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے انھوں نے ملاقات کی اور ان سب سے انھوں نے روایات کی ہیں اور ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے ، مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں تمام روئے زمین کو چھان مارا لیکن ابن المسیب سے بڑا عالم اور فقیہ کوئی دکھائی نہیں دیا اور خود ابن المسیب کہتے تھے کہ میں نے چالیس حج کئے ہیں ۔ ۹۳ھ میں انتقال ہوا ۔

۲۵۹۔سعید بن عبدالعزیز :۔ یہ سعید بن عبدالعزیز تنوخی دمشقی ہیں ، اوزاعی کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی اہل شام کے فقیہوں میں ان کا شمار تھا ، احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید بن عبدالعزیز اور اوزاعی سے زیادہ کسی کی حدیثیں صحیح نہیں اور کہتے تھے کہ ان میں اور اوزاعی میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں ، اور سعید بہت زیادہ رویا کرتے تھے ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جب بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو ہمیشہ دوزخ متشکل ہو کر میرے سامنے لائی جاتی ہے ۔ نسائی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ اور قابل وثوق ہیں ۔ یہ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثوری ۱۶۷ھ میں ان کا انتقال ہوا ۔ اور ان کی عمر کچھ اوپر

Marfat.com

ستر سال کی ہوئی۔

۲۶۰۔ سعید بن ابی الحسن:۔ یہ سعید بن ابی الحسن ہیں اور ان کا نام یسار ہے۔ بصرہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں۔ یہ ابن عباس اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے قتادہ وعون ۱۰۰ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا

۲۶۱۔ سعید بن حارث:۔ یہ سعید بن حارث ابن معلی انصاری حجازی ہیں مدینہ کے قاضی اور بڑے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے ابن عمر، ابوسعید وجابر سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۲۶۲۔ سعید بن ابی ہند:۔ یہ سعید بن ابی ہند سمرہ کے آزاد کردہ ہیں اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوہریرہ وابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی مشہور ثقہ ہیں۔

۲۶۳۔ سعید بن جبیر:۔ یہ سعید بن جبیر اسدی کوفی ہیں جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ انھوں نے ابومسعود ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر وانسؓ سے علم حاصل کیا اور ان سے بہت لوگوں نے، ماہ شعبان ۹۵ھ میں جب کہ ان کی عمر انچاس سال کی تھی۔ حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود حجاج رمضان میں مرا اور بعض کے نزدیک اسی سال شوال میں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ان کے شہادت کے چھ ماہ بعد مرا۔ ان کے بعد حجاج کسی کے قتل پر قادر نہیں ہوا کیوں کہ سعید نے اس کے لیے دعا کی تھی جب کہ حجاج ان سے مخاطب ہو کر بولا کہ بتاؤ کہ تم کو کس طرح قتل کیا جائے۔ میں تم کو اسی طرح قتل کروں گا۔ جبیر بولے کہ اے حجاج تو اپنا قتل ہونا جس طرح چاہے وہ بتلا اس لیے کہ خدا کی قسم جس طرح تو مجھ کو قتل کرے گا اسی طرح آخرت میں میں تجھ کو قتل کروں گا۔ حجاج بولا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کر دوں بولے کہ اگر عفو واقع ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔ اور رہا تو تو اس میں تیرے لیے کوئی براءت وعذر نہیں۔ حجاج یہ سن کر بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر ڈالو پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ ہنس پڑے ان کی اطلاع حجاج کو پہنچائی گئی تو حکم دیا کہ ان کو واپس لاؤ لہٰذا واپس لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ اب ہنسنے کا کیا سبب تھا بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلہ میں تیری بیباکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں حلم وبردباری پر تعجب ہوتا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال بچھائی جائے، تو بچھائی گئی پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اس کے بعد جبیر نے فرمایا کہ وجهت وجهى للذى فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين یعنی میں نے اپنا رخ سب سے موڑ کر اس خدا کی طرف کر لیا ہے کہ جو خالق آسمان وزمین ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ ان کو قبلہ کی مخالف سمت کر کے مضبوط باندھ دیا جائے۔ سعید نے فرمایا فاينما تولوا فثم وجه الله جس طرف کو بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ ہے۔ اب حجاج نے حکم دیا کہ سر کے بل اوندھا کر دیا جائے۔ سعید نے فرمایا منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى حجاج نے یہ سن کر حکم دیا اس کو ذبح کر دو، سعید نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں اور حجت پیش کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ حجت ایمانی (میری طرف سے سنبھال یہاں تک کہ تو مجھ سے قیامت کے دن ملے۔ پھر سعید نے دعا کی کہ اے اللہ حجاج کو میرے بعد کسی کے قتل پر قادر نہ کر، اس کے بعد کھال پر ان کو ذبح کر دیا گیا کہتے ہیں کہ حجاج ان کے قتل کے بعد پندرہ راتیں اور جیا اس کے بعد حجاج کے پیٹ میں کیڑوں کی بیماری پیدا ہوگئی، حجاج نے حکیم کو بلوایا تاکہ معائنہ کرے۔ حکیم نے گوشت کا ایک سڑا ہوا ٹکڑا منگوایا اور اس کو دھاگے میں پرو کر اس کے گلے سے اتارا اور کچھ دیر تک چھوڑے رکھا۔ اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا ہے حکیم سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں، حجاج اپنی بقیہ زندگی

Marfat.com

میں جھنجھلا رہا تھا کہ مجھے اور سعید کو کیا ہو گیا کہ جب میں سوتا ہوں تو میرا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتا ہے، سعید بن جبیر عراق کی کھلی آبادی میں دفن کئے گئے اور ان کی قبر وہاں زیارت گاہ ہے۔

۳۶۴۔سعید بن ابراہیم:۔ یہ سعید ابن ابراہیم بن عوف زہری قریشی قاضی مدینہ ہیں مدینہ کے فضلاء اور بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد اور ان کے علاوہ لوگوں سے سماعت حدیث کی ہے۔ ۱۲۵ھ میں ان کا انتقال ہوا جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۶۵۔سعید بن ہشام:۔ یہ سعید بن ہشام انصاری ہیں، اونچے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر وغیرہ سے سنا اور ان سے حسنؒ روایت کرتے ہیں۔ اور ان کی حدیث اہل بصرہ میں پائی جاتی ہے۔

۳۶۶۔سفیان بن دینار:۔ یہ سفیان بن دینار خرما فروش کوفی ہیں۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک وغیرہ، حضرت معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور آنحضرت کے مزار مبارک کی زیارت ان کو نصیب ہوئی۔

۳۶۷۔سفیان ثوری:۔ یہ سفیان بن ثوری کوفی ہیں مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی حجت کاملہ ہیں اپنے زمانہ میں فقیہ اور اجتہاد کے جامع تھے۔ حدیث کے بڑے عالم اور زاہد و عابد اور متقی اور ثقہ تھے اور خصوصاً علم حدیث وغیرہ علوم کے مرجع تھے۔ تمام لوگ ان کی دینداری، زہد، پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اس میں اختلاف کرتا ہو۔ ائمہ مجتہدین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ قطب اسلام نیز ارکان دین میں ان کا بھی شمار ہے۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ انھوں نے ایک بڑی جماعت محدثین سے روایات حاصل کیں۔ ان سے معمر اوزاعی، ابن جریج مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور اس کے علاوہ بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۸۔سفیان بن عیینہ:۔ یہ سفیان بن عیینہ ہلالی ہیں، آزاد کردہ ہیں۔ ۱۰۷ھ میں جب کہ نصف شعبان گزر چکا تھا۔ کوفہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ یہ امام تھے اور عالم تھے۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ حجۃ فی الحدیث، زاہد و متورع تھے۔ ان کی صحت حدیث پر سب کا اتفاق تھا۔ انھوں نے زہری اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سنا اور ان سے اعمش، ثوری شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں، سب کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم جاتا رہتا۔ ۱۹۸ھ میں رجب کی پہلی کو مکہ میں ان کا انتقال ہوا اور حجون میں دفن کئے گئے۔ انھوں نے ننانوے حج کئے تھے۔

۳۶۹۔سلیمان بن حرب:۔ یہ سلیمان بن حرب بصری مکہ کے قاضی ہیں، بصریوں کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ابوحاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ ائمہ میں سے تھے۔ تقریباً دس ہزار حدیثیں ان سے مروی ہیں، حالانکہ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی اور بغداد میں، میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو تخمینہ کیا گیا کہ شرکاء کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ ۱۴۰ھ ماہ صفر میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۵۸ھ تک طلب حدیث میں سرگرداں رہے اور انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں لگے رہے۔ ان سے احمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ۲۲۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۰۔سلیمان بن ابی مسلم:۔ یہ سلیمان بن ابی مسلم احول مکی ہیں اور ابن نجیح کے ماموں ہیں۔ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے طاؤس اور ابوسلمہ سے سماع حدیث کیا، اور ان سے ابن عیینہ، جریج و شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۔سلیمان بن ابی حثمہ:۔ یہ سلیمان بن ابی حثمہ قریشی و عدوی ہیں، مسلمانوں میں بڑے ہی فاضل اور صالح لوگوں میں

Marfat.com

ان کا شمار تھا۔ بڑے درجہ کے تابعین میں سمجھے جاتے تھے، ان سے ان کے بیٹے ابوبکر روایت کرتے ہیں۔

۳۷۲۔سلیمان بن مولی میمونہ :۔ یہ سلیمان بن مولی میمونہ ہیں اور یہ مشہور ابن یسار نہیں ہیں۔ تابعی ہیں۔

۳۷۳۔سلیمان بن عامر :۔ یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ اور یہ ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راہویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ نقل کرتے ہیں۔

۳۷۴۔سلیمان بن ابی عبداللہ :۔ یہ سلیمان بن ابی عبداللہ تابعی ہیں اور انھوں نے صحابہ مہاجرین کا زمانہ پایا ہے یہ سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان کی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

۳۷۵۔سلیمان بن یسار :۔ یہ سلیمان بن یسار ہیں ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ یہ میمونہ زوجہ نبی کریمؐ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے بھائی عطاء بن یسار ہیں۔ اہل مدینہ سے ہیں۔ بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں۔ یہ فقیہ فاضل قابل اعتماد، عابد، پرہیزگار اور حجت تھے۔ (یعنی ان کی طرف کسی قول کا منسوب ہونا مستقل دلیل تھی) اور سات فقیہوں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ۱۰۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر ۷۳ سال کی تھی۔

۳۷۶۔سالم بن عبداللہ :۔ یہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب کے بیٹے ہیں۔ اور ابوعمران کی کنیت ہے، قرشی اور عدوی و مدنی ہیں۔ مدینہ کے فقہا میں سے یہ بھی ہیں۔ اور تابعین کے سرخیل اور علماء و معتمدین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۷۔سالم بن ابی الجعد :۔ یہ سالم بن ابی الجعد ہیں اور ان کا نام رافع کوفی ہے۔ مشہور اور معتبر راویوں میں سے ہیں۔ ابوعمر اور جابر و انس سے حدیث کو سنا اور ان سے منصور و اعمش روایت کرتے ہیں۔ ۹۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۸۔سیار بن سلام :۔ یہ سیار بن سلام ہیں اور ان کی کنیت ابوالمنہال بصری تمیمی ہے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔

۳۷۹۔سماک بن حرب :۔ یہ سماک بن حرب ذہلی ہیں اور ان کی کنیت ابومغیرہ ہے۔ جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے شعبہ و زائدہ، ان سے تقریباً دو سو حدیثیں مروی ہیں۔ اور یہ ثقہ تھے لیکن حافظہ کمزور ہوگیا تھا۔ ان کو ابن مبارک و شعبہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

۳۸۰۔سوید بن وہب :۔ یہ سوید بن وہب ابن عجلان کے شیخ ہیں۔

۳۸۱۔ابوالسائب :۔ یہ ابوالسائب ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں، تابعی ہیں اور ابوہریرہ ابوسعید وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن۔

۳۸۲۔ابوسلمہ :۔ یہ ابوسلمہ اپنے چچا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ زہری قریشی ہیں ایک قول کے اعتبار سے مدینہ کے مشہور سات فقہا میں سے ہیں۔ اور مشہور و صاحب علم تابعین میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان سے زیادہ حدیثیں مروی ہیں۔ ابن عباس، ابوہریرہ اور ابن عمر وغیرہ سے انھوں نے حدیث کو سنا، اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر، شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں، ۹۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۸۳۔ابوسورہ :۔ یہ ابوسورہ ہیں یہ اپنے چچا ابوایوب اور عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے واصل بن السائب اور یحییٰ بن جابر الطائی، ابن معین وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوسورہ کی احادیث غیر مقبول ہیں۔

Marfat.com

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۳۸۴۔ سودہ :۔ یہ سودہ بنت زمعہ ام المومنین ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آئیں تھیں اور عمرو اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں۔ جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ان کے ساتھ مکہ میں خلوت ہوئی۔ یہ نکاح حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا۔ انھوں نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ جب بوڑھی ہوگئیں تو آپ نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے درخواست کی کہ آپ ان کو طلاق نہ دیں اور سودہ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دے دیا۔ آپ نے ان کو اپنے نکاح میں رکھا۔ ماہِ شوال ۵۴ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔

۳۸۵۔ ام سلمہ :۔ یہ ام سلمۃ ام المومنین ہند بنت امیّہ ہیں۔ جناب رسول اکرم سے پہلے ابو سلمہ کے نکاح میں تھیں۔ جب ابو سلمہ ۴ھ یا ۳ھ میں انتقال کر گئے تو انھوں نے آنحضور سے اسی سال کہ جس میں ابو سلمہ کا انتقال ہوا تھا جب کہ ماہ شوال کی کچھ راتیں باقی رہ گئیں تھیں۔ نکاح کر لیا۔ پھر ۵۹ھ میں ان کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر چوراسی برس کی تھی۔ ان سے ابن عباس، حضرت عائشہ اور زینب ان کی بیٹی اور ان کے بیٹے عمر اور ابن المسیب اور صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۸۶۔ اُم سلیم :۔ یہ ام سلیم ملحان کی بیٹی ہیں۔ اور ان کے نام میں اختلاف ہے باقوال مختلف سہلہ اور رملہ اور ملیکہ و غمیصہ اور رمیصا بیان کیا گیا ہے۔ مالک بن نضر انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا انہی کے بطن سے انس پیدا ہوئے پھر یہ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں۔ ابو طلحہ نے جب یہ مشرک تھے۔ ان سے پیغام ڈالا تو انھوں نے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی، ابو طلحہ اسلام لے آئے تو انھوں نے کہا کہ میں اب تم سے شادی کرتی ہوں اور تم سے مہر تمہارے اسلام کی وجہ سے کچھ نہیں لوں گی۔ طلحہ نے ان سے شادی کر لی۔ ان سے بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ ملحان کسرۂ میم" اور سکون "لام" اور حار حملہ کے ساتھ ہے۔

۳۸۷۔ سبیعہ : سبیعہ حارث کی بیٹی ہیں قبیلہ اسلم کی ہیں۔ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، پھر حجۃ الوداع والے سال میں مکہ میں سعد کا انتقال ہوا۔ ان کی حدیث کوفہ میں زیادہ ہے۔ اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۳۸۸۔ سہیمہ بنت عمر :۔ یہ سہیمہ عمر کی بیٹی قبیلہ مزینہ کی ہیں، رکانہ ابن عبد زید کے نکاح میں تھیں۔ ان کا ذکر طلاق کے بارے میں آتا ہے۔ سہیمہ سین کے پیش اور ہاء کے زبر کے ساتھ ہے۔

۳۸۹۔ سلامہ بنت الحر :۔ یہ سلامہ بنت الحر ازدی ہیں اور فزاریہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی حدیث کوفہ والوں میں مروی ہے یہ وہ لفظ حر ہے جو عبد کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۹۰۔ سلمیٰ :۔ یہ سلمہ رافع کی ماں اور ابو رافع کی زوجہ صحابیہ ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں۔ اور حضرت فاطمہ کو بنت عمیس کے ہمراہ انھوں نے غسل دیا تھا۔

Marfat.com

حرف الشین

فصل صحابہ کے ذکر میں

۳۹۱ شداد بن اوس :۔ یہ شداد بن اوس ہیں۔ ان کی کنیت ابو یعلی انصاری ہے اور حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ بیت المقدس میں قیام تھا، اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔ ۵۸ھ میں جب کہ ان کی عمر پچھتر سال کی تھی۔ ملک شام میں انتقال ہوا۔ عبادہ بن صامت اور ابو درداء کہا کرتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کو علم و حلم کی دولت سے نوازہ گیا تھا۔

۳۹۲ شریح بن ہانی :۔ یہ شریح بن ہانی ابو المقدام حارثی ہیں۔ انھوں نے آنحضور کا عہد مبارک پایا ہے۔ اور ان شریح کے نام کے ساتھ ہی آنحضور نے ان کے باپ ہانی بن زید کی کنیت رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ تم ابو شریح ہو۔ شریح حضرت علی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے بیٹے مقدام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۹۳ شرید بن سوید :۔ یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرموت کے تھے لیکن ان کو قبیلہ ثقیف سے شمار کیا گیا ہے اور بعضے ان کو اہل طائف سے بتلاتے ہیں۔ اور ان کی حدیث حجازیوں میں پائی جاتی ہے۔ ان سے بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔

۳۹۴ شکل بن حمید۔ یہ شکل بن حمید عبسی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے شتیر کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا اور ان کا شمار کوفیوں میں ہے "شکل" شین اور کاف کے زبر اور لام کے ساتھ ہے اور شتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

۳۹۵ شریک بن سحماء :۔ یہ شریک بن سحماء ہیں۔ اور سحماء ان کی ماں ہیں کہ جن کی نسبت سے یہ مشہور ہوتے۔ اور ان کے باپ عبدۃ بن مغیث ہیں جن کا ذکر لعان کے مسائل میں آتا ہے۔ اور یہ وہ ہیں کہ جن پر ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے بارے میں تہمت لگائی تھی۔ اور اس کے بعد لعان کرنا پڑا تھا۔ یہ اپنے باپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوتے تھے۔ "عبدہ" عین اور بار کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور بعض نے باتے موحدہ پر جزم پڑھا ہے۔

۳۹۶ ابو شبرمہ :۔ یہ ابو شبرمہ ہیں اور لفظ شبرمہ میں شین پر پیش اور با، ساکن اور رار پر پیش ہے، صحابی ہیں۔ ان کی نسبت معلوم نہیں۔ حضرت ابن عباس کی حدیث میں حج کی نیابت کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے، آنحضور کے زمانہ حیات ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۹۷ ابو شریح :۔ یہ ابو شریح خویلد بن عمر کعبی، عدوی، خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لاتے۔ ۶۸ھ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ اور یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۳۹۸ شقیق بن ابی سلمہ :۔ یہ شقیق بن سلمہ ہیں اور ابو وائل اسدی ان کی کنیت ہے۔ انھوں نے اگرچہ آنحضور کا زمانہ پایا لیکن آپ سے کچھ سنا نہیں ہے، کہا کرتے تھے کہ میری عمر بعثت نبوی کے وقت دس سال کی تھی، اس وقت میں اپنے بھیڑ بکریاں جنگل میں چرا رہا تھا۔ صحابہ کی ایک بڑی تعداد سے روایت کرتے ہیں۔ ان میں عمر بن خطاب، ابن مسعود ہیں، ابن مسعود کے خاص لوگوں میں سے اور ان کے بڑے درجہ کے اصحاب میں سے تھے۔ ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں۔ ثقہ اور معتمد تھے۔ حجاج کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول ہے کہ ۹۹ھ تھا۔

Marfat.com

۳۹۹۔ **شریق الہوزنی**: یہ شریق ہوزنی تابعی ہیں۔ حضرت عائشہ سے روایت فرماتے ہیں اور ان سے ازہر حرازی۔

۴۰۰۔ **شریک بن شہاب**: یہ شریک بن شہاب حارثی، بصری ہیں، اور ان کو تابعین سے شمار کیا گیا ہے۔ ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں اور ارزق بن قیس ان سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس بارہ میں مشہور نہیں۔

۴۰۱۔ **شریح بن عبید**: یہ شریح بن عبید حضرمی ہیں، ابوامامہ وجبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح۔

۴۰۲۔ **ابوالشعثاء**: یہ ابوالشعثاء سلیم ابن اسود محاربی کوفی ہیں۔ مشہور اور معتبر راویوں میں سے ہیں، حجاج کے عہد میں ان کا انتقال ہوا۔

۴۰۳۔ **شعبی**: یہ عامر بن شرجیل کوفی ہیں اور مشہور ذی علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں، حضرت عمر کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ایک بڑا گروہ روایت کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے پانچسو صحابہ کو دیکھا اور کبھی کوئی حرف کسی کاغذ پر نہیں لکھا، اور مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی گئی میں نے اس کو حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور شعبی اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے دور کے امام تھے۔ اور زہری نے کہا کہ علماء تو چار ہی گذرے ہیں یعنی ابن المسیبؒ مدینہ میں اور شعبیؒ کوفہ میں، حسنؒ بصرہ میں اور مکحولؒ شام میں، سنہ ۱۰۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۸۲ برس کی تھی انتقال ہوا۔

۴۰۴۔ **ابن شہاب**: یہ زہری ہیں انکا ذکر حرف زاء کے ماتحت گزر چکا ہے۔

۴۰۵ **سیبہ بن ربیعہ**: یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بن عبد المناف جاہلی ہے، جنگ بدر میں حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا، یہ مشرک تھا۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۴۰۶۔ **الشفاء بنت عبداللہ**: یہ شفا بنت عبداللہ قریشی عدوی ہیں۔ احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ ان کا نام لیلیٰ ہے اور شفا لقب ہے جو نام پر غالب آگیا۔ ہجرت سے پہلے اسلام لائیں بڑی عاقلہ اور فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لاتے تھے۔ اور دوپہر کو وہیں آرام فرماتے تھے اور انھوں نے آنحضور کے لیے بستر اور لنگی کا انتظام کر رکھا تھا آپ اسی بستر میں آرام فرماتے تھے، "شفا" شین کے کسرہ اور فاء اور مد کے ساتھ آتا ہے۔

۴۰۷۔ **ام شریک غزیۃ**: یہ ام شریک غزیۃ بنت دودان قریشیہ، عامریہ، صحابیہ ہیں۔ دودان دال مہملہ کے پیش کے ساتھ ہے۔

۴۰۸۔ **ام شریک انصاریہ**: یہ ام شریک انصاریہ ہیں کہ جن کا ذکر کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ فرمایا تھا کہ جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو اور بعضوں نے کہا کہ جن کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم آنحضور نے دیا تھا وہ ام شریک اولی ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں اس لیے کہ ام شریک اولی قریشی لوی بن غالب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ کیوں کہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے۔ کہ ام شریک ایک مالدار عورت ہیں انصار میں سے۔

Marfat.com

حرف الصاد

فصل صحابہ کے بارے میں

۴۰۹ صفوان بن عسال :۔ یہ صفوان بن عسال مرادی ہیں کوفہ کے رہنے والے تھے۔ اور ان کی حدیث اہل کوفہ میں شائع تھی۔ عسال میں عین پر زبر اور سین مہملہ پر تشدید اور لام ہے۔

۴۱۰ صفوان بن معطل :۔ ان کی کنیت ابو عمرو سلمی ہے۔ انھوں نے غزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور انہی کے بارہ میں وہ سب کچھ کہا گیا کہ جو حدیث افک میں کہا گیا ہے، بڑے نیک صاحب فضل بہادر انسان تھے۔ غزوہ ارمینیہ میں ۶۰ھ میں شہید ہوئے۔ جب کہ ان کی عمر ساٹھ سے کچھ اوپر تھی۔

۴۱۱ صفوان بن امیہ :۔ یہ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی قریشی ہیں فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے لڑے۔ پھر عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے رسول اللہ صلعم سے ان کے لیے پناہ طلب کی تھی اس پر آپ نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو امن کی علامت کے طور پر اپنی چادر عطا فرمائی، پھر وہب نے صفوان بن امیہ کو پا لیا اور آنحضور کے پاس لے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو امن دیا ہے کہ میں دو ماہ تک آزادانہ چلوں پھروں اس پر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) نیچے اترو تو صفوان نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ آپ صاف صاف نہ مجھے بتلادیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی سواری سے نیچے اترو اور تمہارے لیے ۴ ماہ تک آزادانہ چلنے پھرنے کی اجازت ہے پس صفوان اتر آئے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین اور طائف میں بحالت کفر شریک ہوتے آنحضور نے مال غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ اس پر صفوان نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں خوش ہو سکتا اور اسی دن اسلام لے آئے اور مکہ میں قیام کیا پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس کے پاس قیام کیا اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضور کے سامنے پیش کیا، آنحضور نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی (کیوں کہ اب مکہ بھی دار الاسلام بن چکا ہے) صفوان زمانہ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی ان سے ایک ماہ پہلے اسلام لے آئی تھیں، جب صفوان بھی مسلمان ہو گئے تو دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا، ۴۲ھ میں مکہ میں صفوان کا انتقال ہوا، ان سے متعدد آدمی روایت کرتے ہیں اور یہ ان میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اسلام پر راسخ کرنے کے لیے تالیف قلب کا معاملہ کیا جاتا تھا۔ یہ مکہ میں ہی مخلص مسلمان بن چکے تھے اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۲ صخر بن وداعہ :۔ یہ صخر بن وداعہ غامدی ہیں۔ اور یہی ابن عمر بن عبد اللہ بن کعب ہیں جو قبیلہ ازد کے ہیں، اگرچہ طائف میں قیام تھا مگر اہل حجاز میں شمار ہوتے تھے۔

۴۱۳ صخر بن حرب :۔ یہ صخر بن حرب ہیں جن کی کنیت ابوسفیان قریشی ہے۔ امیر معاویہ کے والد ہیں ان کا ذکر، حرف السین کے تحت گزر چکا۔

۴۱۴ صہیب بن سنان :۔ یہ صہیب بن سنان عبد اللہ بن جدعان تیمی کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ دجلہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے۔ رومیوں نے ان اطراف میں یورش کی اور ان کو قید کر لیا۔ ابھی یہ چھوٹے سے بچہ ہی تھے لہذا نشوونما "روم" ہی میں ہوئی، رومیوں سے ان کو "کلب" خرید لائے۔ اور ان کو مکہ لے کر آئے کلب سے

Marfat.com

عبداللہ بن جدعان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ یہ بھی مرتے دم تک عبداللہ ہی کے ساتھ رہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ روم میں جب بڑے ہوئے، اور کچھ سوجھ بوجھ ہوتی تو خود وہاں سے بھاگ کر مکہ چلے آتے تھے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے تھے اور یہ یوں بھی کہا جاتا ہے کہ آنحضور جب دار ارقم میں کچھ اوپر تیس آدمیوں کے ساتھ ٹھہرے ہوتے تھے تو انھوں نے اور عمار بن یاسر نے ایک ہی دن آکر اسلام قبول کیا، یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا گیا اور مکہ میں تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس لیے یہ مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ اور انہی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی، کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اپنی جان کا سودا کر گئے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے، ۳۸ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے، اس وقت ان کی عمر نوے سال کی تھی، "جدعان" جیم کے پیش اور دال کے جزم کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد عین مہملہ ہے۔

۴۱۵۔ الصعب بن جثامہ:۔ یہ صعب بن جثامہ لیثی ہیں، ودان اور ابواء میں جو کہ سرزمین حجاز میں واقع ہیں ان کا قیام تھا ان کی حدیث بھی اہل حجاز ہی میں پائی جاتی ہے، عبداللہ بن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا۔ جثامہ جیم کی زبر اور ثائے مثلثہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۶۔ الصنابحی:۔ یہ صنابحی ہیں اس لفظ میں ص پر پیش ہے اور نون غیر مشدد ہے اور ایک نقطہ والی ب اور حاء مہملہ ہے۔ یہ صنابحی اس لیے مشہور ہے کہ صنابح بن زاہر بن عامر کی طرف منسوب ہوتے یہ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کا ذکر ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آتے گا۔

۴۱۷۔ ابوصرمۃ:۔ یہ ابوصرمہ مالک بن قیس مازنی ہیں اور بعضوں نے قیس بن مالک بتایا ہے اور بعض نے قیس بن صرمہ بھی کہا ہے۔ اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں انھوں نے بدر اور بقیہ غزوات میں شرکت کی، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ "صرمہ" صاد کے زبر اور راء ساکن کے ساتھ ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۴۱۸۔ صالح بن خوات:۔ یہ صالح بن خوات انصاری، مدنی مشہور تابعی ہیں، ان کی حدیث عزیز کے درجہ کی ہے۔ انھوں نے حدیث کو اپنے باپ اور سہل بن ابی حثمہ سے سنا۔ اور ان سے یزید بن رومان وغیرہ روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث مدینہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ خوات خائے معجمہ کے زبر واؤ کے تشدید اور تائے فوقانی دو نقطے والی کے ساتھ ہے۔

۴۱۹۔ صالح بن درہم:۔ صالح بن درہم باہلی ہیں۔ یہ ابوہریرہ اور سمرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور قطان ثقہ ہیں۔

۴۲۰۔ صالح بن حسان:۔ یہ صالح بن حسان مدنی ہیں۔ بصرہ میں قیام تھا۔ ابن المسیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوعاصم اور حضرمی۔ ایک جماعت ان کی مرویات کو ضعیف کہتی ہے۔ اور امام بخاریؒ ان کی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں۔

۴۲۱۔ صخر بن عبداللہ:۔ یہ صخر بن عبداللہ بن بریدہ ہیں یہ اپنے باپ اپنے دادا اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت۔

۴۲۲۔ صفوان بن سلیم:۔ صفوان بن سلیم زہری ہیں حمید بن عبدالرحمان بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انس بن مالک اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک پہلو زمین کو چھوایا تک نہیں، لوگ کہتے تھے کہ ان کی پیشانی کثرت سجود کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھی اور شاہی

Marfat.com

عطیات کو قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت زیادہ ہیں ۱۳۲ھ میں انتقال ہوا ان سے ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۳۔ ابوصالح :۔ یہ ابوصالح ذکوان ہیں۔ جو گھی اور روغن زیتون کے تاجر اور مدنی تھے۔ گھی اور زیتون کا تیل کوفہ لے جایا کرتے تھے۔ جویریہ بنت حارث زوجۂ محترمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے بڑے جلیل القدر بہت مشہور اور بہت روایت کرنے والے تھے۔ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہل اور اعمش۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۴۲۴۔ صفیہ :۔ یہ صفیہ حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھے۔ اور ہارون بن عمران علی نبینا و علیہ السلام کے نواسہ تھے۔ یہ صفیہ کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں جو جنگ خیبر میں ماہ محرم ۷ھ میں قتل کر دیا گیا اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرما لیا۔ بعض نے روایت کی ہے کہ یہ صفیہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصہ غنیمت لگادی گئی تھیں پھر ان سے آنحضرت نے سات غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا۔ اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں پھر آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا۔ اور ان کا مہران کے عتق کو قرار دے دیا۔ ۵۰ھ میں وفات اور جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں ان سے حضرت انس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ حیی میں حاتے مہملہ کا پیش اور نیچے دو نقطے والی یار کا زبر اور دوسری یار پر تشدید ہے۔ اخطب میں ہمزہ کا زبر خاتے معجمہ کا جزم طاتے مہملہ پر زبر آخر میں باتے موحدہ ہے۔

۴۲۵۔ صفیہ بنت عبدالمطلب :۔ یہ صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ اسلام سے پہلے حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں۔ پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کر لیا تو ان سے زبیرؓ پیدا ہوئے یہ طویل مدت تک زندہ رہیں۔ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں وفات پائی ان کی عمر ۷۳ سال کی ہوئی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

۴۲۶۔ صفیہ بنت ابوعبید :۔ یہ صفیہ ابوعبید کی بیٹی ہیں۔ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ مختار ابن ابی عبید کی بہن ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر کی بیوی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے پایا اور آپ کے ارشادات کو سنا مگر ان سے روایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ اور حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت نافع ابن عمر کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷۔ صفیہ بنت شیبہ :۔ یہ صفیہ شیبۂ حجبی کی بیٹی ہیں ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ آنحضور کے دیکھنے کے بارے میں ان کے متعلق اختلاف ہوا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انھوں نے حضور کی زیارت نہیں کی۔

۴۲۸۔ الصماء بنت بسر :۔ یہ صماء بُسرؓ کی بیٹی ہیں۔ مازنی ہیں۔ صحابیہ ہیں کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے اور ان کا نام بہیہ ہے ان سے ان کے بھائی عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

حرف الضاد

فصل صحابہ کے ذکر میں

۴۲۹۔ ضماد بن ثعلبہ :۔ یہ ضماد بن ثعلبہ ازدی ازد شنوءۃ میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں دوست

Marfat.com

تھے۔ علاج معالجہ، جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے، علم کے ہمیشہ جویاں رہتے تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے۔ یہی وہ ہیں جس وقت کچھ قرآن انھوں نے آنحضور سے سنا تو کہا کہ آپ کے یہ کلمات سمندر سے زیادہ گہرائی رکھنے والے ہیں۔ ان کا ذکر باب علامات النبوۃ میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس ان سے روایت کرتے ہیں ضماد کے ضاد کا کسرہ، میم غیر مشدد ہے شنوءہ کے شین کا زبر، نون کا پیش، واؤ ساکن ہمزہ کا زبر ہے۔

۴۳۰۔ الضحاک بن سفیان:۔ یہ ضحاک بن سفیان کلابی عامری ہیں یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ نجد میں قیام تھا آنحضور نے ان کو ان کی قوم کے ان لوگوں پر حاکم بنا دیا تھا جو اسلام لے آئے تھے۔ ابن المسیب اور حسن بصری ان سے روایت کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ اپنی شجاعت کی وجہ سے سو سواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر حفاظت کے لیے، تلوار لے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۴۳۱۔ ضحاک بن فیروز:۔ یہ ضحاک بن فیروز دیلمی تابعی ہیں ان کی حدیث بصریوں میں شائع ہے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا ذکر حرف دال میں آچکا ہے۔

۴۳۲۔ ضرار بن صرد:۔ یہ ضرار بن صُرد ہیں ان کی کنیت ابو نعیم ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں چکی والے مشہور ہیں معتمر بن سلیمان وغیرہ سے حدیث کو سنا اور ان سے علی ابن منذر روایت کرتے ہیں۔ نعیم میں نون کا ضمہ عین مہملہ مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد کا کسرہ پہلی راغیر مشدد ہے۔ صرد میں صاد مہملہ کا ضمہ اور رائے مہملہ کا زبر ہے۔

حرف الطاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۴۳۳۔ طلحہ بن عبید اللہ:۔ یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں جن کی کنیت ابو محمد قریشی ہے یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ تمام غزوات میں سوائے بدر کے شریک رہے ہیں۔ عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ آنحضور نے ان کو سعید بن زید کے ہمراہ اس غلہ کے قافلہ کا پتہ چلانے کے لیے روانہ کیا تھا جو قریش کا ابو سفیان بن حرب کے ساتھ آرہا تھا۔ بس یہ دونوں بدر کی مڈبھیڑ کے دن واپس ہوتے۔ انھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے بدر کے دن اپنے ہاتھ سے حفاظت کی تو حملہ کی کثرت سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں سن ہو گئی تھیں۔ انھوں نے اس دن چوبیس زخم کھائے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے ۷۵ زخم لگے کچھ نیزے کے کچھ تلوار کے، کچھ تیر کے۔ یہ طلحہ گندم گوں بہت بال والے تھے۔ نہ بال ان کے بالکل گھنگروالے ہی تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی تھے حسین چہرے والے تھے۔ جنگ جمل میں شہادت پائی۔ جمعرات کے دن بیس جمادی الثانی ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کئے گئے ان کی چونسٹھ سال کی عمر ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۴۳۴۔ طلحہ بن البراء:۔ یہ وہ طلحہ بن براء انصاری ہیں۔ جن کے بارہ میں جس وقت ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان سے ہنستے ہوئے ملاقات فرما۔ اور یہ بھی ہنستے ہوئے تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن وجوح نے روایت کی ہے۔

Marfat.com

۴۳۵۔ طلق بن علی:۔ یہ طلق بن علی ہیں۔ جن کی کنیت ابو علی حنفی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ طارق بن شہاب:۔ یہ طارق بن شہاب ہیں۔ جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے بجلی کوفی ہیں۔ زمانہ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلا زمانہ) میں موجود تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا آپ سے سماع حدیث ثابت نہیں مگر بہت کم۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۳۳ غزوات میں شریک ہوتے سنہ ۸۲ھ میں وفات پائی۔

۴۳۷۔ طارق بن سوید:۔ یہ طارق بن سوید ہیں ان کو آنحضور کا شرف صحبت حاصل ہے۔ ان کی حدیث بیان خمر کے بارے میں موجود ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۸۔ الطفیل بن عمرو:۔ یہ طفیل بن عمرو دوسی ہیں مکہ میں اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔ پھر اپنی قوم کے شہروں کی طرف لوٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے تک وہیں رہے پھر ہجرت مع اپنی قوم کے ان لوگوں کے جنھوں نے آپ کے ساتھ رہنا چاہا۔ آنحضور کی طرف ہجرت کی، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت مبارک میں آخر تک موجود رہے۔ یہ جنگ یمامہ میں شہید کر دیئے گئے اور بعض نے کہا ہے کہ جنگ یرموک میں دور خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے ان سے جابر اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔

۴۳۹۔ ابو الطفیل:۔ یہ ابو الطفیل ہیں ان کا نام عامر ہے واثلہ کے بیٹے ہیں لیثی اور کنانی ہیں۔ نام کی بہ نسبت کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی سے ان کو آٹھ سال نصیب ہوئے۔ مکہ میں سنہ ۱۰۲ھ میں وفات پائی روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۰۔ ابو طیبہ:۔ یہ ابو طیبہ ہیں ان کا نام نافع ہے پچھنے لگانے کا کام کیا کرتے تھے محیّصۃ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ مشہور صحابی ہیں۔ محیصۃ کی میم مضموم ہے حائے مہملہ پر فتحہ ہے اور یائے تحتانی پر تشدید اور زیر ہے آخر میں صاد مہملہ ہے۔

۴۴۱۔ ابو طلحہ:۔ یہ ابو طلحہ ہیں ان کا نام زید ہے سہل انصاری بخاری کے بیٹے ہیں یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ انس بن مالکؓ کی والدہ کے شوہر ہیں۔ یہ مشہور تیر اندازوں میں سے ہیں۔ آنحضور نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ سنہ ۳۱ھ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر، سال کی تھی اور اہل بصرہ کا خیال ہے کہ وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ اور کسی جزیرہ میں سات دن کے بعد دفن کئے گئے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے پھر بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوتے۔ ایک جماعت صحابہ کی ان سے روایت کرتی ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۴۴۲۔ طلحہ بن عبد اللہ:۔ یہ طلحہ بن عبد اللہ ابن کریز خزاعی ہیں، تابعی ہیں، اہل مدینہ میں سے ہیں یہ ایک جماعت صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے بھی ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۴۳۔ طلحہ بن عبد اللہ:۔ یہ طلحہ بن عبد اللہ عوف زہری قریشی کے پوتے ہیں مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ سخاوت کی صفت میں مشہور تھے۔ یہ اپنے چچا عبد الرحمٰن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں سنہ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۴۴۴۔ طلق بن حبیب:۔ یہ طلق بن حبیب عنزی بصری ہیں یہ بڑے عابد اور کثرتِ عبادت میں مشہور تھے۔ عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مُصْعَبْ اور عمرو بن دینار و ایوب عنزی میں عین مہملہ اور نون دونوں پر زبر ہے۔

Marfat.com

۴۴۵۔ الطفیل بن ابی:۔ یہ طفیل ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں تابعی ہیں، عزیز الحدیث ہیں۔ ان کی حدیث اہل حجاز میں شائع ہے۔ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابو الطفیل۔

۴۴۶۔ طاؤس بن کیسان:۔ یہ طاؤس بن کیسان خولانی، ہمدانی، یمانی ہیں، فارسی الاصل ہیں ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور بڑی مخلوق روایت کرتی ہے۔ عمرو بن دینار کا مقولہ ہے کہ میں نے کوئی عالم طاؤس جیسا نہیں دیکھا وہ علم و عمل میں بہت اونچے تھے۔ مکہ میں ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

۴۴۷۔ ابو طالب:۔ یہ ابو طالب حضورؐ کے محترم چچا ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں ان کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہشام قرشی ہے۔ جاہلی ہیں۔ یعنی اسلام نصیب نہیں ہوا جب ان کا انتقال ہوا تو قریش نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت لے دے کی ہے جس کی وجہ سے آنحضور طائف کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے درمیان ایک ماہ پانچ دن کا فاصلہ ہے۔

۴۴۸۔ ابن طاب:۔ یہ ابن طاب وہ تابعی ہیں جن کی طرف مدینہ کی کھجوریں منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے رطب بن طاب اور تمر بن طاب

حرف الظاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۴۴۹۔ ظہیر بن رافع:۔ یہ ظہیر بن رافع حارثی ہیں۔ انصار میں سے ہیں قبیلہ اوس سے تھے۔ عقبہ ثانیہ کی بیعت اور غزوہ بدر اور اس کے مابعد غزوات میں شریک رہے۔ یہ رافع رافع بن خدیج کے علاوہ ہیں یہ رافع ان ظہیر سے روایت کرتے ہیں۔ ظہیر کی ظا تے معجمہ پر پیش ہے۔ اور ہائے مہملہ مفتوح اور دو نقطوں والی یائے ساکن ہے۔

حرف العین

فصل صحابہ کے ذکر میں

۴۵۰۔ عمر بن الخطاب:۔ یہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب فاروق ہیں۔ ان کی کنیت ابو حفصہ ہے عدوی قرشی ہیں نبوت کے چھٹے سال میں اسلام لائے اور بعض نے کہا کہ پانچویں میں۔ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام لا چکی تھیں اور کہا جاتا ہے کہ چالیسویں مرد حضرت عمر ہی تھے ان کے اسلام قبول کرنے کے دن سے ہی اسلام نمایاں ہونا شروع ہوا۔ اسی وجہ سے ان کا لقب فاروق ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا تھا کہ تمہارا لقب فاروق کیوں رکھا گیا۔ فرمایا کہ حضرت حمزہ میرے اسلام سے تین دن قبل اسلام لا چکے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے کھول دیا تو میں نے کہا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں) اس کے بعد کوئی جان مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان سے زیادہ پیاری نہ تھی۔ اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کہاں تشریف فرما ہیں تو میری ہمشیرہ نے مجھ کو بتایا کہ وہ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف رکھتے ہیں۔ ابو ارقم کے مکان پر حاضر ہوا جب کہ حضرت حمزہ بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ مکان میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر میں تشریف فرما تھے میں نے دروازہ کو پیٹا تو لوگوں نے نکلنا چاہا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا۔ سب نے کہا کہ عمر بن الخطاب ہے حضرت عمر کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا پھر خوب زور سے مجھ کو اپنی طرف کھینچا کہ میں رک نہ سکا اور گھٹنے کے بل گر گیا اس کے بعد آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ عمر اس کفر سے کب تک باز نہیں آؤ گے تو بیساختہ میری زبان سے نکلا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله پر تمام دار ارقم کے لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی۔ حضرت عمر کہتے ہیں اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں

Marfat.com

اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب حق پر ہو اپنی موت میں بھی اور حیات میں بھی۔ اس پر میں نے عرض کیا تو پھر اس حق کو چھپانے کا کیا مطلب قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ہم ضرور حق کو لے کر نکلیں گے۔ چنانچہ ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صفوں کے درمیان میں نکالا ایک صف میں حضرت حمزہ تھے اور دوسری صف میں میں (یعنی حضرت عمر) اور میرے اندر جوش کی وجہ سے چکی کا سا گھڑگھڑاہٹ تھا۔ یہاں تک کہ ہم مسجد حرام میں پہنچ گئے تو مجھ کو اور حضرت حمزہ کو قریش نے دیکھا یہ دیکھ کر ان کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ ایسا صدمہ انھیں اس سے پہلے کبھی نہیں پہنچا تھا اس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا کہ میری وجہ سے اللہ نے حق اور باطل میں فرق کر دیا۔ داؤد ابن حصین اور زہری نے روایت کیا کہ جب عمر اسلام لے آتے تو حضرت جبرائیل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام آسمان والے عمر کے اسلام سے بہت خوش ہوتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جاتے اور تمام روئے زمین کے زندہ انسانوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم والا پلہ جھک جاتے گا۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر دس میں سے نو حصے علم اپنے ساتھ لے گئے اور ایک حصہ باقی رہ گیا وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوتے اور یہ پہلے خلیفہ ہیں جو امیر المومنین کے لقب کے ساتھ پکارے گئے۔ حضرت عمر گورے رنگ کے تھے جس میں سرخی غالب تھی۔ اور بعض نے گندم گوں کہا ہے لانبے قد کے تھے۔ سر کے بال اکثر گر گئے تھے آنکھیں نہایت سرخ رہتی تھیں حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد تمام امور انتظامیہ کو حضرت ابوبکر کی وصیت اور ان کے متعین فرمانے کی وجہ سے کامل طور سے انجام دیا اور مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے مدینہ میں بدھ کے دن ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ میں آپ کو خنجر سے زخمی کیا اور دسویں تاریخ محرم الحرام کو اتوار کے دن ۲۴ھ میں (چودہ دن بیمار رہ کر) دفن کئے گئے ان کی عمر تریسٹھ سال کی ہوتی اور یہ ان کی عمر کے بارے میں سب سے صحیح قول ہے ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ ہے۔ حضرت عمر کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی نے پڑھائی ان سے حضرت ابوبکر اور باقی تمام عشرہ مبشرہ اور ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۵۱۔ عمر بن ابی سلمۃ: یہ عمر بن ابی سلمہ ہیں ان کا نام عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی قریشی ہے اور یہ عمر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پالک تھے۔ ان کی والدہ ام سلمہ ہیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں ۲ھ میں حبشہ میں پیدا ہوتے اور جس وقت آنحضور کی وفات ہوتی تو ان کی عمر نو سال کی تھی۔ ۸۳ھ میں بزمانہ عبدالملک بن مروان مدینہ میں وفات پائی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کو سنکر یاد کیا۔ آنحضور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت

۴۵۲۔ عثمان بن عفان: یہ امیر المومنین عثمان ابن عفان ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ الاموی قریشی ہے ان کا اسلام لانا اول دور اسلام میں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ کے ہاتھوں پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی ہوا۔ انھوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ اور غزوہ بدر میں یہ شریک نہ ہو سکے کیونکہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان دنوں بیمار تھیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معذوری کی بنا پر ان کا حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا اور مقام حدیبیہ میں جو تحت الشجرہ بیعت رضوان واقع ہوتی اس میں حضرت عثمان شرکت نہ فرما سکے کیوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ نے ان کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لیے مکہ بھیج دیا تھا جب بیعت رضوان واقع ہوتی تو آنحضور نے اپنے دست مبارک کو دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہے اور ان کو ذو النورین بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان کے عقد میں آنحضور کے دو نور نظر یعنی صاحبزادیاں رقیہ اور ام کلثوم یکے بعد دیگرے آئی تھیں۔ یہ گورے رنگ کے میانہ قد تھے اور بعض نے کہا کہ گندم گوں تھے پتلی اور خوبصورت چہرے والے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا۔ سر پر بال بہت زیادہ تھے۔ بڑی داڑھی والے تھے داڑھی کو زرد رنگا کرتے تھے۔ ۲۴ھ میں محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ان کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ اسود تجیبی نے جو مصر کا رہنے والا تھا ان کو قتل کیا تھا اور بعض نے کسی اور کو بتایا ہے شنبہ کے روز جنت البقیع میں دفن کئے گئے عمر شریف ۸۲ سال کی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۸ سال کی تھی۔ ان کا دور خلافت بارہ سال سے کچھ دن کم تک رہا ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۴۵۳۔ عثمان بن عامر: یہ عثمان بن عامر حضرت ابوبکر الصدیق کے والد بزرگوار ہیں۔ قریشی بنو تیم میں سے ہیں ان کی کنیت ابوقحافہ ہے۔ قاف کے پیش کے ساتھ حاتے مہملہ پر تشدید نہیں ہے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے

Marfat.com

سنہ ۱۴ھ میں وفات پائی۔ اور ان کی ۹۷ سال کی عمر تھی۔ ان سے صدیق اکبر نے اور اسماء بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن مظعون :۔ یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت ابو سائب ہے جمحی قرشی ہیں۔ تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے تھے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انھوں نے کی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے یہ مہاجرین میں سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینہ میں ہجرت کے پورے تیس ماہ کے گزرنے پر واقع ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور جب یہ دفن کئے گئے تو فرمایا یہ شخص گزرنے والوں میں سے ہمارے لئے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ بڑے عابد، مرتاض، صاحب فضل صحابہ میں سے تھے۔ ان کے بیٹے سائب اور ان کے بھائی قدامہ بن مظعون ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ عثمان بن طلحہ :۔ یہ عثمان بن طلحہ عبدری قریشی حجبی ہیں ان کو شرف صحبت نبی کریم حاصل ہے۔ ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ مکہ میں سنہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔

۴۵۶۔ عثمان بن حنیف :۔ یہ عثمان بن حنیف انصار میں سے ہیں۔ سہل کے بھائی ہیں۔ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبادی عراق کی پیمائش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور وہاں کے رہنے والوں پر انھوں نے خراج اور جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علیؓ نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ پھر ان کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا جب کہ یہ دونوں بصرہ آئے۔ واقعہ جنگ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۴۵۷۔ عثمان بن ابی العاص :۔ یہ عثمان بن ابی العاص بنو ثقیف میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا حاکم بنا دیا تھا پس یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر اور حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے اول دو سال میں طائف کے ہی حاکم رہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو طائف سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنا دیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعت وفد میں سب سے زیادہ کمسن تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال کی تھی۔ اور یہ وفد سنہ ۹ھ میں حاضر ہوا ہے۔ یہ بصرہ میں رہے۔ اور وہاں ہی سنہ ۵۱ھ میں وفات پائی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلہ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا اے ثقیف والو تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہل مت کرو تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رک گئے۔ ان سے ایک گروہ تابعین کا روایت کرتا ہے۔

۴۵۸۔ علی بن ابی طالب :۔ یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں ان کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے۔ قریشی ہیں اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے کہا گیا ہے کہ ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ بعض نے کہا سولہ سال اور بعض نے آٹھ سال اور بعض نے دس سال بیان کی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوۂ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں ضرورۃً رکھے گئے تھے اسی واقعہ کے سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمہیں میری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گون تھے اور گیہواں رنگ کھلا ہوا تھا۔ بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لمبائی کے اعتبار سے کوتاہ قامتی کی طرف زیادہ مائل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے) پیٹ بڑا تھا زیادہ بال والے

Marfat.com

چوڑی داڑھی والے تھے سر کے بال وسط میں سے اُڑے ہوئے تھے۔ سر اور داڑھی دونوں سفید تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جمعہ کا روز تھا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو خلیفہ بنائے گئے تھے۔ اور عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی نے کوفہ میں ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ کو جمعہ کے وقت آپ پر تلوار سے حملہ کیا تھا۔ زخمی ہونے کے تین روز بعد انتقال فرماگئے۔ آپ کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے آپکو غسل دیا نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ بعض نے کہا ہے ۶۵ سال اور بعض نے ستر سال اور بعض نے اٹھاون ۵۸ سال بتائی ہے آپ کی مدتِ خلافت چار ۴ سال نو ۹ ماہ کچھ دن ہے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادے حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور محمد رضی اللہ عنہ اور بہت سے صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں

۴۵۹۔ **علی بن شیبان**:۔ یہ علی بن شیبان حنفی یمامی ہیں اُن سے ان کے بیٹے عبدالرحمان روایت کرتے ہیں

۴۶۰۔ **علی بن طلق**:۔ یہ علی بن طلق حنفی یمامی ہیں ان سے سلم بن سلام روایت کرتے ہیں۔ یہ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان کی حدیث اہل یمامہ میں پائی جاتی ہے۔

۴۶۱۔ **عبدالرحمان بن عوف**:۔ یہ عبدالرحمان بن عوف ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ زہری قرشی ہیں یہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ شروع دور میں ہی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے۔ حبشہ کی طرف انہوں نے دونوں بار ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے ہیں اور غزوہ اُحد میں ثابت قدم رہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے پیچھے غزوۂ تبوک میں نماز پڑھی ہے۔ اور جو حصّہ نماز کا آنحضور سے فوت ہوگیا تھا۔ اُس کو پورا فرمایا ہے۔ یہ طویل قامت باریک جلد والے گورے رنگ کے تھے۔ جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ گداز ہتھیلیوں والے۔ اونچی ناک والے تھے۔ غزوۂ اُحد میں ان کے پاؤں میں لنگ واقع ہوگئی تھی۔ اور ان کے بدن پر بیس یا کچھ زائد زخم لگے تھے۔ جن میں سے بعض زخم ان کے پیر اور ٹانگ پر پہنچے جس کی وجہ سے ان کے پیروں میں لنگ پیدا ہوگئی۔ عام فیل کے دس سال بعد یہ پیدا ہوئے اور ۳۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ ان کی عمر ۷۲ سال کی ہوئی۔ اُن سے عبداللہ بن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲۔ **عبدالرحمان بن ابزیٰ**:۔ یہ عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ خزاعی ہیں۔ نافع عبدالحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علیؓ نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے آنحضورؐ کی زیارت کی۔ اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور ابی بن کعب سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبداللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۳۔ **عبدالرحمٰن بن ازہر**:۔ یہ عبدالرحمٰن ابن ازہر قریشی عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ حُنین میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ واقعہ حرّہ سے قبل ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۶۴۔ **عبدالرحمٰن بن ابی بکر**:۔ یہ عبدالرحمان ابوبکر الصدیقؓ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ رومان ہیں۔ جو حضرت عائشہؓ کی بھی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد میں بڑے تھے۔ ان سے حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ وغیرہ روایت کرتی ہیں۔ ۵۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۵۔ **عبدالرحمٰن بن حسنہ**:۔ یہ عبدالرحمان بن حسنہ ہیں۔ حسنہ ان کی والدہ ہیں۔ یہ اپنی والدہ کی طرف نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد عبداللہ بن المطاع ہیں ان سے یزید ابن وہب روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۴۶۶۔ عبدالرحمان بن شرحبیل ا۔ یہ عبدالرحمان ابن شرجبیل بن حسنۃ ہیں عبدالرحمان بن حسنہ کے بھتیجے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا ہے۔ اُن سے اُن کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں۔ فتح مصر میں یہ اور ان کے بھائی ربیعہ موجود تھے

۴۶۷۔ عبدالرحمان بن یزید ا۔ یہ عبدالرحمان بن یزید بن الخطاب ہیں اور یہ حضرت عمر بن خطاب کے بھتیجے ہیں۔ عدوی قریشی ہیں۔ ان کو جب یہ چھوٹے سے تھے ان کے دادا ابولبابہ آنحضور کی خدمت میں لیکر حاضر ہوتے اور تحنیک کرائی آنحضورؐ نے ان کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور ترقی و برکت کی دعا دی محمد بن سعد نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہے تو ان کی عمر چھ۶ سال کی تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر بن الخطاب سے حدیث کو سنا ہے اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبدالرحمان بن عمر کی وفات سے پہلے ان کی وفات واقع ہوئی ہے۔

۴۶۸۔ عبدالرحمان بن سُمرۃ ا۔ یہ عبدالرحمان بن سُمرہ قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفِ صحبت حاصل کیا۔ اور آنحضور سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ اور ۵۱ھ میں بصرہ میں ہی انتقال فرمایا ان سے عباسؓ حسینؓ اور بہت سے لوگ ان کے ماسوا روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ عبدالرحمٰن بن سہل۔ یہ عبدالرحمن بن سہل انصاری ہیں جو غزوۂ خیبر میں شہید کیئے گئے انکا ذکر کتاب القسامۃ میں آتا ہے کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے یہ بڑے ذی علم اور صاحب فہم تھے ان سے سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں

۴۷۰۔ عبدالرحمٰن بن شبل ا۔ یہ عبدالراحمان ابن شبل انصاری ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے تمیم بن محمد اور ابو راشد روایت کرتے ہیں۔

۴۷۱۔ عبدالرحمن بن عثمان ا۔ یہ عبدالرحمن ابن عثمان تیمی قریشی ہیں جو طلحہ بن عبیداللہ صحابی کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے آنحضور کی زیارت کی۔ یہ کسی سے روایت نہیں کرتے اور دوسرے ان سے روایت کرتے ہیں

۴۷۲۔ عبدالرحمٰن بن ابی قراد ا۔ یہ عبدالرحمان ابن ابو قراد اسلمی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار کیئے جاتے ہیں اُن سے ان کے بیٹے ابو جعفر خطمی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ قراد قاف کے پیش اور غیر مشدّد دال کے ساتھ ہے۔

۴۷۳۔ عبدالرحمٰن بن کعب ا۔ یہ عبدالرحمان ابن کعب ہیں۔ ان کی کنیت ابولیلی ہے مازنی ہیں۔ انصار میں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ۲۳ھ میں وفات پائی یہ بھی اُن صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اُتری تھی۔ کہ وہ لوگ واپس ہوئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اس غم میں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے کو انکو پاس کچھ نہیں ہے۔

۴۷۴۔ عبدالرحمان بن یعمر ا۔ یہ عبدالرحمان بن یعمر دیلمی ہیں ان کو شرف صحبت و روایت آنحضورؐ سے حاصل ہے۔ کوفہ میں آئے۔ خراساں پہنچے۔ ان سے بکیر بن عطار روایت کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی روایت نہیں کرتا۔

۴۷۵۔ عبدالرحمان بن عائیش ا۔ یہ عبدالرحمان بن عائیش حضرمی ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے انکے صحابہ ہونے میں اختلاف ہے ان سے رویت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے۔ ان سے ابو سلام ممطور اور خالد بن اللحاج روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث عن مالک بن یخامر عن معاذ ابن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض نے کہا کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے آنحضورؐ سے نقل حدیث کرتے ہیں۔ لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے۔ اسی کی تصدیق امام بخاری وغیرہ نے کی ہے عائیش یائے تحتانی دو نقطوں والی کے زیر اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔ اور یخامر میں دو نقطوں والی یا کا ضمہ ہے اور خائے معجمہ غیر مشدّد ہے اور میم مکسور ہے آخر میں رائے مہملہ ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے اس لئے کہ اُن کو آنحضور سے سماع ثابت

Marfat.com

نہیں ہے۔

۴۷۶۔ عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ ؓ:۔ یہ عبدالرحمٰن ابن ابی عمیرہ مدنی ہیں اور بعض کے کہا قریشی ہیں۔ انکی حدیث میں اضطراب بتلایا جاتا ہے۔ صحابہ میں یہ قوی الحافظہ نہیں ہیں۔ یہ حافظ عبدالبر نے کہا ہے۔ اور یہ شامی ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے عمیرہ عین مہملہ کے زبر اور میم کے زبر کے ساتھ ہے۔ آخر میں رائے مہملہ ہے۔

۴۷۷۔ عبداللہ بن ارقم ؓ:۔ یہ عبداللہ بن ارقم زہری قریشی ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب رہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے کاتب رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال پر حاکم بنا دیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمان نے بھی۔ پھر عبداللہ بن ارقم نے اس خدمت سے استعفا چاہا تو حضرت عثمانؓ نے استعفا منظور فرمالیا اُن سے عروہ اور اسلم حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا

۴۷۸۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ:۔ یہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ ہیں اور ابو اوفیٰ کا نام علقمۃ بن قیس اسلمی ہے حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ہمیشہ مدینہ میں قیام فرمایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات پیش آگئی۔ اس کے بعد کوفہ تشریف لے گئے کوفہ میں انتقال کرنے والے حضرات صحابہ میں سے یہ سب میں آخر ہیں ۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے امام شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۴۷۹۔ عبداللہ بن اُنیس ؓ:۔ یہ عبداللہ بن اُنیس جہنی انصار میں سے ہیں۔ غزوۂ اُحد اور اسکے مابعد غزوات میں شریک ہوتے ہیں۔ ابو امامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۵۴ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا

۴۸۰۔ عبداللہ بن بُسر ؓ:۔ یہ عبداللہ بن بسُر سلمی مازنی ہیں ان کو اور ان کے والد بسُر کو ان کی والدہ کو اور ان کے بھائی عطیہ کو اور ان کی بہن صماء کو صحبت نبوی کی شرافت حاصل ہے شام میں قیام فرمایا اور مقام حمص میں ۸۸ھ میں اچانک موت پیش آئی جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ سب سے بعد میں وہاں انتقال کرنے والے حضرت ابو امامہ ہیں ان سے ایک گروہ نے روایت کی ہے۔

۴۸۱۔ عبداللہ بن عدی ؓ:۔ یہ عبداللہ بن عدی قریشی زہری ہیں۔ یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر روایت کرتے ہیں

۴۸۲۔ عبداللہ بن ابی بکر ؓ:۔ یہ عبداللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں طائف میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ یہ بھی تھے۔ ان کے ایک تیر آ لگا جس کو ابو محجن ثقفی نے پھینکا تھا اسی سے حضرت ابوبکرؓ کے اوّل دورِ خلافت میں ۱۱ھ شوال کے مہینہ میں ان کی وفات ہوئی یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے

۴۸۳۔ عبداللہ بن ثعلبہ ؓ:۔ یہ عبداللہ بن ثعلبہ مازنی عذری ہیں۔ ہجرت سے چار سال پیشتر ان کی ولادت ہوئی اور ۸۹ھ میں وفات پائی۔ ان کو فتح کے سال آنحضور کی زیارت ہوئی آپ نے ان کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴۔ عبداللہ بن جحش ؓ:۔ یہ عبداللہ بن جحش اسدی حضرت زینب اُمّ المؤمنین کے بھائی ہیں۔ آپ دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ اور یہ اُن اصحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں کی ہیں۔ یہ بڑے مقبول الدعوات تھے۔ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور اُحد میں شہید کر دیے گئے۔ یہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے غنیمت

Marfat.com

کو پانچ حصوں پر تقسیم کرایا اس کے بعد قرآن شریف نازل ہو کر ان کی رائے کی تصویب فرمائی جس کا ذکر اس آیات میں ہے۔ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ الآیۃ اور صورت یہ ہوئی تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو انہوں نے غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا۔ اور اسکو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے علیحدہ رکھ دیا اور زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ سردار کو غنیمت میں سے رُبع یعنی چوتھائی دیا جاتا تھا۔ ان سے سعید بن ابی وقاص وغیرہ روایت کرتے ہیں ان کو ابوالحکیم بن اخنس نے جب ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی قتل کر دیا تھا۔ اور یہ اور حضرت حمزہؓ ایک قبر میں دفن کیئے گیئے۔

۴۸۵۔ عبداللہ بن ابی الحمساء:۔ یہ عبداللہ بن ابی الحمساء عامری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان کی حدیث عبداللہ بن شفیق کے پاس ہے جو اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ عبداللہ بن ابی الحمساء سے۔

۴۸۶۔ عبداللہ بن ابی الجدعاء:۔ یہ عبداللہ ابن ابی الجدعا تیمی ہیں ان کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے۔ وحدان یہ لفظ اُن رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو شیخین امام مسلم و امام بخاری میں سے کسی ایک سے صرف روایت کرتے ہیں۔ انکا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۸۷۔ عبداللہ بن جعفر:۔ یہ عبداللہ بن جعفر ابی طالب قریشی ہیں ان کی والدہ اسماء عمیس کی بیٹی ہیں۔ یہ زمین حبشہ میں پیدا ہوئے اور یہ سرزمین حبشہ میں پہلے بچے تھے جو مسلمانان حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ۸۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی جبکہ اُن کی عمر ۹۰ نوے سال کی تھی۔ یہ بڑے سخی ظریف الطبع بردبار پاکباز تھے۔ ان کو سخاوت کا دریا کہا جاتا ہے۔ مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں ہے ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۸۔ عبداللہ بن جہم:۔ یہ عبداللہ بن جہم ہیں جو انصار میں سے ہیں۔ ان کی حدیث نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کے بارے میں آتی ہے۔ ان سے بسر بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی سند حدیث مالک عن ابی جھم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور اُن کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبداللہ ابن جہم لیا ہے۔ اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور رہیں اور ہم نے ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۸۹۔ عبداللہ بن جزء:۔ یہ عبداللہ بن جزء ہیں جن کی کنیت ابوالحارث سہمی ہے مصر میں قیام تھا بدر میں شریک ہوئے اُن سے ایک جماعت مصریوں کی روایت کرتی ہے۔ ۸۵ھ میں وفات پائی۔ جزء میں مقیم مفتوح زائے معجمہ ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

۴۹۰۔ عبداللہ بن حبشی:۔ یہ عبداللہ بن حبشی خثعمی ہیں ان کو شرف روایت حاصل ہوا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے مکہ میں قیام کیا۔ ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں عبید اور عمیر دونوں مصغر ہیں

۴۹۱۔ عبداللہ بن ابی حدرد:۔ یہ عبداللہ بن ابی حدرد ہیں۔ ابوحدرد کا نام سلامہ بن عمر اسلمی ہی غزوات میں پہلا غزوہ جس میں وہ شریک ہوئے حدیبیہ ہے اس کے بعد خیبر اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ۷۱ھ میں انتقال فرمایا ان کی عمر ۸۱ سال کی ہوئی۔ اہل مدینہ میں سمجھے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ عبداللہ بن حنظلہ:۔ یہ عبداللہ بن حنظلہ انصاری ہیں اور حنظلہ یہ وہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عبداللہ پیدا ہوئے اور آنحضورؐ کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر سات سال کی تھی عبداللہ نے آنحضور کو دیکھا تھا۔ اور ان سے روایت بھی کی ہے یہ بڑے نیک نہاد صاحب فضل انصار میں سردار تھے یہی وہ شخص ہیں جن کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس بات کے لیئے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے اسی وجہ سے ۶۳ھ

Marfat.com

میں واقعۂ حرّہ میں یہ قتل کئے گئے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور عبداللہ ابن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۳۔ عبداللہ بن حوالہ:۔ یہ عبداللہ بن حوالہ ازدی ہیں ملک شام میں ٹھہرے ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ روایت کرتے ہیں ۵۸ھ میں شام میں انتقال ہوا۔

۴۹۴۔ عبداللہ بن غلیب:۔ یہ عبداللہ بن غلیب قبیلہ جہینہ کے ہیں جو انصار کا حلیف تھا مدنی ہیں صحابی ہیں اُن کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں

۴۹۵۔ عبداللہ بن رواحہ:۔ یہ عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں بیعت عقبہ میں موجود تھے بدر، احد، خندق اور اس کے مابعد کے غزوات کے شریک ہوئے ہیں البتہ فتح مکہ میں نہیں اسلئے کہ وہ جنگ موتہ میں ۸ھ میں شہید کر دیئے گئے۔ یہ اس جنگ میں امیر فوج تھے۔ یہ بہترین کلام کہنے والے شعراء میں سے ہیں۔ ان سے ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں

۴۹۶۔ عبداللہ بن الزبیر:۔ یہ عبداللہ بن زبیر ہیں ان کی کنیت ابوبکر ہے یہ اسدی قریشی ہیں ان کی یہ کنیت انکے نانا جان ابوبکر الصدیق کی کنیت پر اور ان کے نام پر نام آنحضورؐ نے رکھا تھا۔ مدینہ میں مہاجرین میں یہ سب سے پہلے بچے تھے۔ جو ۱ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں آذان کہی ان کی والدہ اسماء نے مقام قباء میں انکو جنا اور ان کو آنحضورؐ کی گود میں رکھ دیا آپ نے چھوارا منگایا اور اُس کو چبایا اور کچھ لعاب آپ نے ان کے منہ میں ڈالا اور چھوارا چبا کر انکے تالو سے لگایا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور کا لعاب مبارک تھا پھر آپ نے ان کے لئے برکت کی دُعا کی اور یہ بالکل صاف چہرے والے تھے۔ ایک بال بھی ان کے چہرے پر نہ تھا نہ داڑھی تھی۔ یہ بڑے روزے رکھنے والے اور بہت نوافل پڑھنے والے تھے۔ موٹے تازے تھے۔ بڑے قوی بارعب تھے۔ حق بات ماننے والے تھے۔ تعلقات اور رشتہ کے قائم رکھنے والے تھے۔ ان میں وہ باتیں جمع تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ چنانچہ ان کے باپ آنحضورؐ کے مصاحبین میں سے تھے ان کی والدہ اسماء ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی تھیں۔ انکے نانا حضرت ابوبکرؓ تھے۔ ان کی دادی صفیہ آنحضورؐ کی پھوپھی تھیں ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ آنحضورؐ سے بیعت کی جبکہ ان کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ حجاج بن یوسف نے مکہ میں ان کو قتل کیا اور منگل کے دن ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ کو انہیں سولی پر لٹکا دیا۔ ان کے لئے ۶۴ھ میں خلافت کے لئے بیعت لی گئی۔ ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی ان کی خلافت ماننے پر اہل حجاز، یمن، عراق، خراساں، وغیرہ سوائے شام کے یا کچھ حصہ شام کے سب طیار تھے انہوں نے لوگوں کے ساتھ آٹھ حج کئے اُن سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے

۴۹۷۔ عبداللہ بن زمعہ:۔ یہ عبداللہ بن زمعہ قریشی اسدی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں ہوتا ہے ان سے عروۃ بن الزبیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۸۔ عبداللہ بن زید:۔ یہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن کو خواب میں ۱ھ میں کلماتِ اذان بتلائے گئے تھے۔ اہل مدینہ میں سے تھے ۳۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۴ سال کی ہوئی یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے محمد اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

۴۹۹ - **عبداللہ بن زید** ا- یہ عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری ہیں بنو مازن میں سے ہیں غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے مگر غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کر سکے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے مسیلمہ کذاب کو وحشی بن حرب کے ساتھ شریک ہو کر قتل کیا اور یہ عبداللہ واقعہ حرہ ۶۳ھ میں قتل کر دیئے گئے۔ ان سے عباد بن تمیم جو ان کے بھتیجے ہیں اور ابن المسیب روایت کرتے ہیں عبادٌ بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۰۰ - **عبداللہ بن السائب** ا- یہ عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرأۃ سیکھی ہے۔ مکہ والوں میں ان کو شمار کیا جاتا ہے۔ ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ میں وفات ہوئی۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۵۰۱ - **عبداللہ بن سرجس** ا- یہ عبداللہ بن سرجس مُزنی ہیں اور ان کو مخزومی بھی کہا جاتا ہے میرا خیال یہ ہے کہ یہ مخزومیوں کے حلیف ہیں مخزومی نہیں ہیں۔ یہ بصری ہیں۔ ان کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے ان سے عاصم الاحول وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ سرجس میں دو سین ہیں جن کے درمیان جیم ہے۔ نرجس کے وزن پر ہے

۵۰۲ - **عبداللہ بن سلام** ا- یہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی تھے۔ یوسف بن یعقوب علی نبیّنا وعلیہما السلام کی اولاد میں سے تھے اور یہ بنی عوف بن الخزرج کے حلیف تھے۔ علمائے یہود میں سے تھے۔ اور اُن لوگوں میں سے جن کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتّ کے داخلہ کی بشارت دی ہے اُنسے ان کے دو بیٹے یوسف و محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مدینہ میں ۴۳ھ میں انتقال ہوا۔ سلام میں لام پر تشدید نہیں ہے

۵۰۳ - **عبداللہ بن سہل** ا- یہ عبداللہ بن سہل انصاری ہیں عبدالرحمٰن کے بھائی اور محیصہ کے بھتیجے اور یہ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ اس کا ذکر باب القسامۃ میں ہے۔

۵۰۴ - **عبداللہ بن الشخیر** ا- یہ عبداللہ بن شخیر عامری ہیں بصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے اُن سے اُن کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں الشخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر سے ہیں خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۵۰۵ - **عبداللہ بن الصنابحی** ا- یہ عبداللہ صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ ابو عبداللہ ہیں اور حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ صنابحی ابو عبداللہ تابعی ہیں نہ عبداللہ صحابی اور کہا کہ عبداللہ الصنابحی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور صنابحی صحابی کی حدیث کو مؤطا میں امام مالکؒ نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے

۵۰۶ - **عبداللہ بن عامر** ا- یہ عبداللہ بن عامر ابن کُریزٌ قریشی ہیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ آنحضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے پاس لائے گئے۔ آپ نے ان پر دم کیا تھتکارا اور اعوذ پڑھی جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۳ سال تھی بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے آنحضور سے کچھ روایت نہیں کیا نہ آپ سے سن کر یاد رکھا ۵۹ھ میں وفات پائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو خراساں اور بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا اور یہ وہاں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے پھر جب امارت کے اختیارات حضرت معاویہ کی طرف منتقل ہوئے تو ولایت خراساں و بصرہ ان کو دوبارہ دیدی گئی یہ بڑے سخی کریم کثیر المناقب ہیں انہوں نے ہی خراساں کو فتح کیا اور کسریٰ شاہ فارس انہی کی گورنری کے زمانہ میں قتل کر دیا گیا۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اور اسی طرح عامہ خراسان اصفہان کرمان اور حلوان کو فتح کیا۔ انہوں نے ہی بصرہ کی نہر کھدوائی ہے۔

Marfat.com

۵۰۷۔ عبداللہ بن عباس ؓ۔ یہ عبداللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کی ماں لبابہ حارث کی بیٹی اور حضرت میمونہ اُمّ المومنین کی بہن ہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے اور جب آنحضور کی وفات ہوئی ہے ان کی عمر ۱۳ سال کی یا ۱۵ سال کی تھی بعض نے کہا ہے کہ دس سال کی عمر تھی اُمت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے تھے آنحضورؐ نے حکمت فقہ تاویل قرآن کی ان کو دعا دی۔ انہوں نے حضرت جبرئیل امین کو دو مرتبہ دیکھا تھا مسروق کا قول ہے کہ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ حسین وجمیل ہیں اور جب وہ بات چیت کرتے تھے تو میں کہتا کہ یہ سب سے زیادہ فصیح بلیغ ہیں جب حدیث بیان کرتے تو کہا کرتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ عالم ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں یہ بہت مقرب تھے اور اپنے نزدیک جگہ دیتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ مشورہ کرنے میں ان کو بھی شریک فرمایا کرتے تھے آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ بمقام طائف ۶۸ھ میں بزمانہ ابن الزبیر جب کہ یہ اکہتر، ۷۱ سال کے تھے وفات پائی ان سے بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔ اور یہ گورے رنگ والے لانبے قد والے تھے۔ ان کے رنگ میں زردی کی آمیزش تھی موٹے تازے حسین خوش رو تھے ان کے سر پر کافی بال تھے۔ جن میں مہندی لگاتے تھے۔

۵۰۸۔ عبداللہ بن عمر ؓ۔ یہ عبداللہ عمر بن الخطاب کے صاحبزادے ہیں قرشی عدوی ہیں۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ مکہ میں بچپن میں ہی ایمان لے آئے تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور ان کے غزوۂ اُحد کے شریک ہونے میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے ہیں خندق ہے۔ بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر کے دن بچہ ہونے کی وجہ سے بھرتی نہیں کئے گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُحد کے دن شریک ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ یوم اُحد میں آپ کو واپس کر دیا۔ اس لئے کہ اُس وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی۔ اس کے بعد غزوۂ خندق میں اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ بڑے علم، زہد، تقویٰ، پرہیز گاری والے تھے۔ معاملات میں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کرتے تھے۔ جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی نہیں بچا کہ دنیا اس پر مائل ہوگئی اور وہ دنیا کی طرف جھک گیا۔ سوائے حضرت عمر اور اُن کے بیٹے عبداللہ بن عمر کے۔ حضرت میمون بن مہران کا قول ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس سے زیادہ کسی کو عالم نہیں پایا۔ اور حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات میں ایک ہزار بلکہ اس سے زیادہ انسانوں کو غلامی کی قید سے آزاد کیا تھا نزولِ وحی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ اور ۷۳ھ میں ابن الزبیر کے قتل کے تین ماہ بعد اور بقول بعض چھ ماہ بعد وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھ کو حِل میں دفن کیا جائے لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی اور مقام ذی طویٰ میں مقبرہ مہاجرین کے اندر دفن کئے گئے۔ اور حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تھا جس کے مطابق اس نے اپنے نیزے کے نیچے کی بوری کو زہر میں بجھالیا اور راستہ میں اس نے آپ سے مزاحمت کی اور اپنے نیزہ کی بوری کو آپ کے قدم کی پشت میں چبھو دیا اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حجاج نے ایک دن خطبہ دیا اور نماز میں بہت تاخیر کر دی اس پر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ سورج تمہارے لیئے ٹھہرا نہیں رہیگا۔ اس پر حجاج نے کہا کہ میں نے ٹھان لیا تھا کہ میں تمہاری بینائی کو نقصان پہنچاؤں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے گا تو تعجب کیا ہے کیونکہ تو بڑا بیوقوف ہے اور ہم پر زبردستی کا حاکم ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی اس بات کو آہستہ کہا اور حجاج کو نہیں سنایا۔ اور آپ حجاج بن یوسف سے تمام مواقف اور مقامات میں جہاں آنحضورؐ ٹھہرے یا اُترے تھے۔ پیش پیش رہتے رہے۔ یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار تھی عبداللہ ابن عمرؓ کی

Marfat.com

عمر ۸۴ سال کی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۶ سال کی اُن سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹۔ **عبداللہ بن عمرو بن العاص**:۔ یہ عبداللہ ابن عمرو بن العاص سہمی قریشی ہیں۔ اپنے باپ سے پہلے اسلام لے آئے ان کے باپ ان سے تیرہ سال بڑے تھے۔ بعض نے بارہ سال کہا ہے۔ بڑے، عابد، عالم، حافظ کتابوں کے پڑھنے والے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی احادیث کے بارے میں لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اُن کو اجازت دے دی ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ واقعہ حرّہ کی راتوں میں ذی الحجہ ۶۳ھ میں وفات ہوئی بعض نے ۷۳ھ کہا ہے اور بعض نے مکہ میں ۶۷ھ میں وفات بتلائی ہے۔ بعض نے طائف میں ۵۵ھ کے اندر ان کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ کچھ لوگ مصر میں ۶۵ھ میں ان کی موت بتلاتے ہیں۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یعلی بن عطاء اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیئے سُرمہ بنایا کرتی تھیں۔ کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے چراغ بجھاکر بہت رویا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کی آنکھوں کی پلکیں گرگئی تھیں۔ بعض نسخوں میں رسنع کے معنی پلکوں میں فساد پیدا ہونا لکھا ہے۔

۵۱۰۔ **عبداللہ بن مسعود**:۔ یہ عبداللہ بن مسعود ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے ہذلی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے حضرت عمر کے اسلام لانے سے کچھ زمانہ قبل شروع میں اسلام لے آئے تھے اور کہا گیا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چھٹے شخص ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔ یہ آپ کے خاص خدام میں داخل ہوگئے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے رازداں تھے۔ آپ کی مسواک اور نعلین مبارک اور وضو کا پانی سفر میں لیے رکھتے تھے۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیئے جنّت کی بشارت دی اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اُمّ عبد کا بیٹا میری اُمت کے لیئے پسند کرے میں بھی اُسی کو پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو اُمت کے لیے وہ ناپسند جانے اس کو میں بھی برا سمجھتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ابن اُمّ عبد سے حضرت ابن مسعود ہیں۔ یہ آنحضورؐ کے ساتھ آپ کی ظاہری صورت اور علم و وقار اور سیرت میں مشابہ تھے ہلکے بدن والے۔ چھوٹے قد والے گہرا گندمی رنگ والے تھے۔ نحیف الجثہ تھے۔ لانبے قد کے لوگ بیٹھنے کی حالت میں اُن کے پورے قد کے برابر معلوم ہوتے تھے۔ کوفہ میں مسند قضا کے مالک بنائے گئے۔ اور وہاں کے بیت المال کی ذمہ داری بھی حضرت عمر کی خلافت میں اور ابتدائی دورِ خلافت عثمانی میں ان کے سپرد کی گئی۔ پھر یہ مدینہ کی طرف لوٹ گئے اور وہاں پر ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیئے گئے ان کی عمر کچھ اوپر ساٹھ سال ہوئی۔ ان سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۵۱۱۔ **عبداللہ بن قرط**:۔ یہ عبداللہ بن قرط اُزدی ثمالی ہیں ان کا نام پہلے شیطان تھا۔ آنحضورؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں اور انکی حدیث اہل شام میں پائی جاتی ہے۔ یہ عبیدہ بن الجراح کی طرف سے حمص کے حاکم تھے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ملک روم میں ۵۶ھ کے اندر قتل کیئے گئے قرط قاف کی پیش اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے

۵۱۲۔ **عبداللہ بن غنام**:۔ یہ عبداللہ بن بیاضی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے اُن کی حدیث دعا کے بارے میں ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن عن عبداللہ ابن عنبسۃ عن عبداللہ بن غنام سند کے ساتھ ربیعہ کے پاس ہے۔

Marfat.com

ـــــــــھ میں وفات پائی اور ان کی ستانوے سال عمر تھی۔ ان سے صدیق اکبر نے اور اسماء بنت بکر نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن مظعون :۔ یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت ابو سائب ہے جمحی قرشی ہیں تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انہوں نے کی ہیں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ یہ مہاجرین میں سے سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینہ میں ہجرت کے پورے تیس ماہ گذرنے پر واقع ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور جب یہ دفن کئے گئے تو فرمایا یہ شخص گذرنے والوں میں سے ہمارے لیئے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ بڑے عابد مرتاض صاحب فضل صحابہ میں سے تھے اُن کے بیٹے سائب اور اُن کے بھائی قدامۃ بن مظعون اُن سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ عثمان بن طلحہ :۔ یہ عثمان بن طلحہ عبدری قریشی جمحی ہیں ان کو شرف صحبت نبی کریمؐ حاصل ہے ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں مکہ میں ۴۲ھ میں وفات پائی۔

۴۵۶۔ عثمان بن حنیف :۔ یہ عثمان بن حنیف انصار میں سے ہیں سہل کے بھائی ہیں۔ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبادی عراق کی پیمائش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حاکم بنایا تھا اور وہاں کے رہنے والوں پر انہوں نے خراج اور جزیہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علیؓ نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ پھر اُن کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا جب کہ یہ دونوں بصرہ آئے واقعہ جنگ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اُس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے اُن سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۴۵۷۔ عثمان بن ابی العاص :۔ یہ عثمان بن ابی العاص بنو ثقیف میں سے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو طائف کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس یہ آنحضورؐ کی زندگی بھر اور حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں اسی طرح حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے اوّل دو سال میں طائف کے ہی حاکم رہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو طائف سے ہٹا کر عمان اور بحرین کا عامل بنا دیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعت وفد میں سب سے زیادہ کم عمر تھے اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال کی تھی اور یہ وفد ۹ھ میں حاضر ہوا ہے اور یہ بصرہ میں رہے اور وہاں ہی ۵۱ھ میں وفات پائی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلہ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا اے ثقیف والو تم تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہل مت کرو۔ تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رُک گئے۔ اُن سے ایک گروہ تابعیں کا روایت کرتا ہے۔

۴۵۸۔ علی بن ابی طالب :۔ یہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں ان کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے قریشی ہیں۔ اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ اُس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے کہا گیا ہے کہ انکی عمر ۱۵ سال تھی۔ بعض نے کہا ۱۶ سال اور بعض نے آٹھ سال۔ اور بعض نے دس سال بیان کی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوۂ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں مقرر رکھے گئے تھے۔ اسی واقعہ کے سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنسے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمہیں میری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گوں تھے۔ اور گیہواں رنگ کھلا ہوا تھا بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لمبائی کے اعتبار سے کوتہ قامتی کی طرف زیادہ مائل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے) پیٹ بڑا تھا زیادہ بال والے

Marfat.com

۵۱۳ - عبداللہ بن مغفل :- یہ عبداللہ بن مغفل مزنی ہیں یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں (یعنی بیعت تحت الشجرہ) کرنے والوں میں داخل ہیں مدینہ میں قیام فرمایا پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور یہ اُن گیارہ میں سے ایک شخص ہیں جن کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کی طرف بھیجا تھا جو لوگوں کو دین سکھلاتے تھے بصرہ میں ۶۰ھ کو انتقال فرمایا۔ اُن سے ایک جماعت تابعین کی جن میں سے بصری بھی ہیں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بصرہ میں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں آیا۔

۵۱۴ - عبداللہ بن ہشام :- یہ عبداللہ بن ہشام قریشی تیمی ہیں۔ اہل حجاز میں مانے جاتے ہیں ان کی ماں زینب بنت حمید ان کو لے کر آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئیں جبکہ یہ بچے تھے تو آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ان کے لیئے دعا فرمائی مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی ان سے اُن کے پوتے زہرہ روایت کرتے ہیں

۵۱۵ - عبداللہ بن یزید :- یہ عبداللہ بن یزید خطمی انصار میں سے ہیں جبکہ یہ سترہ سال کے تھے تو غزوۂ حدیبیہ میں حاضر ہوئے یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے اور ان کی خلافت میں ہی ان کا انتقال کوفہ میں ہوا شعبی ان کے کاتب تھے۔ ان سے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابو بردۃ بن ابو موسیٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶ - عاصم بن ثابت :- یہ عاصم بن ثابت ہیں جن کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ یہ انصار میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے یہی وہ عاصم ہیں جن کو شہد کی مکھیوں کے چھتے نے مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا۔ کیونکہ مشرکین مکہ غزوۂ رجیع میں ان کا سر کاٹ کر لیجانا چاہتے تھے جبکہ ان کو بنو لحیان نے قتل کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے ان کا نام حمی الدبر من المشرکین رکھا گیا۔ یہ عاصم بن ثابت نانا ہیں عاصم بن عمر بن الخطاب کے۔ ایک دوسرے نسخہ میں اس طرح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک چھوٹا سا لشکر بنا کر بھیجا جس کے امیر یہ عاصم بن ثابت بنائے گئے یہ لشکر چلتا رہا۔ یہاں تک کہ جب وہ مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچا تو قبیلہ بنی لحیان کے تقریباً دو سو آدمی ان کے پیچھے لگ گئے جو سب کے سب تیر انداز تھے۔ اور ان لوگوں نے اس اسلامی لشکر کا تعاقب کیا یہانتک کہ ان کو پتہ چل گیا کہ ان کا زادِ راہ مدینہ کی کھجوریں ہیں (گٹھلیاں ایک جگہ پڑی ہوئی دیکھ کر انہوں نے یہ سراغ لگالیا) اور کہا کہ یہ یثرب یعنی مدینہ کی کھجوریں ہیں (اس لیئے یہ جماعت مدینہ سے آئی ہے لہٰذا تعاقب شروع کر دیا) جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک اونچی جگہ پر چڑھ کر پناہ لی مگر کفار نے ان کو آکر گھیر لیا۔ اور کہنے لگے کہ تم لوگ نیچے آجاؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کر دو۔ اور تم کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے۔ پس عاصم نے کہا کہ (میرے ساتھیوں کو اختیار ہے) رہا میں پس قسم اللہ کی میں تو کسی کافر کی ذمہ داری قبول کر کے نہیں اُتروں گا۔ اے اللہ ہمارے حال کی خبر اپنے نبی برحق کو پہنچا دے۔ یہ سنکر کفار نے ان کی طرف تیر چلائے اور عاصم کو ان سات میں سے قتل کر دیا اللہ تعالیٰ نے عاصم کی دعا جس دن اُن کے تیر لگے قبول فرمالی اور آنحضورؐ کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ چنانچہ ان کے قتل کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو پہنچائی۔ کفار قریش نے جبکہ ان کو عاصم کے قتل کی خبر ملی تو ایک قاصد کو بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس عاصم کے کسی عضو کو کاٹ کر لائے جس سے یہ پتہ چل جائے کہ عاصم ہی قتل ہوئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے عاصم کے بدن کی حفاظت کے لیئے شہد کی مکھیوں کو بھیج دیا۔ جو ان کے اوپر شامیانہ کی طرح چھاگئیں اور ان کے جسم کی حفاظت کرتی رہیں۔ لہٰذا یہ قاصد ان کے جسم کا کوئی حصہ لیجانے پر قادر نہ ہو سکا۔ یہ اس بیان کا اختصار ہے جو بخاری نے روایت کیا ہے یہ عاصم بن ثابت عاصم بن عمر بن الخطاب کے نانا ہیں۔

۵۱۷ - عامر الرام :- یہ عامر الرام ہیں ان کو آنحضورؐ کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ان سے ابو منظور روایت کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل رامی ہے۔ (جس میں سے یا حذف کر دی گئی)

Marfat.com

۵۱۸۔ عامر بن ربیعہ:۔ یہ عامر بن ربیعہ ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ الغزی ہے ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ دونوں کے مہاجر ہیں۔ غزوۂ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۱۹۔ عامر بن مسعود:۔ یہ عامر بن مسعود ابن امیہ بن خلف جمحی ہیں۔ صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں ان سے نمیر عریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے اُن کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عامر بن مسعود نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور ابن مندہ اور ابن عبدالبر نے اِنکا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبتِ نبوی نصیب نہیں۔ عریب عین مہملہ کا زبر رائے مہملہ کا زیر یاء دو نقطوں والی ساکن ہے اور آخر میں بائے موحدہ ہے۔

۵۲۰۔ عائذ بن عمرو:۔ یہ عائذ بن عمرو مدنی ہیں درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بصریوں میں پائی جاتی ہے ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے

۵۲۱۔ عباد بن بشر:۔ یہ عباد بن بشر انصاری ہیں۔ سعد بن معاذ کے اسلام لانے سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے ہیں غزوہ بدر اُحد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا یہ بھی اُن میں داخل ہیں فضلائے صحابہ میں سے ہیں ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمٰن بن ثابت روایت کرتے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کی عمر ۴۵ سال کی ہوئی۔ عباد عین کے زبر اور بار موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۲۲۔ عباد بن عبدالمطلب:۔ یہ عباد بن عبدالمطلب ہیں ان کا تذکرہ ان حضرات میں آتا ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی عباد بائے موحدہ کے تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب طاء کے تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۲۳۔ عبادۃ بن الصامت:۔ یہ عبادہ بن الصامت ہیں ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ انصاری سالمی ہیں یہ نقیبوں میں سے تھے۔ عقبۂ اولیٰ عقبۂ ثانیہ عقبۂ ثالثہ میں شریک ہوئے۔ بدر اور تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں۔ پھر ان کو حضرت عمرؓ نے شام میں قاضی اور معلّم بنا کر بھیج دیا اور اُن کا مستقر حمص کو بنایا تھا اس کے بعد یہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں مقام رملہ میں اور بقول بعض بیت المقدس میں ۳۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۷۲ سال کی تھی وفات پائی ان سے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے عبادہ عین کے پیش اور بار غیر مشدّد کے ساتھ ہے۔

۵۲۴۔ عباس بن عبدالمطلب:۔ یہ عباس ابن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں آپ سے دو سال بڑے تھے ان کی ماں نمر بن قاسط کی ایک عورت ہیں یہ پہلی عربی عورت ہیں جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دیبا اور طرح طرح کا غلاف پہنایا۔ صورت یہ ہوتی تھی کہ حضرت عباسؓ بچپن میں گم ہو گئے تھے تو انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ مجھے مل گئے تو میں بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ جب ان کی ماں نے ان کو پالیا تو ایسا کیا۔ حضرت عباسؓ دورِ جاہلیت میں بڑے سردار تھے مسجد حرام کی عمارت یعنی آبادی و احترام اور سقایہ کے ہی ذمہ دار تھے۔ سقایہ (جس کا مطلب آب زمزم پلانے کی خدمت ہے) یہ تو ایک مشہور بات ہے۔ رہا عمارت پس اس کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت عباسؓ قریش کو اس بات پر آمادہ کیا کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں اور مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عباسؓ

Marfat.com

نے اپنی موت کے وقت ستر غلام آزاد کیے تھے یہ سنہ فیل سے قبل پیدا ہوئے۔ اور جمعہ کے دن ۱۲ رجب کو ۳۲ھ میں، جب کہ ان کی عمر اٹھاسی سال کی تھی وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ابتداہی میں اسلام لے آئے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپائے رہے۔ چنانچہ بدر کے معرکہ میں مشرکین کے مجبور کرنے سے نکلے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عباس سے ملے تو ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ زبردستی جنگ میں شریک کیے گئے ہیں۔ پس ان کو ابوالیسر کعب بن عمر نے قید کر لیا تو حضرت عباسؓ نے اپنے نفس کا فدیہ دیا اور مکہ واپس ہوگئے۔ پھر اس کے بعد مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۵۔ عباس بن مرداس ؛۔ یہ عباس بن مرداس ہیں ان کی کنیت ابوالہثیم ہے سلمی ہیں شاعر ہیں۔ ان کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہے فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے بعد اسلام میں پختگی پیدا ہوگئی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جاہلیت کے دور میں شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں کنانہ کاف کے کسرے اور دو نون کے ساتھ ہے جس کے درمیان میں الف ہے۔

۵۲۶۔ عبدالمطلب بن ربیعہ ؛۔ یہ عبدالمطلب ابن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ قرشی ہیں۔ مدینہ میں رہے پھر وہاں سے دمشق چلے گئے اور وہیں ۶۲ھ میں وفات پائی ان سے عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷۔ عبداللہ بن محصن ؛۔ یہ عبداللہ بن محصن انصاری خطمی ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کی حدیث ان میں پائی جاتی ہے اُن سے اُن کے بیٹے سلمہ روایت کرتے ہیں حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ کچھ لوگ ان کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۵۲۸۔ عبید بن خالد ؛۔ یہ عبید بن خالد سلمی بہزی مہاجری ہیں کوفہ میں رہے۔ اُن سے کوفیوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۹۔ عتّاب بن اَسید ؛۔ یہ عتاب بن اسید قرشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فتح مکّہ کے دن جب کہ آپ غزوۂ حنین کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ مکّہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ آنحضورؐ کی جب وفات ہوئی ہے تو یہی مکہ کے حاکم تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو مکہ کا حاکم برقرار رکھا یہانتک کہ ان کی وفات مکہ ہی میں ۱۳ھ کے اندر جس دن کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوئی ہے واقع ہوئی یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے نہایت نیک صالح تھے ان سے عمرو بن ابی عقرب روایت کرتے ہیں۔ عتّاب عین کے زبر تار کے تشدید کے ساتھ ہے اور اسید ہمزہ کے زبر اور سین کے زیر کے ساتھ ہے

۵۳۰۔ عتبہ بن اُسید ؛۔ یہ عتبہ بن اسید ہیں ان کی کنیت ابوبصیر ہے۔ ثقفی ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں پرانے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ابتداء سے صحبت نبوی حاصل رہی۔ ان کا ذکر غزوۂ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے یہی وہ ہیں جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کے خوب بھڑکانے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال فرمایا۔ اسید ہمزہ کے فتحہ اور سین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۱۔ عتبہ بن عبدالسلمیؓ ؛۔ یہ عتبہ بن عبد سلمی ہیں۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ یہ عتبہ نذر کے بیٹے ہیں اور یہ کہ بعض کی رائے

Marfat.com

ہے کہ دونوں عتبہ دو علیحدہ شخص ہیں اور اسی قول کی طرف ان کا میلان ہے۔ لیکن بخاری نے ان دونوں کو دو علیحدہ شخص مانا ہے یہی رائے ابو حاتم رازی کی ہے اور یہ عتبہ ان کا نام عُتلہ تھا۔ آنحضورؐ نے ان کا نام عتبہ رکھا یہ غزوہ خیبر میں شریک ہوتے ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۸۷ھ میں مقام حمص کے اندر چورانوے ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی واقدی کے قول کے مطابق شام میں مرنے والے صحابہ میں سے یہ آخری صحابیؓ ہیں۔

۵۳۲- عتبہ بن غزوان :- یہ عتبہ بن غزوان مازنی ہیں قدیم الاسلام ہیں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف۔ جنگِ بدر میں شریک ہوئے۔ ایک قول ہے کہ یہ چھ مردوں کے بعد ساتویں اسلام لانے والے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ پھر یہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو وہیں کا والی بنا کر پھر واپس کر دیا۔ ۱۵ھ میں جبکہ ان کی عمر ستاون ۵۷ سال کی تھی راستہ کے اندر وفات پائی۔ اُنسے خالد بن عمیر روایت کرتے ہیں

۵۳۳- عدّاء بن خالد :- یہ عداء بن خالد بن ہوذہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحرا نشین تھے۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے نزدیک پائی جاتی ہے ان سے ابو رجاء وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عداء عین کے فتحہ دال کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۳۴- عدی بن حاتم :- یہ عدی بن حاتم طائی ہیں۔ شعبان ۷ھ میں آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور کوفہ میں آئے اور وہاں ہی رہنے لگے۔ جنگِ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ جنگ صفین اور نہروان میں بھی شریک ہوئے ہیں۔ ۶۸ھ میں کوفہ کے اندر انتقال کیا جبکہ ان کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی تھی۔ بعضوں نے کہا کہ قرقیسا میں انتقال کیا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۵- عدی بن عمیرہ :- یہ عدی بن عمیرہ کندی حضرمی ہیں۔ کوفہ میں سکونت رکھتے تھے۔ پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہوگئے اور وہیں رہے اور انتقال کیا۔ قیس بن ابی حازم وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمیرہ عین کے فتحہ میم کے کسرہ اور راء کے ساتھ ہے۔

۵۳۶- عرباض بن ساریہ :- یہ عرباض بن ساریہ۔ ان کی کنیت ابو نجیح سلمی ہے۔ اہل صفہ میں سے تھے شام میں قیام کیا اور وہیں ۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابو امامہ اور ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے نجیح نون کے زبر جیم کے زیر اور حائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۷- عرفجہ بن اسعد :- یہ عرفجہ بن اسعد ہیں ان سے ان کے بیٹے طرفہ روایت کرتے ہیں یہی وہ ہیں جن کو آنحضور صلعم نے حکم دیا تھا کہ یہ اپنی ناک چاندی کی بنوالیں پھر اس کے بعد سونے کی بنوانے کا حکم دیدیا تھا یوم کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ کلاب کاف کے ضمہ کیساتھ۔

۵۳۸- عروہ بن ابی الجعد :- یہ عروہ بن الجعد بارقی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا تھا۔ یہ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ان کی حدیث کوفیوں میں پائی جاتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے عروہ تو ابو الجعد ہی کے بیٹے ہیں۔ ان سے شعبی وغیرہ روایت کرتے ہیں

۵۳۹- عروۃ بن مسعود :- یہ عروۃ بن مسعود ہیں صلح حدیبیہ میں بحالت کفر شریک تھے۔ ۹ھ میں طائف سے واپسی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے ان کی زوجیت میں متعدد بیویاں ۲۴

Marfat.com

تھیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار بیویوں کو اپنے لیئے اختیار کریں اس کے بعد انہوں نے واپس ہونے کی اجازت چاہی یہ واپس ہوئے اور اپنی قوم کو اسلام کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی جب نماز فجر کا وقت ہوا تو اپنے مکان کے بالاخانے پر چڑھے اور اذان دی جب اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے ان کے تیر مارا اور ان کو قتل کر دیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا کہ عروۃ بن مسعود کا حال اس شخص کی طرح ہے جس کا ذکر سورۃ یٰسین میں ہے۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی اور قوم نے اس کو قتل کر دیا۔

۵۴۰ - **عطیۃ بن قیس** :- یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور رویت حاصل ہے اہل یمن اور اہل شام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱ - **عطیہ بن بسر** :- یہ عطیہ بن بسر مازنی ہیں اور عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں۔ امام ابو داؤدؒ نے ان کی حدیث کو ان کی بھائی عبداللہ کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے عن ابنی بسر یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے۔ اور ان دونوں کا نام نہیں ذکر کیا۔ اور ان کی یہ روایت کتاب الطعام میں منقول ہے کہ جو مکھن اور چھوارہ کے بارے میں ہے۔ ان سے مکحول روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲ - **عطیہ القرظی** :- یہ عطیہ القرظی ہیں۔ جو بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ یوں ہی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ میں ان کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں۔ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے ارشادات بھی سنے۔ ان سے مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۴۳ - **عقبہ بن رافع** :- یہ عقبہ بن رافع قرشی ہیں۔ افریقہ میں شہید کر دیے گئے ان کو قتل کرنیوالہ بربر ہے ۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ان کا ذکر تعبیر رؤیا میں آیا ہے۔

۵۴۴ - **عقبہ بن عامر** :- یہ عقبہ بن عامر جہنی ہیں حضرت معاویہ کی طرف سے عتبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حاکم تھے۔ پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کر دیا تھا۔ ۵۸ھ میں مصر کے اندر وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت صحابہ کی اور بہت سے حضرات تابعین میں سے نقل کرتے ہیں۔

۵۴۵ - **عقبہ بن الحارث** :- یہ عقبہ بن الحارث قریشی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے ان کا شمار مکہ والوں میں ہی ہوتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ روایت کرتے ہیں

۵۴۶ - **عقبہ بن عمرو** :- یہ عقبہ بن عمرو ہیں۔ ان کی کنیت ابو مسعود ہے ان کا ذکر ہم ابھی حرف میم میں کریں گے۔

۵۴۷ - **عکاشہ بن محصن** :- یہ عکاشہ ابن محصن اسدی ہیں جو بنی امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر جس میں ان کو عجیب ابتلا پیش آیا تھا اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کی تلوار غزوۂ بدر میں ٹوٹ گئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے فضل والے صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جب کہ ان کی عمر ۴۴ سال تھی انتقال ہوا۔ ان سے حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور ان کی بہن ام قیس روایت کرتی ہیں عکاشہ میں عین کا پیش اور کاف پر تشدید ہے اور کاف غیر مشدد بھی مستعمل ہے لیکن تشدید کا استعمال زائد ہے۔ آخر میں شین معجمہ ہے۔ محصن میں میم کا زیر حا کا جزم صاد کا زبر آخر میں نون ہے

۵۴۸ - **عکرمہ بن ابی جہل** :- یہ عکرمہ بن ابی جہل ہیں ان کے والد ابو جہل کا نام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی ہے یہ

Marfat.com

اور ان کے باپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی سخت عداوت رکھتے تھے اور یہ مشہور سوار تھے۔ فتح مکہ کے دن بھاگ کر یمن چلے گئے تھے۔ اُس کے بعد اُن کی بیوی ام حکیم بنت الحارث ان کے پاس پہنچ گئیں اور ان کو لیکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب آنحضورؐ نے ان کو دیکھا تو مہاجر سوار کہکر خوش آمدید فرمایا ۸ھ میں فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحیح معنی میں اسلام لائے جنگ یرموک میں ۱۳ھ میں جب کہ ان کی عمر ۶۲ سال تھی قتل کئے گئے۔ حضرت اُم سلمہ آنحضورؐ سے روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں ابوجہل کے لیئے جنت میں کھجور کے درخت دیکھے تھے۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی یہ تعبیر ہے اور عکرمہ نے آنحضورؐ سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت کے دور میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی جبکہ ان کو دین کی سمجھ آجائے۔ اچھے اور بہترین ہیں (اس لیے کسی بُرے عنوان کا ان کا تذکرہ نہ کرو)

۵۴۹۔ العلاء الحضرمی:۔ یہ علاء حضرمی ہیں اور ان کا نام عبداللہ ہے حضرموت کے رہنے والوں میں سے ہیں آنحضورؐ کی طرف سے بحرین پر عامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے ان کو اپنے زمانہ میں بھی بحرین کا حاکم رکھا یہانتک کہ یہ علاء ۱۴ھ میں انتقال فرماگئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۰۔ علقمہ بن وقاص:۔ یہ علقمہ بن وقاص لیثی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔

۵۵۱۔ عمار بن یاسر:۔ یہ عمار بن یاسر عنسی ہیں۔ بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت عمار کے والد یاسر مکہ میں مع اپنے دو بھائیوں کے جن کا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں تشریف لائے پھر حارث اور مالک تو یمن کی طرف واپس ہوگئے مگر یاسر مکہ میں مقیم ہوگئے اور ابو حذیفہ بن المغیرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے ان کا نکاح اپنی باندی سے جس کو سمیہ کہا جاتا تھا۔ کردیا ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے حضرت عمار کو آزاد کردیا پس عمار ابو حذیفہ کے آزاد کردہ اور اُن کے باپ اُن کے حلیف ہوئے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے اور یہ اُن کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جن کو اللہ کے راستہ میں بہت تکالیف مکہ میں پہنچائی گئیں تاکہ یہ اسلام سے باز آجائیں۔ اور مشرکین مکہ نے اِن کو آگ میں بھی جلایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس طرف گذرتے تو ان پر دستِ مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی و عافیت بنجا جس طرح کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بن گئی تھی یہ عمار مہاجرین اولین میں سے ہیں اور غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں ان کا نام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الطیب المُطیّب رکھا۔ یہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور وہاں ہی ۳۷ھ میں جبکہ ان کی عمر ۹۳ سال کی تھی شہید ہوئے۔ ان سے ایک جماعت جس میں سے حضرت علی اور ابن عباس بھی ہیں روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ عمرو بن الاحوص:۔ یہ عمرو بن احوص کلابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان روایت کرتے ہیں۔

۵۵۳۔ عمرو بن الاخطب:۔ یہ عمرو بن اخطب انصاری ہیں۔ یہ اپنی کنیت ابو زید کے ساتھ مشہور رہیں۔ آنحضورؐ کے

Marfat.com

ساتھ متعدد غزوات میں شریک ہوئے آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا ہے اور حسن و جمال کے لیئے دعا بھی دی ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہ کچھ اوپر سو سال کو پہنچے۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی میں چند بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۵۴۔ عمرو بن اُمیہؓ:۔ یہ عمرو بن اُمیہؓ ضمری ضاد کے فتح میم کے جزم کے ساتھ ہے۔ بدر اور اُحد میں مشرکین کے ہمراہ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیئے آئے۔ جب مسلمان غزوہ اُحد سے واپس ہوئے تو یہ اسلام لائے۔ یہ عرب کے خاص لوگوں میں سے ہیں اور پہلا وہ میدان جس میں لڑنے کے لیئے مسلمانوں کے ہمراہ نکلے ہیں وہ بیر معونہ کی جنگ ہے ان کو عامر بن طفیل نے اس جنگ میں قید کر لیا تھا۔ پھر ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر ان کو چھوڑ دیا تھا ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ میں حبشہ میں نجاشی کے پاس بھیجا تھا۔ چنانچہ یہ نجاشی کے پاس آنحضورؐ کا نامہ مبارک لیکر پہنچے ہیں جس میں آپ نے نجاشی کو اسلام کی دعوت دی تھی چنانچہ آپ کی دعوت پر نجاشی مشرف باسلام ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان سے ان کے دو بیٹے جعفر اور عبد اللہ اور ان کے بھتیجے زبرقان ابن عبد اللہ روایت کرتے ہیں امارت امیر معاویہ کے زمانہ میں مدینہ کے اندر وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ ۶۰ھ میں۔ زبرقان زائے معجمہ کے کسرہ بائے موحدہ کے جزم اور رائے مہملہ کے کسرہ اور قاف کے ساتھ ہے

۵۵۵۔ عمرو بن الحارثؓ:۔ یہ عمرو بن الحارث خزاعی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ جویریہ کے بھائی ہیں کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے ابو وائل شقیق بن سلمہ اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے

۵۵۶۔ عمرو بن حریثؓ:۔ یہ عمرو بن حریث قریشی مخزومی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو دیدار نصیب ہوا اور آپ سے حدیث کو سنا ہے آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا دی ہے بعض نے کہا ہے کہ جب آنحضورؐ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر بارہ ۱۲ سال کی تھی۔ کوفہ میں آئے اور وہیں قیام پذیر ہوئے اور کوفہ کے امیر بنائے گئے اور وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے جعفر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۷۔ عمرو بن حزمؓ:۔ یہ عمرو بن حزم ہیں ان کی کنیت ابو الضحاک ہے انصاری ہیں۔ جب ان کی عمر ۱۵ پندرہ سال کی تھی تو سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں حاضر ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نجران پر ۱۰ھ میں حاکم بنا دیا تھا۔ ۵۳ھ میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی ان سے ان کے بیٹے محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ عمرو بن سعیدؓ:۔ یہ عمرو بن سعید قریشی ہیں۔ انہوں نے دونوں ہجرت کی ہیں حبشہ میں دوسری مرتبہ کی ہجرت میں شریک تھے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ خیبر کے سال آتے ہیں ۱۳ھ میں شام میں شہید کیئے گئے

۵۵۹۔ عمرو بن سلمہؓ:۔ یہ عمرو بن سلمہ مخزومی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ یہ حضورؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کے امام تھے کیونکہ یہ اُن میں سب سے بڑے قاری تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ اپنے باپ کے ہمراہ آنحضورؐ کے پاس آتے ہیں۔ ان کے والد کے حاضر ہونے میں آپ کی خدمت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ بصرہ میں آکر رہے ان سے ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے

۵۶۰۔ عمرو بن العاصؓ:۔ یہ عمرو بن العاص سہمی قریشی ہیں ۵ھ میں اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے ۸ھ میں۔

Marfat.com

حضرت خالد بن الولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آنحضور کے پاس حاضر ہوتے اور یہ سب ساتھ اسلام لائے ہیں۔ ان کو آنحضرت نے عمان کا حاکم بنا دیا تھا۔ یہ برابر وہاں حاکم رہے۔ یہانتک کہ آنحضور کی وفات ہوگئی انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بھی بڑے بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مصر فتح ہوا اور برابر حضرت عمرؓ کی زندگی میں یہ مصر کے حاکم رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمانؓ نے بھی اُن کو وہاں کا حاکم تقریباً چار سال تک برقرار رکھا اس کے بعد معزول فرمایا۔ پھر حضرت معاویہؓ نے جب وہ امیر ہو گئے۔ تو ان کو پھر مقرر کیا۔ مصر میں ہی ۴۳ھ میں جبکہ انکی نوے سال کی عمر تھی وفات پائی اور ان کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ کو مصر کا حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر دیا ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن عمر اور قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱۔ عمرو بن عبسہ:۔ یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ ان کی کنیت ابونجیح ہے۔ سلمی ہیں۔ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چوتھے شخص ہیں پھر یہ اپنی قوم بنی سلیم کی طرف واپس ہو گئے تھے۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب تم میرے متعلق یہ سنو کہ میں اعدائے اسلام کے لیئے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ یہ برابر اپنی قوم میں مقیم رہے یہاں تک کہ غزوۂ خیبر ختم ہوا۔ اس کے بعد یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ عبسہ عین اور بائے موحدہ اور سین مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور نجیح نون کے زبر جیم کے زیر اور حائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۲۔ عمرو بن عوف:۔ یہ عمرو بن عوف انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ طیبہ میں رہے انکی کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان سے مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۳۔ عمرو بن عوف المزنی:۔ یہ عمرو بن عوف مزنی قدیم الاسلام ہیں۔ اور یہ اُن صحابہ میں سے ہیں جن کی شان میں آیت تولوا واعینہم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی۔ مدینہ میں قیام فرمایا اور مدینہ ہی میں امیر معاویہ کے آخر دورِ امارت میں وفات پائی اُن سے اِن کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۴۔ عمرو بن الحمق:۔ یہ عمرو بن الحمق خزاعی ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ، روایت کرتے ہیں۔ موصل میں ۵۰ھ کے اندر قتل کر دیئے گئے

۵۶۵۔ عمرو بن مرہ:۔ یہ عمرو بن مرہ ہیں۔ ان کی کنیت ابومریم ہے جہنی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ازدی ہیں یہ اکثر غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ شام میں قیام فرمایا اور امیر معاویہ کے دور میں وفات پائی۔ اِن سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۶۶۔ عمرو بن قیس:۔ یہ عمرو بن قیس ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو القرشی عامری ہے جو نابینا تھے۔ اور وہ ام مکتوم کے بیٹے تھے۔ ام مکتوم کا نام عاتکہ ہے یہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں ابتداء میں ہی اسلام لے آئے تھے یہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ بہت سی مرتبہ آنحضورؐ نے اِن کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنا کر رکھا۔ آخری بار وہ ہے۔ جب کہ آپ حجۃ الوداع کے لیئے تشریف لے گئے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے

۵۶۷۔ عمرو بن تغلب:۔ یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں۔ قبیلہ عبدالقیس میں سے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت

Marfat.com

کرتے ہیں۔ تغلب اُوپر دو نقطوں والی تا اور غین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۸۔ عکراش بن ذویب: یہ عکراش بن ذویب تمیمی ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ
روایت کرتے ہیں۔ یہ آنحضورؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لیکر حاضر ہوئے تھے۔ عکراش میں عین کا زیر کاف ساکن رائے
مہملہ اور شین معجمہ ہے

۵۶۹۔ عمران بن حصین: یہ عمران بن حصین ہیں۔ ان کی کنیت ابونجید ہے خزاعی اور کعبی ہیں خیبر کے سال اسلام
لائے۔ بصرہ میں قیام فرمایا اور وہیں ان کی وفات ۵۲ھ میں ہوئی۔ بڑے فاضل اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ یہ اور ان کے والد
دونوں مشرف باسلام ہوئے۔ ان سے ابورجاء اور مطرف اور زرارۃ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہیں نجید نون کے پیش جیم کے
زبر، یاء کے سکون اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۷۰۔ عمیر مولیٰ آبی اللحم: یہ عمیر آبی اللحم غفاری حجازی کے آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا آبی اللحم کے ہمراہ فتح خیبر میں
شریک ہوئے ہیں۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو سُنا اور یاد بھی رکھا
آبی اللحم ہمزہ کا زبر اس کے بعد الف ساکن اور بائے موحدہ مکسور ہے۔

۵۷۱۔ عمیر بن الحمام: یہ عمیر بن الحمام انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوتے اور اسی میں شہید ہوگئے خالد ابن اعلم
نے ان کو قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ "کتاب الجہاد" میں ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ عمیر انصار میں سے سب سے پہلے اسلام کیلئے
شہید کیے گئے

۵۷۲۔ عوف بن مالک: یہ عوف بن مالک اشجعی ہیں۔ وہ غزوۂ حنین میں سب سے پہلے شریک ہوئے خیبر ہے۔ ان کے
ساتھ اسلامی جھنڈا تھا۔ فتح خیبر کے دن انہوں نے شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ ملک شام میں رہتے تھے اور وہیں پر ان کا انتقال ۷۳ھ
میں ہوا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۳۔ عویم بن ساعدہ: یہ عویم بن ساعدہ انصاری اوسی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بیعت ثانیہ، غزوۂ بدر اور تمام غزوات
میں شریک رہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہی میں انتقال فرمایا بعض کا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ کے خلافت کے
دور میں مدینہ میں انتقال فرمایا جبکہ ان کی عمر ۶۵ سال یا ۶۶ سال کی تھی۔ ان سے حضرت عمرؓ بن الخطاب روایت کرتے ہیں۔

۵۷۴۔ عویمر بن عامر: یہ عویمر بن عامر ابوالدرداء ہیں۔ یہ اپنی کنیت سے مشہور رہیں۔ انکا ذکر حرف دال میں گزر چکا ہے۔

۵۷۵۔ عویمر بن ابیض: یہ عویمر بن ابیض عجلانی اور انصاری ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں۔ لعان کا واقعہ انہیں سے
تعلق رکھتا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ جو عویمر لعان والے ہیں وہ عویمر بن الحارث بن زید بن الحارثہ بن جد بن عجلان ہیں۔

۵۷۶۔ عیاض بن حمار: یہ عیاض بن حمار تیمی مجاشعی ہیں ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ یہ آنحضورؐ کے پرانے سچے
محب ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۷۔ عصام المزنی: یہ عصام مزنی ہیں ان کو آنحضورؐ کی صحبت اور روایت دونوں میسّر ہیں۔ یہ بہت کم حدیث بیان
کرتے ہیں۔ ان کی حدیث "باب الجہاد" میں ہے۔ جس کی تخریج امام ترمذی اور ابوداؤد نے کی ہے لیکن ان دونوں نے
حدیث کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۵۷۸۔ عتبان بن مالک: یہ عتبان بن مالک خزرجی سالمی ہیں۔ اور بدر کے شریک ہونے والوں میں سے ہیں ان

Marfat.com

سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت کرتے ہیں۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۵۷۹۔ عمارۃ بن خزیمہ :۔ یہ عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت انصاری ہیں۔ یہ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے عمارۃ عین کے ضمہ میم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں تردد کیا گیا ہے۔

۵۸۰۔ عمارۃ بن رویبہ :۔ یہ عمارا بن رویبہ ثقفی ہیں ان کا شمار کوفیوں میں ہے۔ ابوبکرؓ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمارۃ عین کے پیش اور میم غیر مشدد کے ساتھ ہے

۵۸۱۔ عرس بن عمیرہ :۔ یہ عرس بن عمیرہ کندی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عرس عین کے ضمہ، راء کے سکون اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۲۔ عیاش بن ابی ربیعہ :۔ یہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی قریشی ہیں۔ یہ ابوجہل کے ماں شریک بھائی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی شروع میں اسلام لے آئے۔ ملک حبش کی طرف ہجرت کی پھر اُنھوں نے اور حضرت عمرؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کے پاس ہشام کے دونوں بیٹے ابوجہل اور حارث آئے اور کہا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ میں جب تک کہ تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالوں گی اور نہ سائے میں آرام کروں گی۔ اس لیے یہ ان کے ساتھ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ان دونوں نے ان کو ایک رسّی سے باندھ دیا اور مکہ میں ان کو قید رکھا اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قنوت میں دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو کافروں کی قید سے خلاصی دے۔ جنگ یرموک میں شام کے اندر شہید ہوئے۔ ان سے عمر بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عیاش دو نقطوں والی یار کی تشدید اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۳۔ عابس بن ربیعہ :۔ یہ عابس بن ربیعہ غطیفی ہیں۔ فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں۔

۵۸۴۔ ابو عبیدۃ بن الجراح :۔ یہ ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن جراح فہری قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس اُمت کے امین کہلاتے ہیں حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ اسلام لائے۔ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی۔ تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور آنحضورؐ کے ساتھ غزوۂ اُحد میں ثابت قدم رہے انھوں نے ہی خود کی اُن دو کڑیوں کو جو آنحضور کے چہرۂ انور میں گھس گئی تھیں کھینچا تھا۔ جن کی وجہ سے آپ کے آگے کے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔ یہ لانبے قد کے تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور ہلکی داڑھی والے تھے۔ طاعون عمواس ۱۸ھ میں ان کا انتقال مقام اردن میں ہوا۔ اور بیسان میں دفن ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ معاذ بن جبلؓ نے پڑھائی۔ ان کی عمر اٹھاون سال کی ہوئی۔ ان کا نسب باپ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر بن مالک پر مل جاتا ہے۔ ان سے ایک جماعت صحابہ کی روایت کرتی ہے۔

۵۸۵۔ ابو العاص بن الربیع :۔ یہ ابو العاص مقسم بن الربیع ہیں اور کہا گیا کہ ان کا نام لقیط ہے اور یہ آنحضورؐ کے داماد تھے۔ یعنی آپ کی صاحبزادی زینبؓ ان کے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے بعد یوم بدر کے قیدی ہونے کے جب کہ کفر کی حالت میں تھے۔ (اور آزاد کیے گئے تھے اسلام قبول کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ یہ آنحضورؐ سے

Marfat.com

بھائی چارہ اور سچی محبت رکھتے تھے۔ جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے دور میں قتل کر دیئے گئے۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں۔ مقسم میم کے زیر قاف کے سکون اور سین کے زبر کے ساتھ ہے۔

۵۸۶۔ ابوعیاش:۔ یہ ابوعیاش زید بن الصامت انصاری زرقی ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ہجرت کے چالیس سال بعد وفات پائی۔

۵۸۷۔ ابوعمرو بن حفص:۔ یہ ابوعمرو بن حفص ابن مغیرہ مخزومی ہیں۔ ان کا نام عبدالحمید ہے اور احمد بھی کہا جاتا ہے اور بعضوں نے ان کی کنیت ہی کو ان کا نام کہا۔ بعض روایات میں ابوحفص بن مغیرہ آیا ہے۔

۵۸۸۔ ابوعبس بن عبدالرحمٰن بن جبیر:۔ یہ ابوعبس بن عبدالرحمان بن جبیر انصاری حارثی ہیں ان کے نام کی بہ نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ میں ۳۴ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے اور ستر سال کی عمر ہوئی۔ ان سے عبایۃ بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس عین مہملہ کے زبر بائے موحدہ غیر مشدد اور سین مہملہ کے ساتھ ہے۔ اور عبایہ میں عین کا زیر اور بائے موحدہ غیر مشدد اور آخر میں دو نقطوں والی یا ہے

۵۸۹۔ ابوعسیب:۔ یہ ابوعسیب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا نام احمر ہے۔ ان سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں۔ عسیب عین کے زبر اور سین مہملہ کے زیر کے ساتھ ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۵۹۰۔ عبداللہ بن بریدہ:۔ یہ عبداللہ بن بریدہ اسلمی ہیں۔ مرو کے قاضی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ایک قابل اعتماد تابعی ہیں۔ اپنے والد وغیرہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن سہل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مرو ہی میں وفات پائی۔ ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

۵۹۱۔ عبداللہ بن ابی زبیر:۔ یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری مدنی ہیں مدینہ کے اونچے لوگوں میں سے ہیں۔ تابعی ہیں۔ انس بن مالک اور عروۃ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور مالک بن انس ثوری ابن عیینہ۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلّم ہے۔ امام احمد نے فرمایا ان کی حدیث شفاء ہے۔ ۱۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ ان کی ستر، ۷۰ برس کی عمر ہوئی۔

۵۹۲۔ عبداللہ بن زبیر:۔ یہ عبداللہ بن زبیر وہ ہیں جن کی کنیت ابوبکر ہے۔ یہ حمیدی قریشی اسدی ہیں رواۃ میں بڑے پختہ کار ہیں۔ مسلم بن خالد وکیع اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مصر گئے تھے وہاں جب امام شافعی کی وفات ہو گئی تو یہ مکہ واپس آ گئے۔ ان سے محمد ابن اسماعیل بخاری اپنی صحیح بخاری میں بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ مکہ میں ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔ یعقوب بن سفیان نے کہا کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا

۵۹۳۔ عبداللہ بن مطیع:۔ یہ عبداللہ ابن مطیع قرشی عدوی ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ان کو ان کے باپ آنحضورؐ کی خدمت میں لے گئے ان کے باپ کا نام العاص تھا۔ آنحضورؐ نے ان کا نام مطیع رکھا تھا۔ اور یہ عبداللہ قریش کے سرداروں میں سے ہیں یہی وہ شخص ہیں جن کو مدینہ والوں نے اپنا امیر یزید بن معاویہ سے فسخ بیعت کے بعد متعین کیا تھا۔ واقدی نے ان سے کہا کہ تم تو فقط،

Marfat.com

قریش ہی پر حکومت کرتے ہو دوسروں پر نہیں اور وہ عبداللہ بن حنظلۃ الغسیل ہی ہے کہ جو قریش اور غیر قریش دونوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث کو سُنا اور ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں ۷۳ھ میں یہ قتل کر دیئے گئے۔ عبداللہ ابن الزبیر نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور پھر ان کو کوفہ سے مختار بن ابی عبید نے نکال دیا تھا۔

۵۹۴۔ عبداللہ بن مسلمۃ :۔ یہ عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب تمیمی مدنی ہیں "قعنبی" نام سے مشہور ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ یہ قوی الحفظ قابلِ اعتماد اور غلطی و خطا سے محفوظ۔ رُواۃ میں سے ہیں۔ یہ حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں ان سے ان کی مصاحبت مشہور تھی۔ ہشام بن سعد وغیرہ ائمہ سے حدیث کو سُنا۔ ان سے بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی نسائی روایت کرتے ہیں محرم ۲۲۱ھ میں مکہ کے اندر وفات پائی۔

۵۹۵۔ عبداللہ بن موہب :۔ یہ عبداللہ بن موہب فلسطینی شامی ہیں۔ فلسطین کے قاضی تھے۔ تمیم داری سے روایت کی ہے اور قبیصہ بن ذؤیب سے حدیث کو سنا بعض کا قول ہے کہ انہوں نے تمیم سے نہیں سُنا بلکہ قبیصۃ بن تمیم سے ہی سماعت کی ہے اور ان سے عمر بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں۔

۵۹۶۔ عبداللہ بن مبارک :۔ یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں۔ بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ۔ امام مالک اور ثوری اور شعبہ اور اوزاعی اور ان کے ماسوا بہت سے لوگوں سے حدیث کو سُنا اور ان سے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علمائے ربانیین میں سے تھے۔ امام فقیہ۔ حافظِ حدیث زاہد اور پرہیزگار۔ سخی قابل اعتماد پختہ کار تھے۔ اسماعیل بن عیاش نے کہا کہ روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہ تھا۔ نہ ان سے علم میں کوئی بڑھا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کی جو عبداللہ بن مبارک کو عطا نہ فرمائی ہو بغداد میں بارہا تشریف لائے اور وہاں درسِ حدیث دیا ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۵۹۷۔ عبداللہ بن عکیم :۔ یہ عبداللہ ابن عکیم جہنی ہیں۔ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ان کیلئے آنحضورؐ کی روایت اور روایت کا پایا جانا مشہور نہیں لیکن بہت سے علماء اسلام رجال نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اور صحیح یہی ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے۔

۵۹۸۔ عبداللہ بن ابی قبیس :۔ یہ عبداللہ بن ابی قبیس ہیں۔ ان کی کنیت ابوالاسود ہے شام کے رہنے والے ہیں عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ ہیں شامیوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۵۹۹۔ عبداللہ بن عصم :۔ اور ان کو عبداللہ بن عصمۃ بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں حنفی ہیں یہ ابوسعید اور ابن عمر سے اور ان سے اسرائیل اور شریک روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث ثقیف میں پائی جاتی ہے بڑے جھوٹے اور ہلاکت میں ڈال دینے والے تھے۔

۶۰۰۔ عبداللہ بن محیریز :۔ ان کا پورا نام عبداللہ بن محیریز الجمحی القرشی ہے مشہور تابعین میں سے ہیں ابومحذورہ اور عبادہ بن الصامت وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مکحول اور زہری جیسے اکابر محدثین روایت کرتے ہیں

Marfat.com

رجاء بن حیوہ فرماتے تھے کہ اگر اہل مدینہ کو ابن عمرؓ جیسے عبادت گزار پر فخر ہے تو ہمیں بھی اپنے عابد و زاہد ابن محیریز پر فخر ہے ۔
سنہ ھ سے پہلے انتقال کیا۔

۶۰۱۔ **عبداللہ بن المثنیٰ**:۔ نام عبداللہ ہے مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالک کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے چچوں اور حسن سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے محمد اور مسدد وغیرہ نے روایت کی ہے ابو حاتم نے ان کو صالح قرار دیا اور ابو داؤد نے فرمایا کہ میں ان کی حدیث کی تخریج نہیں کرتا

۶۰۲۔ **عبداللہ بن عمر بن حفص**:۔ نام عبداللہ عمر بن حفص ابن عاصم کے بیٹے اور عمری ہیں۔ اپنے بھائی عبیداللہ اور نافع اور مقری سے روایت کرتے ہیں۔ قعنبی وغیرہ ان کی روایت کے راوی ہیں۔ ابن معین نے ان کو صویلح (معمولی درجہ کا) قرار دیا۔ ابن عدی نے فرمایا لاباس بہ صادق ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سچے آدمی ہیں ۱۷۱ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۳۔ **عبداللہ بن عتبہ**:۔ نام عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہے۔ خاندان ہنو ہذیل سے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے بھتیجے ہیں۔ اصل میں مدینہ کے باشندہ ہیں پھر کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ انہوں نے خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطابؓ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ بشر بن مروان کے دور حکومت میں ان کا انتقال کوفہ میں ہوا۔

۶۰۴۔ **عبداللہ بن مالک بن بحینہ**:۔ پورا نام عبداللہ بن مالک بن القشب الازدی ہے۔ ان کی والدہ بحینہ ہیں۔ ان کے نانا کا نام حارث بن عبدالمطلب ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں ۵۴ھ یا ۵۸ھ میں انتقال کیا۔ قشب میں قاف مکسور شین منقوطہ ساکن اور بار موحدہ ہے

۶۰۵۔ **عبداللہ بن مالک**:۔ ان کا نام عبداللہ ابن مالک اور کنیت ابو تمیم الجیشانی ہے حضرت عمر بن الخطاب اور ابوذر اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں مصر کے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ ان کی حدیثیں اہل مصر کے پاس ملتی ہیں۔

۶۰۶۔ **عبداللہ بن مالک**:۔ اسم گرامی عبداللہ ابن مالک ہے سہران کے رہنے والے ہیں صحابہ میں علیؓ و عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو اسحاق اور ابو روق نے ان سے روایت کی۔ ان کی حدیث جمع بین الصلوتین کے باب میں ہے۔

۶۰۷۔ **عبداللہ بن عبدالرحمٰن**:۔ نام نامی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین ہے۔ مکہ کے رہنے والے اور قریش خاندان سے ہیں۔ اور تابعی ہیں۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ تابعین کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ مالک ثوری اور ابن عیینہ نے ان سے روایت کی۔

۶۰۸۔ **عبداللہ بن عبیداللہ**:۔ نام گرامی عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔ ابو ملیکہ کا نام زہیر ابن عبداللہ التیمی ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ یہ احول بھینگے ہیں۔ مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ کے دور حکومت میں قاضی رہے۔ حضرت ابن عباس۔ حضرت ابن الزبیر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ابن جریج اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ۱۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔ ملیکہ میں میم پر پیش اور لام پر

Marfat.com

زبیر ہے۔

۶۰۹۔ **عبداللہ بن شقیق**:۔ عبداللہ بن شقیق نام ابو عبدالرحمان کنیت ہے۔ بنو عقیل میں سے ہیں۔ آپ کا وطن بصرہ ہے مشہور قابل اعتماد (ثقہ) تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی سماعت کی اور حریری نے ان سے روایت کی۔

۶۱۰۔ **عبداللہ بن شہاب**:۔ آپ کا نام عبداللہ شہاب کے بیٹے ابوالحرب کنیت ہے اور خولانی ہیں۔ تابعین کے دوسرے طبقے میں ان کا شمار ہے۔ اہل کوفہ کے یہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے یہ کثیرالروایت ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اور ایک جماعت نے ان سے روایت کی۔

۶۱۱۔ **عبیداللہ بن رفاعہ**:۔ یہ عبیداللہ رفاعہ ابن رافع کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ اور مشہور تابعی ہیں اپنے والد رفاعہ اور فاطمہ بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۱۲۔ **عبیداللہ بن عبداللہ**:۔ ان کا نام نامی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور کنیت ابوبکر ہے۔ اہل مدینہ سے حدیث کی سماعت کی۔ تابعی ہیں۔ امام زہری اور بڑے بڑے تابعین نے ان سے روایت۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے وفات پائی یہ محدثین کے نزدیک ثبت اور ثقہ ہیں ان کی حدیث اہل حجاز کے یہاں ہے۔

۶۱۳۔ **عبیداللہ بن عدی**:۔ پورا نام عبیداللہ ابن عدی بن الخیار الثقفی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کرتے ہیں ولید بن عبدالملک کے عہد میں وفات پائی۔

۶۱۴۔ **عبید بن عمیر**:۔ عبید بن عمیر نام اور کنیت ابو عاصم ہے یہ بنو اللیث میں سے ہیں۔ حجاز کے باشندہ، اہل مکہ، کے قاضی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپ کی زیارت کی ہے کبار تابعین میں ان کا بھی شمار ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ وحضرت ابو ذرؓ وحضرت عبیداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت عائشہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے کچھ تابعین نے بھی روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا۔

۶۱۵۔ **عبدالرحمٰن بن کعب**:۔ پورا نام عبدالرحمان ابن کعب بن مالک الانصاری ہے۔ مدینہ کے تابعین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ امام زہری ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۱۶۔ **عبدالرحمٰن بن الاسود**:۔ عبدالرحمان ابن الاسود القرشی نام حجاز کے رہنے والے ہیں۔ مدینہ کے تابعین میں سے مشہور تابعی ہیں۔ ثقات تابعین میں سے ہیں۔ کثیرالروایت ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۶۱۷۔ **عبدالرحمٰن بن یزید**:۔ پورا نام عبدالرحمٰن ابن یزید بن حارثۃ الانصاری۔ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہے ۹۸ھ میں وفات پائی۔

۶۱۸۔ **عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ**:۔ نام عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اس وقت ان کی پیدائش ہوئی دجیل میں شہید کئے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہر بصرہ میں ڈوب گئے اور

Marfat.com

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دیر جماجم میں ۸۳ھ میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے۔ ان کی حدیثیں اہل کوفہ میں پائی جاتی ہیں اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے شعبی، مجاہد، ابن سیرین اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کو سنا۔ کوفہ میں رہنے والے تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۱۹۔ **عبد الرحمٰن بن غنم**:۔ پورا نام عبد الرحمان ابن غنم الاشعری ہے۔ شام کے رہنے والے ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں کو دیکھا۔ آپؐ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے۔ لیکن آپؐ کو نہیں دیکھا۔ جب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا برابر ان کے ساتھ رہے تاآنکہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہاء اسلام شام میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ عمر بن الخطاب و معاذ بن جبل جیسے متقدمین صحابہ سے روایت کرتے ہیں غنم میں غین، منقوطہ مفتوح اور نون ساکن ہے ۷۸ھ میں انتقال ہوا۔

۶۲۰۔ **عبد الرحمان ابن أبي عمرة**:۔ نام عبد الرحمان ابن ابی عمرہ ہے اور ابو عمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے۔ یہ انصاری اور بخاری ہیں مدینہ کے قاضی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں ان میں ان کی حدیثیں مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد عمرو بن محصن عثمان اور ابو ہریرہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۲۱۔ **عبد الرحمان بن عبد اللہ**:۔ ان کا نام عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ المازنی انصاری ہے اپنے والد عبد اللہ اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت مالک بن انس وغیرہ روایت کرتی ہے ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہیں۔ سن وفات ۱۳۹ ہجری ہے

۶۲۲۔ **عبد الرحمان بن ابی عقبہ**:۔ ان کا نام عبد الرحمٰن بن ابی عقبہ ہے۔ ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابی عقبہ کا نام رُشید ہے رشید میں راء مضموم اور شین معجمہ مفتوح ہے۔ یہ خود صحابی ہیں اور فارسی النسل ہیں۔ ان کا نام عبد الرحمان ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ اپنے والد اور داؤد بن الحصین سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۳۔ **عبد الرحمان بن عبد القاری**:۔ انکا نام عبد الرحمٰن بن عبد القاری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن نہ آپ سے حدیث کی سماعت کی نہ روایت بیان کی۔ مؤرخ واقدی نے ان صحابہ کے ذکر میں جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کا بھی شمار کیا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ مدینہ کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب سے حدیث سنی ہے ۸۱ھ میں بعمر ۷۸ سال وفات پائی۔ القاری میں قاف اور راء پر زبر اور یاء مشدد ہے۔ ہمزہ آخر میں نہیں ہے۔

۶۲۴۔ **عبد الرحمٰن بن عبد اللہ**:۔ نام عبد الرحمٰن ابن عبد اللہ ہے ان کی والدہ اُمّ الحکم ہیں یہ سفیان بن حرب کی بیٹی ہیں حضرت معاویہؓ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ باب خطبۃ یوم الجمعہ میں ان کا نام آتا ہے۔

۶۲۵۔ **عبد الرحمٰن بن ابی بکر**:۔ عبد الرحمان نام ابو بکر کے بیٹے ہیں۔ ان کے صاحب زادے محمد ان سے روایت کرتے ہیں

۶۲۶۔ **عبد الرحمٰن بن ابی بکرة**:۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نام ہے انصار بنو ثقیف میں سے ہیں۔ بصرہ وطن ہے بصرہ ہی میں ۱۴ھ میں مسلمانوں کے وہاں پہنچنے پر پیدا ہوئے بصرہ میں مسلمانوں کے یہاں سب سے پہلے ان کی پیدائش ہوئی تابعی ہیں کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علیؓ سے روایت سنی ہیں اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

Marfat.com

۶۲۷۔ عبدالرحمن بن عبداللہ:۔ پورا نام عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی عمار ہے مکہ کے رہنے والے ہیں حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت معاذ سے حدیث کی سماعت کی اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۶۲۸۔ عبدالرحمن بن یزید:۔ نام عبدالرحمن ابن یزید اسلم المدنی ہے۔ اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں۔ اور قتیبہ ہشام وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۹۔ عبدالعزیز بن رفیع:۔ یہ عبدالعزیز ابن رفیع ہیں۔ اسدی اور مکی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں ابن عباس اور انس بن مالک سے حدیث سنی حالانکہ نوے ۹۰ سال سے کچھ زیادہ عمر ہو چکی تھی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے (یعنی را مضموم اور فا مفتوح ہے۔

۶۳۰۔ عبدالعزیز بن جریج:۔ یہ عبدالعزیز ابن جریج مکی ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فقیہ عبدالملک ان کے بیٹے اور خفیف ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۱۔ عبدالعزیز بن عبداللہ:۔ نام عبدالعزیز ابن عبداللہ ہے۔ مدینہ کے اکابر فقہاء میں سے ہیں۔ امام زہری محمد بن المنکدر اور حمید الطویل وغیرہ سے بہت سے لوگوں سے حدیث سنی۔ بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں بغداد میں تشریف لائے۔ حدیث بیان کیں۔ بمقام بغداد ۱۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۶۳۲۔ عبدالملک بن عمیر:۔ عبدالملک بن عمیر القرشی پورا نام ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ القرشی قرش کی طرف نسبت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں یہ تو قرشہ کی طرف انتساب کے باعث قرشی کہے جاتے ہیں۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ حضرات میں سے ہیں کوفہ کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ تقریباً ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی

۶۳۳۔ عبدالواحد بن ایمن:۔ نام عبدالواحد ابن ایمن المخزومی ہے۔ یہ قاسم بن عبدالواحد کے باپ ہیں انہوں نے روایت حدیث کو اپنے والد اور دوسرے تابعین سے سنا اور ان سے ایک بڑی جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔

۶۳۴۔ عبدالرزاق بن ہمام:۔ عبدالرزاق ابن ہمام نام اور ابوبکر کنیت ہے۔ شہرت یافتہ حضرات میں سے ہیں ابن جریج اور معمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے احمد اور اسحاق اور رہادی نے روایت کی بہت سی کتابیں تصنیف کیں ۲۱۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۸۵ سال ہوئی۔

۶۳۵۔ عبدالحمید بن جبیر:۔ نام عبدالحمید ابن جبیر الحجبی ہے اپنی پھوپھی صفیہ اور ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے روایت کی۔

۶۳۶۔ عبدالمہیمن بن عباس:۔ پورا نام عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ہے بنو ساعدہ میں سے ہیں اپنے والد اور ابو حازم سے روایت کی اور ان سے مصعب اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت کی ان کا ذکر باب الحد زوالتانی میں ہے۔

۶۳۷۔ عبدالاعلیٰ:۔ نام عبدالاعلیٰ بن مسہر ہے ابو مسہر کنیت ہے۔ غسان میں سے ہیں۔ شام کے بزرگ ہیں سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے روایت کی اور ان سے ابن معین ابو حاتم اور ابن المرواس نے روایت کی لوگوں میں سب سے

Marfat.com

مترجم عکسی

زیادہ حافظ جلالت اور فصاحت کے مالک ہیں۔ ان کو قتل کرنے کے لیے ننگا کیا گیا تاکہ مسئلہ خلق قرآن کا اقرار کریں اس وقت بھی اقرار نہ کیا اور انکار کرتے رہے پھر قید میں ڈال دے گئے رجب ۲۲۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۳۸۔ عبدالمنعم :۔ یہ عبدالمنعم نعیم کے بیٹے سواری ہیں جریری اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور یونس المورب اور محمد بن ابی المقدمی ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۹۔ عبد خیر بن یزید :۔ یہ عبد خیر بن یزید کے بیٹے کنیت ابو عمارہ ہے مہران کے باشندے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا۔ لیکن ملاقات نہیں ہوئی۔ حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں محدثین کے نزدیک وثوق اور اعتماد کے شخص ہیں کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی عمر ہوئی۔ خیر شر کی ضد ہے۔

۶۴۰۔ عمران بن حطّان :۔ یہ عمران حطّان کے بیٹے دوسی اور خزرجی ہیں۔ حضرت عائشہ ابن عمر ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور ان سے محمد ابن سیرین، یحییٰ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی حطّان میں حاء مہملہ پر کسرہ طاء مہملہ پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔

۶۴۱۔ عمرو بن شعیب :۔ یہ عمر شعیب بن محمد ابن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے اور سہمی ہیں اپنے والد اور ابن المسیب اور طاؤس سے حدیث سُنی اور ان سے زہری ابن جریج عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی اس لیے کہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں عن ابیہ عن جدہٖ اور کبھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں آپ اگر مقصود عن ابیہ عن جدہٖ سے خود اپنے باپ اور اپنے دادا ہیں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ شعیب اور اپنے دادا محمد سے روایت کر رہے ہیں۔ کہ ان کے دادا محمد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔ اس صورت میں روایت مرسل ہو گئی کیونکہ محمد جو ان کے دادا ہیں حضورؐ کی ملاقات سے مشرف نہیں تھے نہ انہوں نے آپکا زمانہ پایا۔ اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے۔ کہ عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں سند متصل نہیں رہتی کیونکہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا اسی عیب کی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں انکی روایات کو نہیں لیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں

۶۴۲۔ عمرو بن سعید :۔ عمرو بن سعید نام ہے بنو ثقیف کے آزاد کردہ اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس اور ابو العالیہ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ابن عون اور جُریر بن حازم نے روایت کی۔

۶۴۳۔ عمرو بن عثمان :۔ یہ عمرو بن عثمان ابن عفّان کے بیٹے ہیں۔ اسامہ بن زید اور اپنے والد عثمان بن عفّان سے حدیث سنی۔ حدیث البکار علی المیت میں ان کا ذکر ہے ان سے مالک بن انس نے روایت کی۔

۶۴۴۔ عمرو بن الشرید :۔ نام عمرو الشرید کے بیٹے۔ ثقفی اور تابعین ہیں۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے ابن عباس اور ان کے والد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ابو رافع رضی اللہ عنہم سے حدیث سُنی۔ ان سے صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی۔

۶۴۵۔ عمرو بن میمون :۔ عمرو میمون کے بیٹے اور ازدی ہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں دیکھے آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مسلمان ہوگئے تھے۔ لیکن آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ کوفہ کے بڑے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ عمر وبن الخطاب معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے روایت کی۔ اور ان سے اسحاق نے حدیث سنی۔ ۷۴ھ میں وفات پائی۔

۶۴۶۔ عمرو بن عبداللہ:۔ نام عمرو عبداللہ کے بیٹے اور سبیعی ہیں اور کنیت ابواسحق ہے۔ ان کا ذکر حرف ہمزہ میں گزرچکا ہے۔

۶۴۷۔ عمرو بن عبداللہ:۔ نام عمرو بن عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور جمحی ہیں۔ قریش میں سے ہیں۔ یزید بن شیبان سے روایت کی اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے۔

۶۴۸۔ عمرو بن دینار:۔ یہ عمرو دینار کے بیٹے ہیں کنیت ابویحییٰ ہے۔ سالم بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے دونوں حماد اور معتمر نے۔ کئی محدث انکو روایت میں ضعیف کہتے ہیں

۶۴۹۔ عمرو بن واقد:۔ یہ عمرو واقد کے بیٹے دمشق کے رہنے والے ہیں۔ یونس بن میسرہ اور کئی حضرات سے روایت کی اور ان سے نفیلی اور ہشام بن عمار نے۔ محدثین کے یہاں روایت حدیث کے معاملہ میں متروک ہیں۔

۶۵۰۔ عمرو بن مالک:۔ عمرو بن مالک نام ابوثمامہ کنیت ہے۔ زمانہ جاہلیت (زمانہ قبل از اسلام) کا آدمی ہے حدیث کسوف اور باب الغضب میں جابر کی روایت سے مسلم میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور بیان کیا کہ یہی وہ شخص ہے جس کو آپ نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنا بانس گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ روایت میں تو اسی طرح مذکور ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ یہ شخص جس کو آپ نے دیکھا تھا عمر بن لحی ہے۔ لحی ربیعہ بن حارثہ ہے۔ اور عمرو خزاعہ کا باپ ہے

۶۵۱۔ عمر بن عبدالعزیز:۔ یہ عمر عبدالعزیز ابن مروان بن الحکم کے بیٹے ہیں۔ ابوحفص کنیت ہے قریش میں سے بنوامیہ کے گھرانے سے ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ عاصم حضرت عمر بن الخطاب کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہیں۔ اُمّ عاصم کا نام لیلی ہے۔ ابوبکر بن عبدالرحمان سے روایت کی اور ان سے زہری ابوبکر بن حزم نے روایت کی ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے بعد سریر آرائے خلافت ہوئے۔ رجب ۱۰۱ھ میں دیر سمعان میں وفات پائی۔ دیر سمعان حمص کے علاقہ میں ہے۔ مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور کچھ روز ہے اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی کہتے ہیں کہ چالیس سال پورے بھی نہ ہوتے تھے۔ کہ وفات پائی یہ عبادت۔ زہد۔ اتقاء۔ پاکبازی۔ حسن اخلاق کا ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ خصوصاً زمانۂ خلافت میں۔ کہتے ہیں کہ جب ان کو خلافت سپرد کی گئی تو ان کے مکان میں سے رونے کی بلند آواز سنائی دی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی لونڈیوں کو اختیار دیدیا ہے۔ کہ تم میں سے جس کو آزاد ہونے کی خواہش ہو۔ میں اس کو آزاد کردوں اور میرا اس سے کچھ علاقہ نہ رہے اور جس کو میرے ساتھ رہنے کی خواہش ہو اس کو اپنے پاس رکھ لوں کیونکہ مجھے ایک ایسی چیز پیش آگئی ہے جس کے باعث میں تمہاری طرف متوجہ نہیں رہ سکتا۔ یہ سن کر سب لونڈیاں رونے لگیں۔ عقبہ بن نافع نے ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبدالملک سے پوچھا کہ تم مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ جب سے ان کو خدا نے خلافت عطاء کی ہیں نہیں کہہ سکتی کہ انہوں نے کبھی جنابت اور احتلام کے باعث غسل کیا ہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص عمر بن عبدالعزیز سے روزے اور نماز میں بڑھا ہوا ہو۔ لیکن میں نے کسی ایسے شخص کو بالکل نہیں دیکھا۔ جو عمر بن عبدالعزیز سے زیادہ اپنے پروردگار کا خوف

Marfat.com

کرتا ہو۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو مسجد خانہ میں گرا دیتے۔ اور برابر گریہ و دعا میں معروف رہتے یہاں تک کہ آنکھوں پر نیند غالب آجاتی۔ پھر بیدار ہو جاتے اور دعا و گریہ میں مصروف ہو جاتے۔ ساری رات یہی شغل رہتا۔ وہب بن منبہ نے فرمایا کہ اگر اس اُمت میں کوئی مہدی ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں ان کے مناقب بہت اور ظاہر ہیں۔

۶۵۲- **عمر بن عطاءؒ:**- یہ عمر عطار کے بیٹے اور خوارزی اور مکی ہیں تابعین میں شمار ہے ان کی حدیثیں اہل مکہ میں پائی جاتی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا روایت کرنا مشہور ہے لیکن سائب بن یزید اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں ابن جریج وغیرہ نے ان سے حدیث سنی بکثرت روایت کرتے ہیں خوار میں خا معجمہ پر پیش اور واؤ پر زبر اور آخر میں راء مہملہ ہے۔

۶۵۳- **عمر بن عبداللہ:**- نام عمر عبداللہ ابن ابی خثعم کے بیٹے یحیٰی بن کثیر سے روایت کی اور ان سے یزید ابن الحباب اور ایک جماعت نے۔ بخاریؒ نے فرمایا کہ ان کی حدیث بے کار ہے۔

۶۵۴- **عثمان بن عبداللہ:**- نام عثمان عبداللہ ابن اوس کے بیٹے۔ بنو ثقیف میں سے ہیں۔ اپنے دادا اور چچا عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن سعید۔ اور ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۵۵- **عثمان بن عبداللہ:**- نام عثمان۔ عبداللہ ابن موہب کے بیٹے تیم کے خاندان سے ہیں ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے۔

۶۵۶- **علی بن عبداللہ:**- نام علی عبداللہ بن جعفر کے بیٹے۔ ابن المدینی کے نام سے مشہور ہیں۔ مدینی میں میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے حافظ حدیث ہیں اپنے والد اور حماد اور دوسرے حضرات سے روایت کی اور ان سے بخاری اور ابو یعلیٰ اور ابو داؤد نے خود ان کے استاد ابن المہدی نے فرمایا کہ ابن المدینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ہی اس کام کے لیئے ہوئی تھی۔ ذیقعدہ ۲۳۴ھ میں بعمر ۷۳ سال انتقال فرمایا۔

۶۵۷- **علی بن الحسین:**- نام علی۔ حضرت حسین کے صاحبزادے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں کنیت ابو الحسن ہے اور زین العابدین کے نام سے معروف ہیں اہل بیت میں سے اکابر سادات میں سے تھے۔ تابعین میں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے۔ امام زہری نے فرمایا کہ قریش میں سے میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ افضل نہیں پایا۔ ۹۴ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی اور بقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسین بن علیؓ مدفون تھے۔

۶۵۸- **علی بن المنذر:**- منذر کے بیٹے ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں طریقی کے نام سے مشہور ہوئے قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۵۵ حج کئے۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت کی۔ اور ان سے ترمذی نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابن حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی معیت میں سنی۔ ثقہ اور بہت سچے راوی ہیں۔ امام نسائی نے کہا خالص شیعی ہیں اور ثقہ ہیں ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ طریقی میں طاء مہملہ پر زبر اور راء مہملہ کے نیچے زیر اور یاء سے پہلے قاف ہے۔

۶۵۹- **علی بن زید:**- نام علی بن زید ہے۔ نسباً قریشی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں ان کا شمار

Marfat.com

ہوتا ہے۔ یہ مکہ کے باشندہ تھے بصرہ میں آکر رہ گئے تھے۔ انس بن مالک اور ابو عثمان النہدی اور ابن المسیب سے حدیث سنی اور ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی سنہ ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

۶۶۰۔ **علی بن یزید**:۔ نام علی بن یزید الہانی ہے قاسم ابو عبدالرحمان سے روایت کی اور ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی ہے ایک جماعت ان کو روایت میں ضعیف کہتی ہے

۶۶۱۔ **علی بن عاصم**:۔ علی بن عاصم نام واسط کے رہنے والے ہیں یحیٰی البکاء (بہت گریہ وزاری کرنے والے) اور عطا بن السائب اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی اور ان سے احمد اور دوسرے لوگوں نے بہت سے لوگ ان کو ضعیف کہتے ہیں۔ ان کے پاس ایک لاکھ حدیثیں ہیں نوے ۹۰ سال سے زیادہ عمر ہوئی

۶۶۲۔ **العلاء بن زیاد**:۔ نام علاء زیاد بن المطر کے بیٹے بنو عدی میں سے ہیں بصرہ کے رہنے والے۔ دوسرے طبقہ کے تابعی ہیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو شام آگئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے قتادہ نے سنہ ۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۶۳۔ **عطاء بن یسار**:۔ یہ عطاء ہیں یسار کے بیٹے ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ اُم المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں مدینہ کے مشہور تابعین میں سے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت روایت کرتے ہیں سنہ ۹۷ھ میں بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔

۶۶۴۔ **عطاء بن عبداللہ**:۔ نام عطاء عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ اصل میں خراساں کے باشندہ تھے۔ شام میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ سنہ ۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۳۵ھ میں انتقال ہوا ان سے مالک بن انس اور معمر بن راشد نے روایت کی

۶۶۵۔ **عطاء بن رباح**:۔ اسم گرامی عطاء ابو رباح کے صاحبزادے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ ان کے بال سخت گھونگریالے تھے، سیاہ فام تھے، بیٹھی ہوئی ناک ہاتھ سے لنجے اور یک چشم تھے بعد میں نابینا بھی ہوگئے تھے جلیل القدر فقیہ اور مکہ کے تابعین میں سے تھے امام اوزاعی کا قول ہے ان کی وفات جس روز ہوئی۔ انہوں نے اس شان کے ساتھ وفات پائی کہ اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے امام احمد ابن حنبل نے فرمایا علم کے خزانے خدا جس کو چاہے تقسیم فرماتے اگر علم کے ساتھ کسی کو خصوصیت ہوسکتی تو اس کا حق سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہوتا عطاء بن رباح حبشی تھے۔ سلمہ بن کہیل نے فرمایا میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو ہاں تین شخص ایسے ضرور تھے۔ عطاء۔ طاؤس۔ مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ۔ سنہ ۱۱۵ھ میں بعمر ۸۸ سال وفات پائی ابن عباس، ابوہریرہ۔ ابوسعید۔ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت۔ اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۶۶۔ **عطاء بن عجلان**:۔ نام عطاء عجلان کے بیٹے ہیں۔ بصرہ وطن ہے۔ انس۔ ابو عثمان نہدی اور کچھ اور حضرات سے روایت کی اور ان سے ابن نمیر اور ایک بڑی جماعت نے بعض نے ان کو روایت میں متہم بھی کیا ہے

۶۶۷۔ **عطاء بن السائب**:۔ نام عطاء سائب بن یزید کے بیٹے ہیں خاندان کے اعتبار سے ثقفی ہیں سنہ ۱۳۶ھ یا تقریباً اس زمانہ میں وفات پائی۔

۶۶۸۔ **عدی بن عدی**۔ نام عدی۔ عدی کے بیٹے ہیں۔ بنو کندہ میں سے ہیں۔ اپنے والد عدی اور رجاء بن حیوۃ

Marfat.com

سے روایت کی۔ اور ان سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۶۶۹۔ عدی بن ثابت :۔ نام عدی ثابت کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ترمذی نے ان کی روایت باب العطاس میں ذکر کی ہے۔ عدی بن ثابت سے ابوالیقظان نے روایت کی ترمذی نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاریؒ سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا میں تو اُن کا نام نہیں جانتا لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ اُن کا نام دینار ہے۔

۶۷۰۔ عیسیٰ بن یونس :۔ نام عیسیٰ یونس ابن اسحٰق کے بیٹے ہیں حفظ اور عبادت گزاری میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں۔ اپنے والد اور اعمش اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کی اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر محدث اور بہت سے لوگ اِن سے روایت کرتے ہیں ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے ۱۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۱۔ عامر بن مسعود :۔ نام عامر ہے۔ مسعود کے بیٹے ہیں۔ نسباً قریشی ہیں تابعی ہیں۔ ابراہیم بن عامر کے والد یہی ہیں ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔

۶۷۲۔ عامر بن سعد :۔ نام عامر۔ سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں۔ زہری و قرشی ہیں۔ اپنے والد سعد اور حضرت عثمان سے حدیث سُنی اور ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔

۶۷۳۔ عامر بن اسامہ :۔ عامر نام ہے اسامہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالملیح ہے بنو ہذیل میں سے ہیں اور بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر و انس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث سُنی اور ان سے ان کے دو بیٹے زیاد اور میسر اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ ملیح میں میم پر زبر اور لام کے نیچے زیر حاء مہملہ (غیر منقوط) ہے۔

۶۷۴۔ عاصم بن سلیمان :۔ نام عاصم ہے سلیمان کے بیٹے ہیں اور بھینگے ہیں۔ بصرہ کے باشندہ اور تابعی ہیں انس حفصہ اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی ۱۴۲ھ میں وفات ہے۔

۶۷۵۔ عاصم بن کلیب :۔ ان کا نام عاصم اور والد کا نام کلیب ہے جرم کے قبیلہ سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان کی حدیثیں نماز، حج اور جہاد کے متعلق ہیں۔

۶۷۶۔ عروہ بن الزبیر :۔ نام نامی عروۃ زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں کنیت ابوعبداللہ ہے خاندان قریش کی شاخ بنو اسد میں سے ہیں۔ اپنے والد حضرت زبیرؓ اور والدہ حضرت اسماءؓ سے حدیث کی سماعت کی ان کے علاوہ اپنی خالہ عائشہ صدیقہ اور دوسرے کبار صحابہ سے بھی حدیث کی سماعت کی ان سے اُن کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے روایت کی ہے ۲۲ھ میں تولد ہوئے تابعین میں بڑے طبقہ کے تابعین میں سے ہیں مدینہ میں سات مشہور فقیہ تھے اُن میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ ابوالزناد کا قول ہے کہ مدینہ میں ہمارے اُن فقہاء میں سے جن کے قول پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے ان میں سے سعید بن المسیب اور عروہ بن الزبیر ہیں اور کچھ اور حضرات کا بھی انہوں نے نام لیا۔ ابن شہاب نے فرمایا عروہ ایسا سمندر ہیں جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔

Marfat.com

۶۷۷۔ عروۃ بن عامر:۔ نام عروہ ہے۔ عامر کے بیٹے ہیں۔ قریشی اور تابعی ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے روایت کی ابو داؤد نے ان کی حدیث باب الطیرہ میں ذکر کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۶۷۸۔ عبید بن عمیر:۔ عبید نام۔ عمیر کے بیٹے کنیت ابو عاصم ہے۔ لیث گھرانے کے حجاز کے باشندہ اور اہل مکہ کے قاضی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی زیارت بھی کی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ابن عمرؓ سے وفات پائی

۶۷۹۔ عبید بن السباق:۔ نام عبید ہے سباق کے بیٹے حجاز کے باشندہ ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہے ان سے حدیث کم نقل کی گئی۔ اہل حجاز کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ زید بن ثابتؓ سہل بن حنیف اور جویریہ سے روایت کی اور ان سے ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ نے روایت کی۔

۶۸۰۔ عبید بن زیاد:۔ نام عبید زیاد کا بیٹا ہے کلب اس کا دوسرا نام ہے یہی وہ شخص ہے جو حسین بن علیؓ کے قتل کے لیے لشکر لے کر گیا تھا۔ ان ایام میں یہ یزید کی جانب سے کوفہ کا امیر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھ سے ۶۷ھ میں مختار بن ابی عبید کے دور میں موصل میں قتل ہوا

۶۸۱۔ عکرمہ:۔ عکرمہ نام حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ ابو عبداللہ کنیت ہے۔ اصل میں بربری ہیں مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے یہ بھی ہیں۔ ابن عباس اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت فرمائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ۱۰۷ھ میں بعمر اسی سال انتقال فرمایا۔ سعید ابن جبیر سے لوگوں نے پوچھا۔ تم سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا، عکرمہ۔

۶۸۲۔ علقمہ بن ابی علقمہ نام علقمہ ابو علقمہ کے بیٹے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انس بن مالک اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت کی۔

۶۸۳۔ عوف بن وہب:۔ نام عوف۔ وہب کے بیٹے ہیں تابعی ہیں وہب کی کنیت ابو جحیفہ ہے۔

۶۸۴۔ ابو عثمان بن عبد الرحمٰن بن مُلّ:۔ نام ابو عثمان۔ عبد الرحمٰن بن مُل کے بیٹے ہیں۔ خاندانی اعتبار سے نہدی اور وطنیت کے لحاظ سے بصری ہیں۔ زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی اسلام لاچکے ہیں۔ مگر ملاقات نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ستر۔ سال سے زیادہ گزارے اور تقریباً اتنی ہی مدت زمانہ اسلام میں بسر کی۔ ۹۵ھ میں وفات پائی۔ عمر ایک سو تیس ۱۳۰ سال ہوئی۔ حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے حدیث کی سماعت اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی۔ مل میں میم پر ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور لام پر تشدید ہے۔

۶۸۵۔ ابو عاصم:۔ نام ابو عاصم۔ شیبان کے قبیلہ سے ہیں۔ امام بخاریؒ کے استاد ہیں۔

۶۸۶۔ ابو عبیدہ:۔ نام ابو عبیدہ ہے۔ محمد بن عمار بن یاسر کے بیٹے ہیں خاندان عنس سے ہیں اور تابعی ہیں۔ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبد الرحمان بن اسحاق نے روایت کی۔ العنسی میں عین اور نون پر زبر اور سین غیر منقوطہ ہے۔

۶۸۷۔ ابو عمیر بن انس:۔ نام ابو عمیر انس ابن مالک کے بیٹے ہیں اور انصاری ہیں کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ ہے۔ اپنے چچوں سے جو انصاری ہیں یہاں روایت کرتے ہیں۔ کم عمر تابعین میں ان کا شمار ہے اپنے والد انسؓ کی وفات کے بعد زمانہ دراز

Marfat.com

تک زندہ رہے۔

۶۸۸- ابوالعشراء:- کنیت ابوالعشراء نام اسامہ ہے مالک کے بیٹے اور بنو دارم میں سے ہیں۔ تابعی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حماد بن سلمہ نے اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے اور جو کچھ ذکر ہوا وہ سب سے زیادہ مشہور قول ہے العشراء میں عین پر پیش شین منقوط پر زبر اور آخر میں الف ممدودہ ہے۔

۶۸۹- ابوالعالیہ رفیع:- ابوالعالیہ کنیت رفیع نام۔ مہران کے بیٹے ہیں۔ بنو ریاح میں سے ہیں۔ یہ نسبت ان کے آزاد کردہ ہونے کے باعث ہے بصرہ کے باشندہ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کی اور ان سے عاصم الاحول وغیرہ نے۔ حفصہ جو سیرین کی بیٹی ہیں کہتی ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو تین بار قرآن سنایا ۹۰ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۰- ابوالعلاء:- ابوالعلاء نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد اور بھائی مطرف اور حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے ۱۱۱ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۱- ابوعبدالرحمن:- یہ عبدالرحمن حُبُلی ہیں۔ نام عبداللہ یزید کے بیٹے ہیں۔ مصر کے باشندہ اور قبیلۂ عامر سے ہیں۔ نیز تابعی ہیں۔ الحُبُلی میں حاء مہملہ پر ضمہ اور باء موحدہ پر بھی ضمہ ہے۔

۶۹۲- ابوعطیہ:- ابوعطیہ نام۔ بنو عقیل کے آزاد کردہ ہونے کے باعث عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحویرث سے روایت کرتے ہیں

۶۹۳- ابوعاتکہ:- یہ ابوعاتکہ ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے روایت کی ان کو روایت میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۴- عتبہ بن ربیعہ:- نام عتبہ۔ ربیعہ کا بیٹا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا۔ اس کو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے جنگ بدر میں قتل کیا جب کہ یہ مشرک تھا۔

۶۹۵- عبداللہ بن اُبی:- نام عبداللہ۔ ابی سلول کا بیٹا ہے سلول خزاعۃ میں سے ایک عورت کا نام ہے یہ اُبی کی بیوی ہے یہ عبداللہ منافقین کا سردار ہے اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے اور یہ زبردست صاحب فضیلۃ اور بہترین صحابہ میں سے ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔

۶۹۶- العاص بن وائل:- عاص نام وائل کا بیٹا ہے۔ بنو سہم میں سے ہے حضرت عمرو بن العاص اسی کے فرزند اور صحابی ہیں۔ عاص کو زمانہ اسلام پانے کے باوجود اسلام کی توفیق نہیں ہوئی اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ باب الوصایا میں اس کا ذکر آتا ہے

فصل صحابیات کے بیان میں

۶۹۷- عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:- یہ ام المومنین عائشہ صدیقہ ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا پیام دیا اور ہجرت سے پہلے ہی شوال ۱۰ھ نبوی میں بمقام مکہ ان سے عقد کیا۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت

Marfat.com

سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ شوال ۲ھ میں ہجرت سے ۱۸ ماہ بعد حضرت عائشہؓ کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مدینہ میں آمد کے سات ماہ بعد مدینہ میں یہ رخصتی عمل میں آئی آنحضرت صلعم کے ساتھ ۹ سال رہیں۔ جس وقت آپ کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے علاوہ کسی اور ناکتخدا سے شادی نہیں کی حضرت عائشہؓ فقیہ، عالمہ، فصیحہ، فاضلہ تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت روایات کی ناقل ہیں۔ وقائع عرب و محاورات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ایک بڑے طبقہ نے ان سے روایات نقل کیں۔ مدینہ طیبہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں ۱۷۔ رمضان شب سہ شنبہ میں وفات پائی۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ شب میں آپ کو دفن کر دیا جائے۔ بقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اس وقت وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دَورِ حکومت میں مدینہ میں مروان کے ماتحت تھے۔

۶۹۸۔ عمرۃ بنت رواحہ:۔ نام عمرہ۔ رواحہ کی بیٹی انصار میں سے ہیں اور صحابیہ ہیں۔ یہی نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں ان سے ان کے شوہر بشیرؓ اور صاحبزادہ نعمان ابن بشیر نے روایت کی۔

۶۹۹۔ اُمِّ عمارہ:۔ یہ ام عمارہ ہیں نسیبہ نام کعب کی صاحبزادی انصار میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ میں حاضر اور شریک ہوئیں۔ غزوۂ اُحد میں اپنے شوہر زید بن عاصم کی ہمراہی میں شریک ہوئیں۔ پھر بیعۃ الرضوان میں بھی شامل ہوئیں پھر جنگ یمامہ میں حاضر ہوئیں اور دست بدست جنگ کی اس لڑائی میں ایک ہاتھ ضائع ہوگیا اور تلوار و نیزہ کے بارہ زخم لگے۔ ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت کی۔ عُمارہ میں عین پر ضمہ اور میم غیر مشدّد ہے۔ نسیبہ میں نون پر زبر اور سین مکسور ہے

۷۰۰۔ ام العلاء:۔ یہ ام العلاء انصاریہ صحابیہ ہیں۔ اہل مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں ان سے خارجہ بن زید بن ثابت نے روایت کی ہے۔ ام العلاء ان کی والدہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں ان کی عیادت فرمایا کرتے ہیں۔

۷۰۱۔ اُمّ عطیہ:۔ اس کا نام نسیبہ کعب کی بیٹی ہیں۔ بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں۔ انصار میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں بڑی بڑی صحابیات کی ایک جماعت ان سے حدیث کی روایت کرتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر و بیشتر غزوات میں شریک رہیں اور مریضوں کا علاج معالجہ اور زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ نسیبہ میں نون پر ضمہ اور سین مہملہ اور بار موحدہ پر فتحہ ہے۔

فصل تابعی عورتوں کے ذکر میں

۷۰۲۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن:۔ نام عمرہ۔ عبدالرحمان بن سعید بن زرارہ کی بیٹی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیر پرورش تھیں۔ انہوں نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ کی احادیث میں سے بہت سی حدیثیں انہوں نے روایت کیں۔ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتی ہیں ۱۰۳ھ میں وفات پائی یہ مشہور تابعیات میں سے ہیں

حرف الغین فصل صحابی مردوں کا ذکر

۷۰۳۔ غضیف بن الحارث:۔ نام غضیف حارث کے بیٹے ہیں اور ثمالی۔ ابو اسماء کنیت اور شام وطن سب سے

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے لیکن خود ان کا بیان ہے کہ میری پیدائش آپ کے زمانہ میں ہوئی۔ میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ و ابو ذرؓ و عائشہؓ سے حدیث کی سماعت فرمائی اور ان سے مکحول اور سلیم بن عامر نے روایت کی۔ غضیف میں غین معجمہ پر ضمہ ضاد معجمہ پر فتحہ اور یار ساکن اور آخر میں فار ہے۔ ثمالی میں ثار (تین نقطوں والی) مضموم اور میم بغیر تشدید ہے۔

۷۰۴۔ غیلان بن سلمہ:۔ نام غیلان۔ سلمہ کے بیٹے بنو ثقیف سے ہیں فتح طائف کے بعد اسلام لائے اور ہجرت نہیں کی بنو ثقیف کے مشہور اور نمایاں افراد میں سے ہیں۔ بہت اچھے شاعر تھے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری دور میں انتقال فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور عروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

فصل تابعین کے بارے میں

۷۰۵۔ غالب بن ابی غیلان:۔ نام غالب ابو غیلان کے بیٹے ہیں۔ یہ خطاف القطان کے بیٹے بھی کہلاتے ہیں بصرہ وطن مالوف ہے۔ بکر بن عبداللہ سے روایت کی اور ان سے ضمرہ بن ربیعہ نے۔

۷۰۶۔ غریف بن عیاش:۔ یہ غریف ہیں عیاش بن الدیلمی کے بیٹے۔ واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے غریف میں غین معجمہ پر زبر اور رار مہملہ (غیر منقوط) پر زیر اور آخر میں فار ہے۔

۷۰۷۔ ابو غالب:۔ ابو غالب کنیت۔ حزور نام۔ بنو باہلہ کے فرد ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عبدالرحمان ابن الحضرمی نے ان کو آزاد کیا۔ ابو امامہ سے روایت کی اور ان سے شام میں ملاقات کی اور ان سے ابن عیینہ اور حماد بن زید نے روایت کی حزور میں حار مہملہ پر زبر اور زار معجمہ پر زبر اور واؤ مشدد اور آخر میں رار ہے

حرف الفاء فصل صحابہ کے ذکر میں

۷۰۸۔ الفضل بن عباس:۔ نام فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے صاحبزادہ ہیں آپ کے ساتھ غزوہ حنین میں شامل ہوئے۔ آپ کے ہمراہ جو لوگ اس موقع پر ثابت قدم رہے۔ یہ بھی تھے۔ حجۃ الوداع میں بھی شریک تھے۔ آپ کے غسل کے موقع پر بھی دوسروں کے ساتھ موجود تھے۔ پھر شام کی طرف بغرض جہاد تشریف لے گئے۔ صرف ۲۱ سال کی عمر میں اطراف اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں انتقال فرمایا کہا گیا ہے کہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بھی بعض اقوال ذکر کیے جاتے ہیں ان سے ان کے بھائی عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں

۷۰۹۔ فضالۃ بن عبید:۔ فضالہ نام عبید کے بیٹے قبیلہ اوس میں سے اور انصاری ہیں غزوات میں پہلے پہل یہ اُحد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے غزوات میں شرکت کی۔ بیعت تحت الشجرہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر شام کی طرف منتقل ہو گئے اور دمشق میں قیام پذیر ہو گئے اور حضرت معاویہؓ کی جانب سے دمشق میں فصل خصومات کا کام کرتے رہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ حضرت معاویہ جنگ صفین کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہی وفات پائی کہا گیا کہ ۵۳ھ میں انتقال ہوا ان سے ان کے آزاد کردہ میسرہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں فضالہ میں فار اور ضاد معجمہ پر زبر اور عبید میں عین مہملہ پر ضمہ ہے۔

Marfat.com

۱۰۷۱۰ - **الفجیع بن عبداللہ**:- نام فجیع عبداللہ کے بیٹے - بنو عامر میں سے ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے اور آپ کی حدیثیں سنیں وہب بن عقبہ نے ان سے روایت کی - الفجیع میں فاء پہ ضمہ اور جیم پہ فتحہ یا ساکن اُس کے نیچے دو نقطے - اور آخر میں عین مہملہ ہے

۱۰۷۱۱ - **فروہ بن مسیک**:- یہ فروہ بن مسیک کے بیٹے - مرادی و غطیفی اور اہل یمن میں سے ہیں - حضور کی خدمت میں ۹ھ میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوگئے - اور کوفہ کی جانب منتقل ہوگئے - اپنی قوم کے اشراف اور نمایاں لوگوں میں سے ہیں - بہترین شاعر تھے - مسیک پر میم پہ ضمہ اور سین مہملہ پر فتح اور یار ساکن نیچے دو نقطے اور آخر میں کاف ہے -

۱۰۷۱۲ - **فروۃ بن عمرو**:- یہ فروہ عمرو کے بیٹے بیاضی اور انصاری ہیں - بدر میں شریک تھے اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے - ان سے ابو حازم التمار نے روایت کی

۱۰۷۱۳ - **فیروز الدیلمی**:- یہ فیروز دیلمی ہیں - انکو حمیری کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ حمیر میں قیام کر لیا تھا - اصل میں فارسی النسل ہیں اور صنعاء کے رہنے والے ہیں - یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے اسود عنسی کذاب جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا کے قاتل یہی ہیں - آپ کی زندگی کے آخری ایام میں اس نے دعویٰ کیا اور اس کی اطلاع آپ کو مرض الوفات میں مل گئی تھی - فیروز کے دو بیٹے ضحاک اور عبداللہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں - حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت میں انتقال فرمایا - العنسی میں عین پہ زبر اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے

فصل تابعین کے بیان میں

۱۰۷۱۴ - **الفرافصۃ بن عمیر**:- نام فرافصہ عمیر کے بیٹے ہیں اور بنو حنیفہ میں سے ہیں - نیز مدینہ کے طبقۂ اوّل کے تابعین میں سے ہیں حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے قاسم بن محمد وغیرہ نے - الفرافصہ میں دو فاء اور راء غیر مشدد واقع صاد غیر منقوطہ ہے محدثین کے یہاں تو یہ فاء اوّل کی فتحہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے - لیکن ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں فرافصہ جب کبھی نام ہوگا تو فاء اوّل مضموم ہوگی - صرف فرافصہ بن الاحوص اس سے مستثنیٰ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ فرافصہ بن عمیر بن حبیب کی تحقیق کے مطابق فاء کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے گا - اہل لغت کے یہاں یہ لفظ کسی جگہ بھی فتحہ فاء کے ساتھ نہیں ہے -

۱۰۷۱۵ - **فروۃ بن نوفل**:- یہ فروہ ہیں - نوفل کے بیٹے - بنو اشجع میں سے ہیں - اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اپنے والد سے حدیث سنی اور ان سے ابو اسحاق ہمدانی اور ہلال ابن یساف نے روایت کی -

۱۰۷۱۶ - **ابن الفرک**:- کنیت ابن الفرک اور نام احمد بن زکریا بن فارس ہے - ماہر لغت ہیں - لغت میں کتاب مجمل کے مصنف ہیں - ہمدان میں قیام پذیر تھے اہل علم کے سردار اور یکتائے روزگار تھے - بلاد الجبل میں قیام کے دوران میں اتقان العلم اور ظرف الکتابت والشعراء کے مضامین کو جمع کیا - ان کے والد کو فراس اور الفراسی کہا جاتا ہے - ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ثابت ہے - الفراس میں فاء پر کسرہ اور راء بلا تشدید اور سین غیر منقوطہ ہے -

فصل صحابیات

۱۰۷۱۷ - **فاطمۃ الکبریٰ**:- یہ فاطمۃ الکبریٰ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں - ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ

Marfat.com

ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ دنیا و آخرت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ رمضان سنہ ۲ھ میں اِن کا نکاح حضرت علی ابن ابی طالب سے ہوا۔ اور ذی الحجہ میں رخصتی عمل میں آئی۔ ان کے بطن سے حضرت علیؓ کے تین صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین حضرت محسن رضی اللہ عنہم اور زینب وام کلثوم اور رقیہ تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ مدینہ طیبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا اور ایک روایت کے مطابق تین ماہ بعد اس وقت ان کی عمر صرف ۲۸ سال تھی۔ حضرت علیؓ نے غسل دیا اور حضرت عباسؓ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی شب میں دفن کی گئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ ایک کی ایک جماعت نے روایت کی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ سچا نہیں پایا۔ انھوں نے فرمایا کہ جب کہ ان دونوں کے درمیان کسی بات میں کبیدگی تھی۔ کہ یا رسول اللہ ان ہی سے دریافت فرمالیجئے کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتی ہیں۔

۷۱۸۔ **فاطمہ بنت ابی حبیش** :۔ ان کا نام فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی ہیں۔ اور قبیلہ قریش کے بطن بنو اسد میں سے یہی ہیں جو استحاضہ میں مبتلا ہوئیں۔ ان سے عروہ ابن الزبیر اور ام سلمہؓ نے روایت کی۔ فاطمہ عبداللہ بن جحش کی بیوی ہیں۔ حبیش حبش کی تصغیر ہے۔

۷۱۹۔ **فاطمہ بنت قیس** :۔ ان کا نام فاطمہ ہے۔ قیس کی بیٹی۔ ضحاک کی بہن ہیں۔ قریش میں سے ہیں۔ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ متعدد لوگوں نے ان سے روایت کی۔ نیک سیرت اور سمجھدار و باکمال عورت ہیں۔ پہلے ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں۔ بعد میں انہوں نے طلاق دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے کر دیا۔ زید آپ کے آزاد کردہ تھے

۷۲۰۔ **الفریعۃ بنت مالک** :۔ ان کا نام فریعہ ہے مالک بن سنان کی بیٹی اور ابو سعید خدری کی بہن ہیں بیعۃ الرضوان میں حاضر تھیں۔ اس بیعۃ الرضوان کے واقعہ کی روایت انہوں نے کی۔ ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں ہیں۔ حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ نے ان سے روایت کی۔ الفریعہ میں فار پر ضمہ رار پر فتحہ یار ساکن اور عین مہملہ ہے

۷۲۱۔ **ام الفضل** :۔ یہ ام الفضل لبابہ ہیں حارث کی بیٹی اور بنو عامر سے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی اور ان کی اکثر اولاد کی ماں ہیں۔ ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن یہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب عورتوں سے پہلے یہی اسلام لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کرتی ہیں

۷۲۲۔ **ام فروۃ** :۔ یہ ام فروہ انصاریہ ہیں بیعت کرنے والیوں میں سے ہیں قاسم بن غنام نے ان سے روایت کی۔

فصل تابعیات کے بیان میں

۷۲۳۔ **فاطمۃ الصغریٰ** :۔ یہ فاطمہ الصغریٰ ہیں۔ حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کی بیٹی قرشیہ ہاشمیہ ہیں۔ ان کا نکاح حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ہوا ان کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے ان سے نکاح کر لیا۔

حرف القاف

فصل صحابہ کے بیان میں

۷۲۴۔ **قبیصہ بن ذویب** :۔ یہ قبیصہ ہیں۔ ذویب کے بیٹے اور بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال میں پیدا

Marfat.com

ہوئے کہا جاتا ہے کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ اسی لیے یہ بڑے رفیع المرتبت عالم اور فقیہ تھے۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ چار شخص مدینہ کے فقیہ مشہور تھے۔ ابن المسیب، عروہ بن الزبیر، عبدالملک بن مروان اور قبیصہ۔ انہوں نے ابن الذئب، ابوہریرہؓ، ابوالدرداءؓ اور زید بن ثابتؓ سے روایت کی۔ اور ان سے امام زہری اور دوسرے حضرات نے۔ ۸۶ھ میں وفات پائی۔ یہ ابن عبدالبر کی رائے ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے اور ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کو صحابہ میں نہیں رکھا بلکہ ان کو شام کے تابعین کے دوسرے طبقہ میں رکھا ہے۔ قبیصہ میں قاف پر زبر اور بار موحدہ کے نیچے زیر اور صاد مہملہ ہے اور ذویب ذئب کی تصغیر ہے۔

۷۲۵۔ **قبیصہ بن مخارق**:۔ یہ قبیصہ ہیں۔ مخارق کے بیٹے۔ بنو ہلال میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ان کے بیٹے قطن اور ابوعثمان نہدی وغیرہ نے روایت کی۔ مخارق میں میم پر ضمہ اور خائے معجمہ اور راء اور قاف ہیں۔

۷۲۶۔ **قبیصہ بن وقاص**:۔ یہ قبیصہ ہیں۔ وقاص سلمی کے بیٹے بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ اہل بصرہ ہی میں ان کا شمار ہے ان سے صالح بن عبید نے روایت کی۔

۷۲۷۔ **قتادہ بن النعمان**:۔ یہ قتادہ ہیں نعمان کے بیٹے۔ انصار میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شرکت کے باعث عقبی اور بدری کہے جاتے ہیں۔ اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر رہے ان سے ان کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ابوسعید خدری اور ان کے بیٹے عمر نے روایت کی ۲۳ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ صاحب فضل صحابہ میں سے تھے۔

۷۲۸۔ **قدامہ بن عبداللہ**:۔ اسم گرامی قدامہ، عبداللہ کے بیٹے۔ بنو کلاب میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ بنو عامر میں سے ہیں پرانے مسلمان ہیں مکہ میں ہی سکونت پذیر ہو گئے اور ہجرت نہیں کی۔ حجۃ الوداع میں حاضر تھے اور اپنے قافلہ سمیت بدر میں ٹھہر گئے ان سے ایمن بن نائل وغیرہ نے روایت کی۔ قدامہ میں قاف پر ضمہ اور دال مہملہ بلا تشدید ہے۔

۷۲۹۔ **قدامہ بن مظعون**:۔ نام قدامہ مظعون کے بیٹے قرشی جمحی ہیں۔ یہ عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بدر اور باقی تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر نے ان سے روایت کی ۳۶ھ میں بعمر ۶۸ سال وفات ہوئی۔

۷۳۰۔ **قطبہ بن مالک**:۔ یہ قطبہ مالک کے بیٹے بنو ثعلب میں سے ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ صحابی ہیں ان سے ان کے برادر زادہ زیاد بن علاقہ نے روایت کی۔

۷۳۱۔ **قیس بن ابی غرزہ**:۔ نام قیس۔ ابوغرزہ کے بیٹے غفاری ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے۔ ان سے ابو وائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ان سے صرف ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں غین معجمہ پر فتحہ اور رائے مہملہ پر فتحہ اور اس کے بعد زاء معجمہ پر فتحہ ہے۔

۷۳۲۔ **قیس بن سعد**:۔ یہ قیس ہیں۔ سعد ابن عبادہ کے بیٹے۔ کنیت ابوعبداللہ خزرجی وانصاری ہیں حضورؐ کے معزز اصحاب میں سے تھے اور جلیل القدر فضلاء اور صاحب رائے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اپنی قوم میں شریف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ کے یہاں ان کا وہی درجہ تھا جو کسی امیر کے

Marfat.com

یہاں پولیس افسر کا حضرت علی بن ابی طالب کی جانب سے مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علیؓ کی شہادت تک یہ آپ کے ساتھی رہے مدینہ میں سنہ ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی قیس بن سعد اور عبد اللہ بن زبیر قاضی شریح اور احنف ان سب کا چہرہ بالوں سے خالی تھا اور نہ کسی کے داڑھی تھی۔ لیکن قیس پھر بھی خوبصورت تھے۔

۷۳۳ - **قیس بن عاصم**:- قیس نام۔ عاصم کے بیٹے ابوقبیصہ کنیت تھی۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابوعلی تیمی تھی۔ وفد تمیم کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سنہ ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ جب آپ کی نظر ان پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اہل وبر کے سردار ہیں، علقمند اور بردبار تھے۔ اور بردباری میں مشہور تھے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے ان کے بیٹے حکیم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۷۳۴ - **قرظہ بن کعب**:- یہ قرظہ انصاری خزرجی ہیں۔ کعب کے بیٹے ہیں غزوۂ احد اور اس کے بعد دوسرے محاربات میں شریک ہوئے۔ بڑے فاضل تھے۔ حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم مقرر فرمادیا تھا۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ تمام محاربات میں شامل ہوتے بمقام کوفہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں انتقال فرمایا۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایت کی قرظہ میں قاف راء مہملہ اور ظاء معجمہ سب پر زبر ہے

۷۳۵ - **قرہ بن ایاس**:- نام قرہ۔ ایاس کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے معاویؓ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی ان کو رومیوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایاس میں ہمزہ مکسور ہے۔

۷۳۶ - **ابوقتادہ**:- یہ ابوقتادہ ہیں۔ نام حارث ربعی کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص شہسواروں میں ۵۴ھ میں بمقام مدینہ انتقال فرمایا کہا جاتا ہے کہ یہ صحیح نہیں بلکہ حضرت علی کی خلافت میں بمقام کوفہ انتقال ہوا۔ حضرت علیؓ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے حالانکہ ان کی عمر ستر سال تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی کنیت نام پر غالب ہے۔ ربعی میں راء مکسور، باء موحدہ ساکن اور عین مہملہ پر کسرہ ہے۔

۷۳۷ - **ابوقحافہ**:- یہ ابوقحافہ ہیں نام عثمان ہے عامر کے بیٹے اور ابوبکرؓ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف عین میں پہلے آچکا ہے

فصل تابعین

۷۳۸ - **القاسم بن محمد**:- یہ ہیں قاسم محمد بن ابی بکر الصدیق کے صاحبزادے مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک اور اکابر تابعین میں سے ہیں اور اپنے اہل زمانہ میں نہایت صاحب فضل وکمال تھے یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ ہم نے کسی کو مدینہ میں نہیں پایا۔ جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں۔ انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حضرت عائشہؓ و معاویہ شامل ہیں روایت بیان کیں اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔ سنہ ۱۰۱ھ میں بعمر ستر سال انتقال فرمایا۔

۷۳۹ - **القاسم بن عبد الرحمٰن**:- یہ ہیں قاسم عبد الرحمان کے بیٹے۔ شام کے باشندہ اور عبد الرحمان بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ اپنے والد امامہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے علاء بن حارث وغیرہ نے روایت کی۔ عبد الرحمان بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم مولےٰ عبد الرحمٰن سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

۷۴۰ - **قبیصہ**:- ان کا نام قبیصہ۔ ہلب کے بیٹے ہنوطے میں سے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان سے سماک نے روایت کی۔ ہلب میں ہاء پر ضمہ اور لام ساکن اور آخر میں باء موحدہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہلب کو ہاء

Marfat.com

کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ تلفظ کرنا صحیح ہے۔

۷۴۱۔ **القعقاع بن حکیم**:۔ ان کا نام قعقاع ہے۔ حکیم کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں جابر بن عبد اللہ اور ابو یونسؓ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سعید مقبری اور محمد ابن عجلان نے روایت کی۔

۷۴۲۔ **قطن بن قبیصہ**:۔ ان کا نام قطن ہے قبیصہ کے بیٹے بنو ہلال میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حیان بن علاء نے۔ قطن شریف آدمی تھے سجستان کے حاکم مقرر ہوئے۔ قطن میں قاف اور طار دونوں پر فتحہ اور آخر میں نون ہے۔

۷۴۳۔ **قتادہ بن دعامہ**:۔ یہ قتادہ ہیں۔ دعامہ کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو الخطاب السدوسی ہے۔ نابینا اور قوی الحافظ ہیں۔ بکر بن عبداللہ مزنی کا ارشاد ہے کہ جس کا جی چاہے کہ وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ قوی الحافظ شخص کی زیارت کرے تو وہ قتادہ کو دیکھے۔ ہمیں آج تک کوئی شخص ان سے زیادہ قوت حفظ کا مالک نہیں ملا۔ خود قتادہ کہتے ہیں کہ جو بات بھی میرے کان میں پڑتی ہے اس کو میرا قلب محفوظ کرلیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی قول بغیر اس کے مطابق عمل کے مقبول نہیں اس لیے جس کا عمل اچھا ہوگا اسی کا قول خدا کے یہاں مقبول ہوگا۔ عبداللہ بن سرجس اور انس اور بہت سے دیگر حضرات سے روایت کی اور ان سے ایوب اور شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے۔ انتقال ۱۱۷ھ میں ہوا۔

۷۴۴۔ **قیس بن عُباد**:۔ یہ ہیں قیس۔ عباد کے بیٹے۔ بصرہ کے رہنے والے بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں صحابہؓ کی ایک جماعت سے روایت کی عبادُ میں عین مہملہ پر پیش اور بار موحدہ بلا تشدید ہے۔

۷۴۵۔ **قیس بن ابی حازم**:۔ نام قیس ہے ابو حازم کے بیٹے احمس و بجلہ میں سے ہیں۔ زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں دیکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت ہونے کی غرض سے آئے۔ اس وقت آپ وفات پاچکے تھے کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا نام صحابہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سب کو اعتراف ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی حضرت عبدالرحمان بن عوف کے علاوہ باقی عشرہ مبشرہ سے روایت کی ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں ایک بہت بڑی جماعت تابعین کی ان سے روایت کرتی ہے۔ ان کے سوا۔ اور کوئی راوی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو۹ سے روایت کی ہو۔ نہروان کے واقعہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ شریک ہوئے۔ بڑی عمر پائی اور سو سال سے زیادہ زندہ رہے۔ ۹۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۴۶۔ **قیس بن مسلم**:۔ نام قیس ہے۔ مسلم کے بیٹے بنو جدیلہ میں سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ثوری اور شعبہ نے ۱۲۰ھ میں وفات پائی الجدلی میں جیم پر زبر اور دال مہملہ پر زبر ہے۔

۷۴۷۔ **قیس بن کثیر**:۔ یہ قیس ہیں۔ کثیر کے بیٹے۔ ابو الدرداءؓ سے حدیث کی سماعت کی ان سے داؤد بن جمیل نے روایت کی۔ امام ترمذی نے اسی طرح ان کی حدیث کی اپنی کتاب میں قیس بن کثیر کے حوالہ سے تخریج کی اور فرمایا کہ اسی طرح ہم سے محمود ابن خداش نے حدیث بیان کی۔ حالانکہ یہ کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے ذریعہ سے اور اسی طرح ابو داؤد نے انکا نام کثیر بن قیس بیان کیا۔ اور بخاری نے بھی ان کا ذکر کثیر کے باب میں کیا ہے قیس کے باب میں نہیں مراد یہ ہے کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے

۷۴۸۔ **ابو قلابہ**:۔ یہ ابو قلابہ ہیں۔ قلابہ میں قاف مکسور اور لام غیر مشدد اور بار موحدہ ہے ان کا نام عبداللہ ہے

Marfat.com

یہ بنو جرم خاندان کے ایک مشہور و معروف تابعی ہیں۔ حضرت انسؓ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ۔ سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عاقل فقیہ ہیں۔ شام میں ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا۔ جرمی ہیں جیم مفتوح اور رار مہملہ ہے۔

۷۴۹۔ ابن قطن:۔ نام عبدالعزیز ہے قطن کا بیٹا ہے قطن میں قاف مفتوح اور طائے مہملہ مفتوح ہے۔ زمانہ جاہلیت کا آدمی ہے۔ اس کا ذکر دجال کے قصہ میں ہے۔

۷۵۰۔ قزمان:۔ یہ وہی قزمان ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ یہ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوا اور بڑی قوت و شدت سے جنگ کی لوگوں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا (یہ کوئی بات نہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید فاجر و فاسق کے ذریعے سے بھی فرماتا ہے۔ خوب سمجھ لو یہ شخص بالیقین جہنمی ہے

فصل صحابیات کے بیان میں

۷۵۱۔ قیلہ بن مخرمہ:۔ یہ قیلہ ہیں، مخرمہ کی بیٹی بنو تمیم میں سے ہیں۔ ان سے علیبہ کی دونوں بیٹیاں صفیہ اور دحیبہ روایت کرتی ہیں۔ یہ دونوں ان کی ربیبہ ہیں ~~؟~~ اور ان دونوں کے والد کی دادی ہیں۔ یہ صحابیہ ہیں۔ دحیبہ اور علیبہ دونوں مصغر ہیں۔

۷۵۲۔ ام قیس بنت محصن:۔ یہ ام قیس ہیں۔ محصن کی بیٹی (محصن میں میم مکسور حاء ساکن اور نون ہے۔ بنو اسد میں سے ہیں۔ عکاشہ کی بہن ہیں۔ بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ پھر مدینہ کی جانب ہجرت کی۔

حرف الکاف

فصل صحابہ کے بیان میں

۷۵۳۔ کعب بن مالک:۔ یہ کعب ہیں مالک کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اس میں اختلاف ہے کہ بدر میں شرکت فرمائی یا نہیں تبوک کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے ہیں۔ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے ان تینوں کے نام یہ ہیں۔ کعب بن مالک، ہلال بن امیہؓ، مرارہ بن ربیعہ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۵۰ھ میں بعمر ۷۷ سال نابینا ہونے کے بعد انتقال فرمایا۔

۷۵۴۔ کعب بن عجرۃ:۔ یہ کعب ہیں عجرۃ کے بیٹے اور بلوی ہیں۔ کوفہ میں قیام کر لیا تھا۔ ۵۱ھ میں بعمر ۷۵ سال بمقام مدینہ انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی۔

۷۵۵۔ کعب بن مرّۃ:۔ یہ کعب بن مُرّۃ کے بیٹے اور بہزی بنو سلیم میں سے ہیں ملک شام میں اردن میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ اور وہاں ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۷۵۶۔ کعب بن عیاض:۔ یہ ہیں کعب عیاض کے بیٹے۔ اشعری ہیں اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے جابر بن عبد اللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی عیاض میں عین مہملہ پر کسرہ اور یار مخففہ کے نیچے دو نقطے اور ضاد معجمہ ہے۔

۷۵۷۔ کعب بن عمرو:۔ یہ کعب ہیں۔ عمرو کے بیٹے انصاری اور بنو سلیم میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر۔

Marfat.com

میں موجود تھے۔ انہوں نے جنگ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کیا تھا۔ ۵۵ھ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے روایت کی۔

۷۵۸۔ **کثیر بن الصلت**:۔ یہ کثیر ہیں۔ صلب کے بیٹے۔ اور معدیکرب کے پوتے۔ خاندان کندہ کے ایک فرد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کی پیدائش ہوئی خود آپ نے ان کا نام کثیر تجویز فرمایا۔ ان کا سابقہ نام قلیل تھا۔ انہوں نے ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ اور زید بن حارثؓ سے روایت کی۔

۷۵۹۔ **کرکرہ**:۔ یہ کرکرہ ہیں۔ دونوں کاف مفتوح یا دونوں مکسور ہیں۔ بعض غزوات میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے۔ ان کا ذکر باب غلول میں آتا ہے۔

۷۶۰۔ **کلدہ بن حنبل**:۔ ان کا نام کلدہ ہے۔ حنبل کے بیٹے۔ اور خانداں اسلم میں سے ہیں صفوان بن امیہ جمحی کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں اور معمر بن حبیب کے غلام تھے انہوں نے ان کو سوق عکاظ میں یمن والوں سے خرید کرلیا تھا۔ پھر ان کو حلیف بنا لیا، اور ان کا نکاح کر دیا۔ وفات تک مکہ ہی میں رہے ان سے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی کلدہ میں کاف و لام پر زبر اور دال پر نقطہ نہیں۔

۷۶۱۔ **ابو کبشہ**:۔ یہ ابو کبشہ ہیں۔ نام عمرو۔ اور سعد کے بیٹے۔ بنو انمار میں سے ہیں۔ شام میں آرہے تھے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد نے روایت کی۔

فصل (تابعین)

۷۶۲۔ **کعب الاحبار**:۔ یہ کعب الاحبار ہیں ماتع کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو اسحاق ہے کعب احبار کے نام سے معروف ہیں اصل میں حمیرؔ کے خاندان سے ہیں۔ آنحضرتؐ کا زمانہ پایا لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے عمر بن الخطابؓ کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے۔ عمرؓ صہیبؓ اور عائشہؓ سے روایت کی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں بمقام حمص ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۶۳۔ **کثیر بن عبد اللہ**:۔ یہ کثیر ہیں۔ عبد اللہ ابن عمر بن عوف کے بیٹے۔ قبیلہ مازن کے شخص ہیں۔ مدین کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی۔ مروان بن معاویہ وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۷۶۴۔ **کثیر بن قیس**:۔ یہ کثیر ہیں۔ قیس کے بیٹے۔ یا قیس بن کثیر ان کا ذکر حرف قاف میں آچکا ہے

۷۶۵۔ **کریب بن ابی مسلم**:۔ یہ کریب ہیں ابو مسلم کے بیٹے عبد اللہ بن عباس اور معاویہ کے آزاد کردہ ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۷۶۶۔ **ابو کریب بن محمد**:۔ یہ ابو کریب ہیں محمد بن علاء کے بیٹے۔ ہمدانی و کوفی ہیں۔ ابوبکر بن عباس وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے بخاری و مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کی ۲۴۸ھ میں وفات پائی

فصل۔ تابعیات

۷۶۷۔ **کبشہ بنت کعب**:۔ یہ کبشہ ہیں کعب ابن مالک کی بیٹی۔ عبد اللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی حدیث سورہرہ کے بیان میں ہے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے اور ان سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایت کی۔

Marfat.com

۷۶۸ - کریمہ بنت ہمام :- یہ کریمہ ہیں۔ ہمام کی بیٹی۔ ہمام میں ہا پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے۔ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی سے روایت کی ان کی حدیث خضاب کے متعلق ہے

۷۶۹ - ام کرز :- یہ ام کرز ہیں۔ خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثوں کی روایت کرتی ہیں۔ ان سے عطاء، مجاہد، وغیرہ نے روایت کی۔ ان کی روایت عقیقہ کی بابت ہے کرز میں کاف پر پیش اور راء ساکن اور آخر میں زاء معجمہ ہے۔

۷۷۰ - ام کلثوم بنت عقبہ :- یہ ام کلثوم ہیں عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں مکہ ہی میں اسلام لاچکی تھیں اور پیادہ پا ہجرت کی اور بیعت کی۔ مکہ میں ان کے شوہر نہ تھے جب یہ مدینہ پہنچیں حضرت زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ اور غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد ان سے حضرت زبیر بن العوام نے نکاح کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے انکو طلاق دے دی۔ اب عبدالرحمن بن عوف نے ان سے نکاح کیا۔ ان سے ان کے یہاں دو لڑکے ابراہیم اور حمید تولد ہوتے۔ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ تو ان سے عمرو بن العاص نے نکاح کر لیا۔ ان کے نکاح میں ایک ماہ رہی ہوں گی کہ خود ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حمید وغیرہ نے روایت کی۔

حرف اللام

فصل صحابہ کے بیان میں

۷۷۱ - لقیط بن عامر :- یہ لقیط ہیں عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو رزین ہے۔ خاندان بنو عقیل سے ہیں اور مشہور صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے ان سے ان کے لڑکے عاصم اور ابن عمر وغیرہ نے روایت کی لقیط میں لام پر فتحہ اور قاف پر کسرہ۔ اور صبرہ میں صاد پر فتحہ اور باء موحدہ پر کسرہ ہے۔

۷۷۲ - لقمان بن باعورا :- یہ لقمان ہیں باعورا کے بیٹے اور حضرت ایوبؑ کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد بھائی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں موجود تھے اُن سے انہوں نے علم حاصل کیا اور بنی اسرائیل میں قاضی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حبشی غلام مصری سوڈان میں مقام نوبہ کے رہنے والے تھے۔ زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ نبی نہیں تھے وہ تو بس ایک حکیم تھے ان کا ذکر کتاب الرقاق میں ہے

۷۷۳ - لبید بن ربیعہ :- نام لبید ربیعہ کے بیٹے بنو عامر میں سے تھے شاعر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سال حاضر ہوئے جس سال ان کی قوم بنو جعفر بن کلاب آپ کی خدمت میں آئی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں صاحب شرف وعزت رہے۔ کوفہ میں رہ گئے تھے۔ سنہ ۴۱ھ میں بعمر ۱۴۰ سال اور ایک قول کے مطابق بعمر ۱۵۷ سال انتقال فرمایا ان کی عمر کے بارے میں اور بھی کئی قول ہیں۔ یہ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔

۷۷۴ - ابو لبابہ :- یہ لبابہ ہیں رفاعہ نام عبدالمنذر کے بیٹے انصار و اوس میں سے ہیں ان کی کنیت نام پر غالب۔ نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر تھے۔ بیان کیا گیا کہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے بلکہ آپ نے ان کو مدینہ کا امیر بنا دیا تھا۔ اور غازیان بدر کی طرح ان کا حصہ بھی مال غنیمت میں مقرر فرمایا۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایت کی۔

۷۷۵ - ابن اللتبیۃ :- یہ ابن اللتبیہ ہیں۔ کنیت اور نام عبداللہ ہے۔ صحابی ہیں۔ ان کا ذکر صدقات کی وصولی کے

Marfat.com

بیان میں ہے۔ التلبیہ میں لام پر ضمہ اور تا رجس پر دو نقطے ہیں مفتوح اور با رجس کے نیچے ایک نقطہ ہے مکسور اور یا رجس کے نیچے دو نقطے ہیں مشدد ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۷۷۶۔ **لیث بن سعد:۔** نام لیث۔ سعد کے بیٹے ہیں کنیت ابوالحارث ہے مصر والوں کے فقیہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں مصر کے نشیبی حصہ کے کسی گاؤں میں ۹۴ھ میں پیدا ہوئے انہوں نے ابن ابی ملیکہ، عطاء، زہری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث بیان کی۔ ان میں ابن مبارک بھی ہیں ۱۶۱ھ میں بغداد آئے۔ خلیفہ منصور نے مصر کی ولایت ان کے سپرد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ یحیٰی بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی۔ شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۷۷۔ **ابن ابی لیلیٰ:۔** یہ ابن ابی لیلیٰ ہیں۔ نام عبدالرحمان قاسم اور یسار ابولیلیٰ ان کے والد ہیں۔ انصار میں سے ہیں ان کی پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اور کہا جاتا ہے کہ دجیل میں پیدا ہوئے ۸۲ھ میں نہر بصرہ میں ڈوب گئے ان کی حدیثیں اہل کوفہ کے یہاں ہیں صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت بڑی جماعت نے حدیث سنی کوفہ کے تابعین میں یہ پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ بعض اوقات ان کے بیٹے محمد کو بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی اور فقہ کے مشہور امام اور صاحب مذہب ورائے ہیں۔ جب محدثین ابن ابی لیلیٰ بلا تصریح بولتے ہیں تو محمد ہی مراد ہوتے ہیں۔ محمد کی پیدائش ۷۴ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

۷۷۸۔ **ابن لہیعہ:۔** یہ ابن لہیعہ حضرمی ہیں۔ فقیہ ہیں۔ ان کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمن ہے مصر کے قاضی ہیں عطاء، ابن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ، اعرج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحیٰی بن بکیر اور قتیبہ المقری روایت کرتے ہیں حدیث کے باب میں ضعیف ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ مصر میں کوئی شخص کثرت حدیث اور اس کی یادداشت اور پختگی میں ابن لہیعہ جیسا نہ تھا۔ ۱۷۴ھ میں انتقال ہوا۔

۷۷۹۔ **لبید بن الاعصم:۔** یہ لبید ہے اعصم کا بیٹا یہودی ہے بنو زریق کا آدمی ہے کہا گیا کہ یہ یہودیوں کا حلیف تھا اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں ہے۔

۷۸۰۔ **ابولہب:۔** یہ ابولہب ہے عبدالعزیٰ نام۔ عبدالمطلب بن ہاشم کا بیٹا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ جاہلی (کافر) ہے اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

۷۸۱۔ **لبابہ بنت الحارث:۔** یہ لبابہ ہیں۔ حارث کی بیٹی۔ ان کی کنیت ام الفضل ہے۔ پہلے ان کا ذکر باب الفاء آچکا ہے

Marfat.com

حرف المیم
فصل صحابہ کے بارے میں

۷۸۲۔ مالک بن اوس:۔ یہ مالک ہیں اوس بن الحدثان کے بیٹے۔ بصرہ کے رہنے والے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں ثابت نہیں۔ ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم ہیں اور صحابہ سے جو روایات یہ نقل کرتے ہیں کافی زیادہ ہیں۔ عشرۃ مبشرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں حضرت عمرؓ سے ان کی روایات بکثرت منقول ہیں۔ ایک جماعت رواۃ کی ان سے روایت کرتی ہے۔ ان میں زہری و عکرمہ بھی شامل ہیں۔ بمقام مدینہ ۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔ الحدثان میں حاء اور دال دونوں پر فتحہ اور ثاء مثلثہ (تین نقطوں والی) مفتوح ہے۔

۷۸۳۔ مالک بن الحویرث:۔ نام مالک۔ حویرث کے بیٹے۔ اور لیث گھرانے کے شخص ہیں۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کی خدمت میں بیس روز قیام پذیر رہے اور پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے روایت کی۔ ۹۴ھ میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا۔

۷۸۴۔ مالک بن صعصعہ:۔ یہ مالک ہیں صعصعہ کے بیٹے انصار میں سے ہیں۔ بنو مازن ان کا خاندان اور مدینہ وطن مالوف ہے۔ پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی ان سے حدیث کی روایت کم ہے

۷۸۵۔ مالک بن ہبیرہ:۔ یہ مالک۔ ہبیرہ کے بیٹے سکونی اور بنو کندہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے بعض ان کو اہل مصر میں شمار کرتے ہیں۔ ان سے مرثد ابن عبداللہ نے روایت کی۔ حضرت معاویہ کی جانب سے فوج کے امیر تھے اور روم کی جنگ میں بھی یہی امیر تھے۔ مرثد میں میم پر زبر را ساکن اور ثاء مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے

۷۸۶۔ مالک بن یسار:۔ یہ مالک یسار کے بیٹے۔ سکونی اور عوفی ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ابو بخیدہ نے ان سے روایت کی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے السکونی میں سین پر فتحہ اور کاف اور نون ہے۔

۷۸۷۔ مالک بن التیہان:۔ یہ مالک تیہان کے بیٹے ہیں۔ ابوالہیثم کنیت اور انصار میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ میں حاضر تھے یہ بارہ نقیبوں (نمائندوں) میں سے ایک ہیں غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور دوسرے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے ابو ہریرہؓ نے روایت کی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بمقام مدینہ طیبہ ۲۰ھ میں انتقال ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۳۷ھ میں جنگ صفین میں شہید ہوئے اسکے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہیں۔ الہیثم میں ہاء پر فتحہ یاء ساکن اور ثاء مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے۔ اور التیہان میں تاء پر فتحہ (اس پر دو نقطے ہیں) اور یاء پر تشدید (اس کے نیچے دو نقطے ہیں) اور کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

۷۸۸۔ مالک بن قیس:۔ یہ مالک ہیں قیس کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو صرمہ ہے کنیت ہی مشہور ہے۔ ان کا ذکر حرف صاد میں آچکا ہے۔

۷۸۹۔ مالک بن ربیعہ:۔ یہ مالک ہیں ربیعہ کے بیٹے ابواسید کنیت ہے کنیت مشہور ہے۔ ان کا ذکر حرف ہمزہ میں آچکا ہے۔

۷۹۰۔ ماعز بن مالک:۔ یہ ماعز ہیں۔ مالک کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حد زنا میں سنگسار کرایا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک روایت کی ہے۔

۷۹۱۔ مطر بن عکامس:۔ یہ مطر ہیں عکامس کے بیٹے۔ اور سلمی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ایک روایت منقول

Marfat.com

ہے۔ ابو اسحاق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی عکامس میں عین مہملہ پر پیش اور کاف غیر مشدد میم پر کسرہ اور آخر میں سین غیر منقوط ہے۔

۷۹۲۔ معاذ بن انس:۔ یہ معاذ ہیں۔ انس کے بیٹے جہینہ خاندان سے ہیں اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔ وہاں ہی ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیٹے سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۳۔ معاذ بن جبل:۔ یہ معاذ ہیں۔ جبل کے بیٹے ابو عبداللہ کنیت۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ انصار کے ان ستر اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوتے تھے۔ بدر اور دوسرے غزوات میں حاضر ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحیثیت قاضی و معلّم یمن روانہ فرمایا تھا۔ ان سے عمر و ابن عباس اور ابن عمر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ اٹھارہ [۱۸] سال کی عمر میں مسلمان ہوئے یہ بعض کا قول ہے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا اور اسی سال ۱۸ھ میں بعمر ۳۸ سال طاعون عمواس میں ان کی وفات ہوئی اور بھی کچھ اقوال اس بارے میں نقل کئے گئے ہیں۔

۷۹۴۔ معاذ بن عمرو بن الجموح:۔ یہ معاذ ہیں عمرو بن الجموح کے بیٹے۔ انصاری و خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں یہ خود اور ان کے والد عمرو شریک ہوتے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے معاذ بن عفراء کی معیت ہیں ابو جہل کو قتل کیا تھا ان کا ذکر باب قسمۃ الغنائم میں ہے ابن عبدالرحمان اور ابن اسحاق کی روایت ہے کہ معاذ بن عمرو نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ اور اس کو زمین پر گرا دیا تھا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عکرمہ نے جو ابو جہل کے بیٹے ہیں (یہ بعد میں مسلمان ہو گئے) معاذ بن عمرو کے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس کو الگ کر دیا تھا۔ اس کے بعد معاذ بن عفراء نے ابو جہل پر تلوار سے حملہ کیا۔ تاآنکہ اس کو بے دم کر دیا۔ کچھ سانس باقی تھے کہ وہ اس کو چھوڑ گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین میں ابو جہل کو تلاش کرنے کے لئے ابن مسعودؓ کو حکم فرمایا تو یہ ابو جہل کے پاس آتے اور اس کا سر جسم سے جدا کر دیا۔ ان سے عبداللہ بن عباس نے روایت کی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۷۹۵۔ معاذ بن الحارث:۔ یہ معاذ ہیں۔ حارث ابن رفاعہ کے بیٹے۔ انصاری و زرقی ہیں۔ عفراء ان کی والدہ ہیں اور وہ عبید بن ثعلبہ کی بیٹی ہیں۔ یہ اور رافع بن مالک قبیلۂ خزرج کے انصار میں سب سے پہلے مسلمان ہوتے۔ غزوۂ بدر میں اپنے دونوں بھائی عوف اور معوذ کی معیت میں شریک ہوتے ان کے یہ دونوں بھائی بدر میں شہید ہوئے۔ بعض کے قول کے مطابق یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوتے۔ بعض کہتے ہیں کہ بدر میں ان کو زخم آئے اور مدینہ میں انہیں زخموں کے باعث انتقال فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک زندہ رہے ان سے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے روایت کی۔ عفراء میں عین مہملہ مفتوح اور فاء ساکن اور الف ممدودہ ہے۔

۷۹۶۔ معوذ بن الحارث:۔ یہ معوذ ہیں۔ حارث کے بیٹے۔ اور عفراء ان کی والدہ ہیں۔ بدر میں شریک ہوتے۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی معاذ کی معیت میں ابو جہل کو قتل کیا۔ یہ دونوں کاشتکار اور باغات کا کام کرنے والے ہیں بدر میں قتال کیا اور وہیں شہادت پائی معوذ میں میم مضموم اور عین پر فتحہ اور واو مشدد پر کسرہ اور ذال معجمہ ہے۔

۷۹۷۔ مسطح بن اثاثہ:۔ یہ مسطح ہیں۔ اثاثہ ابن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف کے بیٹے قریش و بنو عبدالمطلب میں سے ہیں غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد اور دوسرے غزوات میں شریک ہوتے یہی وہ صحابی ہیں جو واقعہ افک میں حضرت عائشہ کے متعلق بدگوئی میں شریک ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن آدمیوں کو اتہام تراشی میں کوڑوں کی سزا دی اُن میں یہ بھی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسطح ان کا لقب ہے اور نام عوف ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال وفات

Marfat.com

پائی۔ مسطح میں میم مکسور، سین ساکن، طاء مہملہ پر فتحہ اور حاء مہملہ ہے۔ اثاثہ میں ہمزہ پر ضمہ۔ تین نقطوں والی پہلی ثاء غیر مشدد ہے عباد میں بار جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مشدد ہے

۷۹۸۔ المسور بن مخرمہ:۔ یہ مسور ہیں۔ مخرمہ کے بیٹے۔ کنیت ابوعبدالرحمان ہے۔ زہری و قرشی ہیں یہ عبدالرحمان ابن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی ذی الحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا۔ بڑے فقیہ اور صاحب فضل اور دیندار تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت تک مدینہ ہی میں قیام پذیر رہے۔ بعد شہادت مکہ میں منتقل ہو گئے اور حضرت معاویہؓ کی وفات تک وہاں مقیم رہے۔ انہوں نے یزید کی بیعت کو پسند نہیں کیا لیکن پھر بھی مکہ ہی میں رہے۔ جب تک کہ یزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا اس وقت یہاں ابن زبیرؓ مکہ میں موجود تھے چنانچہ اس محاصرہ میں مسور بن مخرمہ کو منجنیق سے پھینکا ہوا ایک پتھر لگا۔ یہ اس وقت پتھروں کی جگہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی پتھر نے ان کی جان لی۔ یہ واقعہ ربیع الاول ۶۴ھ کی چاند رات کو ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ مسور میں میم مکسور سین مہملہ ساکن اور واو مفتوح ہے مخرمہ میں میم مفتوح خاء معجمہ ساکن اور راء مفتوح ہے

۷۹۹۔ المسیب بن الحزن:۔ یہ مسیب حزن کے بیٹے کنیت ابوسعید قرشی و مخزومی ہیں اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی مسیب اُن لوگوں میں سے ہیں جو بیعت الرضوان میں شریک ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت کی اہل حجاز میں ان کی حدیث ملتی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے سعید بن المسیب نے روایت کی۔ مسیب میں میم مضموم سین مفتوح اور دو نقطوں والی یاء مشدد مفتوح ہے۔ حزن میں حاء مہملہ پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

۸۰۰۔ المستورد بن شداد:۔ یہ مستورد ہیں شداد کے بیٹے۔ فہری و قرشی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے بعد میں مصر کو سکونت گاہ بنایا۔ اور ان میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت یہ بچے تھے لیکن انہوں نے آنحضرتؐ سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے

۸۰۱۔ المغیرہ بن شعبہ:۔ یہ مغیرہ ہیں شعبہ کے بیٹے اور ثقفی ہیں۔ غزوہ خندق کے سال مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ پہنچے کوفہ میں رہ پڑے اور وہیں ۵۰ھ میں بعمر ستر سال وفات پائی۔ اس وقت یہ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کی جانب سے امیر تھے۔ چند لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۸۰۲۔ المقدام بن معدیکرب:۔ یہ مقدام ہیں۔ معدیکرب کے بیٹے کنیت ابوکریمہ ہے اور کندی ہیں۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے وہاں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ شام میں بعمر ۹۱ سال ۸۷ھ میں انتقال ہوا

۸۰۳۔ المقداد بن الاسود:۔ یہ مقداد ہیں۔ اسود کے بیٹے۔ اور کندی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوئی ہوئی کہ ان کے والد نے بنو کندہ سے عہد و پیمان کر لیا تھا۔ اسی لئے کندہ کی طرف منسوب ہوئے۔ ابن الاسود کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسود کے حلیف یا ان کے پروردہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات نہ تھی بلکہ یہ اسود کے غلام تھے انہوں نے ان کو متبنّیٰ بنا لیا تھا یہ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی ہیں ان سے علیؓ اور طارق بن شہاب وغیرہ نے روایت کی۔ جرف میں جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وفات پائی۔ لوگ اُن کو وہاں سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور بقیع میں ۳۳ھ میں دفن کیا۔ اس وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۰۴۔ المہاجر بن خالد:۔ یہ مہاجر ہیں خالد بن الولید بن المغیرہ کے بیٹے۔ مخزومی و قرشی ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمانؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچے تھے۔ ان دونوں میں اختلاف تھا۔ یہ خود حضرت علیؓ کے طرفدار تھے اور عبدالرحمانؓ

Marfat.com

حضرت معاویہ کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ جنگ صفین میں شہید ہوئے اور شہادت تک حضرت علی کے طرفدار رہے۔

۸۰۵۔ **مہاجر بن قنفذ**:۔ یہ مہاجر ہیں قنفذ کے بیٹے۔ قرشی و تیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں اصل نام عمرو بن خلف ہے۔ مسلمان ہوتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوتے اور بصرہ میں رہ پڑے اور وہاں وفات پائی ان سے ابو ساسان حضین بن المنذر نے روایت کی قنفذ میں قاف پر ضمہ اور نون ساکن اور فاء اور ذال معجمہ ہے اور ساسان میں ہر دو سین پر نقطے نہیں اور حضین میں حاء مہملہ مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور یاء کے بعد نون ہے۔

۸۰۶۔ **معیقیب بن ابی فاطمہ**:۔ یہ معیقیب ہیں۔ ابو فاطمہ کے بیٹے۔ اور دوسی ہیں سعد بن ابی العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکے تھے۔ دوسری ہجرت حبشہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر کی حفاظت پر مقرر تھے۔ ان کو ابو بکرؓ و عمرؓ نے بیت المال (خزانہ مسلمین) کا افسر اعلیٰ بنا دیا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن الحارث وغیرہ نے روایت کی ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۰۷۔ **معقل بن یسار**:۔ یہ معقل ہیں۔ یسار کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ بیعت الرضوان میں انہوں نے بھی بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت پذیر تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انہیں کی طرف منسوب ہے ان سے حسن اور ایک جماعت نے روایت کی عبید اللہ بن زیاد کی امارت میں ۶۰ھ کے بعد وفات پائی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۸۰۸۔ **معقل بن سنان**:۔ یہ معقل ہیں۔ سنان کے بیٹے اور اشجعی ہیں۔ فتح مکہ میں شریک و حاضر ہوتے اور کوفہ میں رہ پڑے اہل کوفہ کے یہاں ان کی روایت پائی جاتی ہے جنگ حرہ میں گرفتار ہو کر قتل کئے گئے ان سے ابن مسعود، علقمہ، حسن شعبی اور دوسرے حضرات نے روایت کی۔ معقل میں میم پر زبر، عین ساکن اور قاف مکسور ہے

۸۰۹۔ **معن بن عدی**:۔ یہ معن ہیں عدی کے بیٹے اور بلوی ہیں۔ عاصم کے بھائی بھی ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک و حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں شہید ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن الخطاب کے درمیان مواخاۃ (برادرانہ تعلقات) قائم کر دی تھی۔ جنگ یمامہ میں دونوں ساتھ ہی قتل ہوئے۔

۸۱۰۔ **معن بن یزید**:۔ یہ معن ہیں۔ یزید ابن الاخنس کے بیٹے اور سلمی ہیں۔ یہ خود صحابی ہیں اور ان کے والد اور دادا بھی صحابی ہیں۔ اُن باتوں میں سے جو کہی گئی ہیں یہ بھی ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوتے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۱۱۔ **مجمع بن جاریہ**:۔ یہ مجمع ہیں جاریہ کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں۔ مسجد ضرار والے منافقین میں ان کے والد بھی داخل تھے۔ لیکن مجمع ٹھیک رہے۔ وہ قاری تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابن مسعودؓ نے اِن سے نصف قرآن حاصل کیا تھا۔ ان سے ان کے بھتیجے عبد الرحمان بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت معاویہؓ کے آخری دَور میں انتقال فرمایا۔ مجمع میں میم پر پیش اور جیم پر زبر اور دوسرا میم مشدد اور اُس کے نیچے کسرہ اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

۸۱۲۔ **محجن بن الادرع**:۔ یہ محجن ہیں۔ ادرع کے بیٹے۔ اور اسلمی ہیں۔ ابتداء اسلام ہی میں مسلمان ہو چکے ہیں اہل

Marfat.com

بصرہ میں ان کا شمار ہے ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء و سعید بن ابی سعید نے روایت کی۔ طویل عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے آخری ایام خلافت میں وفات پائی۔ مِحجن میں میم کے نیچے زیر حاء مہملہ ساکن جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

۸۱۳۔ مخنف بن سلیم :۔ یہ مخنف ہیں۔ سلیم کے بیٹے اور غامدی ہیں ان کو حضرت علی بن ابی طالبؓ نے اصفہان کا حاکم مقرر فرمایا تھا ان سے ان کے بیٹے اور ابو رملہ نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے مخنف میں میم کے نیچے زیر خاء معجمہ ساکن نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

۸۱۴۔ مدعم :۔ یہ مدعم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ۔ یہ حبشی غلام تھے پہلے یہ رفاعہ بن زید کے غلام تھے انہوں نے اُن کو بطور ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ان کا ذکر غلول میں ہے مدعم میں میم پر کسرہ دال ساکن عین پر فتحہ ہے دال اور عین پر نقطہ نہیں۔

۸۱۵۔ مرداس بن مالک :۔ یہ مرداس ہیں مالک کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ یہ اصحاب شجرہ (جنہوں نے درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کی) میں سے تھے۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک حدیث روایت کی۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

۸۱۶۔ مُحیّصہ بن مسعود :۔ یہ محیصہ ہیں۔ مسعود کے بیٹے اور انصاری و حارثی ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہی ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق اور اس کے دیگر غزوات میں حاضر و شریک ہوتے۔ ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی محیّصہ میں میم پر پیش اور حاء غیر منقوطہ پر زبر اور یاء مشدد کے نیچے زیر۔ اور صاد غیر منقوطہ پر زبر ہے۔

۸۱۷۔ مخارق بن عبداللہ :۔ یہ مخارق ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قابوس کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۸۱۸۔ مخرفۃ العبدی :۔ یہ مخرفہ عبدی ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا مخرفۃ العبدی اور بعض نے مخرفۃ پہلا قول اکثر کا ہے ان سے سوید بن قیس نے روایت کی اور ان کا ذکر سوید کی حدیث میں ہے۔

۸۱۹۔ مجاشع بن مسعود :۔ یہ مجاشع ہیں۔ مسعود کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت کی صفر ۳۶ھ میں جنگ جمل میں شہید ہوتے۔ انکی حدیث اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۸۲۰۔ مُرارۃ بن الربیع :۔ یہ مُرارہ ہیں ربیع کے بیٹے عامری انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک و حاضر تھے۔ غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین اصحاب میں سے یہ بھی ہیں۔ ان کی توبہ مقبول ہوئی۔ ان کے متعلق آیات قرآن کا نزول ہوا۔ مُرارہ میں میم پر پیش ہے۔

۸۲۱۔ مصعب بن عمیر :۔ یہ مصعب ہیں۔ عمیر کے بیٹے۔ اور قرشی عدوی ہیں۔ بزرگ اور اہل فضل صحابہ میں سے ہیں پہلی ہجرت حبشہ میں پہلے قافلہ کے ساتھ ہجرت فرمائی پھر بدر میں شریک و حاضر ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت عقبہ کے بعد مدینہ روانہ فرمایا تاکہ اہل مدینہ کو قرآن کی تعلیم دیں۔ اور دین داری سکھلائیں۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا۔ زمانۂ جاہلیت میں نہایت آرام کی زندگی گزارتے تھے اور بہت باریک لباس استعمال کرتے تھے جب مسلمان ہوگئے تو دنیا سے بے نیاز ہوگئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساری کھال سانپ کی طرح کھردری ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی مدینہ بھیج دیا تھا۔ یہ انصار کے مکانوں پر جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے۔ کبھی ایک کبھی دو دو آدمی مسلمان بھی ہوتے

Marfat.com

جب اسلام کی اشاعت ہوگئی تو آنحضرتؐ سے بذریعہ خط و کتابت جمعہ قائم کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی پھر ستر آدمیوں کی معیت میں بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر ہوئے اور مکہ میں تھوڑا سا قیام فرمایا اور پھر آپ کی ہجرت سے قبل ہی مدینہ لوٹ گئے۔ مدینہ میں سب سے پہلے پہنچے اور جنگ اُحد میں شہادت پائی۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال یا کچھ زیادہ تھی۔ رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے معاہدہ کو سچائی کے ساتھ پورا کر دکھایا)۔ ان کے بارے میں نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد یہ مسلمان ہوگئے تھے۔

۸۲۲۔ معاویہ بن ابی سفیان:۔ یہ معاویہ ہیں۔ ابی سفیان کے بیٹے۔ قرشی اور اموی ہیں۔ اُنکی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ یہ خود اور ان کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں اور مؤلفۃ القلوب میں داخل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کرنے والوں میں حضرت معاویہ بھی شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی بالکل نہیں لکھی۔ البتہ آپؐ کے مراسلات ہی لکھتے تھے۔ ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت کی اپنے بھائی زید کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ سے وفات تک حاکم ہی رہے۔ یہ کل مدت چالیس سال ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً چار سال اور حضرت عثمانؓ کی پوری مدت خلافت اور حضرت علیؓ کی پوری مدت خلافت اور ان کے بیٹے حضرت حسن کی مدت خلافت یہ کل بیس سال ہوتے اس کے بعد حضرت حسن بن علیؓ نے ۴۱ھ میں خلافت ان کو سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہوگئی اور مسلسل بیس سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی۔ بمقام دمشق رجب ۶۰ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آخر عمر میں ان کو لقوہ کی بیماری لاحق ہوگئی تھی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہا کرتے تھے کاش کہ میں وادی ذی طوی میں قریش کا ایک آدمی ہوتا اور یہ حکومت وغیرہ کچھ نہ جانتا۔ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر قمیص اور ازار اور کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص ازار اور چادر میں کفن دیا جائے اور میری ناک اور منھ اور اُن اعضاء میں جن سے سجدہ کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں۔ اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے (وہ میرے ساتھ جو معاملہ مناسب سمجھیں کریں)

۸۲۳۔ معاویہ بن الحکم:۔ یہ معاویہ ہیں حکم کے بیٹے اور سلمی ہیں یہ مدینہ میں ٹھیرے ہوتے تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی۔ ۱۱۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۲۴۔ معاویہ بن جاہمہ:۔ یہ معاویہ ہیں جاہمہ کے بیٹے اور سلمی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کی

۸۲۵۔ مروان بن الحکم:۔ یہ مروان ہیں حکم کے بیٹے کنیت ابو عبد الملک ہے۔ قرشی اموی۔ اور عمر بن عبد العزیز کے دادا ہیں۔ مروان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ۲ھ میں پیدا ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوۂ خندق کے سال میں یا کسی اور سال پیدا ہوئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی کیونکہ آپ نے ان کو ان کے والد کو طائف کی جانب جلا وطن کر دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت تک یہ وہیں مقیم رہے۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا۔ یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے۔ دمشق کے مقام پر ۶۵ھ میں وفات پائی۔ کچھ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان میں حضرت عثمان اور حضرت علی بھی ہیں اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی جیسے عروہ وابن زبیر اور علی بن الحسین۔

۸۲۶۔ مُرّۃ بن کعب:۔ یہ مُرّہ ہیں۔ کعب کے بیٹے اور بصری ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے کچھ تابعین نے

Marfat.com

روایت کی۔ ۵۵ھ میں بمقام اردن وفات پائی۔

۸۲۷۔ مزیدۃ بن جابر:۔ یہ مزیدہ ہیں جابر کے بیٹے۔ اور بصرہ کے رہنے والے۔ اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیثیں اہل بصرہ کے یہاں ملتی ہیں۔ ان سے ان کے اخیافی بھائی عوذ بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی۔ مزیدہ میں میم پر زبر، زاء ساکن اور یاء (جس کے نیچے دو نقطے ہیں) پر زبر ہے۔

۸۲۸۔ مسلم القرشی بن عبداللہ:۔ یہ مسلم قرشی ہیں۔ ان کا نام مسلم ہے۔ عبداللہ کے بیٹے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبیداللہ بن مسلم ہے۔

۸۲۹۔ المطلب بن ابی وداعۃ:۔ یہ مطلب ہیں۔ ابو وداعۃ کے بیٹے ہیں۔ ابو وداعۃ کا نام حارث ہے۔ سہمی اور قرشی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے پھر کوفہ میں جا ٹھہرے پھر مدینہ میں۔ ان کے باپ جنگ بدر میں قید ہو گئے تھے تو مطلب ان کو چھڑانے آئے تھے۔ اور چار ہزار درہم زرِ فدیہ دے کر اپنے باپ کو چھڑایا۔ ان سے عبداللہ بن زبیر اور ان کے دونوں بیٹوں کثیر و جعفر اور مطلب بن السائب نے جو ان کے بھتیجے ہیں روایت کی۔

۸۳۰۔ المطلب بن ربیعہ:۔ یہ مطلب ہیں ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے اور قرشی وہاشمی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم عمر تھے۔ ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن الحارث نے روایت کی۔ جہاد افریقہ کی غرض سے ۲۹ھ میں مصر آئے ان سے اہل مصر کے یہاں کوئی روایت نہیں ہے۔

۸۳۱۔ محمد بن ابی بکر الصدیق:۔ یہ محمد ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ ابوالقاسم کنیت ہے ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے سال بمقام ذوالحلیفہ پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت روایت کی اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں ان سے ان کے بیٹے قاسم نے بکثرت روایت کی اور دوسرے تابعین بھی روایت کرتے ہیں۔ حضرت معاویہ کے طرفداروں نے ان کو مصر میں ۳۸ھ میں قتل کر دیا اور ان کو مردہ گدھے میں رکھ کر جلا دیا گیا۔

۸۳۲۔ محمد بن حاطب:۔ یہ محمد ہیں۔ حاطب کے بیٹے۔ قرشی اور جمحی ہیں۔ اور ان کے والد، والدہ، بھائی حارث اور چچا۔ خطاب۔ سب صحابی ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئے ۷۴ھ میں بمقام مکہ یا کوفہ وفات پائی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جن کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا گیا۔

۸۳۳۔ محمد بن عبداللہ:۔ یہ محمد ہیں۔ عبداللہ بن جحش کے بیٹے۔ قرشی و اسدی ہیں ہجرت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ ملک حبشہ کو ہجرت کی۔ پھر مکہ لوٹ آئے۔ پھر مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی ان سے ان کے آزاد کردہ ابوکثیر وغیرہ نے روایت کی

۸۳۴۔ محمد بن عمرو:۔ یہ محمد ہیں۔ عمرو ابن حزم کے بیٹے اور انصاری ہیں ۱۰ھ میں بمقام نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں تولد ہوئے۔ ان کے والد عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجران کے عامل (گورنر) تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا تھا کہ وہ ان کی کنیت ابوعبدالملک رکھیں۔ محمد فقیہ تھے اپنے والد اور عمر بن العاص سے انہوں نے اور ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی۔ ۶۳ھ میں حرہ کی جنگ میں بعمر ۵۳ سال قتل کئے گئے۔

Marfat.com

۸۳۵۔ **محمد بن ابی عمیرہ**:۔ یہ محمد ہیں، ابو عمیرہ کے بیٹے اور مزنی ہیں۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے جبیر ابن نفیر نے روایت کی ہے عمیرہ میں عین غیر منقوطہ اور فتحہ اور میم پر کسرہ اور آخر میں ہاء ہے۔

۸۳۶۔ **محمد بن مسلمہ**:۔ یہ محمد ہیں مسلمہ کے بیٹے۔ انصاری اور حارثی ہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک ہوتے۔ حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے روایت کی۔ اہل فضل صحابہ میں سے تھے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف باسلام ہوتے۔ مدینہ ہی میں ۴۳ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۳۷۔ **محمود بن لبید**:۔ یہ محمود ہیں لبید کے بیٹے۔ انصاری و اشہلی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوتے۔ آنحضرت سے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں۔ بخاری فرماتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کے صحابی ہونے کا حال معلوم نہیں ہوا۔ امام مسلم نے ان کو تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبد اللہ نے فرمایا کہ بخاری کا قول درست ہے اس لیے ان کا صحابی ہونا درست ہے۔ محمود علماء میں سے تھے۔ ابن عباس اور عتبان بن مالک سے روایت کی ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ **معمر بن عبد اللہ**:۔ یہ معمر ہیں۔ عبد اللہ کے بیٹے۔ قرشی و عدوی ہیں۔ زمانہ قدیم ہی میں مشرف باسلام ہوتے۔ اہل مدینہ میں شمار ہیں اور اہل مدینہ ہی کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ سعید بن المسیب نے ان سے روایت کی۔

۸۳۹۔ **مغیث**:۔ یہ مغیث ہیں۔ میم مضموم، غین معجمہ مکسور اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں ساکن اور تین نقطوں والی ثاء ہے۔ بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد کردہ) کے شوہر ہیں۔ یہ خود آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی۔

۸۴۰۔ **المنذر بن ابی اسید**:۔ یہ منذر ہیں ابو اسید کے بیٹے اور ساعدی ہیں۔ جب پیدا ہوتے تو آنحضرت کی خدمت میں لائے آپ نے ان کو اپنے فخذ پر رکھ لیا اور ان کا نام منذر رکھا۔ اُسید اسد کی تصغیر ہے۔

۸۴۱۔ **ابو موسیٰ**:۔ یہ ابو موسیٰ ہیں نام عبد اللہ، قیس کے بیٹے اور اشعری ہیں مکہ میں مسلمان ہوتے۔ اور سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر اہل سفینہ کے ساتھ آتے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ ۲۰ھ میں حضرت عمر ابن الخطابؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ ابو موسیٰؓ نے اہواز کو فتح کیا۔ ابتدائے خلافت عثمان تک بصرہ ہی کے حاکم رہے۔ پھر وہاں سے معزول ہو گئے اور کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ اور وہاں قیام پذیر ہو گئے۔ حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے والی رہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان اختلاف کے طے کرنے کے لیے حضرت علی کی طرف سے حکم بناتے گئے اس کے بعد اپنے سال وفات ۵۲ھ تک مکہ ہی میں رہے۔

۸۴۲۔ **ابو مرثد بن حصین**:۔ یہ ابو مرثد ہیں نام کناز حصین کے بیٹے ہیں۔ ان کو ابن حصین غنوی کہا جاتا ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں یہ اور ان کے بیٹے مرثد غزوہ بدر میں شریک ہوتے بڑے صحابہ میں سے ہیں۔ انھوں نے حضرت حمزہ سے اور ان سے واصلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن عمر نے روایت کی ۱۲ھ میں وفات پائی۔ کناز میں کاف پر زبر اور نون مشدد اور آخر میں زاء ہے۔

۸۴۳۔ **ابو مسعود بن عمرو**:۔ یہ ابو مسعود ہیں نام عقبہ۔ عمرو کے بیٹے اور انصاری و بدری ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اکثر واقف کاران سیر و تاریخ کے نزدیک یہ بدر میں شریک نہیں ہوتے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدر میں شرکت کی۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کو بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاہ بدر پر ٹھہرے تھے۔ اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلانے لگے اور یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت علی کی خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے بشیر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

۸۴۴۔ **ابو مالک بن عاصم**:۔ یہ ابو مالک ہیں نام کعب ہے۔ عاصم کے بیٹے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور

Marfat.com

دوسرے حضرات نے ایسا ہی بیان کیا ہے ۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور اظہار شک فرمایا کہ ہم سے ابومالک یا ابوعامر نے حدیث بیان کی ۔ ابن المدینی نے کہا کہ یہاں ابومالک ہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں وفات پائی ۔

۸۴۵ ۔ ابومحذورہ :۔ یہ ابومحذورہ ہیں ۔ ان کا نام سمرہ ہے ۔ معیرہ کے بیٹے ہیں ۔ معیرہ میں میم مکسور ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام اوس بن معیر ہے ۔ یہ آنحضرت کی طرف سے مکہ میں موذن تھے ۔ ۵۹ھ میں انتقال فرمایا ۔ انھوں نے ہجرت نہیں کی اور وفات تک مکہ ہی میں مقیم رہے ۔

۸۴۶ ۔ ابن مربع :۔ یہ زید ہیں ۔ مربع کے بیٹے اور انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام یزید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عبداللہ ہے ۔ پہلا قول زیادہ لوگوں کا ہے ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے اور ان کی حدیث وقوف عرفات کے بارے میں ہے ۔ مربع میں میم مکسور را ساکن بار موحدہ مفتوح اور عین مہملہ ہے ۔

فصل تابعین کے ذکر میں

۸۴۷ ۔ محمد بن حنفیہ :۔ یہ محمد ہیں علی ابن ابی طالب کے بیٹے ۔ ان کی کنیت ابوالقاسم اور ان کی والدہ جعفر الحنفیہ کی بیٹی خولہ ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ یمامہ کی جنگ میں گرفتار کر کے لائی گئی تھیں اور حضرت علی ابن ابی طالب کے حصہ میں آئیں ۔ اسماء بنت ابی بکر نے فرمایا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سندھ کی باشندہ اور سیاہ فام تھیں اور وہ بنو حنفیہ کی باندی تھیں انھوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی ہے ۔ مدینہ میں بعمر ۶۵ سال ۸۱ھ میں انتقال ہوا ۔ اور بقیع میں مدفون ہوئے

۸۴۸ ۔ محمد بن علی :۔ یہ محمد ہیں ۔ علی کے بیٹے ہیں حسین بن علی ابن ابی طالب کے پوتے ۔ کنیت ابوجعفر اور باقر کے نام سے معروف ہیں ۔ اپنے والد حضرت زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے حدیث کی سماعت فرمائی ۔ ان سے ان کے صاحبزادے جعفر صادق وغیرہ نے روایت کی ۵۶ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ میں ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں بعمر ۶۳ سال وفات پائی ان کی عمر کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں بقیع میں مدفون ہوئے ان کا نام باقر اس لیے ہوا کہ ان کا علم نہایت وسیع تھا ۔ جس کے لیے "تبقر فی العلم" کا محاورہ عربی میں مستعمل ہے ۔

۸۴۹ ۔ محمد بن یحییٰ :۔ یہ محمد ہیں یحییٰ بن حبان کے بیٹے کنیت ابوعبداللہ ہے ۔ انصار میں سے ہیں ۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی مالکی مسلک کے بزرگوں میں سے ہیں ۔ خود امام مالک ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے ۔ ان کے زہد، عبادت، فقہ، علم کے متعلق ہر قسم کے بہت سے فضائل کا ذکر کرتے تھے ۔ مدینہ طیبہ میں بعمر ۷۴ سال ۱۲۱ھ میں انتقال فرمایا ۔ حبان میں حا مہملہ مفتوح اور با ایک نقطہ والی مشدد ہے ۔

۸۵۰ ۔ محمد بن سیرین :۔ یہ محمد ہیں سیرین کے بیٹے کنیت ابوبکر ہے ۔ انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں ۔ انھوں نے انس بن مالک، ابن عمر، ابوہریرہ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ۔ یہ فقیہ، عالم، عابد و زاہد، متقی اور پرہیزگار اور محدث تھے ۔ اور مشہور و جلیل القدر تابعین میں سے تھے ۔ علوم شریعت کے فنون میں شہرت پائی ۔ مورق العلم عجلی کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا ۔ جو پرہیزگاری کے معاملات میں ان سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقہیہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو ۔ خلف بن ہشام نے کہا کہ ابن سیرین کو ایک خاص سیرۃ اور کچھ خاص علامات اور خاص مقام خشوع عطا کیا گیا تھا ۔ لوگ ان کو دیکھتے تو خدا یاد آتا ۔ اشعث کہتے ہیں کہ جب ابن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال کیا جاتا تو ان کا رنگ اڑ جاتا اور اسی طرح بدل جاتا کہ وہ

Marfat.com

پہلے ابن سیرین نہیں معلوم ہوتے تھے۔ مہدی نے کہا کہ ہم محمد بن سیرین کے پاس نشست و برخاست رکھتے ہیں۔ وہ ہم سے باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے پاس بکثرت آتے ہیں۔ اور ہم ان کے پاس بکثرت جاتے ہیں۔ لیکن جب موت کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور زرد ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ شخص نہیں جو پہلے تھے۔ ۱۱۰ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۵۱۔ محمد بن سوقہ:۔ یہ محمد ہیں سوقہ کے بیٹے ابوبکر کنیت اور غنوی و کوفی ہیں۔ عبادت گزار شخص ہیں حضرت انس شعبی اور ایک گروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن المبارک، ابن عیینہ وغیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی پر بخوبی قادر نہ تھے۔ اپنے دوستوں پر ایک لاکھ درہم صرف کر دیئے۔ ثقہ اور پسندیدہ شخص ہیں۔

۸۵۲۔ محمد بن عمر:۔ یہ محمد ہیں عمر بن الحسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی۔

۸۵۳۔ محمد بن سلیمان:۔ یہ محمد ہیں سلیمان کے بیٹے اور باغندی ہیں۔ کنیت ابوبکر اور واسط کے رہنے والے ہیں۔ باغندی کے نام سے مشہور ہیں۔ بغداد میں قیام کر لیا تھا۔ اور وہاں ایک جماعت سے حدیث بیان کی۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں ان میں ابوداؤد سجستانی بھی ہیں ۲۸۳ھ میں وفات پائی۔

۸۵۴۔ محمد بن ابی بکر:۔ یہ محمد ہیں ابوبکر بن محمد بن حزم کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں۔ اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی۔ اپنے والد کے بعد مدینہ میں قاضی تھے۔ یہ اپنے بھائی عبداللہ سے بڑے تھے۔ ۱۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال انتقال فرمایا۔ ان کے والد کا انتقال ۱۲۰ھ میں ہوا۔

۸۵۵۔ محمد بن المنکدر:۔ یہ محمد ہیں منکدر کے بیٹے اور تیمی ہیں۔ جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ابن الزبیر اور اپنے چچا ربیعہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ایک جماعت نے جن میں ثوری اور مالک بھی شامل ہیں۔ روایت کی۔ یہ جلیل القدر مشہور تابعین میں سے ہیں اور علم، زہد، عبادۃ اور دین کی پختگی اور عفت کے جامع ہیں۔

۸۵۶۔ محمد بن الصباح:۔ یہ محمد ہیں۔ صباح کے بیٹے۔ ابوجعفر دولابی بزار کہلاتے ہیں۔ سنن بزار کے مصنف یہی ہیں۔ شریک و ہشیم وغیرہ سے روایت کی۔ اور ان سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، احمد اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ انھوں نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ حافظ حدیث بھی تھے۔ ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۵۷۔ محمد بن المنتشر:۔ یہ محمد ہیں۔ منتشر کے بیٹے۔ ہمدان کے رہنے والے۔ مسروق کے بھتیجے ہیں۔ ابن عمرؓ و عائشہؓ وغیرہ صحابہ سے روایت کی۔ اور ان سے ایک جماعت نے۔

۸۵۸۔ محمد بن خالد:۔ یہ محمد ہیں۔ خالد کے بیٹے اور سلمی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی۔ ان کے دادا صحابی ہیں۔

۸۵۹۔ محمد بن زید:۔ یہ محمد ہیں۔ زید بن عبداللہ۔ ابن عمر کے بیٹے۔ انھوں نے اپنے دادا اور ابن عباس سے اور ان سے ان کے بیٹوں اور اعمش وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔

۸۶۰۔ محمد بن کعب:۔ یہ محمد ہیں کعب کے بیٹے۔ قرظی و مدنی ہیں۔ چند صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے محمد بن المنکدر وغیرہ نے۔ ان کے والد جنگ قریظہ میں نہ جم سکے۔ اس لیے چھوڑ دیئے گئے۔ ۱۰۸ھ میں انتقال ہوا۔

۸۶۱۔ محمد بن ابی المجالد:۔ یہ محمد ہیں۔ ابو مجالد کے بیٹے۔ کوفہ کے رہنے والے۔ کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔ ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابو اسحاق اور شعبہ وغیرہ نے۔

Marfat.com

۸۶۲۔ **محمد بن قیس**:۔ یہ محمد ہیں۔ قیس بن مخرمہ کے بیٹے قرشی اور حجازی ہیں۔ انھوں نے ابوہریرہؓ اور عائشہ سے اور ان سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی۔

۸۶۳۔ **محمد بن ابراہیم**:۔ یہ محمد ہیں۔ ابراہیم کے بیٹے۔ قرشی و تیمی ہیں علقمہ بن وقاص اور ابوسلمہ سے حدیث کی سماعت کی امام ترمذی نے صبح کی دو رکعت کے بارے میں۔ ان کی ایک حدیث بیان کی ہے اس کی سند یہ ہے کہ روایت ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں۔ انھوں (ترمذی) نے کہا کہ یہ قیس عمر بن قیس بن قہد کے بیٹے ہیں۔ پھر کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے نہیں سنا۔ قہد میں یا تو قاف مفتوح ہے یا فا ہے اور مفتوح ہے۔

۸۶۴۔ **محمد بن ابی بکر**:۔ یہ محمد ہیں۔ ابوبکر کے بیٹے۔ عوف نام اور ثقفی اور حجازی ہیں۔ انس بن مالک سے انھوں نے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۵۔ **محمد بن مسلم**:۔ یہ محمد ہیں مسلم کے بیٹے۔ ابوالزبیر کنیت ہے ان کا ذکر حرف زار میں پہلے آچکا ہے۔

۸۶۶۔ **محمد بن القاسم**:۔ یہ محمد ہیں قاسم کے بیٹے ابوخلاد کنیت ہے یہ نابینا تھے اور ابوالعباس کے نام سے مشہور ہیں۔ ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں۔ اصل میں یمامہ کے ہیں اور ۱۹۱ھ میں اہواز میں پیدا ہوئے۔ بصرہ میں پرورش ہوئی۔ نہایت قوی الحفظ اور زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۷۔ **محمد بن الفضل**:۔ یہ محمد ہیں۔ فضل ابن عطیہ کے بیٹے۔ اپنے دادا اور زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے داؤد بن رشید اور محمد بن عیسیٰ المدائنی نے روایت کی۔ محدثین نے ان کو قابل ترک قرار دیا۔ ۱۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۶۸۔ **محمد بن اسحاق**:۔ یہ محمد ہیں۔ اسحاق کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں حضرت انس اور سعید بن المسیب کی زیارت کی۔ اور تابعین کی جماعت میں بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کی حدیث کی روایت ائمہ اور علماء کرتے ہیں۔ مثلاً یحییٰ ابن سعید، ثوری، نخعی اور ابن عیینہ۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔ سیر اور مغازی اور لوگوں کے مخصوص حالات، آفرینش عالم کے واقعات، انبیاء کے قصص، علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد تشریف لاتے۔ وہاں حدیث کی روایت کی۔ ۱۵۱ھ میں بغداد ہی میں انتقال فرمایا مقبرہ خیزران میں بجانب مشرق مدفون ہوئے۔

۸۶۹۔ **مسدد بن مسرہد**:۔ یہ مسدد ہیں۔ مسرہد کے بیٹے۔ بصرہ کے باشندہ ہیں حماد بن زید، ابوعوانہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے بخاری، ابوداؤد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ۲۲۸ھ میں انتقال ہوا۔ مسدد میں میم مضموم، سین مہملہ مفتوح، دال مشدد اور ہا اور دال سے ہیں۔ را ساکن اور ہا مفتوح ہے۔

۸۷۰۔ **مجاہد بن جبیر**:۔ یہ مجاہد ہیں۔ جبر کے بیٹے۔ ابوالحجاج کنیت عبداللہ بن السائب کے آزاد کردہ۔ بنو مخزوم میں سے ہیں۔ اور مکہ کے تابعین میں دوسرے درجہ کے تابعی اور مکہ کے قراء اور فقہاء میں سے ہیں اور مکہ کے اہل شہرت لوگوں میں سے ہیں۔ اور معروف سرکردہ شخص ہیں۔ قرأت اور تفسیر کے امام ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۱۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔ جبر میں جیم پر زبر اور باء موحدہ ساکن ہے۔

۸۷۱۔ **مہاجر بن مسمار**:۔ یہ مہاجر ہیں مسمار کے بیٹے اور زہری ہیں۔ یعنی ان (بنو زہرہ) کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور ان سے ابوذئب وغیرہ نے روایت کی۔ یہ روایت میں ثقہ ہیں۔

۸۷۲۔ **مکحول بن عبداللہ**:۔ یہ مکحول ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ کنیت ابوعبداللہ۔ شام کے باشندہ ہیں کابل سے قید کر کے لائے

Marfat.com

گئے۔ قیس قبیلہ کی ایک عورت کے یا بنی لیث کے غلام تھے۔ امام اوزاعی کے استاد تھے۔ امام زہری کہتے ہیں کہ علماء چار ہیں۔ مدینہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری، شام میں مکحول، فتویٰ میں مکحول سے زیادہ کوئی صاحب بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو کہتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ میری رائے ہے، رائے کبھی غلط ہوتی ہے، کبھی درست۔ ایک جماعت سے انھوں نے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی۔ ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۷۳۔ **مسروق بن الاجدع**:۔ یہ مسروق ہیں۔ اجدع کے بیٹے۔ ہمدانی اور کوفی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل مشرف باسلام ہوتے۔ صحابہ کے صدر اول جیسے ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ پایا۔ سرکردہ اور فقہا میں سے تھے۔ مرۃ بن شرحبیل نے فرمایا کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جنا۔ شعبی نے فرمایا اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود، علقمہ اور مسروق۔ محمد بن المنتشر نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ بصرہ کے عامل (گورنر) تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی یہ ان کے فقر کا زمانہ تھا۔ مسروق نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ بچپن میں ان کو چرا لیا گیا تھا پھر مل گئے تو ان کا نام مسروق ہو گیا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی بمقام کوفہ ۶۲ھ میں وفات پائی۔

۸۷۴۔ **مرثد بن عبداللہ**:۔ یہ مرثد ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ ابوالخیر کنیت یزنی اور مصری ہیں۔ عقبہ بن عامر، ابوایوب، عبداللہ بن عمرؓ اور عمرو بن عاص سے حدیث کی سماعت کی ان سے یزید بن ابوحبیب نے روایت کی۔

۸۷۵۔ **مالک بن مرثد**:۔ یہ مالک ہیں مرثد کے بیٹے۔ اپنے والد سے روایت کی اور ان سے سماک بن الولید وغیرہ نے۔

۸۷۶۔ **مسلم بن ابی بکرۃ**:۔ یہ مسلم ہیں ابوبکرہ کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے اور ان سے عثمان شحام نے روایت کی۔

۸۷۷۔ **مسلم بن یسار**:۔ یہ مسلم ہیں۔ یسار کے بیٹے اور جہنی ہیں۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن الخطاب سے نقل کی اور کہا کہ ان کی حدیث حسن ہے۔ لیکن انھوں نے عمرؓ سے نہیں سنا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے عمرؓ سے روایت کی۔

۸۷۸۔ **مصعب بن سعد**:۔ یہ مصعب ہیں سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں اور قرشی ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی بن ابی طالب اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۷۹۔ **معن بن عبدالرحمٰن**:۔ یہ معن ہیں۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے اور ہذلی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

۸۸۰۔ **معدان بن طلحہ**:۔ یہ معدان ہیں۔ طلحہ کے بیٹے اور یعمری ہیں۔ انھوں نے عمر اور ابوالدرداء اور ثوبان سے حدیث کی سماعت کی۔

۸۸۱۔ **معمر بن راشد**:۔ یہ معمر ہیں راشد کے بیٹے۔ کنیت ابوعروہ اور ازدی ہیں۔ یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ زہری اور ہمام سے روایت کی اور ان سے ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی۔ عبدالرزاق نے فرمایا کہ میں نے ان سے دس ہزار حدیثیں سنیں ۱۵۳ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی۔

۸۸۲۔ **المهلب بن ابی صفرۃ**:۔ یہ مہلب ہیں۔ ابوصفرہ کے بیٹے۔ ازدی ہیں۔ خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص مقامات اور مشہور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھوں نے سمرہ اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی عبدالملک

Marfat.com

بن مروان کے عہد میں ملک خراسان کے مقام مرد الرود میں ۸۳ھ میں وفات پائی۔ بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں۔

۸۸۳۔ المورق بن المشمرج:۔ یہ مورق ہیں مشمرج کے بیٹے۔ کنیت ابوالمعتمر عجلی وبصری ہیں۔ حضرت ابوذر اور انس بن مالک ابن عمر سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور ان سے مجاہد، قتادہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مورّق میں میم مضموم، واؤ مفتوح، راء مشدد اور قاف ہے۔ مشمرج میں میم مضموم شین معجمہ مفتوح، میم ساکن۔ راء مکسور اور جیم ہے۔

۸۸۴۔ موسیٰ بن طلحہ:۔ یہ موسیٰ ہیں طلحہ کے بیٹے۔ کنیت ابوعیسیٰ تیمی اور قرشی ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ ۱۰۳ھ وفات پائی۔

۸۸۵۔ موسیٰ بن عبداللہ:۔ یہ موسیٰ ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے جہنی وکوفی ہیں۔ حضرت مجاہد اور مصعب بن سعد سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے شعبہ اور یحییٰ بن سعید اور یعلیٰ نے روایت کی۔

۸۸۶۔ موسیٰ بن علبیدہ:۔ یہ موسیٰ ہیں علبیدہ کے بیٹے اور ربذی ہیں۔ انھوں نے محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے اور ان سے شعبہ و عبداللہ بن موسیٰ اور علیؓ نے روایت کی۔ محدثین ان کو ضعیف کہتے ہیں۔ ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

۸۸۷۔ مطرف بن عبداللہ:۔ یہ مطرف ہیں۔ عبداللہ بن شخیر کے بیٹے۔ عامری اور بصری ہیں حضرت ابوذر اور عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت کی۔ ۸۷ھ کے بعد انتقال فرمایا۔ مطرف میں میم مضموم، طاء مہملہ مفتوح، راء مہملہ مشدد مکسور اور فاء ہے۔ شخیر میں شین معجمہ پر کسرہ اور خاء معجمہ پر تشدید اور کسرہ ہے۔

۸۸۸۔ معاذ بن زہرہ:۔ یہ معاذ ہیں۔ زہرہ کے بیٹے سلمی کوفی تابعی ہیں۔ ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

۸۸۹۔ معاذ بن عبداللہ:۔ یہ معاذ ہیں۔ عبداللہ بن حبیب کے بیٹے جہنی اور مدنی ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰۔ المخلد بن خفاف:۔ یہ مخلد ہیں خفاف کے بیٹے۔ انھوں نے عروہ سے اور ان سے ابن ذئب نے روایت کی۔ ان کی حدیث الخراج بالضمان ہے۔

۸۹۱۔ المختار بن فلفل:۔ یہ مختار ہیں۔ فلفل کے بیٹے۔ مخزومی وکوفی ہیں۔ انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی فلفل میں دونوں فاء مضموم ہیں۔

۸۹۲۔ المختار بن ابی عبید:۔ یہ مختار ہے۔ ابوعبیدہ بن مسعود کا بیٹا۔ بنوثقیف سے ہے۔ اس کے والد جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی۔ یہ نہ صحابی ہے نہ حدیث رسول کا راوی۔ یہ ہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں عبداللہ بن عصمہ نے کہا یہ وہی کذاب ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا۔ ابتداءً یہ فضل وعلم وخیر میں مشہور تھا۔ یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل برعکس تھا۔ یہاں تک کہ اس نے عبداللہ ابن زبیرؓ سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اور خود حکومت کا خواہش مند بن گیا۔ اب اس کی غلط راتی وعقیدہ اور نفسانیت کا اظہار ہوا۔ اس سے ایسی بہت سی باتیں ظہور میں آئیں۔ جو دین کے سراسر خلاف تھیں۔ یہ شخص حضرت حسینؓ کے قصاص کا مطالبہ کرتا تھا۔ تاکہ حصولِ حکومت وطلب دنیا کی اس کی سکیم آگے بڑھے جو اس کا خاص مقصد تھا۔ اسی حالت میں بعہد مصعب بن زبیر ۶۷ھ میں قتل کیا گیا۔

۸۹۳۔ المغیرہ بن زیاد:۔ یہ مغیرہ ہیں۔ زیاد کے بیٹے۔ بجلی اور موصلی ہیں۔ انھوں نے عکرمہ اور مکحول سے اور ان سے وکیع اور عاصم اور ایک جماعت نے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے ان کو منکر حدیث فرمایا اور یہ کہ میں نے مغیرہ بن زیاد کو صحابہ میں نہیں پایا

۸۹۴۔ مغیرہ بن مقسم:۔ یہ مغیرہ ہیں مقسم کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے۔ صاحب تفقہ اور نابینا تھے۔ ابووائل اور شعبی سے

Marfat.com

انھوں نے اور شعبہ، زائدہ اور ابن فضیل نے ان سے روایت کی۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا کہ جو بات میرے کان میں پڑی اس کو نہیں بھولا۔ ۱۳۳ھ میں وفات پائی۔

۸۹۵۔ المثنی بن الصباح:۔ یہ مثنی ہیں صباح کے بیٹے۔ اولاً یمانی پھر مکی ہیں۔ انھوں نے عطار، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے اور ان سے عبدالرزاق وغیرہ نے روایت کی ابوحازم اور دوسرے حضرات نے کہا کہ یہ نقلِ حدیث کے معاملہ میں نرم ہیں ۱۴۹ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۹۶۔ معاویہ بن قرہ:۔ یہ معاویہ ہیں۔ قرہ کے بیٹے۔ ابوایاس کنیت۔ بصرہ کے باشندہ ہیں۔ اپنے والد اور انس بن مالک و عبداللہ بن معقل سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے قتادہ، شعبہ اور اعمش نے روایت کی۔ ایاس میں ہمزہ مکسور، دو نقطوں والی یاء غیر مشدد ہے۔

۸۹۷۔ معاویہ بن مسلم:۔ یہ معاویہ ہیں۔ مسلم کے بیٹے کنیت ابونوفل ہے۔ ابن عباسؓ، ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے شعبہ اور ابن جریج نے روایت کی۔

۸۹۸۔ میناء:۔ یہ میناء ہیں۔ اپنے مولا عبدالرحمن ابن عوف اور عثمان اور ابوہریرہ سے روایت کی اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے۔ ان کو نقلِ حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۸۹۹۔ ابوالملیح بن اسامہ:۔ یہ ابوالملیح ہیں نام عامر۔ اسامہ کے بیٹے اور ہذلی و بصری ہیں۔ صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی۔ ملیح میں میم پر زبر لام مکسور اور حاء مہملہ ہے۔

۹۰۰۔ ابومودود بن ابی سلیمان:۔ یہ ابومودود ہیں۔ عبدالعزیز نام۔ ابوسلیمان کے بیٹے مدینہ کے باشندہ ہیں۔ ابوسعید خدریؓ کو دیکھا ہے۔ سائب بن یزید اور عثمان ضحاک سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابن مہدی اور عقبی اور کامل بن طلحہ نے۔ محدثین نے حدیث کے بارے میں ان کو ثقہ کہا ہے۔ مہدی کی امارت کے زمانہ میں وفات پائی۔ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔

۹۰۱۔ ابوماجد:۔ یہ ابوماجد ہیں حنفی (بنوحنیفہ کی طرف منسوب) ابن مسعود اور یحیٰی اور جابر سے روایت کی ابن مسعود کی حدیث باب المشی بالجنازہ میں ان کا ذکر ہے۔ ترمذی نے ان کا نام ابوماجد ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ وہ ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ وہ اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۹۰۲۔ ابومسلم:۔ یہ ابومسلم ہیں۔ خولانی اور زاہد ہیں عبداللہ بن ثوب نام ہے۔ زیادہ صحیح یہی ہے ابوبکرؓ، عمرؓ اور معاذؓ سے ملاقات کی۔ ان سے جبیر بن نفیر اور عروہ اور ابوقلابہ نے روایت کی۔ ان کے مناقب بہت ہیں۔ ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۰۳۔ ابوالمطوس:۔ انھوں نے اپنے والد سے اور ان سے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی۔ کہا گیا کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابل اعتماد عمارہ ہے۔ یعنی حبیب نے اگرچہ ان سے ملاقات نہیں کی۔ لیکن جس واسطے سے روایت کرتے ہیں قابل اعتماد ہے۔

۹۰۴۔ ابن المدینی:۔ یہ علی ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے۔ ان کا ذکر حرف عین میں پہلے گزر چکا ہے۔

۹۰۵۔ ابن المثنی:۔ ان کا نام عمر ہے۔ عبداللہ ابن المثنی بن انس بن مالک کے بیٹے ہیں۔ انصاری و بصری ہیں۔ اپنے والد اور سلیمان تیمی اور حمید الطویل وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ جیسے مشہور ائمہ

Marfat.com

وغیر نے روایت کی۔ رشید کے عہد میں عہدہ قضاء پر بصرہ میں مامور ہوئے۔ بغداد تشریف لاتے تو وہاں بھی محکمۂ قضاء سپرد ہوا۔ یہاں انھوں نے اپنی روایات بیان کیں۔ پھر بصرہ لوٹ آئے ان کا سن پیدائش ۱۱۸ھ اور سن وفات ۲۱۵ھ ہے۔

۹۰۶۔ ابن ابی ملیکہ :۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ ابو عبداللہ کے بیٹے۔ ان کا ذکر حرف عین میں آچکا ہے۔

۹۰۷۔ المحاربی :۔ یہ محاربی ہیں۔ اس میں میم مضموم، حاء مہملہ، راء مہملہ اور باء موحدہ (ایک نقطہ والی) ہے۔ یہ نسبت قریش کے ایک بطن محارب کی طرف ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ محمد کے بیٹے ہیں۔ انھوں نے اعمش اور یحییٰ بن سعید سے اور ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی۔ یہ حافظ حدیث ہیں ۱۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۹۰۸۔ میمونہ :۔ یہ ام المومنین میمونہ ہیں۔ حارث کی بیٹی۔ ہلالیہ عامریہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام بَرّہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا پہلے جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے ان کو چھوڑ دیا تو ان سے ابورہم نے نکاح کر لیا۔ ابورہم کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔ یہ نکاح ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ سے دس میل دور سرف نام کے ایک مقام پر ہوا۔ قدرت کی کرشمہ سازی دیکھئے کہ ۵۱ھ میں اسی مقام پر جہاں آپ کا نکاح ہوا تھا۔ ان کا انتقال بھی ہوا۔ سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباس نے پڑھی۔ یہ حضرت عباس کی زوجہ ابوالفضل اور اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں۔ یہ آپ کی بیویوں میں آخری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ان کے بعد اور کوئی نکاح نہیں کیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ ان میں عبداللہ ابن عباس بھی ہیں۔

۹۰۹۔ ام المنذر :۔ یہ ام المنذر ہیں قیس کی بیٹی انصار میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بنوعدی میں سے ہیں عدویہ یہ صحابی عورت ہیں۔ ان سے ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی۔

۹۱۰۔ ام معبد بنت خالد :۔ یہ ام معبد ہیں۔ خزاعہ کی ایک عورت ہیں۔ ان کا نام عاتکہ ہے۔ خالد کی بیٹی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان ہوئیں جب کہ سفر ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں راستہ میں قیام فرمایا یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مدینہ آکر مسلمان ہوئیں۔ ان کی مشہور حدیث حدیث ام معبد کے نام سے متعارف ہے۔

۹۱۱۔ ام معبد بنت کعب :۔ یہ ام معبد ہیں۔ کعب بن مالک کی بیٹی اور انصار میں سے ہیں۔ انھوں نے دونوں قبلہ (بیت المقدس و کعبۃ اللہ) کی طرف نماز پڑھی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری سلمی کی بیوی ہیں اور یہی کعب بن مالک انصاری کی بیٹی بھی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی۔ جو کچھ بخاری کی تاریخ میں باب معبد میں مذکور ہوا یہ ہے کہ معبد کعب بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں۔ یہ ابن عبدالبر کے قول کی تائید کرتا ہے۔

۹۱۲۔ ام مالک البهزیہ :۔ یہ ام مالک بہزیہ ہیں اور صحابی عورت ہیں۔ ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے۔ یہ حجازی ہیں ان سے طاؤس اور مکحول نے روایت کی۔

Marfat.com

فصل تابعی عورتوں کے ذکر میں

۹۱۳۔ معاذہ بنت عبد اللہ:۔ یہ معاذہ ہیں عبداللہ کی بیٹی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے انھوں نے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی۔ ۸۳ھ میں انتقال فرمایا

۹۱۴۔ المغیرہ:۔ یہ مغیرہ ہیں۔ حجاج بن حسان کی بہن ہیں۔ انس بن مالک کو انھوں نے دیکھا ہے اور ان سے روایت بھی کی مغیرہ سے ان کے بھائی حجاج نے ان کی حدیث باب الترجل میں روایت کی۔

حرف النون

فصل صحابہ کے بارے میں

۹۱۵۔ النعمان بن بشیر:۔ یہ نعمان ہیں۔ بشیر کے بیٹے۔ کنیت ابوعبداللہ اور انصار میں سے ہیں مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال ۷ ماہ تھی۔ یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں۔ کوفہ میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ اور حضرت معاویہ کے عہد میں کوفہ کے والی (حاکم) تھے۔ پھر حمص کے حاکم بنا دیئے گئے انھوں نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا۔ اہل حمص نے ان کو تلاش کر کے ۶۴ھ میں قتل کر دیا۔ ان سے ایک جماعت نے جن میں ان کے بیٹے محمد اور شعبی شامل ہیں۔ روایت کی۔

۹۱۶۔ النعمان بن عمرو بن مقرن:۔ یہ نعمان عمرو بن مقرن کے بیٹے مزنی ہیں۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ وہ مزینہ کے چار سو آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اولاً بصرہ میں رہے۔ پھر کوفہ منتقل ہوگئے۔ حضرت عمرؓ کی جانب سے جیش نہاوند کے عامل تھے۔ ۲۱ھ میں نہاوند کو فتح کر کے اسی دن شہید ہوئے۔ ان سے معقل بن یسار محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی۔ مقرن میں میم پر پیش، قاف پر زبر، راء پر تشدید و کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

۹۱۷۔ نعیم بن مسعود:۔ یہ نعیم، مسعود کے بیٹے اور اشجعی ہیں۔ ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اور غزوہ خندق کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے۔ انھوں نے ہی بنو قریظہ اور ابوسفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کر دیا تھا (اس وقت ابوسفیان احزاب مشرکین کے سردار تھے) انھوں نے ہی مشرکین کو آنحضرتؐ سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ مشہور ہے مدینہ طیبہ میں رہتے تھے۔ ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت کی۔ حضرت عثمان کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا۔ کہا جاتا ہے نہیں، بلکہ جنگ جمل میں حضرت علی کے پہنچنے سے قبل قتل کئے گئے

۹۱۸۔ نعیم بن ہمار:۔ یہ نعیم ہمار کے بیٹے۔ ہمار میں ہا مفتوح میم مشدد اور راء ہے کہا جاتا ہے کہ ہما آخر میں میم ہے۔ قبیلہ غطفان کے آدمی ہیں۔ ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت کی۔

۹۱۹۔ نعیم بن عبد اللہ:۔ یہ نعیم عبداللہ کے بیٹے قرشی و عدوی ہیں۔ نحام کے نام سے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ نعیم نحام بن عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں بہت پہلے مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے اسلام سے قبل ہی مسلمان ہوگئے تھے۔ اور اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ چونکہ اپنی قوم میں نہایت شریف النفس تھے اس لیے ان کی قوم نے ان کو ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ اٹھاتے تھے۔ انھوں نے ان سے کہہ دیا کہ تم کسی دین پر رہو لیکن

Marfat.com

ہمارے یہاں آ رہو۔ صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہجرت کی اور جنگ اجنادین میں حضرت ابوبکر کی خلافت کے آخری دنوں میں شہادت پائی۔ ان سے نافع و محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی۔ نحام میں نون پر زبر حاء مہملہ پر تشدید ہے۔ اجنادین میں ہمزہ پر زبر جیم ساکن اور نون اور دال پر زبر اور یاء ساکن (اس کے نیچے دو نقطے ہیں)

۹۲۰۔ ناجیہ بن جندب:۔ یہ ناجیہ جندب کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ عمرو کے بیٹے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا نام ذکوان تھا۔ حضور نے ناجیہ رکھا کیوں کہ ان کو قریش سے نجات حاصل ہوئی تھی یہی وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیر لے کر اترے تھے۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ ان سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے روایت کی۔ حضرت معاویہ کے عہد میں بمقام مدینہ وفات پائی۔

۹۲۱۔ نبیشۃ الخیر:۔ ان کا نام نبیشۃ الخیر ہے۔ بنو ہذیل میں سے ہیں۔ ابو الملیح اور ابو قلابہ نے ان سے روایت کی۔ اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان ہی کے یہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔

۹۲۲۔ نوفل بن معاویہ:۔ یہ نوفل بن معاویہ کے بیٹے اور دیلی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ زمانۂ اسلام میں پہلے ان کی عمر کے ساٹھ برس گزرے اور اسلام میں ساٹھ سال۔ کہا گیا ہے کہ ایسا نہیں بلکہ سو سال زندہ رہے۔ سب سے زیادہ پہلے غزوۂ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ مشرف باسلام پہلے ہو چکے تھے۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی۔ کچھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں دیلی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

۹۲۳۔ النواس بن سمعان:۔ یہ نواس سمعان کے بیٹے۔ بنو کلاب میں سے ہیں۔ شام میں سکونت پذیر ہو گئے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ جبیر بن نفیر اور ابو ادریس خولانی نے ان سے روایت کی۔ سمعان میں سین مہملہ پر کسرہ۔ اور کہا گیا کہ اس پر زبر ہے اور میم ساکن اور عین مہملہ ہے۔

۹۲۴۔ نفیع بن الحارث:۔ یہ نفیع حارث کے بیٹے ثقفی ہیں کنیت ابو بکرہ ہے۔ ان کا ذکر حرف باء میں ہو چکا ہے۔

۹۲۵۔ نافع بن عتبہ:۔ یہ نافع۔ عتبہ بن ابی وقاص کے بیٹے بنو زہرہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں۔ ان سے جابر بن سمرہ نے روایت کی۔ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۲۶۔ ابو نجیح:۔ یہ ابو نجیح ہیں۔ ان کا نام عمرو بن عبسہ ہے۔ حرف عین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

فصل تابعین کے بارے میں

۹۲۷۔ نافع بن سرجس:۔ یہ نافع۔ سرجس کے بیٹے۔ عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ دیلمی تھے اور اکابر تابعین میں سے ہیں ابن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے جن میں زہری مالک بن انس شامل ہیں روایت کی۔ حدیث کے بارے میں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ہیں۔ نیز ان ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ جن سے روایت حاصل اور جمع کی جاتی ہے۔ اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نافع کے واسطے سے ابن عمرؓ کی حدیث سن لیتا ہوں تو کسی اور راوی سے سننے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ سرجس میں سین مہملہ اول مفتوح راء ساکن اور جیم مکسور ہے۔

۹۲۸۔ نافع بن جبیر:۔ یہ نافع جبیر کے بیٹے۔ مطعم کے پوتے۔ قریش میں سے ہیں اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ اپنے والد سے اور ابو ہریرہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری وغیرہ نے روایت کی۔

Marfat.com

۹۲۹۔ نافع بن غالب:۔ یہ نافع، غالب کے بیٹے۔ کنیت ابوغالب ہے۔ یہ خیاط اور باہلی ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انس بن مالک سے روایت کی اور ان سے عبدالوارث نے روایت کی۔

۹۳۰۔ نبیہ بن وہب:۔ یہ نبیہ۔ وہب کے بیٹے۔ کعبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب جو سعید بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے اور ان سے نافع نے روایت کی نبیہ میں نون پر ضمہ باموحدہ پر فتحہ اور یاء ساکن ہے۔ اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۹۳۱۔ النضر بن شمیل:۔ یہ نضر بن شمیل کے بیٹے۔ کنیت ابوالحسن۔ بنومازن میں سے ہیں۔ مرو میں سکونت اختیار کی اور وہاں تقریباً ۲۰۳ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ لغت، نحو اور تمام فنون ادبیہ کے امام تھے۔ شمیل میں شین معجمہ پر پیش ہے۔

۹۳۲۔ ناصح بن عبداللہ:۔ یہ ناصح ہیں۔ عبداللہ کے بیٹے اور محلمی ہیں۔ ان کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں ہے انھوں نے سماک اور یحییٰ بن کثیر سے اور ان سے یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحاق السلم السلولی نے روایت کی۔ نیک طینت ہیں۔ محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۹۳۳۔ النفیلی:۔ ان کا نام عبداللہ محمد بن علی بن نفیل کے بیٹے۔ حافظِ حدیث ہیں۔ انھوں نے مالک سے اور ان سے ابوداؤد نے روایت کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ یہ دین کے ایک رکن ہیں۔ ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۳۴۔ النجاشی:۔ یہ نجاشی بادشاہِ حبشہ ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا۔ ان کا نام اصحمہ ہے فتح مکہ سے قبل وفات پائی۔ آنحضرت نے رجب ان کی وفات کی اطلاع آئی) ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضورؐ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوتے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے۔ اور نہ آپؐ کا دیدار کیا۔ مناسب یہی ہے کہ ان کو صحابہ میں شمار نہ کیا جاتے۔ کیوں کہ "صحابی" ان پر کسی صورت میں صادق نہیں۔ ان کا ذکر صلاۃ الجنازہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۵۔ ابوالنضر:۔ یہ ابوالنضر ہیں۔ ان کا نام سالم۔ ابوامیہ کے بیٹے۔ عمر بن عبید بن سمر کے آزاد کردہ قرشی تیمی اور مدنی ہیں۔ تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان سے مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی۔ النضر میں نون مفتوح ضاد معجمہ ساکن ہے۔

۹۳۶۔ ابونضرۃ المنذر:۔ یہ ابونضرہ ہیں۔ نام منذر۔ مالک کے بیٹے اور عبدی ہیں۔ ابن عمر و ابوسعید اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ابراہیم تیمی اور قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت کی۔ ان کا شمار بصرہ کے تابعین میں کیا جاتا ہے حسن سے کچھ پہلے انتقال کیا۔

۹۳۷۔ ابوالنواحہ:۔ اس کا نام عبداللہ ہے۔ یہ وہی ہے جو اپنے دوست ابن اثال کے ساتھ مسیلمۃ الکذاب کے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن النواحہ مسیلمۃ الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہوگیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہد خلافت میں یمن کی امداد میں کوفہ بھیج دیا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حارثہ بن مضرس نے شہادت دی کہ یہ لوگ گاؤں کی مسجد میں وہ چیز پڑھ رہے تھے جس کو مسیلمہ نے جھوٹ موٹ بنا لیا تھا اور اس کا دعویٰ کیا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ میں معلم اور حضرت ابوموسیٰ کے دست راست تھے۔ یہ سرکش جماعت

Marfat.com

ان کے سامنے حاضر کی گئی۔ انھوں نے اس کی سرکشی کو صاف طور پر پہچان لیا۔ اور ان سے توبہ کرائی گئی۔ انھوں نے توبہ کی توان کی توبہ قبول کر لی گئی۔ لیکن ابن النواحہ کی معذرت قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ ابن مسعودؓ نے ان کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ ابن مسعودؓ نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا۔ اور ان کے اندرونی احوال کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا۔ ورنہ اب توبہ کرنے کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ لیکن ابن النواحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مصر رہے۔ کیوں کہ یہ زندیق اور زندقہ کا مبلغ تھا۔ چنانچہ ان کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سر بازار قتل کر دیا۔

حرف الواو
فصل صحابہ کے بارے میں

۹۳۸۔ **واثلہ بن الاسقع**:۔ یہ واثلہ ہیں۔ اسقع کے بیٹے اور لیثی ہیں۔ یہ اس وقت مسلمان ہوئے۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزدہ تبوک کے لیے سامان کر رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے تین سال آنحضرت کی خدمت کی اور یہ اہل صُفّہ میں سے ہیں۔ پہلے بصرہ میں ٹھہرے۔ پھر شام میں ان کا مکان دمشق سے تو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بلاط میں تھا۔ پھر بیت المقدس منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر سَو سال تھی۔ ان سے ایک گروہ نے حدیث نقل کی۔ اسقع میں ہمزہ پر زبر، سین مہملہ ساکن قاف پر زبر آخر میں عین ہے۔

۹۳۹۔ **وہب بن عمیر**:۔ یہ وہب ہیں عمیر بن وہب کے بیٹے۔ اور جمحی ہیں۔ یہ جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے تھے ان کے والد مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وجہ سے ان کے بیٹے کو آزاد کر دیا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی ایک خاص حیثیت اور مرتبہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کو صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ شام میں جہاد کرتے ہوئے وفات پائی۔

۹۴۰۔ **وابصۃ بن معبد**:۔ یہ وابصہ ہیں معبد کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو شداد اوسی ہے پہلے کوفہ میں قیام کیا پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ رقہ میں وفات پائی۔ ان سے زیاد بن ابی الجعد نے روایت کی۔

۹۴۱۔ **وائل بن حجر**:۔ یہ وائل ہیں۔ حجر کے بیٹے اور حضرمی ہیں۔ حضرموت کے سرداروں میں سے تھے۔ اور ان کے والد وہاں کے بادشاہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے ان کے آنے سے پہلے یہ خوشخبری سنادی تھی اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور (حضرموت) سے وائل بن حجر آ رہے ہیں۔ ان کا آنا اطاعت گزاری اور خدا اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کے لیے ہے یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں۔ جب یہ حاضر ہوئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ دی اپنی ردائے مبارک ان کے لیے بچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور فرمایا اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے علقمہ اور عبد الجبار وغیرہ نے روایت کی۔ حجر میں حا مہملہ مضموم، جیم ساکن اور آخر میں را ہے۔

۹۴۲۔ **وحشی بن حرب**:۔ یہ وحشی ہیں۔ حرب کے بیٹے۔ حبشی اور مکہ کے حبشیوں میں سے ہیں۔ جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ ہیں۔ یہی ہیں جنھوں نے بحالت کفر جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا۔ غزدہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے

Marfat.com

اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوئے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسلیمہ کذاب کو قتل کیا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنی چھری سے دو آدمیوں کو قتل کیا۔ ایک خیر الناس[1] (حمزہ)، دوسرے شر الناس[2] (مسلیمہ کذاب)۔ شام میں جا ٹھہرے تھے حمص میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۹۴۳۔ الولید بن عقبہ:۔ یہ ولید ہیں عقبہ کے بیٹے۔ کنیت ابو وہب ہے۔ قرشی اور عثمان بن عفانؓ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ اس وقت جوان ہونے کے قریب تھے حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ یہ قریش کے جوانمردوں اور شاعروں میں سے ہیں۔ ان سے ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے روایت کی۔ رقہ میں وفات پائی۔

۹۴۴۔ الولید بن الولید:۔ یہ ولید ہیں ولید کے بیٹے۔ قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے گئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ جب زر فدیہ ادا ہو گیا تو مسلمان ہو گئے۔ لوگوں نے کہا کہ تم فدیہ کی ادائیگی سے قبل اظہار اسلام کیوں نہیں کیا؟ تو جواب دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہ کہیں تم کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ میں نے اسارت[3] سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اظہار اسلام کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے مکہ میں محبوس کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور دوسرے ضعفائے اہل اسلام کے لیے قنوت میں دعا فرماتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ توان کی قید سے نکل آئے اور آنحضور کے پاس جا پہنچے اور عمرۃ القضا میں شریک ہوئے۔ ان سے عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہ نے روایت کی۔

۹۴۵۔ ورقہ بن نوفل:۔ یہ ورقہ ہیں۔ نوفل بن اسد کے بیٹے۔ قریش میں سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ بہت بوڑھے اور نابینا ہو گئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے۔

۹۴۶۔ ابو واقد:۔ یہ ابو واقد ہیں۔ ان کا نام حارث ہے۔ عوف کے بیٹے لیثی ہیں۔ پرانے مسلمان تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ایک سال مکہ کے قریب وجوار میں رہے اور مکہ ہی میں ۶۸ھ میں بعمرہ ۷۰ سال انتقال فرمایا اور مقام فخ میں مدفون ہوئے۔

۹۴۷۔ ابو وہب:۔ یہ ابو وہب جشمی ہیں۔ ان کا نام اور کنیت ایک ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ جشمی میں جیم مضموم شین معجمہ اور میم مکسور ہے۔

فصل تابعی مردوں کے بیان میں

۹۴۸۔ وہب بن منبہ:۔ یہ وہب ہیں منبہ کے بیٹے۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ صنعاء کے رہنے والے ایرانی النسل ہیں۔ جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی ۱۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔ منبہ میں میم پر پیش، نون پر زبر باء (ایک نقطہ والی) کے نیچے زیر اور اس پر تشدید ہے۔

۹۴۹۔ وبرہ بن عبد الرحمٰن:۔ یہ وبرہ ہیں عبد الرحمٰن کے بیٹے۔ کنیت ابو خزیمہ۔ بنو حارث میں سے ہیں۔ انھوں نے ابن عمر اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی وبرہ میں واؤ مفتوح، باء (ایک نقطہ والی) ساکن ہے۔

۹۵۰۔ وکیع بن الجراح:۔ یہ وکیع ہیں۔ جراح کے بیٹے کوفہ کے باشندہ، قیس غیلان سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی اصل نیشاپور کے کسی قریہ سے ہے۔ انھوں نے ہشام بن عروہ اور اوزاعی اور ثوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے عبد اللہ

---

[1] بہترین شخص ۱۲۔ [2] بدترین شخص ۱۲۔ [3] قید ۱۲۔

Marfat.com

بن مبارک، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی ابن المدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی بغداد میں رہے اور وہاں حدیث بیان کی۔ یہ قابل اعتماد مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد ہے۔ اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ انھوں نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں۔ ۹۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اور دس محرم ۱۹۰ھ کو جب کہ وہ مکہ سے لوٹ رہے تھے انتقال فرمایا اور زبید میں مدفون ہوئے۔

۹۵۱- وحشی بن حرب :- یہ وحشی ہیں حرب کے بیٹے۔ انھوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کی اور ان سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

۹۵۲- ابووائل :- یہ ابووائل ہیں۔ ان کا نام شقیق ہے، سلمہ کے بیٹے اسدی وکوفی ہیں۔ زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں۔ نہ آپ سے کوئی حدیث سنی۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے جن میں عمر بن خطابؓ، ابن مسعود شامل ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن مسعود کے بڑے شاگردوں میں ان کے ساتھ مخصوص تھے۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ یہ ثقہ (قابل اعتماد) ثبت (اپنی روایت پر قائم رہنے والے) حجت ہیں حجاج بن یوسف کے زمانہ میں وفات پائی۔

۹۵۳- الولید بن عقبہ :- یہ ولید ہے۔ عقبہ ابن ربیعہ کا بیٹا جاہلی (کافر) ہے۔ اس کا ذکر غزوۂ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں بحالت شرک قتل ہوا۔

(حرف الہاء) فصل صحابہ کے بارے میں

۹۵۴- ہشام بن حکیم :- یہ ہشام ہیں۔ حکیم بن حزام کے بیٹے۔ قرشی و اسدی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ صحابہ میں سے صاحب خیر و فضل حضرات میں سے تھے۔ یہ ان صحابہ میں سے تھے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ ان سے ایک گروہ نے جن میں عمر بن الخطاب بھی ہیں روایت کی۔ اپنے والد کی وفات سے قبل ہی انتقال فرمایا ان کے والد کا انتقال ۵۴ھ میں ہوا۔

۹۵۵- ہشام بن العاص :- یہ ہشام ہیں عاص کے بیٹے عمرو بن العاص کے بھائی۔ پرانے مسلمان ہیں۔ مکہ میں ہی مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ حبشہ کو ہجرت کی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اطلاع ہوئی تو غزوہ خندق کے بعد جو مدینہ میں ہوا مکہ واپس آگئے بہترین صاحب فضل صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی۔ ۱۳ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

۹۵۶- ہشام بن عامر :- یہ ہشام ہیں۔ عامر کے بیٹے۔ انصاری ہیں۔ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہاں ہی وفات ہوئی۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہے اور انھیں کے پاس ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۵۷- ہلال بن امیہ :- یہ ہلال ہیں۔ امیہ کے بیٹے واقفی وانصاری ہیں غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ ہیں۔ خدا نے ان سب کی توبہ قبول فرمائی۔ غزوہ بدر میں شریک رہے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو "شریک" کے ساتھ متہم کیا۔ ان کا ذکر لعان میں ہے۔ ان سے جابر اور ابن عباس نے روایت کی۔

۹۵۸- ہزال بن ذباب :- یہ ہزال ہیں۔ ذباب کے بیٹے۔ کنیت ابونعیم ہے اسلمی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نعیم اور محمد بن منکدر نے روایت کی۔ ان کا ذکر ماعز کی حدیث اور ان کے رجم کے سلسلے میں ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت

Marfat.com

نہیں کی۔ بلکہ ان کے بیٹے نعیم کے واسطہ سے ان سے روایت کی۔

۹۵۹۔ ابوہریرہ:۔ یہ ابوہریرہ ہیں۔ ان کے نام ونسب میں زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ قبل از اسلام ان کا نام عبدالشمس یا عبد عمر تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد عبداللہ یا عبدالرحمٰن نام رکھا گیا۔ اور یہ کہ یہ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ حاکم ابواحمد نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ابوہریرہ کے نام کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے۔ ان کی کنیت ان کے نام پر اس طرح غالب آگئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا۔ غزوہ خیبر کے سال اسلام لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ پھر آنحضرت کے ساتھ لگ گئے اور علم کے شوق میں پابندی کے ساتھ حاضر رہنے لگے۔ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ آپ جہاں تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ رہتے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے۔ آپ کے ساتھ لگے رہنے کی برکت سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوئیں۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسولؐ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھادو۔ میں نے اپنی چادر بچھادی۔ پھر آپؐ نے بہت سی حدیثیں بیان فرمائیں۔ اب وہ تمام یاد تھا جو آپ نے بیان فرمایا۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ وہ آٹھ سو سے زیادہ آدمیوں سے روایت نقل کرتے ہیں۔ اس میں صحابہ جیسے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور انس اور تابعین سب شامل ہیں۔ مدینہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں بعمر ۷۸ سال وفات پائی۔ ان کے پاس ہر وقت چھوٹی سی بلی (ہریرہ) رہتی تھی یہ اس کو اٹھائے رکھتے تھے اس لیے ان کا نام ابوہریرہ ہوگیا۔

۹۶۰۔ ابوالہیثم:۔ یہ ابوالہیثم ہیں ان کا نام مالک بن تیہان ہے۔ حرف میم میں ان کا ذکر آچکا ہے۔

۹۶۱۔ ابوہاشم:۔ یہ ابوہاشم ہیں۔ ان کا نام شیبہ ہے عتبہ بن ربیعہ کے بیٹے اور قرشی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام ہشام ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا نام ان کی کنیت ہی ہے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور شام میں سکونت پذیر ہوگئے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی نیک نہاد صاحب فضل صحابی ہیں۔ ان سے ابوہریرہؓ وغیرہ نے روایت کی۔

فصل تابعی مردوں کے بارے میں

۹۶۲۔ ابوہند:۔ یہ ابوہند ہیں۔ نام یسار ہے۔ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے۔ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ابن عباس اور ابوہریرہ اور جابرؓ سے انھوں نے روایت کی۔

۹۶۳۔ ہشام بن عروہ:۔ یہ ہشام ہیں عروہ بن زبیر کے بیٹے۔ کنیت ابومنذر قریشی اور مدنی ہیں۔ مدینہ کے مشہور تابعین اور بکثرت روایت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان کا شمار اکابر علماء وجلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے۔ عبداللہ بن زبیر اور ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ان میں ثوری، مالک ابن انس اور ابن عیینہ جیسے حضرات بھی ہیں۔ خلیفہ منصور کے یہاں بغداد آئے۔ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۴۶ھ میں بمقام بغداد انتقال فرمایا۔

۹۶۴۔ ہشام بن زید:۔ یہ ہشام ہیں زید ابن انس بن مالک کے بیٹے اور انصاری ہیں۔ انھوں نے اپنے دادا انسؓ سے روایت کی۔ ان سے ایک جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۹۶۵۔ ہشام بن حسان:۔ یہ ہشام ہیں حسان کے بیٹے اور قردوسی یعنی اس قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے

Marfat.com

یہاں قیام پذیر تھے اس لیے فردوسی کہے جاتے ہیں یہی ہیں جنھوں نے کہا تھا۔ کہ جن کو حجاج نے ہاتھ پیر باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد کا شمار کرو۔ شمار کیا تو ایک لاکھ بیس ہزار تھے۔ حسن، عطاء اور عکرمہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے حماد بن زید اور فضیل بن عیاض وغیرہ نے روایت کی۔ سنہ ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا۔ فردوسی میں فاف پر ضمہ اور دال مہملہ پر ضمہ اور سین مہملہ ہے۔

۹۶۶۔ ہشام بن عمار :۔ یہ ہشام ہیں عمار کے بیٹے کنیت ابوالولید سلمی و دمشقی ہیں۔ تجوید کے ماہر، حافظ حدیث۔ دمشق کے خطیب ہیں۔ انھوں نے مالک، یحییٰ بن حمزہ سے اور ان سے بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن خزیمہ اور باغندی نے روایت کی بانوے سال تک زندہ رہے۔ سنہ ۲۴۵ھ میں وفات پائی۔

۹۶۷۔ ہشام بن زیاد :۔ یہ ہشام ہیں۔ زیاد کے بیٹے۔ ابوالمقدام کنیت ہے قرظی اور حسن سے روایت کی اور ان کی شیبان بن فروخ اور قواریری نے روایت کی۔ محدثین نے ان کو روایت میں کمزور کہا ہے۔

ہشیم بن بشیر :۔ یہ ہشیم ہیں۔ بشیر کے بیٹے سلمی و واسطی ہیں۔ مشہور ائمہ حدیث عمرو بن دینار، یونس بن عبید اور ایوب سختیانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے مالک، ثوری، شعبہ اور ابن المبارک، اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی سنہ ۱۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور سنہ ۱۸۳ھ میں وفات پائی۔

۹۶۹۔ ہلال بن علی :۔ یہ ہلال ہیں۔ علی ابن اسامہ کے بیٹے۔ اپنے دادا ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں۔ حضرت انسؓ۔ عطا بن یسار سے انھوں نے اور مالک بن انس وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۹۷۰۔ ہلال بن عامر :۔ یہ ہلال، عامر کے بیٹے مزنی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی اور رافع المزنی سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے یعلیٰ وغیرہ نے روایت کی۔

۹۷۱۔ ہلال بن یساف :۔ یہ ہلال یساف کے بیٹے ہیں اشجع کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی ملاقات حضرت علی ابن ابی طالب سے ثابت ہے۔ سلمہ بن قیس سے روایت کی۔ ابومسعود انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے سماعت کی۔

۹۷۲۔ ہلال بن عبداللہ :۔ یہ ہلال عبداللہ کے بیٹے۔ ابوہاشم کنیت اور بنو باہلہ سے ہیں۔ انھوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور عفان اور مسلم نے ان سے روایت کی۔ بخاریؒ نے فرمایا کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے

۹۷۳۔ ہمام بن الحارث :۔ یہ ہمام ہیں۔ حارث کے بیٹے نخعی اور تابعی ہیں۔ ابن مسعود اور عائشہ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابراہیم نخعی نے روایت کی۔

۹۷۴۔ ہود بن عبداللہ :۔ یہ ہود ہیں۔ عبداللہ بن سعدان کے بیٹے اور عصری ہیں۔ اپنے دادا مزیدہ اور سعید بن وہب سے روایت کی۔ یہ دونوں صحابی ہیں اور ان سے طالب بن حجر نے روایت کی۔

۹۷۵۔ ہبیرہ بن مریم :۔ یہ ہبیرہ۔ مریم کے بیٹے۔ علیؓ، ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے اسحاق اور ابوفاختہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ مضبوطی نہیں۔ سنہ ۶۶ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۶۔ ہزیل بن شرحبیل :۔ یہ ہزیل ہیں۔ شرحبیل کے بیٹے۔ ازدی، کوفی اور نابینا ہیں۔ عبداللہ ابن مسعود سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۹۷۷۔ ابوالہیاج :۔ یہ ابوالہیاج حیان ہیں حصین کے بیٹے اور اسدی ہیں۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کے کاتب ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔ حضرت علیؓ اور عمارؓ سے انھوں نے اور

Marfat.com

ان سے شعبی اور ابووائل نے روایت کی۔ ہیاج میں یا، دو نقطے والی) مشدد اور جیم ہے۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۹۷۸۔ ہند بنت عتبہ:۔ یہ ہند ہیں عتبہ ابن ربیعہ کی بیٹی، ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا۔ یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں۔ جب انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر دوسری عورتوں کی معیت میں بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں۔ جس کی تنگی ہوتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس قدر لے لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے حسب دستور کافی ہو۔ آپؐ نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آیا کوئی شریف عورت زناکار ہو سکتی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آپ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کر دیا۔ ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا اور بڑے ہونے پر آپ نے بدر میں قتل کرا دیا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ اسی روز حضرت ابو قحافہ ابوبکر کے والد کا انتقال ہوا۔ ان سے حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے۔

۹۷۹۔ ام ہانی:۔ یہ ام ہانی ہیں ان کا نام فاختہ ابوطالب کی بیٹی اور حضرت علی کی ہمشیرہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان سے پیغام نکاح دیا تھا اور ہبیرا بن ابو وہب نے بھی پیام دیا تھا۔ لیکن ابوطالب نے ابوہبیرہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپؐ نے پیام دیا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں۔ اب مسلمان ہونے کے بعد تو کیوں پسند نہ کروں گی مگر میں بچوں والی عورت ہوں۔ تو آپ نے سکوت فرما لیا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ان میں علیؓ اور ابن عباس بھی ہیں۔

۹۸۰۔ امّ ہشام:۔ یہ ام ہشام حارثہ بن نعمان کی بیٹی اور صحابیہ ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

حرف الیاء

فصل صحابہ کے بارے میں

۹۸۱۔ یزید بن الاسود:۔ یہ یزید۔ اسود کے بیٹے اور سواقی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی۔ ان کا شمار اہلِ طائف میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں پائی جاتی ہے۔ سُواقی میں سین مہملہ مضموم، واؤ بلا تشدید اور الف ممدودہ ہے

۹۸۲۔ یزید بن عامر:۔ یہ یزید ہیں۔ عامر کے بیٹے اور سواقی اور حجازی ہیں۔ غزوہ حنین میں مشرکین کی جانب سے شریک تھے۔ اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۸۳۔ یزید بن شیبان:۔ یہ یزید شیبان کے بیٹے ازدی اور صحابی ہیں۔ ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے۔ ان کا ذکر وحدان میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے ابن مربعؓ سے روایت کی (مربع میں میم مکسور ہے)، اور ان سے عبداللہ ابن صفوان نے روایت کی۔ ان کی حدیث حج کے بارہ میں ہے۔

۹۸۴۔ یزید ابن نعامہ:۔ یہ یزید نعامہ کے بیٹے اور ضبی ہیں۔ ان سے سعید بن سلیمان نے روایت کی۔ بحالت شرک حنین

Marfat.com

میں شریک ہوئے اور اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ترمذی کا ارشاد ہے کہ ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت معروف نہیں ہے۔ لغامہ میں نون اور عین مہملہ دونوں پر فتحہ ہے۔

۹۸۵۔ یحییٰ بن اسید بن حضیر :۔ یہ یحییٰ اسید بن حضیر کے بیٹے۔ انصار میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ان ہی کے نام پر ہے۔ ان کا ذکر فضل القراۃ والقاری میں ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا کہ ان کی عمر تو حدیث کی سماعت کے لائق تھی لیکن میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا۔

۹۸۶۔ یوسف بن عبداللہ :۔ یہ یوسف ہیں عبداللہ بن سلام کے بیٹے۔ کنیت ابو یعقوب ہے۔ حضرت یوسفؑ بن یعقوبؑ کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ حضور کی حیات میں ہی پیدا ہو چکے تھے۔ آپؐ کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی گود میں لیا۔ ان کا نام یوسف تجویز فرمایا۔ ان کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعائے حفاظت فرمائی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کچھ روایات بھی ہیں۔ حالانکہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۹۸۷۔ یعلیٰ بن امیہ :۔ یہ یعلیٰ امیہ کے بیٹے تمیمی اور حنظلی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ غزوہ حنین و طائف و تبوک میں شریک ہوتے ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے صفوانؒ، عطاءؒ، مجاہد وغیرہ نے روایت کی حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوتے اور اسی میں قتل کئے گئے۔

۹۸۸۔ یعلیٰ بن مرۃ :۔ یہ یعلیٰ۔ مرہ کے بیٹے بنو ثقیف میں سے ہیں۔ حدیبیہ، غزوہ خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں حاضر تھے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۸۹۔ ابوالیسر :۔ یہ ابوالیسر (یا پر فتحہ اور نیچے دو نقطے اور سین مہملہ پر فتحہ ہے) ان کا نام کعب اور یہ عمرو کے بیٹے ہیں۔ ان کا ذکر حرف کاف میں آچکا ہے۔

فصل تابعی مردوں کے بارے میں

۹۹۰۔ یزید بن ہارون :۔ یہ یزید ہارون کے بیٹے اور سلمی یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ واسط کے رہنے والے ایک جماعت سے انھوں نے روایت کی اور ان سے احمد بن حنبل، علی بن المدینی وغیرہ نے روایت کی۔ بغداد میں وارد ہوتے اور وہاں حدیث بیان کی۔ پھر واسط لوٹ آتے۔ اور وہیں وفات پائی۔ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوتے۔ ابن المدینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی الحفظ نہیں دیکھا۔ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ، ثقہ، زاہد و عابد تھے۔ ۲۰۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۹۱۔ یزید بن زریع :۔ یہ یزید ہیں۔ زریع کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ حافظ حدیث ہیں۔ ایوب و یونس سے انھوں نے اور ان سے ابن المدینی اور مسدد نے روایت کی۔ ان کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ بصرہ میں دینی و علمی پختگی ان پر ختم ہے۔ شوال ۱۸۲ھ میں بعمر ۸۱ سال وفات پائی۔

۹۹۲۔ یزید بن ہرمز :۔ یہ یزید ہیں۔ ہرمز کے بیٹے۔ ہمدانی مدینی اور بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے ابوہریرہؓ سے اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمرو بن دینار اور زہری نے روایت کی

۹۹۳۔ یزید بن ابی عبید :۔ یہ یزید ہیں ابو عبید کے بیٹے۔ سلمہ بن الاکوع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے سلمہؓ سے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی۔

Marfat.com

۹۹۴۔ یزید بن رومان:۔ یہ یزید ہیں رومان کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو روح ہے۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن الزبیر اور صالح بن خوات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۵۔ یزید بن الاصم:۔ یہ یزید ہیں۔ اصم کے بیٹے حضرت ام المومنین میمونہ کے ہمشیرہ زادہ ہیں۔ حضرت میمونہؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹۶۔ یزید بن نعیم:۔ یہ یزید ہیں نعیم بن ہزّال کے بیٹے اور اسلمی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد اور جابرؓ سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ نعیم میں نون پر فتحہ ہے اور عین مہملہ ہے اور ہزّال میں ہا مفتوح اور زا مشدد ہے۔

۹۹۷۔ یزید بن زیاد:۔ یہ یزید ہیں۔ زیاد کے بیٹے اور دمشق کے باشندہ ہیں۔ انھوں نے زہری اور سلمان ابن حبیب سے اور ان سے دکیع اور ابو نعیم نے روایت کی۔

۹۹۸۔ یعلیٰ بن مملک:۔ یہ یعلیٰ ہیں۔ مملک کے بیٹے (مملک میں پہلا میم مفتوح دوسرا ساکن لام مفتوح اور آخر میں کاف ہے) اور تابعی ہیں۔ انھوں کے ام سلمہ سے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی۔

۹۹۹۔ یعیش بن طخفہ:۔ یہ یعیش ہیں۔ طخفہ بن کے قیس کے بیٹے اور غفاری ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ان کے والد اصحاب صُفّہ میں سے تھے۔ اور ان سے ابو سلمہ نے روایت کی طخفہ میں طا پر کسرہ خا معجمہ ساکن ہے۔

۱۰۰۰۔ یعقوب بن عاصم:۔ یہ یعقوب ہیں عاصم بن عروہ بن مسعود کے بیٹے اور ثقفی و حجازی ہیں۔ انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کی۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن خلف:۔ یہ یحییٰ خلف کے بیٹے۔ باہلی ہیں۔ معتمر وغیرہ سے انھوں نے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی۔ ۲۴۲ھ میں وفات پائی۔ باب اعداد آلۃ الجہاد میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۲۔ یحییٰ بن سعید:۔ یہ یحییٰ ہیں سعید کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں۔ انس بن مالک، سائب بن یزید اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ، ابن المبارک وغیرہ نے روایات کی۔ مدینۃ الرسول میں بنو امیہ کے دور میں فصل خصومات کے ذمہ دار تھے۔ خلیفہ منصور نے ان کو عراق بلا لیا۔ اور ہاشمیہ میں قاضی مقرر کر دیا۔ اسی مقام پر ۱۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔ حدیث و فقہ کے ایمہ میں سے ایک امام، عالم دین، پرہیزگار، زاہد، نیک نہاد اور دینی اور فقہی بصیرت میں مشہور تھے۔

۱۰۰۳۔ یحییٰ بن الحصین:۔ یہ یحییٰ ہیں حصین کے بیٹے۔ اپنی دادی ام الحصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اسحاق اور شعبہ نے روایت کی۔ ثقہ ہیں۔

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن:۔ یہ یحییٰ ہیں۔ عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے اور مدنی ہیں۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۱۰۰۵۔ یحییٰ بن عبداللہ:۔ یہ یحییٰ ہیں عبداللہ بن بحیر کے بیٹے اور صنعانی ہیں۔ انھوں نے ان لوگوں سے روایت کی جن سے فروہ بن مسیک نے سنا اور ان سے معمر نے روایت کی۔ بحیر میں با را ایک نقطہ والی مفتوح اور حا مہملہ اور را ہے۔

۱۰۰۶۔ یحییٰ بن ابی کثیر:۔ یہ یحییٰ ہیں۔ ابو کثیر کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابو النصر یمامی اور بنو طے کے آزاد کردہ ہیں۔ در اصل بصرہ کے ہیں۔ پھر یمامہ منتقل ہو گئے۔ انھوں نے حضرت انس ابن مالک کی زیارت کی اور عبداللہ بن ابی قتادہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔

Marfat.com

ان سے عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی۔

۱۰۰۷۔ **یونس بن یزید**:- یہ یونس ہیں۔ یزید کے بیٹے اور ایلی ہیں۔ قاسم، عکرمہ اور امام زہری سے انھوں نے اور ان سے ابن مبارک اور ابن وہب نے روایت کی۔ ثقہ اور امام ہیں۔ ۱۵۹ھ میں انتقال ہوا۔

۱۰۰۸۔ **یونس بن عبید**:- یہ یونس ہیں۔ عبید کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حسن اور ابن سیرین سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کی ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

فصل صحابی عورتوں کے بارے میں

۱۰۰۹۔ **یسیرہ**:- یہ یسیرہ یاسر انصاری کی والدہ ہیں۔ یہ مہاجر عورتوں میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی حمیصہ بنت یاسر نے روایت کی۔ یسیرہ میں یا پر ضمہ سین مہملہ پر فتحہ یا ساکن اور را ہے۔

دوسرا باب

ارباب اصول

ائمہ کے بیان میں

۱۰۱۰۔ **مالک بن انس**:- یہ امام مالک ہیں۔ انس بن مالک بن ابی عامر کے بیٹے اور اصبحی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ہم نے ان کے ذکر سے اس لیے ابتدا کی کہ یہ اپنی واقفیت، علم تبحر اور زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں۔ یہ علماء کے شیخ اور ایمہ کے استاد ہیں حالانکہ ہم نے مقدمۃ الکتاب میں بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا ہے۔ اس کی وجہ وہ شرط ہے جس کی رعایت ان دونوں نے اپنی کتاب میں رکھی ہے۔ اس لیے ہم یہاں ان کو پہلے ذکر نہ کریں گے۔ کیونکہ یہ دونوں سے مقدم ہونے کے زیادہ حقدار اور لائق ہیں۔ ان دونوں کی کتابیں بے شک ان کی کتاب سے تقدیم کا حق رکھتی ہیں ۹۵ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۴ سال تھی۔ واقدی نے کہا کہ آپ کی عمر نوے سال ہوئی۔ آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ حدیث و فقہ میں تمام انسانوں کے مقتدا تھے آپ کے فخر کے لیے اسی قدر کافی ہے کہ امام شافعی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے زہری، یحییٰ بن سعید، نافع بن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے اس قدر مخلوق نے حدیث کی روایت کی جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ آپ کے شاگرد پورے پورے ملک کے امام بنے۔ ان میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم، ابن دینار، ابو ہاشم، عبدالعزیز بن ابی حازم شامل ہیں۔ یہ آپ کے شاگردوں میں علم کے لحاظ سے ان کی نظیر ہیں علاوہ ازیں ابن معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب وغیرہ جیسے لوگوں کا شمار نہیں۔ یہی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے ایمہ محدثین کے استاد ہیں۔ بکر بن عبداللہ صنعانی نے فرمایا کہ ہم مالک بن انس کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ انھوں نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کے واسطے سے روایات حدیث سنائیں۔ ہماری خواہش تھی کہ آپ ان کی روایات ہمیں کچھ اور سنائیں۔ تو ایک روز امام مالک نے ہم سے فرمایا ربیعہ کے ساتھ تم کیا کرو گے وہ وہاں محراب میں سو رہے ہیں۔ ہم ربیعہ کے پاس آئے ہم نے انھیں بیدار کیا۔ اور ان سے کہا کیا تم ہی ربیعہ ہو؟ انھوں نے کہا ہاں۔ ہم نے ان سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ امام مالک تو آپ کی ذات سے کس قدر مستفیض

Marfat.com

ہوتے اور آپ اپنے علم سے اس درجہ (اجتہاد) پر نہ پہنچے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تمھیں معلوم نہیں کہ دولت یعنی لطف ربانی کا ایک مثقال علم کے ایک گٹھڑ سے بہتر ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں۔ لیکن سنت میں امام نہیں اور اوزاعی سنت میں امام ہیں تو حدیث میں امام نہیں اور مالک بن انس دونوں میں امام ہیں۔ یہ امام مالکؒ علم اور دین کی تعلیم میں بہت بڑے ہوتے تھے چنانچہ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہوتا تو وضو فرماتے اور مسند پر تشریف رکھتے۔ داڑھی میں کنگھا کرتے۔ خوشبو استعمال فرماتے اور نہایت باوقار اور پرہیبت ہو کر بیٹھتے۔ پھر حدیث بیان فرماتے اس کے متعلق ان سے عرض کیا گیا تو فرمایا کہ میرا جی چاہا ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کروں ایک بار ابو حازم حدیث بیان فرما رہے تھے۔ امام مالک گزرے اور آگے بڑھ گئے۔ بیٹھے نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ حدیث رسول کو کھڑے ہو کر حاصل کرنا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا اس لیے نہیں ٹھہرا یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ کسی کی حدیث امام مالک کی حدیث سے زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل علم کا تذکرہ ہو تو امام مالک نجوم کی طرح ہیں اور مجھے تو امام مالک سے زیادہ کوئی قابل اطمینان نہیں معلوم ہوتا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی روایت تمھیں امام مالک سے ملے تو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی اہل باطل آپ کے پاس آتا تو آپ اُن سے فرماتے کہ تم دیکھ لو میرے دین کی گواہی میرے پاس موجود ہے۔ اور تم تو شکی ہو جاؤ اور کسی اپنے جیسے شکی کے پاس جا کر اس سے مناظرہ کرو۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ جب کسی انسان کے نفس میں خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہ ہوگی۔ آپ کا ارشاد ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔ ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ لوگ ارد گرد ہیں۔ امام مالک آپ کے بالکل سامنے کھڑے ہیں۔ آپؐ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو دے رہے ہیں اور مالک لوگوں پر چھڑک رہے ہیں۔ مطرف نے کہا کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سمجھی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ مجھ سے میری پھوپھی نے فرمایا اس وقت ہم مکہ میں تھے کہ میں نے آج رات عجیب چیز دیکھی۔ میں نے کہا کیا دیکھا؟ تو انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے آج رات زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کی وفات ہو گئی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا حساب رکھا۔ معلوم ہوا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت امام مالکؒ کی وفات ہوئی۔ امام مالکؒ سے روایت ہے کہ میں خلیفہ ہارون الرشید کے پاس گیا۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ اچھا ہوتا کہ آپ ہمارے یہاں آیا کرتے۔ تاکہ ہمارے بچے آپؒ سے آپ کی کتاب موطا سن لیتے۔ تو میں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی عزت برقرار رکھے۔ یہ علم آپ ہی کے یہاں سے نکلا ہے۔ اگر آپ اس کی عزت رکھیں گے تو باعزت رہے گا۔ اور اگر آپ ہی اس کو ذلیل کر دیں گے تو ذلیل ہو جائے گا۔ علم تو ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے نہ کہ اس کو اپنے پاس بلایا جائے۔ ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور بچوں سے کہا جاؤ مسجد میں لوگوں کے ساتھ حدیث کی سماعت کرو۔ رشید سے روایت ہے کہ انھوں نے امام مالک سے دریافت کیا کہ آپ کا کوئی مکان ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں رشید نے ان کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے مکان خرید لیجیے۔ امام نے دینار لے لیے اور خرچ نہیں کیے جب رشید نے روانگی کا ارادہ کیا تو امام مالکؒ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ کیوں کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو موطا پر اس طرح پابند کروں جس طرح عثمانؓ نے لوگوں کو ایک قرآن پر پابند کر دیا تھا۔ تو امام مالک نے جواب دیا کہ لوگوں کو موطا پر مجبور کرنا تو ایسا امر ہے کہ آپ کو اس پر قدرت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی وفات کے بعد شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں اور انھوں نے حدیثیں بیان کی ہیں۔ اس لیے ہر شہر والوں کے پاس حدیث کا علم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور آپ کے ساتھ چلنا تو ایسا معاملہ ہے کہ مجھے اس کی قدرت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے

Marfat.com

کاش کہ انھیں اس کا علم ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ مدینہ اس کے کھوٹ کو نکال دیتا ہے۔ اور آپ کے دیئے ہوئے یہ دینار موجود ہیں اگر آپ کا جی چاہے واپس لے لیں یا پھر رہنے دیں مقصد یہ تھا کہ تم مجھے مدینہ چھوڑنے کے لیے اس لیے مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ احسان کیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے مقابلہ میں ان دنانیر کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک کے دروازے پر کچھ خراسان کے گھوڑوں کی جماعت اور مصر کے خچروں کے غول دیکھے

میں نے اس سے بہتر کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے امام مالک سے عرض کیا یہ کیسے اچھے ہیں تو فرمایا اے ابو عبد اللہ یہ میری جانب سے آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے لیے اس میں سے کوئی سواری رکھ لیجیے تو فرمایا کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس زمین کو جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کسی جانور کے کھر سے روند ڈالوں اس جیسے نہ معلوم کتنے فضائل اس کوہ بلند اور بحر مواج کے لیے مذکور ہیں۔

۱۰۱۔ نعمان بن ثابت: یہ امام ابو حنیفہؒ ہیں۔ آپ کا نام نعمان ثابت بن زوطا کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے ہیں حمزہ زیات کے گھرانے سے ہیں۔ آپ بزاز تھے اور ریشمی کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کے دادا زوطا کابل کے تھے اور بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے۔ بعد میں آزاد کر دیئے گئے اور ان کے والد ثابت مسلمان پیدا ہوئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی آزاد تھے اور کبھی ان پر غلامی کا دور نہیں آیا۔ ثابت اپنے بچپن میں حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کے حق میں اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا کی سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۵۰ھ میں بمقام بغداد وفات پائی۔ مقبرہ خیزران میں دفن کئے گئے بغداد میں آپ کی قبر مشہور ہے۔ آپ کے زمانہ میں چار صحابی بقید حیات تھے۔ بصرہ میں انس بن مالک، کوفہ میں عبد اللہ بن ابی اوفی، مدینہ میں سہل بن سعد ساعدی مکہ میں ابو الطفیل عامر بن واصلہ۔ امام ابو حنیفہ کی ملاقات ان میں سے کسی سے نہیں ہوئی اور نہ انھوں نے کچھ حاصل کیا۔ فقہ تو حماد بن ابی سلیمانؒ سے حاصل کیا۔ اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق سبیعی، محمد بن منکدر، نافع، ہشام بن عروہ، سماک بن حرب وغیرہ سے کی۔ ان سے عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی نے روایت کی۔ خلیفہ منصور نے ان کو کوفہ سے بغداد منتقل کر لیا تھا۔ آپ نے وفات تک وہیں قیام کیا۔ مروان ابن محمد کے دور میں ابن ہبیرہ نے کوفہ کے محکمہ قضا کی ذمہ داری لینے پر مجبور کرنا چاہا مگر ابو حنیفہ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اس نے آپ کے دس دن تک روزانہ دس کوڑے لگواتے لیکن جب دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں تو ان کو چھوڑ دیا۔ جب خلیفہ منصور نے ابو حنیفہؒ کو عراق بلوالیا تو محکمہ قضا سپرد کرنا چاہا۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا۔ ابو حنیفہ نے بھی قسم کھائی کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ دونوں طرف سے بار بار قسم کھائی گئی۔ آخر میں خلیفہ نے آپ کو قید کر ڈالا۔ قید ہی میں آپ کی وفات ہوئی۔ حکیم بن ہشام نے کہا شام میں مجھ سے ابو حنیفہؒ کے متعلق بیان کیا گیا کہ ابو حنیفہ امانتداری میں سب سے بڑے آدمی ہیں۔ بادشاہ نے چاہا کہ آپ اس کے خزانوں کی کنجیوں کے ذمہ دار ہو جائیں ورنہ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ انھوں نے دنیا والوں کے عذاب کو خدا کے عذاب کے مقابلہ میں برداشت کر لیا۔ روایت ہے کہ ابن مبارک کے یہاں ابو حنیفہ کا ذکر ہوا۔ تو وہ کہنے لگے تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو۔ جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ابو حنیفہ مردوں میں متوسط قامت تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ کشیدہ قامت تھے، گندمی رنگ غالب تھا۔ چہرہ خوبصورت، گفتگو میں سب سے اچھے، نہایت شیریں آواز، شائستہ مجلس، نہایت سخی، اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی بہت خبر گیری کرنے والے تھے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالکؒ سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس ستون کے متعلق گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو یقیناً ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دکھائیں گے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جو

Marfat.com

شخص کو فقہ میں تبحر حاصل کرنا ہو گا وہ ابوحنیفہ کی امداد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ امام ابو حامد غزالیؒ نے فرمایا کہ بیان کیا گیا کہ ابوحنیفہ نصف شب تہجد پڑھتے تھے ایک روز راستہ سے گزر رہے تھے۔ ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے سے کہا یہ وہ شخص ہے جو خدا کی عبادت میں رات بھر جاگتا ہے۔ اس روز کے بعد یہ تمام رات جاگنے لگے اور فرمایا کہ مجھے خدا سے اس بات میں شرم محسوس ہوتی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق وہ بات کریں جو مجھ میں نہیں ہے۔ شریک نخعی نے کہا ابوحنیفہ بہت خاموش اور ہمیشہ گہری فکر میں رہنے والے اور نہایت کم گو تھے یہ علم باطنی اور اہم دینی معاملات میں مشغولیت کی واضح ترین علامت ہے اس لیے کہ جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائیں اس کو پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

اس قدر کافی ہے اور اگر ہم ان کے مناقب و فضائل کی تشریح کرنے لگیں تو بات لمبی ہو جائے گی۔ اور مقصد ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ خلاصہ یہ کہ آپ عالم، عامل، متقی، زاہد، عابد اور علوم شریعت میں امام تھے۔ اس کتاب میں ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ ان کے واسطہ سے کوئی روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں نہیں ہے۔ اس کی غرض صرف آپ کی جلالت شان اور کثرت علوم کے باعث آپ کے نام و ذکر سے تبرک کا حصول ہے۔

۱۰۱۲۔ محمد بن ادریس الشافعیؒ:۔ یہ امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبدالمطلب ابن عبد مناف ہیں۔ قرشی و مطلبی ہیں۔ شافع کے بحالت جوانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے۔ ان کے والد سائب جنگ بدر کے موقع پر مسلمان ہوتے ہیں۔ یہ بنی ہاشم کے علم بردار تھے۔ قید ہو گئے تو فدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد مشرف باسلام ہوئے امام شافعی بمقام غزہ ۱۵۰ھ میں تولد ہوئے۔ دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عسقلان میں ہوئی اور بعض نے یمن مقام پیدائش کہا ہے۔ یہ وہی سال ہے جس میں ابوحنیفہؒ کی وفات ہوئی۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابوحنیفہ کا انتقال ہوا۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یوم پیدائش کی یہ خصوصیت صرف بعض روایات میں مذکور ہے۔ ورنہ اہل تاریخ میں مشہور یہی ہے کہ اسی سال پیدا ہوئے محمد بن حکیم نے کہا کہ امام شافعیؒ جب شکم مادر میں ودیعت کئے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ستارہ مشتری ان کے شکم سے نکلا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اس کے اجزاء ہر ہر شہر میں جا گرے۔ کسی معبّر نے تعبیر دی اور کہا کہ تم سے ایک زبردست عالم کی پیدائش واقع ہو گی۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی مجھ سے آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ میاں لڑکے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا آپ کے خاندان سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا نزدیک آؤ! میں قریب ہو گیا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن لیا میں نے اپنا منہ کھول دیا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن میرے ہونٹ، زبان اور منہ پر پھیر دیا اور فرمایا جاؤ اللہ تمہاری ذات میں برکت عطا فرمائے۔ انھوں نے ہی فرمایا کہ میں نے بچپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ایک نہایت وجیہ انسان کی شکل میں لوگوں کو مسجد حرام میں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے اور ان کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے بھی پڑھائیے۔ آپ نے اپنی آستین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے مرحمت فرمائی اور فرمایا یہ تمہاری ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں وہاں کوئی معبر تھا میں نے اپنا خواب ان کو سنایا تو انھوں نے کہا کہ تم علم کے امام ہو گے اور تم سنت پر قائم رہو گے۔ کیوں مسجد حرام کا امام تمام آئمہ سے افضل ہوتا ہے۔ اور میزان کی تعبیر یہ ہے کہ تم اشیاء کی حقیقت واقعی تک رسائی پاؤ گے۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ ابتداء میں نادار تھے۔ اور جب ان کو مدرس کے سپرد کیا گیا تو ان کے رشتہ داروں کے پاس معلم کی تنخواہ دینے کے پیسے کچھ نہ تھا۔ معلم ان کی تعلیم میں بے توجہی کرتا تھا۔ لیکن معلم جب کسی بچے کو کچھ تعلیم دیتا امام شافعی اس کو اس کی زبان سے نکلتے ہی محفوظ کر لیتے۔ جب مدرس اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو امام شافعیؒ بچوں کو وہی چیزیں یاد کراتے

Marfat.com

رہتے۔ معلم نے غور کیا تو اس کو محسوس ہُوا کہ امام شافعی ان کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں مدرس کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتے ہیں۔ جیسا کہ تنخواہ کی صورت میں وہ امام شافعی سے خواہاں ہیں۔ اب تو معلم نے تنخواہ کا مطالبہ چھوڑ دیا۔ یہ سلسلۂ تعلیم اسی طرح جاری رہا اور نو سال کی عمر میں انھوں نے علم قرآن حاصل کر لیا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں ختم قرآن کے بعد مسجد میں داخل ہو گیا اور علماء کی مجلس میں بیٹھنے لگا۔ حدیثیں اور مسائل یاد کرتا۔ ہمارا مکان شعب خیف مکہ میں تھا۔ میں اس قدر غریب تھا کہ کاغذ نہیں خرید سکتا تھا تو میں ہڈی اٹھا لیتا اور اس پر لکھ لیتا۔ شروع میں انھوں نے فقہ کی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کی۔ اسی دوران میں انھیں معلوم ہوا کہ مالک بن انس اس وقت مسلمانوں کے امام اور آقا ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ مجھے ان کے پاس جانا چاہیے۔ چنانچہ میں نے ایک شخص سے مؤطا عاریتاً لی اور اس کو زبانی یاد کر لیا۔ پھر میں مکہ کے والی کے پاس پہنچا اور اس سے ایک والی مدینہ کے نام خط اور دوسرا امام مالک کے نام حاصل کیا اور مدینہ آ گیا۔ اور وہ خط دے دیا۔ حاکم مدینہ نے کہا صاحبزادے! اگر تم مجھے وسط مدینہ سے وسط مکہ تک پیادہ پا چلنے کے لیے مجبور کر دو تو یہ میرے لیے بہ نسبت اس کے بہت ہلکی بات ہوگی کہ میں امام مالک کے دروازے تک جاؤں۔ میں نے کہا کہ اگر امیر کی رائے ہو تو ان کو ہی بلا لیں۔ تو امیر نے کہا کہ یہ تو بہت ہی مشکل ہے۔ کاش کہ تم ان کے دروازے پر پہنچو اور ان کے پاس ٹھہرو اس وقت ممکن ہے کہ ہمارے لیے بھی ان کا دروازہ کھل جائے۔ پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے۔ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک سیاہ فام لونڈی نکلی۔ امیر نے اس سے کہا اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں دروازے پر ہوں۔ وہ اندر چلی گئی اور بہت دیر بعد آئی اور اس نے کہا کہ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر دے دیجئے۔ آپ کو جواب مل جائیگا۔ اور اگر کوئی اہم معاملہ ہے تو تمھیں معلوم ہے کہ پنجشنبہ اس قسم کی ضرورت کے لیے معین ہے۔ اس لیے تشریف لے جائیے۔ انھوں نے کہا کہ میرے پاس ایک اہم معاملہ میں والی مکہ کا خط ہے۔ وہ اندر گئی اور ہاتھ میں کرسی لیے ہوئے نکلی اور اس کو رکھ دیا۔ میں نے دیکھا کہ امام مالک ایک کشیدہ قامت بزرگ باہر تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نہایت پر ہیبت تھے۔ اور طیلسان پہنے ہوئے تھے۔ والی نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جب امام مالک اس جملہ پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف شخص ہیں اور ان کا حال ایسا اور ایسا ہے تو انھوں نے خط کو گرا دیا۔ اور فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس درجہ میں آ گیا کہ لوگ سفارشی خطوط سے اس کو حاصل کرنے لگے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا فرمائیں۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔ میری حالت اور قصہ ایسا ایسا ہے۔ جب انھوں نے میری بات سن لی تو کچھ عرصہ میری طرف دیکھتے رہے۔ امام مالک صاحب فراست بزرگ تھے۔ پھر مجھ سے فرمایا تمھارا نام کیا ہے۔ میں نے عرض کیا محمد۔ مجھ سے فرمایا محمد! خدا سے ڈرو گناہوں سے پرہیز کرو۔ اس لیے کہ عنقریب تمھاری ایک شان کا ظہور ہوگا۔ میں نے عرض کیا بہت بہتر۔ بسر و چشم پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے قلب پر ایک نور ودیعت فرمایا ہے۔ اس کو معصیت سے گل نہ کر دینا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تم جب کل آؤ تو اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لانا جو مؤطا کی قرأت کرے۔ میں نے عرض کیا میں اس کو زبانی پڑھوں گا۔ پھر ان کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور میں نے قرأۃ شروع۔ میں جب کبھی ان کے ملول ہونے کے خیال سے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو ان کو میری قرأۃ پسند آتی اور وہ مجھ سے فرماتے کہ میاں صاحبزادے اور پڑھو۔ یہاں تک کہ چند ہی روز میں نے مؤطا کی قرآت مکمل کر لی۔ اس کے بعد امام مالکؒ کی وفات تک میں مدینہ میں مقیم رہا۔ امام شافعی جب کوئی رائے امام مالک سے نقل کرتے تو فرماتے کہ یہ ہمارے استاذ امام مالک کی رائے ہے۔ عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ یہ شافعی کون شخص ہیں۔ کیوں کہ میں اکثر آپ کو ان کے حق میں دعا کرتا ہوا پاتا ہوں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ پیارے بیٹے! امام شافعی دن کے آفتاب کی مانند تھے اور لوگوں کے حق میں وہ امن و عافیت کی طرح

Marfat.com

کی طرح تھے۔ اب غور کرو ان دونوں کا قائم مقام یا کوئی بدل ہو سکتا ہے۔ انھی عبد اللہ کے بھائی صالح بن احمد نے کہا کہ امام شافعیؒ ایک روز میرے والد کی عیادت کے لیے تشریف لاتے۔ والد اس وقت بیمار تھے۔ صالح کہتے ہیں کہ والد صاحب اٹھ کھڑے ہوتے۔ امام شافعی کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود سامنے بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر تک سوال کرتے رہے۔ جب امام شافعی اٹھ کر سوار ہوئے تو میرے والد نے ان کی رکاب تھام لی اور ان کے ہمراہ پیدل چلتے رہے۔ یحییٰ بن معین کو اس کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے کہا کہ سبحان اللہ تم بیماری کی حالت میں ان کے ہمراہ کیوں گئے تو والد صاحب نے جواب دیا کہ ابو ذکریا! اگر تم دوسری جانب سے ان کی رکاب تھام لیتے تو تمھیں بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے۔ جس شخص کو فقہ کی خواہش ہو اسے اس خچر کی دم کو ضرور سونگنا ہوگا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کی نسبت اسلام کے ساتھ اس قدر زبردست ہو جس قدر کہ امام شافعیؒ کے زمانہ میں امام شافعیؒ کی تھی۔ میں اپنی تمام نمازوں کے بعد ان کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے اور میرے والد اور امام محمد بن ادریس شافعی کی مغفرت فرما۔ حسین بن محمد زعفرانی نے کہا کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعیؒ کے سامنے پڑھی اس میں امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس اور زیادہ کشائش کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ لیکن جس نے تنگ دستی اور ذلتِ نفس اور علماء کی خدمت سے حاصل کیا وہ کامیاب رہا۔ انہی کا قول ہے کہ میں نے جب کبھی کسی شخص سے مناظرہ کیا تو اس وقت یہی خواہش ہوئی کہ خدا اس کو توفیق مرحمت فرمائے اور وہ ٹھیک ہو جاتے اور اس کی مدد ہو اور اس کی طرف اللہ کی رعایت اور حفاظت ہو اور میں نے کسی سے کبھی مناظرہ نہیں کیا مگر یہ کہ اس امر کی دلی خواہش نہ کی ہو کہ اللہ تعالیٰ حق کو خواہ میری زبان سے واضح کر دے خواہ اس کی زبان سے۔ یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا شرک کے علاوہ بڑے سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل میں غور کرے اور مجھے تو خدا کی قسم اہل کلام کی ایسی باتوں کی اطلاع ہوگئی ہے جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اور فرمایا کہ جس شخص نے کلام کو اپنا لباس بنا لیا۔ وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوا۔ ابو محمد جو امام شافعیؒ کی بہن کے لڑکے ہیں۔ ان کی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس بار یا اس سے کم زیادہ آتے تو چراغ امام شافعیؒ کے سامنے ہوتا۔ شافعی بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے رہتے۔ پھر لونڈی کو آواز دیتے کہ چراغ لاؤ۔ وہ چراغ لے کر آتی اور جو کچھ لکھنا ہوتا وہ لکھتے۔ پھر فرماتے لے جاؤ! ابو محمد سے دریافت کیا گیا کہ چراغ واپس کرنے سے کیا مقصد تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ تاریکی میں قلب زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا گفتگو میں قوت پیدا کرنے کے لیے خاموشی کو مددگار بناؤ اور استنباط کی قوت حاصل کرنے کے لیے فکر کو کام میں لاؤ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو چپکے سے نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ اخلاص کا معاملہ کیا اور اس کو آراستہ کر دیا۔ لیکن جو شخص کھلم کھلا نصیحت کرتا ہے۔ اس نے اس کو بدنام کیا اور اس کے ساتھ خیانت کی۔ حمیدی نے کہا امام شافعیؒ صنعاء سے دس ہزار کی رقم ایک رومال میں لے کر مکہ تشریف لاتے۔ آپ نے اپنا خیمہ مکہ سے باہر قائم کر دیا اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے بس وہیں موجود تھا۔ تھوڑی دیر میں ہی تمام رقم خرچ ہوگئی۔ اب امام شافعیؒ مکہ میں داخل ہوتے۔ مزنی نے کہا۔ میں نے امام شافعیؒ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں پایا۔ ایک دفعہ میں شب عید میں ان کے ساتھ چلا میں ان سے کسی مسئلہ میں گفتگو کر رہا تھا۔ گفتگو کرتے کرتے میں ان کے مکان کے دروازہ تک چلا آیا۔ اس وقت ایک غلام ان کے پاس ایک تھیلی لایا اور امامؒ سے عرض کیا کہ آقا نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ تھیلی آپ قبول فرمالیں۔ امامؒ نے وہ تھیلی ان سے لے لی، اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ میرے یہاں ابھی ولادت ہوئی ہے۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ امام نے وہ تھیلی ان کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان میں

Marfat.com

داخل ہوئے۔

آپؒ کے فضائل بے شمار ہیں۔ آپ دنیا بھر کے امام اور مشرق و مغرب کے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں علوم و فضائل کی وہ مقدار یکجا کر دی تھی۔ جو آپ سے پہلے نہ کسی امام کو حاصل ہوئی اور نہ آپ کے بعد۔ اور آپ کی شہرت اور ذکر خیر اس قدر پھیلا کہ کسی اور کو یہ بات نصیب نہ ہوئی۔ آپ نے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی سماعت فرمائی۔ آپ سے امام احمد بن حنبل، ابوثور، ابراہیم بن خالد، ابوابراہیم مزنی، ربیع بن سلیم مرادی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لاتے اور وہاں دو سال مقیم رہے پھر مکہ چلے گئے اور چند ماہ قیام کیا پھر مصر گئے۔ اور وہاں بوقت عشاء شب جمعہ میں انتقال فرمایا۔ جمعہ کے روز دفن کئے گئے۔ رجب کی آخری تاریخ ۲۰۴ھ میں بعمر ۵۴ سال انتقال فرمایا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کی وفات سے چند روز پہلے خواب میں دیکھا کہ آدمؑ کی وفات ہوگئی اور لوگ آپ کا جنازہ اٹھانے والے ہیں۔ صبح کو میں نے بعض علماء سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انھوں نے کہا کہ یہ دنیا میں سب سے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم اسماء مرحمت فرمایا تھا۔ کچھ دن نہ گزرے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا۔ مزنی کہتے ہیں کہ میں امام شافعی کے پاس آپ کی اس بیماری کے زمانہ میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں نے دریافت کیا آج صبح کیسی رہی؟ تو فرمایا کہ میں دنیا سے کوچ کرنے والا دوستوں سے جدا ہونے والا، موت کا جام پینے والا اور اپنی بداعمالی سے ملنے والا اور اپنے خدا کے پاس پہنچنے والا ہوں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت کی جانب منتقل ہوتی ہے کہ میں اس کو مبارک باد دوں یا دوزخ کی جانب کہ میں اس کی تعزیت کروں۔ پھر ان پر گریہ طاری ہوگیا اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

شعر: جب میرا دل قساوت میں مبتلا ہوگیا۔ اور میرے راستے تنگ ہوگئے تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو کی طرف پہنچانے والا زینہ بنالیا۔ (۲) میرے گناہ مجھے بڑے معلوم ہوتے۔ لیکن جب میں ان کو تیرے عفو کے مقابل دیکھا تو تیرا عفو ہی بڑا ثابت ہوا۔ (۳) آپ برابر گناہوں کو معاف کرتے رہے۔ اور اپنے عفو و مغفرت کی سخاوت سے میرے اوپر احسان فرماتے رہے۔ اور میری عزت بڑھاتے رہے۔ (۴) اگر آپ کی مدد نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان سے کبھی محفوظ نہ رہتا اور یہ ممکن ہی نہ تھا کیوں کہ اس نے آپ کے صفی آدم کو بھی راستہ سے ہٹادیا

احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا بھائی صاحب آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی اور ایک تاج میرے سر پر رکھا (میری تاجپوشی کی) اور مجھے بیوی عنایت فرمائی۔ اور مجھ سے فرمایا کہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ تم ان چیزوں پر نہیں اتر آئے جن سے ہم نے تمھیں سرفراز کیا اور تم نے ہماری دی ہوئی نعمتوں پر تکبر نہیں کیا۔ تمام علمائے فقہ و حدیث و لغت و نحو اس امر میں متفق ہیں کہ امام شافعی ثقہ، امین، عادل، زاہد، متورع، سخی، خوب سیرت اور عالی مرتبت ہیں اب ان کے اوصاف جس قدر طول کے ساتھ ذکر کئے جائیں گے وہ کوتاہی پر محمول ہوں گے اور جس قدر گفتگو دراز ہوگی مختصر تصور کی جائے گی۔ اور بیان کرنے والا کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔

۱۰۱۳۔ احمد بن حنبلؒ: یہ امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل کے بیٹے۔ مروزی اور بنو شیبان میں سے ہیں۔ ۱۶۴ھ میں بمقام بغداد تولد ہوئے اور ۲۴۱ھ میں بعمر ۷۷ سال بغداد ہی میں انتقال فرمایا۔ یہ فقہ، حدیث، زہد، ورع اور عبادت میں مقتدا ہیں یہ صحیح و سقیم، مجروح و معدل کا معیار ہیں۔ بغداد میں ان کا اٹھان ہوا۔ اور وہیں علم حاصل کیا۔ اور مشائخ حدیث سے حدیث کی سماعت کی۔ پھر کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر کیا۔ اور اس زمانہ کے علماء سے حدیث کو جمع کیا۔ آپ نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید

Marfat.com

القطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس شافعی اور عبدالرزاق بن الہمام اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کے دونوں صاحبزادے صالح اور عبداللہ اور آپ کے چچازاد بھائی حنبل بن اسحاق اور محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم ابن حجاج نیشاپوری، ابوداؤد سجستانی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔ یہ ضرور ہے کہ کتاب الصدقات کے آخر میں ایک بلاذکر سند حدیث کے سوا امام بخاریؒ نے ان سے کوئی روایت اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل نہیں کی۔ اور احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے ایک اور حدیث روایت کی۔ آپ کے فضائل بہت زیادہ اور آپ کے مناقب بہت وافر ہیں۔ نیز اسلام میں ان کے اثرات مشہور ہیں دین میں ان کے مقامات عالیہ کا تذکرہ ہے۔ ان کے ذکر کا آفاق میں شہرہ ہے۔ ان کی تعریف تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ان مجتہدین میں سے ہیں۔ جن کے قول، راتے اور مذہب پر بہت سے ملکوں میں عمل ہوتا ہے۔ اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل خدا اور اس کے بندوں کے درمیان زمین پر خدا کی حجت ہیں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی، متورع، فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے کسی کالے سر والے (نوجوان) کو امام احمد بن حنبل سے زیادہ حدیث رسول کا حافظ اور اس کے معانی و فقہ کا واقف کار نہیں دیکھا۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے کس طرح معلوم کیا؟ تو فرمایا کہ میں نے ان سے حدیث کا مذاکرہ کیا اور بہت سے ابواب حدیث ان سے حاصل کئے۔ ابراہیم حربی نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا۔ خدا نے ان کی ذات میں ہر قسم کا اولین و آخرین کا علم جمع فرما دیا تھا۔ اور ان کو اس قدر قابو تھا کہ جس حصہ کو بیان کرنا چاہتے اسی کو بیان کرتے اور جس کو روکنا چاہتے روک لیتے۔ ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں کہ ان کی مجلس مجلسِ آخرت ہوتی تھی۔ اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ نے کہا کہ حسن بن عبدالعزیز کی میراث ان کے پاس مصر سے لائی گئی۔ یہ ایک لاکھ اشرفی تھی۔ انھوں نے امام احمد بن حنبل کے لیے تین تھیلیاں جن میں ایک ایک ہزار دینار تھے بھیجی اور کہلا بھیجا کہ حضرت یہ میراث حلال میں سے پیش کرتا ہوں۔ آپ اسے قبول فرمالیں اور اپنے اہل و عیال پر صرف فرمالیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں میرے پاس بقدر ضرورت موجود ہے۔ چنانچہ اس کو واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ نمازوں کے بعد میں اپنے والد کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔ اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریزی سے بچایا۔ اسی طرح میرے چہرہ کو دوسروں سے سوال کرنے سے محفوظ رکھ میمون ابن اصبع نے کہا کہ میں بغداد میں تھا۔ میں نے ایک آواز سُنی۔ میں نے پوچھا یہ کیسی آواز ہے؟ تو لوگوں نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل کا امتحان کیا جارہا ہے۔ میں وہاں گیا۔ جب ان کو ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے فرمایا بسم اللہ، جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ، جب تیسرا کوڑا لگایا گیا۔ تو فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں۔ جب چوتھا مارا گیا تو آیت لَنْ يُّصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پڑھی (ترجمہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہ آئے گی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کر دی ہے)، اسی طرح انتیس[29] کوڑے لگائے گئے۔ اس وقت امام احمد کا آزار بند ایک کپڑے کی کتنی تھا۔ وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا پائجامہ زیرِ ناف ہو گیا۔ تو امام احمد نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی نہ معلوم کیا بات ہوئی ان کا پائجامہ اوپر کو ہو گیا اور نیچے نہیں گرا۔ ایک ہفتہ بعد میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دے رہے تھے۔ آپ نے کیا چیز پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا اے اللہ میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پُر کر دیا ہے۔ کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستہ پر ہوں تو آپ میرا پردہ فاش نہ کریں۔ احمد بن محمد الکندی نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرما دی اور یہ

Marfat.com

فرمایا کہ اے احمد تم کو ہمارے معاملہ میں مارا گیا میں نے کہا ہاں۔ اے پروردگار فرمایا دیکھو یہ ہمارا چہرہ ہے اس کا دیدار کرو۔ ہم نے تمہیں دیدار کی اجازت دے دی ہے۔

۱۰۱۴۔ محمد بن اسماعیل بخاری:۔ یہ ابو عبداللہ محمد ہیں۔ اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے بیٹے جعفی و بخاری ہیں۔ ان کو جعفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا کے والد مغیرہ پہلے آتش پرست تھے۔ یمان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ اور چونکہ وہ جعفی اور بخارا کے حاکم تھے اس لیے ان کو جعفی و بخاری کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ وہ ان کے ہاتھ پر اسلام لاتے تھے۔ جعفی یمن کے ایک قبیلہ کے جد اعلیٰ ہیں جعفی سعد کے بیٹے ہیں۔ جعفی کی طرف نسبت کی جاتے تو یہی لفظ نسبت کے لیے بھی بولا جاتے گا۔ امام بخاری کی پیدائش بروز جمعہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ہوئی اور شوال کی پہلی شب میں ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر ۱۳ دن کم ۶۲ سال ہوئی۔ اولاد ذکور میں ان کے بعد کوئی نہ تھا۔ امام بخاریؒ نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کا سفر کیا اور تمام ممالک کے محدثین سے ملاقات کی اور خراسان، جبال عراق، حجاز، شام اور مصر میں حدیثیں جمع کیں اور حدیث بڑے بڑے حفاظ حدیث سے حاصل کی۔ ان میں مکی بن ابراہیم بلخی، عبداللہ بن موسیٰ عیسی، ابو عاصم شیبانی، علی بن المدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عبداللہ بن زبیر حمیدی اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ حدیث شامل ہیں۔ ہر شہر میں جہاں امام بخاریؒ نے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث حاصل کی۔ فربری کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ سے کتاب بخاری کو خود مصنف سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا۔ اب امام بخاری سے نقل کرنے والا میرے سوا کوئی باقی نہیں ہے۔ جب امام بخاریؒ مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اس وقت آپ کی عمر صرف گیارہ سال تھی اور علم کی طلب دس سال کی عمر میں کی۔ بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری چھ لاکھ سے زیادہ احادیث سے انتخاب کر کے مرتب کی۔ میں نے اس میں جو حدیث درج کی اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں۔ ان کی کتاب صحیح بخاری میں بشمول احادیث مکررہ سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مکرر حدیثوں کو حذف کرنے کے بعد اس میں چار ہزار حدیثیں ہیں۔ امام بخاری نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال میں مرتب فرمایا۔ جس وقت امام بخاری بغداد پہنچے اور وہاں کے محدثین کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اکٹھے ہوتے اور انھوں نے سو حدیثیں اس طرح انتخاب کیں کہ ان کے متون و اسانید کو الٹ پلٹ کر دیا۔ اور ایک متنِ حدیث کے ساتھ دوسرے متن کی سند لگا دی اور اس کی سند دوسری حدیث کے ساتھ شامل کر دی۔ دس آدمیوں کو ایسی دس دس حدیثیں دیں اور ان کو کہا گیا کہ جب وہ امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ان احادیث کو امام بخاری کے سامنے پڑھیں (تاکہ ان کے حفظ حدیث و حفظِ اسناد کا امتحان ہو سکے)۔ چنانچہ امام کی مجلس میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ جب باطمینان بیٹھ گئے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک شخص امام کے سامنے حاضر ہوا۔ اور ان حدیثوں میں سے ایک حدیث کے بارے میں امام سے دریافت کیا۔ امام بخاریؒ نے جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ وہ دس حدیثیں پڑھ چکا۔ اور امام بخاری برابر یہی کہتے رہے کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ اہل علم تو ان کے الفاظ ہی سے سمجھ گئے کہ امام بخاریؒ ماہر حدیث ہیں۔ لیکن غیر علماء کو ابھی تک امام کی واقفیت کا علم نہیں ہو سکا۔ پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اسی طرح واقعہ پیش آیا۔ جیسے پہلے کے ساتھ پیش آیا تھا۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور امام بخاریؒ صرف اس قدر فرماتے کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ جب سب اپنی اپنی حدیثیں پیش کر کے فارغ ہو گئے تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوتے اور اس سے فرمایا کہ تمہاری پہلی حدیث اس طرح ہے اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح اور پوری دس حدیثیں اسی ترتیب سے پڑھ ڈالیں اور اس کے بعد ہر متن کے ساتھ اس کی اصلی سند کو ملا کر پڑھا اور پھر باقی نو آدمیوں کی حدیثوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا۔ اس وقت تمام آدمیوں کو ان کے حفظ کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور سب نے ان کے فضل کے سامنے گردن جھکا دی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی نے فرمایا کہ امام

Marfat.com

بخاری ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں۔ ان کے شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے آگے بڑھ گئے۔ تو ابومصعب نے کہا کہ اگر تم امام مالک سے ملے ہوتے۔ اور ان کے اور امام بخاری کے چہروں کو دیکھتے تو خود پکار اُٹھتے کہ دونوں فقہ اور حدیث میں یکساں ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ خراسان نے محمد بن اسماعیل بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی۔ انھیں کا قول ہے کہ خراسان کے چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے۔ ان میں انھوں نے بخاریؒ کو بھی شمار کیا ہے۔ رجا بن مرجی نے کہا کہ امام بخاریؒ علماء کے مقابلہ میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں ہے۔ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابومحمد! سب کچھ یہی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ وہ خدا کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے فضائے آسمانی کے نیچے کسی شخص کو محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے زیادہ حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابوسعید ابن منیر کا قول ہے کہ امیر خالد بن احمد ذہلی حاکم بخارا نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس کتاب جامع اور تاریخ لے آیئے تاکہ میں ان کو آپ سے سن لوں۔ امام بخاریؒ نے قاصد سے فرمایا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا۔ اور نہ اس کو لوگوں کے دروازوں پر لیے پھرتا ہوں۔ اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو میری مسجد یا مکان میں تشریف لے آیئے اور اگر آپ کو یہ سب ناپسند ہو تو آپ بادشاہ ہیں مجھے اجتماع سے منع کر دیجئے تاکہ خدا کے سامنے قیامت میں میرا عذر واضح ہو جائے۔ اس لیے کہ میں تو علم کو نہ چھپاؤں گا۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو نہ بتائے تو اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاریؒ کے بخارا سے چلے جانے کا سبب یہ ہوا کہ خالد نے اس سے درخواست کی تھی کہ امام ان کے مکان پر حاضر ہوں اور جامع اور تاریخ ان کے بچوں کو پڑھائیں تو وہ اس کے پاس جانے سے باز رہے۔ انھوں نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اتنا کریں کہ بچوں کے لیے ایک خاص نشست مقرر کر دیں جس میں ان کے علاوہ دوسرے حاضر نہ ہوں۔ انھوں نے یہ بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نشست کو ایک جماعت کے ساتھ اس طرح خاص کر دوں کہ دوسرے لوگوں کو یہ خصوصیت نہ ہو۔ اس پر خالد نے ان کے خلاف علماء بخارا سے استمداد کی تو ان علماء نے ان کے مذہب پر اعتراض کیے اور خالد نے ان کو بخارا سے جلا وطن کر دیا۔ امام بخاری نے ان سب کے خلاف بد دعا کی اور وہ بد دعا مقبول ہوئی۔ اور تھوڑی ہی مدت میں وہ سب مصائب میں گرفتار ہوئے۔

محمد بن احمد مروزی نے کہا کہ میں رکن و مقام کے درمیان سو رہا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابوزید! تم کب تک امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے۔ اور ہماری کتاب نہ پڑھاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کی کتاب کون سی ہے؟ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کی جامع۔ نجم بن فضل نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ محمد بن اسماعیل آپ کے پیچھے ہیں۔ جب آپؐ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو امام بخاریؒ بھی ایک قدم بڑھاتے ہیں اور ٹھیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانِ قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں۔ اور آپ کے نقشِ قدم کا اتباع کرتے ہیں۔ عبدالواحد بن آدم طواویسی نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے۔ آپؐ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ (عبدالواحد نے اس مقام کا ذکر کیا تھا)۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپؐ نے جواب دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کیسے قیام فرما ہیں۔ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاریؒ کی وفات کی خبر سنی لی معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۱۵ مسلم بن حجاج: یہ ابوالحسین امام مسلم ہیں۔ حجاج بن مسلم کے بیٹے۔ قشیری و نیشاپوری ہیں۔ حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک ہیں ۲۰۴ھ میں تولد ہوئے اور یکشنبہ کی شام کے وقت ماہِ رجب میں ختم ماہ سے چھ روز قبل ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ عراق

Marfat.com

حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمۃ، قعنبی اور ان کے علاوہ ائمہ و علمائے حدیث سے حدیث حاصل کی۔ بغداد کئی بار آئے اور وہاں حدیث بیان کی۔ ان سے بہت سے لوگ جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خزیمہ شامل ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔ آخری بار ۲۵۹ھ میں بغداد آئے۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مسند صحیح کو تین لاکھ اپنی سنی ہوئی احادیث سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ محمد ابن اسحاق بن مندہ نے کہا کہ میں نے ابو علی نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علم حدیث میں اس اسقفِ آسمانی کے نیچے کوئی کتاب کتاب مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ خطیب ابوبکر بغدادی نے فرمایا امام مسلم نے تو صرف بخاریؒ کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی ہے اور ٹھیک انھیں کے نقشِ قدم پر چلے ہیں۔ جب امام بخاریؒ آخری مرتبہ نیشاپور آئے تو امام مسلم ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس برابر آتے جاتے تھے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر وہاں بخاریؒ نہ ہوتے تو امام مسلم کو (وہاں) آنے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

۱۰۱۶۔ سلیمان بن الاشعث: یہ ابوداؤد سلیمان اشعث کے بیٹے۔ سجستانی ہیں ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے سفر کیے، مارے مارے پھرے اور احادیث کو جمع کر کے کتاب تصنیف کی۔ اہل عراق و خراسان و شام و مصر و جزیرہ سے روایات سن کر لکھیں۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴ شوال ۲۷۵ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔ بغداد کئی مرتبہ آئے اور پھر آخری بار ۲۷۱ھ میں وہاں سے نکل گئے۔ مسلم بن ابراہیم سلیمان بن حرب، عبداللہ ابن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ ان ائمہ حدیث سے حدیث حاصل کی جو بوجہ کثرت شمار نہیں ہوتے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اور عبدالرحمان نیشاپوری اور احمد بن محمد خلال وغیرہ نے حدیث حاصل کی۔ ابوداؤد بصرہ میں سکونت پذیر رہے۔ اور بغداد آتے اور وہاں اپنی تصنیف سنن ابوداؤد کی روایت کی وہاں کے رہنے والوں نے اس کتاب کو آپ سے نقل کیا اور اس کو امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اس کے حسن و خوبی پر تحسین کا اظہار فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ پانچ لاکھ حدیثیں جمع کیں۔ ان میں سے میں نے ان احادیث کا انتخاب کیا جن کو میں نے اس کتاب میں درج کیا۔ میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کیں۔ میں نے صحیح صحیح کے مشابہ اور صحیح کے قریب قریب تینوں قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں۔ ان میں سے آدمی کو اپنے دین کے لیے صرف چار حدیثیں کافی ہیں۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی کی یہ خوبی ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔ (۲) آنحضرت کا یہ ارشاد کہ اعمال نیتوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ آدمی اس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے بیچ میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں الخ۔ ابوبکر خلال نے کہا کہ ابوداؤد ہی اپنے زمانہ میں امام اور پیش رو ہیں۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کے زمانہ میں کوئی شخص تخریج علوم معرفت اور استخراج کے مواقع کی بصیرت میں ان سے آگے نہیں بڑھا۔ صاحب ورع اور پیشرو ہیں۔ احمد بن محمد بردی نے کہا کہ ابوداؤد زمانہ اسلام میں حدیث رسول اللہ حفظ کرنے والوں اور ان کے نقائص اور اس کی سند کے یاد رکھنے والوں میں سے ایک ہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کے عبادت گزار، عفیف، نیک صاحب ورع اور شہسواران حدیث میں سے ہیں۔ ابوداؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ تھی۔ آپ سے دریافت کیا گیا (اللہ آپ پر رحم فرمائے) یہ کیا بات ہے؟ فرمایا کشادہ آستین کتابوں کے لیے ہے اور دوسری کے کشادہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ خطاب نے کہا کتاب سنن ابوداؤد ایک شریف کتاب ہے۔ علم دین میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ ابوداؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک پر تمام لوگوں کا اتفاق ہو۔ ابراہیم حربی نے کہا جب ابوداؤد نے اس کتاب کی تصنیف کی تو آپ کے لیے حدیث ایسی نرم (آسان کر دی گئی جیسے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ ابن اعرابی نے کتاب ابوداؤد کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی شخص

Marfat.com

کے پاس علوم میں سے سوائے مصحف کے جس میں کتاب اللہ ہے۔ اور پھر کتاب ابوداؤد کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اس کو قطعاً کسی علم کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۰۱۷۔ **محمد بن عیسیٰ ترمذی**:۔ یہ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ کے بیٹے اور ترمذی ہیں۔ ترمذ میں بتاریخ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ انتقال فرمایا۔ ایک شہرت یافتہ حافظ حدیث، عالم ہیں۔ ان کو فقہ میں اچھی دسترس ہے۔ ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث حاصل کی۔ مشائخ کے صدر اول سے ان کی ملاقات ہوئی۔ جیسے قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنیٰ، سفیان بن وکیع، محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ وغیرہ۔ اور بہت سے لوگوں نے جن کی کثرت کا شمار نہیں انھوں نے حدیث حاصل کی۔ ان میں محمد بن احمد محبوبی مروزی شامل ہیں۔ ان کی علم حدیث میں بہت تصنیفات ہیں اور ان کی کتاب صحیح ترمذی سب کتابوں سے اچھی کتاب ہے۔ ان کی کتابوں میں اس کی ترتیب سب سے بہتر ہے۔ اور اس کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار سب کتابوں سے کم ہے۔ اس کتاب میں دو چیزیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں مثلاً ذکر مذاہب، استدلال کے طرق، انواع حدیث یعنی حسن و صحیح و غریب کا بیان۔ اس میں جرح و تعدیل بھی ہے۔ آخر کتاب میں کتاب العلل کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں انھوں نے اچھے فوائد جمع کر دیئے ہیں۔ ان کا مرتبہ اس شخص پر مخفی نہیں جو ان سے واقف ہو چکا ہو۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا اور علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا پھر علمائے خراسان کے سامنے رکھا۔ انھوں نے بھی پسند کیا پھر علمائے عراق کے سامنے رکھا انھوں نے بھی پسند کیا۔ جس شخص کے مکان میں یہ کتاب موجود ہو پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کے یہاں ایک نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہوں۔ ترمذی میں تا مکسور اور ذال معجمہ ہے۔ یہ ترمذ کی طرف نسبت ہے اور وہ دریائے جیحون کے اس پار اس کے مشرقی ساحل پر ایک مشہور شہر ہے۔

۱۰۱۸۔ **احمد بن شعیب نسائی**:۔ یہ ابوعبدالرحمٰن احمد شعیب کے بیٹے اور نسائی ہیں۔ بمقام مکہ ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔ اہل حفظ و صاحبِ علم و فقہ حضرات میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے قتیبہ بن سعید، ہناد بن السری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابوداؤد، سلیمان بن اشعث اور دوسرے اہل حفظ مشائخ سے حدیث حاصل کی۔ ان سے بھی بہت سے لوگوں نے (جن میں ابوالقاسم طبرانی، ابوجعفر طحاوی اور حافظ ابوبکر احمد بن اسحاق اسنی داخل ہیں) حدیث حاصل کی۔ حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت کتابیں ہیں۔ حافظ مامون مصری نے کہا ہم ابوعبدالرحمٰن کے ساتھ طرطوس کی طرف گئے۔ بہت سے بزرگان دین جمع ہو گئے۔ اور حفاظِ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لے آئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لیے کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے۔ سب کا اتفاق ابوعبدالرحمٰن نسائی پر ہو گیا۔ اور سب نے انھیں کا انتخاب تحریر کر دیا۔ حاکم نیشاپوری نے کہا۔ ابوعبدالرحمٰن کی فقہ و حدیث کے بارے میں گفتگو تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا بیان کیا جائے۔ (حدیث کے تفقہ میں مسلّم ہیں) لیکن جو شخص بھی ان کی کتاب سنن میں غور کرے گا وہ ان کے حسن کلام میں حیران ہو کر رہ جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حافظ علی بن عمر سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن اپنے زمانہ میں ان تمام لوگوں سے مقدم ہیں جو اس علم میں شہرت یافتہ ہیں۔ امام نسائی مذہباً شافعی تھے۔ بہت متقی اور سنت کا متبع کرنے والے شخص تھے۔ نسائی میں نون پر فتحہ اور سین بلاتشدید اور الف ممدودہ و ہمزہ ہے۔ یہ لفظ خراسان کی ایک آبادی نسا کی جانب منسوب ہے۔

۱۰۱۹۔ **ابن ماجہ**:۔ یہ ابوعبداللہ محمد ہیں۔ یزید بن ماجہ کے بیٹے۔ قزوین کے باشندہ، حافظ حدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں۔ امام مالک کے شاگردوں اور لیث سے حدیث کی سماعت کی۔ اور ان سے ابوالحسن قطان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی۔ ۲۰۹ھ میں تولد ہوئے۔ اور ۲۷۳ھ میں بعمر ۶۴ سال وفات پائی۔

Marfat.com

عبد البر المصری - (۶) پھر ابو بکر احمد بن حسین بیہقی - (۷) پھر ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی - بیہقی ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور بمقام نیشاپور ۴۵۸ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا -

۱۰۲۷ - محمد بن ابی نصر الحمیدی :- یہ ابو عبد اللہ محمد ہیں - ابو نصر فتوح بن عبد اللہ کے بیٹے - اندلس کے باشندہ اور حمیدی ہیں - کتاب الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم کے مصنف ہیں - یہ امام زبردست اور مشہور عالم ہیں - اپنے وطن میں حدیث کی سماعت کی اور مصر میں ابن ہیصم کے شاگردوں سے مکہ میں ابن فراس کے شاگردوں سے اور شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے اور دوسرے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی - بغداد آتے تو دار قطنی کے شاگردوں سے اور دوسرے حضرات سے حدیث سنی - تاریخ اہل اندلس بھی انہی کی تصنیف ہے - امیر بن ماکولا کہتے ہیں - میں نے ان جیسا بے عیب، عفیف اور متورع شخص نہیں دیکھا - بغداد میں ذی الحجہ ۴۸۸ھ میں انتقال فرمایا - ان کی پیدائش ۴۲۰ھ سے پہلے ہوئی -

۱۰۲۸ - الخطابی :- یہ امام ابو سلیمان احمد ہیں محمد کے بیٹے الخطابی اور بستی ہیں اپنے زمانہ میں نمایاں رجن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جاتے - زبردست عالم، فقہ، حدیث، ادب اور غریب احادیث کی معرفت میں یکتائے روزگار ہیں ان کی مشہور تصنیفات اور عجیب مولفات ہیں جیسے معالم السنن، اعلام السنن غریب الحدیث وغیرہ -

۱۰۲۹ - ابو محمد الحسین البغوی :- یہ فقیہ ابو محمد حسین ہیں - مسعود کے بیٹے اور بغوی و شافعی ہیں کتاب مصابیح اور شرح السنۃ اور فقہ کی کتاب التہذیب اور تفسیر کی کتاب معالم التنزیل کے مصنف ہیں، ان کی اور بھی اچھی تصنیفات ہیں - فقہ و حدیث میں امام تھے - بہت متورع معتمد علیہ، حجۃ اور دین میں صحیح عقیدہ رکھنے والے شخص تھے - پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا - بغوی میں بار ایک نقطہ دالی، مفتوح، غین معجمہ مفتوح ہے - خراسان کے شہر بغشور کی طرف نسبت ہے - یہ نسبت قاعدہ کے خلاف ہے کہا جاتا ہے کہ اس شہر کا نام بغ ہے -

۱۰۳۰ - رزین بن معاویہ :- یہ ابو الحسن رزین معاویہ کے بیٹے عبدری، حافظ حدیث، التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں - ۵۲۰ھ کے بعد انتقال فرمایا -

۱۰۳۱ - المبارک بن محمد الجزری :- یہ ابو السعادات مبارک، محمد کے بیٹے جزری، ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہیں - جامع الاصول مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں - محدث، عالم اور لغت کے ماہر تھے - بڑے بڑے ائمہ میں سے بہت سے لوگوں سے روایت کی - پہلے جزیرہ میں تھے پھر ۵۲۵ھ میں موصل منتقل ہو گئے اور وہاں مقیم رہے اور حج کے ارادہ سے بغداد آئے - اور پھر موصل واپس ہو گئے - وہیں یوم پنجشنبہ آخری ذی الحجہ ۶۰۶ھ کو انتقال فرمایا -

۱۰۳۲ - ابن جوزی :- یہ ابو الفرج عبد الرحمن ہیں - علی بن الجوزی کے بیٹے - حنبلی المسلک اور بغداد میں واعظ تھے - ان کی کئی مشہور تصنیفات ہیں - ۵۱۰ھ میں تولد ہوئے اور ۵۹۷ھ میں انتقال ہوا -

۱۰۳۳ - امام نووی :- یہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ ہیں - شرف کے بیٹے - نووی اور اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم فاضل، صاحب ورع، فقیہ و محدث، ثبت اور حجۃ ہیں - ان کی بہت سی مشہور تصنیفات اور عجیب و مفید تالیفات ہیں - فقہ میں الروضہ، حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرح حدیث میں شرح مسلم - اور اس کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغۃ جیسی کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں انھوں نے بڑے بڑے مشائخ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی - انھوں نے شرح مسلم اور الاذکار کی روایت کی تمام مسلمانوں کو اجازت دی - یہ دمشق کے زیر انتظام ایک گاؤں "نوی" کے باشندہ تھے - وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ

Marfat.com

۱۰۲۰۔ **عبداللہ دارمی** :۔ یہ ابو محمد عبداللہ ہیں۔ عبدالرحمٰن کے بیٹے دارمی حافظ حدیث اور سمرقند کے عالم ہیں۔ انھوں نے یزید بن ہارون نضر بن شمیل سے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی وغیرہ نے روایت کی۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں۔ ۱۸۱ھ میں تولد ہوئے اور ۲۵۵ھ میں بعمر ۷۴ سال انتقال فرمایا۔

۱۰۲۱۔ **دار قطنی** :۔ یہ ابو الحسن علی ہیں۔ عمر کے بیٹے دار قطنی۔ حافظ حدیث، امام اور زبردست مشہور عالم ہیں۔ یہ یکتائے روزگار، سردار زمانہ اور امام وقت ہیں۔ ان پر علم حدیث، نقائص حدیث کی واقفیت۔ اسمائے رجال کا علم راویوں کی معرفت ختم ہے اس کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کے علاوہ صدق، امانت، وثوق، اعتدال عقیدہ کی صحت اور مذہب کی سلامتی اور دوسرے علوم ذمہ داری سے بھی آراستہ ہیں۔ مثلاً علم قرآن، فقہا کے مذہب کی واقفیت وغیرہ۔ ابو سعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی اور ان سے حدیث بھی جمع کی ان علوم میں سے علم ادب اور شعر بھی ہیں۔ ابو الطیب نے کہا کہ دار قطنی حدیث میں امیر المومنین ہیں۔ انھوں نے بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے حافظ حدیث ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب طبری وغیرہ نے روایت کی ۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۸ رجب ۳۸۵ھ یوم یکشنبہ میں وفات پائی۔ دار قطنی میں قاف اور نون ہے۔ یہ بغداد کے ایک قدیم محلہ دار قطن کی طرف منسوب ہے۔

۱۰۲۲۔ **ابو نعیم** :۔ یہ ابو نعیم احمد ہیں عبداللہ کے بیٹے۔ اصفہان کے باشندہ ہیں۔ حلیہ کے مصنف ہیں۔ یہ حدیث کے ثقہ مشائخ میں سے ہیں جن کی حدیث پر عمل ہوتا ہے۔ اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ نہایت بڑے رتبہ کے شخص ہیں۔ ۳۳۶ھ میں پیدا ہوتے اور صفر ۴۳۰ھ میں بعمر ۹۶ سال وفات پائی۔

۱۰۲۳۔ **الاسماعیلی** :۔ یہ ابو بکر ہیں۔ نام احمد ابراہیم کے بیٹے اور اسماعیلی جرجانی ہیں۔ یہ امام حدیث کے حافظ ہیں۔ ان میں حدیث فقہ، اصول، دین و دنیا کی سرداری یکجا ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب صحیح کو امام بخاری کی مقررہ شرط کے مطابق تصنیف کیا ان سے ان کے بیٹے ابو سعید اور جرجان کے اہل فقہ نے حدیث حاصل کی۔ ۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے ان کی عمر ۹۴ سال ہوئی۔

۱۰۲۴۔ **البرقانی** :۔ یہ ابو بکر احمد ہیں۔ محمد کے بیٹے خوارزم کے باشندہ برقانی کے نام سے مشہور ہیں۔ انھوں نے اپنے شہر میں ابو العباس بن احمد نیشاپوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ پھر جرجان چلے گئے اور اسی کو اپنا وطن قرار دیا۔ یہ ثقہ، متورع، متقی، اور قابل اعتماد، فہم رکھنے والے ہیں۔ خطیب ابو بکر بغدادی نے کہا۔ میں نے اپنے شیوخ میں کسی کو ان سے زیادہ ثبت نہیں پایا۔ وہ حافظ قرآن، فقہ کے ماہر، علوم عربیہ میں دخیل تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی تصانیف ہیں۔ ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور رجب ۴۲۵ھ میں بعمر ۸۹ سال انتقال فرمایا اور مقبرۂ جامع منصور میں مدفون ہوئے۔ برقانی میں ایک نقطہ والی بار مکسور با مفتوح اور قاف اور نون ہے۔

۱۰۲۵۔ **احمد السنی** :۔ یہ ابو بکر احمد ہیں۔ محمد کے بیٹے۔ سنی اور حافظ حدیث اور دینوری۔ امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ۔ سنی میں سین مہملہ پر ضمہ اور نون مشدد مکسور ہے۔

۱۰۲۶۔ **البیہقی** :۔ یہ ابو بکر احمد ہیں۔ حسین کے بیٹے اور بیہقی ہیں۔ حدیث اور تصنیف کتب اور فقہ کی واقفیت میں اپنے زمانہ کے یکتا شخص ہیں۔ حاکم ابو عبداللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سات شخص ایسے گزرے ہیں۔ جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں۔ اور ان سے لوگوں نے زبردست فائدہ حاصل کیا۔ (۱) امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی۔ (۲) پھر حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری۔ (۳) پھر حافظ مصر ابو محمد عبدالغنی ازدی۔ (۴) پھر ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی۔ (۵) پھر حافظ مغرب ابو عمر بن

Marfat.com

کیا۔ سنہ ۶۵۰ھ میں دمشق آئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی۔ یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے ان کی زندگی نہایت غریبانہ تھی صرف قوت لایموت پر قناعت کرتے تھے جذبات وخواہشات سے الگ رہتے۔ خوف خدا اور عبادت میں لگے رہتے۔ حق بات کو خوب بیان کرتے پگڑی چھوٹی استعمال فرماتے تھے بڑے بارعب تھے۔ راتوں میں اکثر بیدار رہتے اور علمی اور عملی کاموں پر جھکے رہتے رجب ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔ نوی میں آپ کی قبر زیارت گاہ ہے۔ کل ۴۵ سال زندہ رہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ ان کا ذکر آخر کتاب میں آیا ہے جیسا کہ ان کا نام آخر حروف میں ہے۔

ایک بات اور عرض کرتا ہے کہ میں نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں صرف قابل اعتماد ائمہ کی کتب پر اعتماد کیا ہے۔ جیسے ابن عبدالبر کی کتاب استیعاب، ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء، ابوالسعادات جزری کی، جامع الاصول اور مناقب الاخیار ابوعبداللہ ذہبی دمشقی کی کتاب کاشف میں یوم جمعہ ۲۰ رجب ۷۴۰ھ کو اس کتاب کی تصنیف ومضامین کے جمع کرنے، ان کو درست کرنے اور آراستہ کرنے سے فارغ ہوا۔

میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور عفوِ خدا اور اس کی مغفرت کا امیدوار بندہ، خطیب محمد بن عبداللہ ابن محمد ہوں۔ یہ سب کچھ میرے شیخ اور آقا مفسرین کے سرتاج محققین کے امام دین وملت کی عزت، مسلمانوں پر خدا کی قائم کردہ حجت حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی (اللہ تعالیٰ دیر تک مسلمانوں کو ان کی درازیٔ عمر سے نفع بخشیں) کی اعانت اور امداد سے سرانجام ہوا۔ میں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کو بھی ان کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کی بھی تحسین فرمائی اور بہت پسند فرمایا۔

تمت بالخیر

ذخیرہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر
خوبصورت اور
معیاری مطبوعات

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار
لاہور۔ پاکستان
Phone: 042 - 7224228

Marfat.com